



## بسمہ حقوقِ حق، شکرِ ممنون

۱۔ اساتذہ کی خدمت میں	۱۔ اساتذہ
۲۔ اہل علم و ادب کی خدمت میں	۲۔ اہل علم و ادب
۳۔ محکمہ تعلیم و تربیت کی خدمت میں	۳۔ محکمہ تعلیم و تربیت
۴۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم کی خدمت میں	۴۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم
۵۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم کی خدمت میں	۵۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم
۶۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم کی خدمت میں	۶۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم
۷۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم کی خدمت میں	۷۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم
۸۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم کی خدمت میں	۸۔ محکمہ اعلیٰ و اوسط تعلیم

## (پڑھنے کے پتے)

۱۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۔ دارالعلوم اسلامیہ
۲۔ دارالعلوم اسلامیہ	۲۔ دارالعلوم اسلامیہ
۳۔ دارالعلوم اسلامیہ	۳۔ دارالعلوم اسلامیہ
۴۔ دارالعلوم اسلامیہ	۴۔ دارالعلوم اسلامیہ
۵۔ دارالعلوم اسلامیہ	۵۔ دارالعلوم اسلامیہ
۶۔ دارالعلوم اسلامیہ	۶۔ دارالعلوم اسلامیہ
۷۔ دارالعلوم اسلامیہ	۷۔ دارالعلوم اسلامیہ
۸۔ دارالعلوم اسلامیہ	۸۔ دارالعلوم اسلامیہ
۹۔ دارالعلوم اسلامیہ	۹۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۰۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۰۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۱۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۱۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۲۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۲۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۳۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۳۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۴۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۴۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۵۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۵۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۶۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۶۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۷۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۷۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۸۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۸۔ دارالعلوم اسلامیہ
۱۹۔ دارالعلوم اسلامیہ	۱۹۔ دارالعلوم اسلامیہ
۲۰۔ دارالعلوم اسلامیہ	۲۰۔ دارالعلوم اسلامیہ

## (پڑھنے کے پتے)

۱۔ دارالعلوم اسلامیہ

۲۔ دارالعلوم اسلامیہ

## فہرستِ عنوانات

۳۹	آخر دشمن کا انجام	۱	<b>سورۃ الباقہ</b>
۴۰	قرآن اور اس کی نگاہ سے	۱	مذہبِ توحید
۴۲	کافروں کی طبیعت	۱	تعارف
۴۳	حق کا یقینی نسب	۱۱	مضامین کا خلاصہ
۴۴	کفار کا انجام	۱۲	نہروٹا کی سزا اور ذائقے
۴۶	<b>سورۃ الفاطر</b>	۱۳	قیامت کا یقینی طور پر آنا
۴۷	مذہبِ توحید	۱۵	قیامت کے اشیاء
۴۸	تعارف	۱۷	حضرت داؤدؑ کی فضیلت
۴۹	مضامین کا خلاصہ	۱۹	حضرت سلیمانؑ کی فضیلت
۵۰	انہ کی ترویج و اشاعت توحید	۲۰	حضرت یونسؑ کی وفات
۵۱	اثباتِ وحید و رسالت	۲۳	توحیدِ سہا پر شہ کا عدم
۵۲	انسان کا ازلی اثر	۲۴	توحیدِ سہا کی برہادگی
۵۳	یقینی و یردگی میں امتیاز	۲۵	توحیدِ سہا کی حقیقت
۵۴	اثباتِ حشر	۲۷	بنی آدم کے بارے میں شیطانی گمان
۵۵	عزت کا انحصار	۲۸	مشرکین کی جہنمیت
۵۶	تضاد و تفریق کا ثبات	۳۰	حققی و رافقی
۵۷	اثباتِ توحید	۳۲	اثباتِ رسالت و قیامت
۵۸	مستحقِ کامل	۳۳	کافروں کی سرکشی اور ست و محری
۵۹	لہ کی بے نیازی	۳۶	مال و مالدار پر بھروسہ
۶۰	مومن کا آخری نشان	۳۷	معال کا مہر و جز

۸۸	کافروں کی مشقتوں	۶۱	مکرمین تو جہنم کی تہذیب
۸۹	قیامت کا اچھا ٹکڑا	۶۳	سورگ کی صفات
۹۰	نیکو کمالی	۶۴	قرآن کے بارے
۹۱	اہل جنت کے امور	۶۵	آپ کے اہل بیت کی نجات
۹۲	جنت میں رہنے والے اور مہمان	۶۶	کافروں کا حال
۹۳	کفر کا انجام	۶۷	کفر کا بدلہ
۹۴	نہ رستہ کی مثال	۶۸	بہشت میں رہنے والے کی بہشتی
۹۵	پہلے اور پھر	۶۹	مشرکین کی بہشتی
۹۶	اللہ کی نشانیاں	۷۰	مشرکین کو جہنم کا پتہ
۹۷	مشرکین کی نجات	۷۱	سورۃ یٰسین
۹۸	مشرکین کی نجات	۷۲	وجہ تفسیر
۹۹	مشرکین کی نجات	۷۳	تعارف
۱۰۰	سورۃ الشفۃ	۷۴	مضامین کا خلاصہ
۱۰۱	وجہ تفسیر	۷۵	خود کے مقدمات
۱۰۲	تعارف	۷۶	مشرکین کی نجات
۱۰۳	مضامین کا خلاصہ	۷۷	مکرمین کی نجات
۱۰۴	نجات کی تہذیب	۷۸	مکرمین کی نجات
۱۰۵	آج کی دنیا کی نجات	۷۹	مکرمین کی نجات
۱۰۶	مکرمین کی نجات	۸۰	مکرمین کی نجات
۱۰۷	مکرمین کی نجات	۸۱	مکرمین کی نجات
۱۰۸	مکرمین کی نجات	۸۲	مکرمین کی نجات
۱۰۹	مکرمین کی نجات	۸۳	مکرمین کی نجات
۱۱۰	مکرمین کی نجات	۸۴	مکرمین کی نجات
۱۱۱	مکرمین کی نجات	۸۵	مکرمین کی نجات
۱۱۲	مکرمین کی نجات	۸۶	مکرمین کی نجات
۱۱۳	مکرمین کی نجات	۸۷	مکرمین کی نجات

۱۴۲	حضرت داؤدؑ کو زمین پر خلیفہ بنانا	۱۰۵	افس و رورٹ کا حال
۱۴۱	تکلیف کا نکتہ کی طرف	۱۰۷	حضرت نوحؑ کا واقعہ
۱۴۰	جہاد کے ٹھکانے	۱۰۸	حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ
۱۳۹	حضرت سید بن ابی طالبؑ	۱۰۹	حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ
۱۳۸	حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ	۱۱۰	بچنے کی قربانی کا قدر
۱۳۷	حضرت ابراہیمؑ کی تسبیح	۱۱۱	ذکیہ کا عظیم
۱۳۶	ہزار تقیم و احسن و محبوب و یسوع کا ذکر	۱۱۲	حضرت موسیٰؑ کا واقعہ
۱۳۵	آخرت کا لحاظ	۱۱۳	حضرت الیاسؑ کا واقعہ
۱۳۴	مراثی کا انجام	۱۱۴	حضرت یونسؑ کا واقعہ
۱۳۳	اعلانِ توبہ اور اس کے	۱۱۵	حضرت یونسؑ کا واقعہ
۱۳۲	تحقیق آہ	۱۱۶	مشرکین کی جہالت و بے وقوفی
۱۳۱	المیں پر رحمت	۱۱۷	جہالت و کفر کی گتھی
۱۳۰	مذہب میں غلطی کا مطالبہ	۱۱۸	مذہب میں غلطی کا مطالبہ
۱۲۹	<b>سورة الزمر</b>	۱۱۹	<b>سورة شہ</b>
۱۲۸	مذہب میں غلطی	۱۲۰	مذہب میں غلطی
۱۲۷	مذہب میں غلطی	۱۲۱	مذہب میں غلطی
۱۲۶	مذہب میں غلطی	۱۲۲	مذہب میں غلطی
۱۲۵	مذہب میں غلطی	۱۲۳	مذہب میں غلطی
۱۲۴	مذہب میں غلطی	۱۲۴	مذہب میں غلطی
۱۲۳	مذہب میں غلطی	۱۲۵	مذہب میں غلطی
۱۲۲	مذہب میں غلطی	۱۲۶	مذہب میں غلطی
۱۲۱	مذہب میں غلطی	۱۲۷	مذہب میں غلطی
۱۲۰	مذہب میں غلطی	۱۲۸	مذہب میں غلطی
۱۱۹	مذہب میں غلطی	۱۲۹	مذہب میں غلطی
۱۱۸	مذہب میں غلطی	۱۳۰	مذہب میں غلطی
۱۱۷	مذہب میں غلطی	۱۳۱	مذہب میں غلطی
۱۱۶	مذہب میں غلطی	۱۳۲	مذہب میں غلطی
۱۱۵	مذہب میں غلطی	۱۳۳	مذہب میں غلطی
۱۱۴	مذہب میں غلطی	۱۳۴	مذہب میں غلطی
۱۱۳	مذہب میں غلطی	۱۳۵	مذہب میں غلطی
۱۱۲	مذہب میں غلطی	۱۳۶	مذہب میں غلطی
۱۱۱	مذہب میں غلطی	۱۳۷	مذہب میں غلطی
۱۱۰	مذہب میں غلطی	۱۳۸	مذہب میں غلطی
۱۰۹	مذہب میں غلطی	۱۳۹	مذہب میں غلطی
۱۰۸	مذہب میں غلطی	۱۴۰	مذہب میں غلطی
۱۰۷	مذہب میں غلطی	۱۴۱	مذہب میں غلطی
۱۰۶	مذہب میں غلطی	۱۴۲	مذہب میں غلطی
۱۰۵	مذہب میں غلطی	۱۴۳	مذہب میں غلطی
۱۰۴	مذہب میں غلطی	۱۴۴	مذہب میں غلطی

۱۷۳	۶ وقت منکولات	۲۰۳
۱۷۴	نوبہ کی منکولات	۲۰۴
۱۷۵	معدن کا انعام	۲۰۶
۱۷۷	سورس کے لئے قرآنوں کی استغفار	۲۰۸
۱۷۸	کفار کی جلاست پر کی	۲۰۹
۱۸۰	حاکم علی	۲۱۰
۱۸۰	شرکی ہونے کی	۲۱۲
۱۸۶	انبیاء کی تہذیب کا انہدام	۲۱۳
۱۸۵	فرعون کی شکست اور ہلاکت	۲۱۵
۱۸۹	قوم فرعون کے ایک مہربان کا قصہ	۲۱۶
۱۸۹	قوم فرعون کو مومن کی تعبیر	۲۱۸
۱۹۰	قوم فرعون کی سرکشی و تکبر	۲۱۹
۱۹۲	زین و فرست کی حقیقت	۲۲۱
۱۹۳	سور فرعون کا انہدام	۲۲۴
۱۹۴	آس و بھوس کی تہذیب و تہذیب	۲۲۵
۱۹۵	انبیاء و مومنین کی تہذیب	۲۲۶
۱۹۶	کائنات کی تخلیق	۲۲۸
۱۹۷	بدن کی شرط	۲۲۹
۱۹۹	انعامات و تہذیب	۲۳۰
۲۰۱	آب و حیات کی حقیقت	۲۳۲
۲۰۲	مشرقیہ و انہدام	۲۳۳
۲۰۳	فتح و نصرت کا اعلا	۲۳۶
۲۰۴	پڑاویوں میں مہربانی	۲۳۷
۲۰۵	سورۃ و تہذیب و تہذیب	۲۳۸

سورة المؤمن

۱۰ تہذیب

تہذیب

مشرقیہ کا اعلا

۲۲۷	وہ تسمیہ	۲۲۷	سورة طه السجده
۲۲۷	تعارف	۲۲۷	وہ تسمیہ
۲۲۷	مضامین کا خلاصہ	۲۲۷	تعارف
۲۲۸	حروف مقطعات	۲۲۷	مضامین کا خلاصہ
۲۲۸	رقی آئینی کی کیفیت	۲۲۷	حروف مقطعات
۲۷۰	مشرکین کی حقیت	۲۲۸	مشرکین کی حقیت
۲۷۱	تمام مشرکوں کا نام	۲۲۸	مشرکین کا راجحہ
۲۷۳	مشرکین پر تو حید کا اثر	۲۲۸	مشرکین کی تخلیق
۲۷۳	سب سے بڑی حقیت کا حکم	۲۲۸	مشرکین کا اہمیت
۲۷۵	قیامت کا اثر	۲۲۸	عادہ و عود کا اثر
۲۷۷	نیکوں کے ثواب میں اضافہ	۲۲۸	مشرکین کے خلاف ان کے اعزاء کی گواہی
۲۷۸	مومنوں کو بشارت	۲۲۸	مشرکوں کو سزا
۲۷۹	مومنوں پر انعامات	۲۲۸	مشرکوں پر عذاب کا تسلسلہ
۲۸۳	قدرت کی کتاباں	۲۲۸	مشرکین آیت الہی کا انجیم
۲۸۳	حسد و حسد کی تلخیر	۲۲۸	مؤمنین کا اعزاز و اکرام
۲۸۳	مؤمنین کی صفات	۲۲۸	صفات حمیدہ
۲۸۶	حلال سے سوچہ بدلتا	۲۲۸	توحید کے خلاف
۲۸۷	کفار کی ذلت و ذوق	۲۲۸	مشرکین کی آبرو
۲۸۹	انسان کا مہر و پیر	۲۲۸	ہدایت و شفا کا ذریعہ
۲۹۰	حق کے احباب کی نیکیاں	۲۲۸	حضرت موسیٰ کی غلبہ
۲۹۳	سورة الزخرف	۲۲۸	انقرض کا انجیم
۲۹۴	وہ تسمیہ	۲۲۸	مذہب شیعہ کی مذہب
۲۹۳	تعارف	۲۲۸	مذہب شیعہ کی مذہب
۲۹۳	مضامین کا خلاصہ	۲۲۸	سورة التورہ

۳۲۵	تو فرعون کی آزمائش	۲۹۳	خلاف مقدمات
۳۲۶	تو فرعون کا نجات	۲۹۴	تو وہ ساجد کے احادیث سے جہت
۳۲۸	فرعون سے نجات	۲۹۵	سورہ پر پھینکنے کے آداب
۳۲۹	مشرکین کا نفاذ قدرت	۲۹۷	بہن کی عیادت پر تفسیر و تفسیر
۳۳۰	بیسے کا من	۲۹۹	باب و دکن و مہم کی تفسیر
۳۳۱	مکرمین کا قدرت کو نجات	۳۰۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تفسیر
۳۳۲	انسانی ترقی و ترقی	۳۰۲	علیہ نبوت و رسل
۳۳۳	<b>سورة الجاثیہ</b>	۳۰۳	ذکر الہی سے اعراض کی تفسیر
۳۳۴	تفسیر	۳۰۴	نعت علی
۳۳۵	تو فرعون کا تفسیر	۳۰۷	تو فرعون کا تفسیر
۳۳۶	مطہرین کا تفسیر	۳۰۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۳۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۰	حضرت سید کی تفسیر
۳۳۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۱	حضرت سید کی تفسیر
۳۳۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۲	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۳	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۱	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۴	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۲	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۵	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۳	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۶	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۴	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۷	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۵	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۸	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۶	تو فرعون کی تفسیر	۳۱۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۰	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۱	تو فرعون کی تفسیر
۳۴۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۲	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۳	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۱	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۴	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۲	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۵	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۳	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۶	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۴	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۷	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۵	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۸	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۶	تو فرعون کی تفسیر	۳۲۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۰	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۱	تو فرعون کی تفسیر
۳۵۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۲	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۳	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۱	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۴	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۲	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۵	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۳	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۶	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۴	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۷	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۵	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۸	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۶	تو فرعون کی تفسیر	۳۳۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۰	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۱	تو فرعون کی تفسیر
۳۶۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۲	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۳	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۱	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۴	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۲	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۵	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۳	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۶	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۴	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۷	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۵	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۸	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۶	تو فرعون کی تفسیر	۳۴۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۰	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۱	تو فرعون کی تفسیر
۳۷۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۲	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۳	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۱	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۴	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۲	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۵	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۳	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۶	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۴	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۷	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۵	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۸	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۶	تو فرعون کی تفسیر	۳۵۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۰	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۱	تو فرعون کی تفسیر
۳۸۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۲	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۳	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۱	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۴	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۲	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۵	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۳	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۶	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۴	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۷	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۵	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۸	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۶	تو فرعون کی تفسیر	۳۶۹	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۷	تو فرعون کی تفسیر	۳۷۰	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۸	تو فرعون کی تفسیر	۳۷۱	تو فرعون کی تفسیر
۳۹۹	تو فرعون کی تفسیر	۳۷۲	تو فرعون کی تفسیر
۴۰۰	تو فرعون کی تفسیر	۳۷۳	تو فرعون کی تفسیر









وہ راستہ لی گاتے اند کے پاس میں نے کہوں یہ سنے کی اسل ہے۔

نور ۵۔ اہل ایمان و عول نے۔ وہ سچا اور نور و شرف کے تھو کہو یہ ہے۔ پھر انہوں کی طرف سے قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحفہ سب کا بیان ہے۔

نور ۶۔ اس میں حق کا جتنی طور پر بیان ہے تب تمام راہ فرہنگ کا گارانتی مہیا ہے۔

## حمد و ثناء کی سزاوار ذات

أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَنَدُّ  
أَحْمَدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا  
يُذْخِرُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يُخْرِجُ مِنْهَا وَمَا يَرْزُقُ مِنَ السَّمَاءِ  
وَمَا يَخْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ

ترجمہ تعریف اس وقت سے لے کر اس کی نسبت میں وہ سب کچھ ہے جو  
آسمانوں اور زمین میں ہے اور آخرت میں بھی اسی کی طرف اور اسی ملکوں  
وہ (اور) سب کچھ پائے والا ہے اور جاننے والا جو زمین میں داخل ہوتا  
ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس  
میں پڑتا ہے اور وہ اسی کی طرف سے (اور اس سے) نکلتا ہے۔

یہی وہ داخل ہوتا ہے وہ نکلتا ہے۔ وُلُوج سے نکلتا ہے۔

یہی وہ خارج ہوتا ہے۔ خُرُوج سے نکلتا ہے۔

تشریح۔ دنیا و آخرت کی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ یہی تمام آسمانی و زمینی چیزیں  
کا پڑا کر کے تیرے ہاتھ کے خالق و رب اور خالق ہے۔ وہ نہایت قسمت و خبر و دی کے ساتھ اس کی توجہ  
لگاتا ہے۔ اس لیے کہ جس کی طرف اور کدو کا کھانا وہی مہیا ہوتا ہے اور وہی محبوب و مقرب ہے۔ اس نے  
جہاں کی جہاں سے وہ حق نہیں ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔  
اسی کے تصرف میں ہے۔ اس کا مہیا ہونا ہے۔ اس کے پاس ہے۔ اس سے کوئی چیز علی و زوالی اور  
پائیدار نہیں ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ اس کو جو زمین میں اس وقت ہے۔ اس کے پاس ہے۔ اس کا پانی اور  
مختلف قسم کے پھل و پھوس اور جو زمین سے نکلتے ہیں انہیں کا پانی۔ یہاں سے جو پانی اور معدنیات

و غیرہ۔ اور کو بھی خوب جانتا ہے جو آسمان سے فرماتا ہے، جیسے وہی فرماتے ہیں کہ کرب اور رزق وغیرہ۔ اور جو آسمان میں پڑتا ہے جیسے بندوں کے احوال، دعائیں، کلمات اور دعائیں وغیرہ۔ اسے اپنے بندوں پر جو امر بیان ہے کہ ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کی توبہ کرنے کے باوجود ان کو گناہوں سے نصیحت دینا چاہیے، جتنا ہے تاکہ وہ گناہوں سے توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیں۔ اور ایسا بخشنے والا ہے کہ بندہ جب بھی غلطیوں سے اس کے آگے جھکتا ہے اور اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی طلب کرتا ہے تو وہ فوراً معاف فرما دیتا ہے۔

(ابن کثیر ۲/۵۲۵، روح المعانی ۱۰/۱۰۳-۱۰۴)

## قیامت کا یقینی طور پر آنا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِيَنَا السَّاعَةُ أَمَّ قُلُوبِنَا أَمْ لَا تَأْتِيَنَا سَاعَةُ الْيَوْمِ أَمْ أَكُنَّا عَلَىٰ ذُرِّيۥٓٔ عَتَوٰٓةٍ فِى السَّمَوٰتِ وَرَكٰٓبِ الْاَشْرَافِ ۚ وَلَا تَصْعَقُنَّ فِىۤهَا عَلٰٓمٌ ۚ اُولٰٓئِكَ كَانُوا فِىۤ اَلْاٰثٰنِ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوۡا الصّٰلِحٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۚ وَرِزْقٌ كَرِيۡمٌ ۝۱۰ وَالَّذِيۡنَ سَعَوْۤا لِیَسِفُوۡا اٰیٰتِنَا مُعٰجِزٰٓیۡنَ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذٰبٌۢ بَیۡنَ رِجْزَیۡنَ ۝۱۱ وَیَرٰۤی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اَلْعِلٰمَ الَّذِیۡ اُنۡزِلَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقُّ وَیَقْدِرُ ۝۱۲ اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا یَسْتَعِیۡبُوۡنَ اَنۡ یَّجِیۡءَ السَّاعَةُ بِغَیۡرِ اٰیٰتِہٖۤا اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا یَسْتَعِیۡبُوۡنَ اَنۡ یَّجِیۡءَ السَّاعَةُ بِغَیۡرِ اٰیٰتِہٖۤا اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا یَسْتَعِیۡبُوۡنَ اَنۡ یَّجِیۡءَ السَّاعَةُ بِغَیۡرِ اٰیٰتِہٖۤا اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا یَسْتَعِیۡبُوۡنَ اَنۡ یَّجِیۡءَ السَّاعَةُ بِغَیۡرِ اٰیٰتِہٖۤا

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) توپ کہہ دیجئے کہ تمہارے رب کی ہر علامت اطیب ہے وہ تم پر نہ دے گی۔ ایک ذرے کے برابر بڑھ بھی اس سے پوچھو نہیں۔ نہ انہوں میں اور نہ زمین میں اور کوئی چیز اس (ذرے) سے بھولی اور جی ایسی نہیں جو کتاب میں (درج نہ ہو) کہ اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو بدل دے۔ انہی لوگوں کے لیے (اللہ کی طرف سے) معفرت اور عافیت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کو بوجھ و حاسدہ میں گھرے انہی کے

لیے تخت روٹا۔ غار بے بار، جن کو کم دیا گیا ہے وہ دیکھ لیں گے کہ (یہ  
قرآن) آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا ہے اور اس میں ہے  
اور وہ خدا نے آپ پر وحی (پیشکش) کے لئے ابراہیمؑ کی رہنمائی کر دی ہے۔

بغرب: دعا آپ بہت ہے اور اچھا ہے۔ عروفت سے متاثر رہا۔  
مستقل: براہِ بحر، ان بھاری بولکان، بھل و فحاشی سے ہم بھی اور اسی میں۔ بسع معاذیل۔  
مضمرین: حجاز کرنے والے ہاتھ والے، بچہ و بھانہ، لے۔ مع حروفات مہذہل۔  
رخ: تخت، عذاب، آفت۔

تشریح: قرآن کریم میں جن مقامات میں ہمیں یہاں آیات آتھیں کہ قسم کے اور یہ بیان کیا  
گیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی سوا سوا کی آیت ہے جس میں کالموں کے تکرار سے کلام  
کے قسم کے اور یہ بھی کلام کا جواب دیا گیا ہے۔

وَيَسْتَبْشِرُونَكَ أَحَقُّ هُوَ قُلُوبِي وَ مَرَقِي رَنَّهُ لَحَقِي وَ مَا  
أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾

۲۔ اور لوگ آپ سے معلوم کرتے ہیں کہ کیا قیامت کا آثار آتی ہے؟ آپ  
کہہ دیجئے کہ ہاں میرے رب کی قسم ان کا اتنا یقین ہی ہے ورنہ اللہ کو  
(قیامت کے آنے سے) عاجز نہیں کر سکتے۔ (یونس ۵۳)

رَنَّهُ لَحَقِي وَ مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾

۳۔ کالموں کا خیال ہے کہ قیامت کے روز وہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں  
گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہاں میرے رب کی قسم قرآن و زندہ کر کے اٹھائے  
یہ ہو گئے۔ پھر تمہیں تمہارے لہجے کے بارے میں قیامت کے کا اور اللہ پر یہ  
موت علی آسان ہے۔ (المطہرین ۷)

مشترکین و منکرین دنیاوی زندگی پر پھر اس کے یہ پہلو ہیں کہ ان پر قیامت نہیں آئے گی  
اور لیے ان کوئی قسم کے عذاب و حساب کا خوف اور اندیشہ نہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان  
منکرین قیامت کو بتائیں کہ قیامت ضرور آئے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت دے کر پوری مہربان ہے۔

ہے۔ اس کے لئے کاوش اس کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ قیامت کے روز وہ سب کو کافر۔ سب کو زندہ فرمائے گا خواہ ان کی زبانیں پتھر ہو جو رخت ہوں کی ہوں۔ وہ اس کے علم کو دھڑکتے سے ہام نہیں۔ وہ عام الغیب ہے۔ انہوں اور زمین کا کوئی ڈرو یا کوئی چھوٹی بڑی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ سب کچھ کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

یہ دین تو رحمت اور تکلیف کی جگہ ہے۔ بد نے ہی جگہ نہیں۔ بد نے اور جزا و سزا کے لئے تو قیامت کا دن مقرر ہے۔ اس لئے قیامت کے روز وہ سب کو زندہ کرے۔ حق اُترے گا اور ان۔ یہ ان کے اعمال کا سب سے بڑا۔ پھر ان کے معافی کی وجہ سے ان کو جزا ہوگا۔ انہوں کو ان کے اعمال کی سزا کا اجر و ثواب ملے گا۔ انہی کے لیے مقرر اور عزت کی راہ کی ہے جو ان کو جنت میں جلا منتھائی۔ جو لوگ ایمانی قوتوں کے بھال کی کوشش کرتے ہیں اور لوگوں کو ان سے بے رحمت اور تکلیف کرنے میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے عنت تعریف ہو اور بد و نیک کا ابھار ہے۔ جن لوگوں کو انسانی کتابوں کا علم دیا گیا یعنی علم الہی کتاب، وہ خوب جانتے ہیں کہ جو قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ بالیقین ہے اور ایسے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو جس بدی طرف لے جاتا ہے وہ بہت فساد و بخل و افسوس ہے۔ اس پر کسی کا نہیں اور انہیں اس کے ماننے پر جہاد و کفر ہے۔ ان کو اہل قریب ہے۔ (یہ سنو ۲۰۰۳ء میں انجیل ۱۲: ۱-۱۲)۔

## قیامت کے دلائل

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنْفِخُ فِي دُمُومِ كُلِّ مَمْرٍ ۚ إِنَّكُمْ لَبِئْسَ لَكُم مَّا تَدْعُونَ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَأْخُذُ بِالْبَاطِلِ أَعْظَمَ بُرْءًا إِلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ ۚ أَفَبِإِذَا نَسَّاهُمْ وَ مَا خَلَقَهُمْ مِن السَّعَاءِ وَالْأَرْضِ زُنَّ نَسَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ أَوْ تُسْقِطُ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ زَنُّ ۚ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةٌ لِّكُلِّ عَبِيدٍ هٰدِيَةٍ ۝

اور کہہ رہے ہیں کہ (لو کہو) کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتا دیں جو تمہیں یہ خبر







و علیہ السلام

فلنر ۱۰ کڑیوں کو) حساب سے جوڑا تو اندازے سے ساتھ بخلا، نقدیوں سے دم۔

مرد ۱۱ کڑیاں جوڑا مزرعین علما۔ صدر سے۔

تشریح: ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خاص بندے حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کیا ہے جن کا اللہ نے اپنی خاص نعمتیں عطا فرمائیں۔ وہ نبوت و رسالت کے ساتھ ان کو بے مثال عظمت بھی عطا فرمائی۔ اس نے باوجود دشمن حقی کے شکر سے غافل نہیں ہوئے۔ انسانی وقت غفلت ہوئی بھی تو فوراً توبہ استغفار کر۔ نہ گھٹ گئے۔ جیسے ارشاد ہے:

فَاَسْتَغْفِرُ رَبِّيَ وَحَذَرَ الْآيَاتِ اِنَّ اَكْبَرُ

سو انہوں نے اپنے رب سے معافی لی اور حد سے میں گریزاں رہا۔ (الشوریٰ)

طرف کا رجوع نہ کیا۔ (س ۶۴)

چنانچہ دیکھا ہے بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بہت سے ستمیں بندوں پر نصیبت عطا فرمائی۔ ان کو موت، آسمانی کتاب (زبور)، بادشاہت، امارت و ثروت اور امانت عطا کیے۔ ان کو حسن مسرت بھی خوش آوازی کا مہجو و مضاف ملایا۔ وہ اپنی کوئی آواز اس کا نہ ملے نہیں نہ ملتی۔ ان میں سے ہر نعمت ان کی نصیبت و کرامت اور نبوت کی دلیل سے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے محال قدرت کی بھی دلیل تھی۔ سب حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی شجیع اور محمد شاکر تھے۔ تو اللہ کے حکم سے پہاڑ اور پرندے بھی حقیقہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ آواز میں آواز ملایا اور اس نے سدا و مدد الہیت کے نیت گائے جیتے تھے۔ یہ شیع اور محمد شاکر حقیقی زبانِ حار سے ناشی اور ناشی صدائے بازگشت تھی۔ بلکہ یہ داؤد علیہ السلام کا سبجہ و اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ تھا کہ اس کے حکم سے بے عقل مخلوق بھی مجھ بوجہ و اہوں کی طرف اس کی مشیت سے موافق حمل کرتی ہے۔ پس نہ خدا ہے زبان اور ہے جان چیزیں تو کوئی عطا کر سکتا ہے وہ مردوں کے ہے جان اور ہے وہاں زندوں کو دوبارہ زندہ کیوں نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو ایک نصیبت یہ بھی عطا فرمائی کہ کسی ظالم کی حیب کے بغیر یعنی غم اور غم نہ ہو۔ بغیر وہی مدد کے بغیر نہ ہو۔ ان کے لیے سب کی طرف ہم کردار اور ان کو اس پر ہم ہے کہ کھاد و زچہاں مائے کا حکم یا اور یہ کہ انہوں کو ماسب اچھا اڑے سے جوڑا کہ وہ ان

زیادہ نکلی ہوں اور نہ زیادہ بھاری۔ اور اس کی کڑیاں چھوٹی بڑی بھی نہ ہوں کہ دیکھنے میں بھدی معلوم ہوں۔ ان کی مٹی چوٹی ایسی ہو کہ پہننے والا حیر اور کھوار سے بچ سکے۔

وَعَلَّمْنَهُ صَنْعَةَ لَبُؤٍ لَّكَؤُ

حضرت داؤد علیہ السلام کو زرو سازی کی صنعت اللہ تعالیٰ نے خود سکھائی تھی جیسے ارشاد ہے اور ہم نے ان کو زرو بنانے کی صنعت سکھائی۔ (الانبیاء: ۸۰)

سب سے پہلے حضرت داؤد ہی نے کڑیاں جوڑ کر زرو بنائی۔ ان سے پہلے کڑیوں کی زرو کوئی نہیں بناتا تھا۔ اس طرح حضرت داؤد علیہ السلام اپنی گزر بسر کے لیے بیت المال پر بوجھ بٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے زرو چس تیار کر کے فروخت کرتے تھے اور ان کی آمدنی سے اپنی ضروریات پوری کرتے تھے۔

پھر فرمایا کہ تم سب نیک عمل کرتے رہو میں تمہارے اعمال کو ثواب دیکھتا ہوں۔ (معارف القرآن مفتی محمد شفیع ۲۶۰-۲۶۳/۷، معارف القرآن مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۵۶۱-۵۶۳/۵)

## حضرت سلیمان علیہ السلام کی فضیلت

۱۳-۱۲

وَلِيُسَلِّحَنَّ الْيَهُودُ عُدَّهُمْ وَهُمَا شُهُرٌ وَرَوَّاحٌ شُهُرٌ وَآسَلْنَا  
لَهُ عَيْنَ الْقَطْرِ وَمِنَ الْجِنَّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِأَذْنِ  
رَبِّهِ وَمَنْ يَزِيغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا لِنُدْخِلْهُ مِنْ عَذَابِ  
السَّعِيرِ ۝ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّعَادِيِبَ وَتَمَاثِيلَ  
وَجِفَّانَ كَالْجَوَابِ وَقَدَوِّمَ ذُبَيْبٍ يَعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ  
شُبُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرِينَ

اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس کی صبح کی منزل ایک ماویٰ اور شام کی منزل (بھی) ایک ماویٰ ہوتی تھی (ایک ماویٰ مسافت آدھے دن میں ہوتی تھی) اور ہم نے ان کے لیے پچھلے ہوئے تاجے کا ایک چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے کہتے ایسے تھے جو ان کے رب کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے اور ان (جنوں) میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے

ترجہ ملی کرے تو ہم اس کو دوزخ کا عذاب چکھا دیں گے۔ (حضرت)  
 نبیمان جو کچھ چاہتے وہ (یت) ان کے لیے عداوتے مثلاً قلعے، رنجے،  
 حوضوں کے برابر ٹنگن اور ایک ہی جگہ جمی رہنے والی (بڑی بڑی) اونٹیں۔  
 اسے دواؤں کے گھر والوں (تم) اس کے شکر میں ٹیکے کام کرو اور میرے  
 بندوں میں شکر کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔

خُفَوُہا۔ اس کی بھیج کی ہے، اس کی بھیج کی منزل۔

روزِ شہنا : اس کی شام کی میرا اس کی شام کی منزل۔ سحر ہے۔

اختلاف : ہم نے پہلے ایسا معاملہ سے غاضبی۔

الفقر: كجھل ٻوڏ ٿا ٿيا۔

۱۰ منعم جیو سے گا، و پھر جیو سے گا، و پھر سے مضامین،

السَّعِيرُ. ويكنى بـ"أب" و"وزن" - سحر سے صفت مشبہ بمعنی مغرور۔

فحارینب محرابیں مسجد کے در، قعے۔؟ حد ہنخواب۔

تمتہیل: تصویریں مجھے۔۔۔ واہ قضاۃ۔

جہاں۔ بڑے پالے ٹکڑے۔ راعہ خضند

جواب: ۲ کے ۲۰ فیصد ۴۰ ہے ۱۲ سے ۱۲۰ - واحد جواب ہے۔

[illegible]

روستہ۔ محلہ پورہ جی کے رستہ میں۔ زینہ و زینب سے اسم خاں۔ واحد، اصناف۔

تشریح: سترشہ آہوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر اپنے فضل و انعام کا ذکر فرمایا تھا۔ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام پر اپنے فضل و انعام کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے ہر کوئی ان کی برسیا سے لے لیے ستر کر دیا تھا اور وہ ان کے قسم کے مطابق ان کو نکل چکی تھی۔ تحت سیمانی جو ان کے کانوں پر صبح سے دوپہر تک لگے وقت میں پلہ بیٹے کی مسافت طے کر لیتا تھا اور پھر نہایت رات تک مزید ایک مہینے کی مسافت طے کر لیتا تھا۔ اس طرح ایک دن میں دو بیٹے کی مسافت طے ہو جاتی تھی۔ یہ ایک عجیب و غریب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا کیا گیا تھا۔

گھر فرمایا کہ اسی طرح یمن میں مسئلہ کے قریب ہم نے ان کے لیے چھلنے والے تاجے کا ایک چمبہ چال کر دیا ہو کر نہ تھا تا کہ وہ آسانی سے اس کو سناچوں میں ادا کر اس سے جو چاہیں بنائیں۔ حضرت علی بن ابی طالب کو ایک غیبت یہ بھی ملے فرمائی تھی کہ جنات کو ان کے تاجے پر دیا تھا جو ان کے حکم کے مطابق نوکرانہ کی طرح کام کرتے تھے اور کسی جن کی مجال نہ تھی کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب کے حکم سے سر تابی کرے۔

جب حضرت علی بن ابی طالب کے اپنے صلیح و خیران بردار تھے کہ ہر کچھ وہ چاہتے ان سے ہواتے مثلاً قمے، بڑی بڑی مومیں، پیش اور تاسے کی طرح عین کی مومیں، جلاب جیسے بڑے بڑے لگن اور بڑی بڑی دھیس جی اپنی جگہ بھی ہوئی، تھی رہتیں۔ معزز علی بن ابی طالب میں سود بھی بنا جو نازق۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ سود تمس جانہ اور کی نہ تھیں بلکہ ان تھیں دینے والی تھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ نیک لوگوں کی مومیں تھیں تاکہ ان کو دلچسپ کر لو کہ آخرت کی تجارت میں زیادہ کوشش کریں۔

اے آل وادو تم زبان اور عمل دونوں سے میری من غلتوں کا شکر ادا کرتے رہو کیونکہ تمہارے نعمت باقی بھی رہتی ہے اور زیادہ بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات تو سب ہی پر ہوتے ہیں خواہ کسی پر نہ ہوں یا کسی پر نہ ہوں مگر پورے شکر گزار رہنا ہے بہت تمہارے دیتے ہیں۔ حضرت وادو علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی قبول اپنے قلوب و نسل سے اس طرح کی کہ ان کے گھر میں کوئی وقت ایسا نہ گزر تا تھا جس میں گھر کا کوئی فرد اللہ کی عبادت میں نہ لگا ہو ہو۔ خاندان کے افراد پر عبادت کے احکامات تقسیم کر دیے گئے تھے۔ یہی ہے حضرت وادو علیہ السلام کا مصیبت نماز پڑھنے والوں سے کس وقت خالی نہ جاتا تھا۔

ہمارے دوسرے ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلوں میں اللہ کے نیکو محبوب ترین نماز، عشاء اللہ کی ہے۔ وہ اللہ رات جاتے تھے پھر ایک تہائی رات عبادت میں گھومتے رہتے تھے۔ پھر آخری چھپے حصے میں جاتے تھے اور سب روزاں میں محبوب تر اللہ کے نیک عظیم وادو علیہ السلام ہیں کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن انقطاع کرتے تھے۔ عوارق القرآن مرقی محمد شفیع ص ۲۶۳-۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵

## حضرت سلیمانؑ کی وفات

۱۴: فَلَمَّا أَفْضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّكُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا جَاءَنَا  
الزُّكْرَىٰ بِتَابُوتٍ مِّنَّا خَرَّتْ بِثَنَابٍ فَفُتِحَتْ بَأْزُفُهَا نُورًا  
وَيَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا قُتِلُوا فِي الْعَدَابِ الْمُهِينِ ۚ

پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم جاری کیا تو کسی چیز نے بھی ان  
(جنات) کو ان کی موت کی خبر نہ دی سوائے کھن کے ایک کینے کے جو ان  
کے عصا کو کھٹا مارا۔ پھر وہ سلیمانؑ کو بڑے عذاب جنوں (حقیقت) معلوم  
ہوئی کہ ان کو وہ عذاب دیا ہوئے تو اس موت کی مصیبت میں نہ رہے۔

وَلَهُمْ ۖ اِسْمُ رَبِّهِمْ اِسْمُ الْاِيْمَانِ ۚ اِسْمُ الْاِيْمَانِ ۚ اِسْمُ الْاِيْمَانِ ۚ اِسْمُ الْاِيْمَانِ ۚ اِسْمُ الْاِيْمَانِ ۚ

ہم کا عصا اس کی اچھی۔ سنا سے اسم آ۔

عمر: دو سو بار، خور و خور سے۔ نسی۔

الغیب: زلیٰ کرنے والا، تعانے اسم فعل۔

تشریح: یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ضرر کی تھی اور تکمیل حضرت سلیمان علیہ  
السلام نے قربانی کی تھی۔ ان دونوں نے ہر روز جو وقت سرشی پر آدھور ہے میں۔ وہ حضرت سلیمان  
علیہ السلام کے خوف سے قائم کرتے تھے۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو وہ اند  
کے جسم سے اپنی مہراب میں داخل ہوئے جو عظام شیشے سے بنی ہوئی تھی۔ باہر سے مہراب کے اندر کی  
سب چیزیں نظر آتی تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک حص کا پہنوائے اور عبادت کے لیے غڑے  
ہوئے۔ اس وقت میں ان کی روح ہوا کرتی اور جسم حصائے سہارے اپنی جگہ جما رہا۔ باہر سے  
دیکھتے وقت یہ سمجھتے رہے کہ حضرت سلیمان عبادت میں مشغول ہیں۔ جنات میں بھی یہ حال نہ تھی کہ  
قریب کر دیکھ لیتے۔ وہ حضرت سلیمان کو زندہ و بچہ کر کام میں گئے رہے وہاں تک کہ ایک سال گزرا۔  
مکہ اور بیت المقدس کی تعمیر کا بیڑہ کام مکمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھ کے کھڑے ہوئے حضرت سلیمان کے  
عصا پر صدمہ فرمایا، اس نے عصائی ٹکڑی کو اندر سے کھینچ کر ادا کر دیا اور وہ ان کا وزن نہ سہار سکا اس  
نئے حضرت سلیمان علیہ السلام کو مر گئے۔ اس وقت جنوں کو ان کی موت کا حکم ہوا۔

جہاں کو اللہ تعالیٰ نے فتنہ قوت و مظاہرہ والی ہے کہ وہ چند لمحے میں طویل مسافت طے کر لیتے ہیں اور وہ بہت سے ایسے حالات سے دوگنا سے واقف ہوتے ہیں جن کو انسان نہیں جانتے۔ اس سے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو طریفہ حاصل ہے۔

حضرت سلیمان کی موت کے اس عجیب واقعے نے اس کی قلبی گھول دی اور ہنس اور انسانوں کو پہچان گیا کہ جہاں کو طریفہ حاصل نہیں۔ اگر ان کو طریفہ ہوتا تو ان کو ایک سال پہلے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا پتہ چل جاتا اور اسے جنت وشت سے فی جہاں سے بخود سال بھر تک ان کو زندہ رکھ کر پروا شدہ کرتے رہے۔ (معارف القرآن مفتی محمد شفیع ص ۷۷۷)

## قوم سبا پر اللہ کا انعام

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسِيرِهِمْ آيَةٌ لِّمَن كَانَ يَأْتِيهِم مِّنَ آلِ يَثْرَجَ لِيُؤْثِرُوا  
بِهِمْ أَمْ يَأْتِيهِمْ أَيْدِي سَبَإٍ يَكْفُرُونَ لَهُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ يَا سَبَإُ الَّذِينَ  
يَعْلَمُونَ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ هَٰؤُلَاءِ تُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ اللَّهِ أَكْثَرَ مِنْ أَكْثَرِ  
الْحَيَاةِ الْيَوْمِ

بہت قوم سبا کے لیے ان کی سستی میں انعامات الہی کی قیادت تھی۔ ان کے  
دائیں اور بائیں ہاتھ سے اسلحہ رہا۔ اور ان کے ہاتھوں میں ان کا شمار  
کردار (کھائی) کا نیز و شہرہ (کھانا) تھی۔ ان سے رہا۔

تشریح: قوم سبا کے لیے ان کی جات سکونت میں ان کی ہمارے قدرت کا کافی پیکار فی موجود تھی۔  
انہوں نے جو کچھ وہ چاہتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و قدرت کی بھی نشانی ایمان لانے اور شکر ادا کرنے کے  
لیے کافی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قوم سبا پر اپنی فتنوں اور رزق کے ذریعہ انہیں دیکھے تھے اور ان کے  
شہروں میں آرام و پیشہ کے تمام اسباب مہیا کر دیے تھے۔ ان کے شہر کے اندر اور اس طرف  
دور تک بارش تھی۔ آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہر شخص نے اور ان کے ایک ایک نے اپنے کام کے  
کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ان کا شہر نہایت پاکیزہ و زمین نرم اور بھلائی کی نعمت تھی۔  
پھر رب غفور و رحیم اس طرف انہیں دیکھ رہا تھا اور انہیں دیکھ رہا تھا کہ ان کے ہاتھوں میں ان کے ہاتھوں  
ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے رہے۔ انہوں نے ان کے شہر میں جو کچھ بھی دیکھی تو اللہ تعالیٰ  
بہت لکھے وانا ادرہ ان ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر سخت غصہ نہیں فرماتا بلکہ وہ اپنی مہربانی سے





ہلے میں دو ایسے لڑکے دے دیے جن میں پہلے اور پھر ان کے دوست تھے  
اور پھر سے سے بڑی کے دوست تھے۔ یہ سب نے ان لوگوں کی دشمنی کا بدلہ  
اور انہیں ایسا بدلہ دیا جس سے ان کے دل بکرتے ہیں۔

لغزہ: ایسا بدلہ دیا جس سے ان کے دل بکرتے ہیں۔

صمط: بدکردار اور اسی۔

نقی: بھڑکا کر سخت۔ حق الابی۔

مستور: بڑی کے دوست۔ یہ بعد مضاف۔

تشریح: یہ دو لڑکے ان کے دوست تھے اور یہ وہی ہیں جن کے دوست تھے۔ یہ دو لڑکے ان کے دوست تھے  
تھی کی تا قریبی اور ان کے کام سے دور رہائی کرتے۔ یہ اس لیے انہیں ان کے پاس ہی  
مذاپ بھیج دیا جس کو بیل عہد کرتے ہیں۔ تم خداوندی سے بدگوار نہ بنو گویا تم سے بدگوار  
منہم ہو گئے اور وہ تمام بے گناہ ہو گئے۔ یہ سب کی بات ہے۔ یہ سب کی بات ہے۔ یہ سب کی بات ہے۔

انہوں نے ان کے پیش چل کر اور ان کے دوستوں کے ہلے میں ان سے بدگوار نہ بنو گویا  
تمہاری ہی شکل پر ہی اور مجازاً بھڑکا کر گایے ہوئے رہا۔ تمہاری ہی شکل پر ہی اور مجازاً  
بھڑکا کر گایے ہوئے رہا۔ تمہاری ہی شکل پر ہی اور مجازاً بھڑکا کر گایے ہوئے رہا۔  
جس کو وہ بھڑکا کر گایے ہوئے رہا۔ تمہاری ہی شکل پر ہی اور مجازاً بھڑکا کر گایے ہوئے رہا۔  
یہ (معارف و عقائد) مثنوی مثنوی ۱۸۱-۱۸۲، ج ۱، ص ۱۷۷-۱۷۸۔

## قوم سہا کی حماقت

۹-۱۸ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمُ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا لَهَا فَرَى  
ظَاهِرَةً وَ قَدَرْنَا لَهَا أَنْفِئَةً مِّنْ يَّمِينٍ وَ آيَةً  
مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ أَوْدَانًا يَلْعَنُونَ أَسْفَلُونَ وَ طَغَوْا أَنْفُسَهُمْ  
فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَ مَرَقْنَاهُمْ كُلَّ مِرْقَةٍ زُنُورًا ذَلِيلًا  
زَلِيلًا يَكْفُرُونَ مَسْأَلٌ مَّسْأَلٌ

اور ہم نے ان کو وہ ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی تھی  
چند ایسی بستیوں پر رکھی تھیں جو (مسافروں کو اور سے) نظر آتی تھیں اور ہم  
نے ان میں آنے جانے کی سڑکیں مقرر کر دی تھیں کہ جن میں راہوں اور  
دلوں کو امن کے ساتھ چلنے پھرتے رہیں۔ سو وہ کہنے لگے کہ اسے ہم سے  
پروردگار اجازت سے منہاں خود روا کر دے اور (یہ جان کر کہ) انہوں نے خود  
ہی اپنے آپ پر غلط کیا تھا تو ہم نے بھی ان کو امان دے دیا اور ان کے گھروں  
نعمت سے آلودہ کیے۔ بے شک اس (واقعے) میں ہر صبح (اور) شکر کرنے  
والے کے لیے (برکت کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

بعد خود وہ کہتے ہیں اور ان کے لیے نصرت ہے۔

انصاف ہمارے حق و واحد صفر

مر فہم۔ ہم نے ان کو یاد دہانہ کیا، ہم نے ان کو گھروں پر رکھا۔ ان کو اپنی بستیوں سے باہر  
تشریح: ہم نے اہل مہاجرین بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ ایسی بستیوں  
کا ہر ایک جیسے جو ہر راہ ہونے کی جا پر نظر آتی تھیں۔ یہاں برکت والی بستیوں سے مراد تمام کی  
بستیاں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اہل سہاکہ لیے ان کے ملک سے شاہنشاہ کا طویل سفر نہایت آسان و  
مختصر تھا۔ پورے و غیرہ کا کوئی خوف نہ تھا۔ انہوں کو سہارا دیں۔ راستے کے کنارے کھادیں  
ان امانت اور حساب سے بستیوں پر رکھی گئیں کہ ان کو نہ دے دے کہ وہ اس کو ہر منزل پر کھانا پانی اور قراہم کا موقع ملتا  
تھا۔ آبادیوں کے قریب قریب ہونے اور جس طرح گھر آنے سے مسافر کا دل نہیں گھبراہٹا تھا۔ ان نعمتوں  
اور احسانوں کا قصداً یہ تھا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے اور اس کے کام انجام دیتے۔ پھر ان  
کو یہ پیش آ رہا کہ وہ انصاف و احسان سے کیا دے سکتے تھے کہ اسے سہارے پر راہ کار اور اعتبار اور  
آبادیوں قریب قریب ہونے سے ان کا مزہ نہیں آتا ان لیے جو ہرے سفر کی منزلوں میں وادوں اور  
خاصہ یہ اگر دے تاکہ میں جھوک یہ میں مٹانے اور ہم سفر سے لطف اندوز ہوں۔ یہ درخواست کر کے  
انہوں نے خود اپنے آپ پر غم کیا۔

پھر ہم نے اہل سہاکہ کو ان کے لیے تھیں کیا دیں بنا دیا اور ہم نے ان کو ہر لکل پارہ پارہ  
کراہیوں کی آبادیوں کا نام ان کے ذمہ دیا۔ ان کے سفر کے دوران اور ہر مشق ہو گئی اور ان کا حکم







تجربوں کے ساتھ تعلیمات کی اجازت دینی ہے۔

[illegible]

بھارتی برطانوی اور ان کے بچے نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں کوئی حکم جاری فرماتا ہوں تو فرماتے ہو جی ہاں سے اپنے پر بکھڑ بکھڑتے ہیں (اس کی تائید ایسی ہوتی ہے) جیسے تمہارے چنانچہ کوئی بچہ کھڑی ہو جائے۔ پھر جب اس سے دلوں کی کھجور است دور ہوتی جاتی ہے تو وہ آجکس میں پڑھتے ہیں تمہارے رب نے یا فرمایا۔ اور اسے فرماتے جیسے میں کوئی فرمایا، وہ میری اور رب سے بڑے ہے۔ (روح المعانی ۱۴۸/۲۲۲)

بعض منسرخین سے آیت کی یہ تفسیر بیان فرمائی ہے کہ اس روز سب حوٰلہ سے گھبرا جائیں گے اور اہل حق کے گھر کے گھر بھڑک اٹیں گے۔ مجرموں کے دلوں سے گھبراہٹ اور پریشانی دور کر دی جائے گی اور وہ اپنی اصل حالت پر آجائیں گے تو ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ شقاوت کہاں سے پیدا ہوئی ہے یا قلم کیا ہے۔ اس وقت اہل حق نے اپنے گھر سے اہل ایمان کے لئے شقاوت کی چیز خارج ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے گھر سے شقاوت نکال دی ہے ہر کاروں اور مشرکوں کی شقاوت نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ سنوں کی شقاوت ہے جس میں ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔ اس کی عظمت و ہیبت کی کوئی انتہا نہیں۔ قیامت کے روز کوئی متعجب نہ ہوگا کہ جس کی اہمیت کے لئے جس کی بارگاہِ عانی میں کسی کے لئے عتق تو کب سب بخشائی بھی نہ ہو سکے۔

(علیٰ بن ابی طالبؑ، ۳۷۹ء تا ۴۰۳ء) صحابہ کرام، قرآن مجید، حکم و ریس کا ترجمانی و تفسیر (۱۷۵۰ء تا ۱۷۵۱ء)

## حقیقی رازق

قُلْ مَنْ يُؤَدُّكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ قُلْ اللَّهُ ۚ قُلْ لَا تَتَّبِعُوا إِلَّا أَمْرَهُ فَتُنتَصَرُونَ ﴿٢٦﴾

عَنْ أَجْمَعٍ وَأَنَّ سَلَّمَ حَمَّاءَ لَعَلَّوْنَ ۖ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبَّنَا  
شَرًّا نَقْتَمُ بَيْنَنَا عَيْنٌ وَهُوَ الْفَتَاةُ الْكَبِيرُ ۚ قُلْ أَدْرِي أَأَلْهِي  
أَنْتُمْ مَعِيَ مَرْكَاتٍ ۚ كُلُّ بَلٍ هُوَ أَمْدٌ إِلَّا نَقْصِيرَ نَحْوِكُمْ ۚ

”آپ ان (شرکین) سے پوچھیے کہ اساموں اور زمین سے ان کو رزق کیون  
دیتا ہے؟ آپ (یہی ان کو بتا دیجئے کہ اللہ اور ہم دونوں میں سے ایک شریک  
روااست پر ہے یا سرخ شمر اعلیٰ میں۔ کہہ ان کو یہاں پہنچنے کے بارے  
مکاتبات کے بارے میں تم سے باز پرس نہ ہوئی اور نہ تھا۔ یہ اول کے  
پورے میں نام سے دریافت کیا جائے گا۔ آپ ان وقت ایسے کہہ دو کہ وہ  
سب کو جمع کرے گا۔ پھر دو بار سے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے گا اور وہ  
غریب فیصلہ کرنے والا صاحب علم ہے۔ آپ ان سے کہئے کہ تم مجھے دلی، تو  
اسی جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہرا کر ان سے ملاتے ہو۔ پھر (ان کا کوئی  
شریک نہیں بلکہ وہی اللہ ہے) (اور) حکمت یہ ہے۔“

**تشریح:** جس طرح مشرکین و کفر میں ہر شے کا قیود کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں سے  
برش رساتا ہے اور اس کے ذریعے زمینوں سے امان و گناہ ہے۔ اسی طرح انہیں یہ بھی تعلیم کر دینا  
چاہئے کہ عبادت کے لائق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ذات ہے۔ اسے جس معنی خدا ہے، علم ہے،  
توکل و تبتک کو مستحق ہے جس ہم اور تو دونوں میں سے ایک نہ ہو دھتکار ست پر ہے اور اسرا بھی  
تکبر ہی میں یعنی اقوال و افعال و عبادت پر ہیں اور اعلیٰ شریک تو اسی میں باطل تو میدان اسی میں اور  
اعلیٰ شریک اور راست پر ہیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ دونوں کو اعلیٰ شریک و اعلیٰ شریک و اعلیٰ شریک و اعلیٰ شریک  
چند تو حید کا حق ہو کہ وہ زمین کی طرح واضح ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سوا کوئی اور رزق  
نہیں دیا وہی سب کو رزق دیتا ہے اس لیے اعلیٰ تو میدان کا پرست پر ہونا چاہئے ہے۔

اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکوں سے کہہ دیجئے کہ ہرگز شریک کا باطل ہونا اور  
شرک کا مجرم ہونا ثابت ہو گیا ہے اس لیے تو میدان سے کہہ دیجئے کہ ہرگز شریک کا باطل ہونا اور  
یہ چھو جائے گا اور ہم سے تمہارے عمل کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ ہر ایک اپنے اپنے  
اعمال کا بدلہ وار ہوگا۔ اس روز اللہ تعالیٰ انہیں اور انہیں سب کو جمع کرے گا اور انہیں سب کو میدان





اس کے برعکس آپ کی بعثت صرف اہل عرب یا کسی ایک قوم کے لیے مخصوص نہیں بلکہ آپ کو تمام عالم کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(الاعراف: ۱۵۸)

اور ارشاد ہے:

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ

نَذِيرًا

بارگشت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام

جہانوں کو خبردار کر دے۔ (الفرقان: ۱)

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ میری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلا رکھی ہو۔ جب چاروں طرف آگ کی روشنی پھیل گئی ہو تو چیتے اور کبوترے کھڑے اس میں گرنے لگے ہوں۔ وہ شخص کتنا ہی ان کو آگ میں گرنے سے روکتا ہو مگر چیتے زبردستی اس میں گر رہے ہوں۔ میں بھی اسی طرح پیچھے سے تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں آگ میں داخل ہونے سے روک رہا ہوں مگر تم آگ میں گرے جا رہے ہو۔

(منہجی: ۸/۳۰)

پھر فرمایا کہ اکثر لوگ جانوروں کی طرح بے عقل و بے سمجھ ہیں۔ وہ ثواب و عذاب کو نہیں

سمجھتے۔ ان کی جہالت کا یہ حال ہے کہ وہ آپ سے جزا و سزا اور قیامت کا ذکر سن کر تسخّر کے طور پر کہتے ہیں کہ یہ ثواب و عذاب یا قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہمیں قیامت کا ٹھیک ٹھیک وقت بتائیے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم سے ایک خاص دن کا پلٹہ وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت کے تحت قیامت کا مقررہ وقت مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے۔ جب وہ مقررہ وقت آجائے گا تو اس میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں ہوگی بعض علماء کے نزدیک آیت میں موت کا وقت مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ اس کی موت کا وقت بتایا ہے اور نہ قیامت کا۔ اس نے کسی حکمت کے تحت دونوں کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔

کافروں کی سرکشی اور ہٹ دھرمی

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَذَلِكَ يَكُونُ  
بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَكُفْرُكَ إِذْ يَقُولُونَ هُوَ قَوْلُنْ عِنْدَ رَبِّهِمْ  
يَرْجُو بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ بِالْقَوْلِ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا لَهُمْ  
لَوْلَا آتَتْهُمْ كُنُوزٌ مِّنْ سَمَوَاتٍ لَّكَانَ الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا لَهُمْ  
اسْتَضَعِفُوا أَتَمَنَ صَدَدٌ نَّكَرَ عَيْنَ الْهُدَى بِعَدَاةٍ سَاءَ كُفْرُ  
بِهِمْ كُنُوزٌ مُّجِيدُونَ هُوَ قَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا لَهُمْ اسْتَغْنُوا  
بِلَ تَكْرَارٍ لِّلْ وَ الْقَهْرُ إِذْ تَأْمُرُونَا أَنْ نَكْفُرَ بِمَا نَعْبُدُ وَنَحْمِلَ لَكَ  
أَنْدَادًا وَأَسْرُوا السَّامَةَ سَادُوا الْعَدَابَ وَجَعَلْنَا الْأَعْلَى  
فِي أَعْيَانِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يَخْلَوْا نَبِيًّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لگائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر اور لاشیاً آپ ان خالوں کو اس وقت دیکھتے کہ جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے۔

جو لوگ (دین میں) کمزور سمجھے جاتے تھے وہ عجیب کرنے والوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور یمن ہوتے (جہیں نے ہمیں بیٹھایا اور اس انجام کو پہنچایا)۔ عجب بزدل کمزوروں کو جو آپ دنیا کے کے کیا تمہارے پاس ہدایت آ جانے کے بعد ہم نے جہیں اس سے روکا تھا (نبی) بلکہ تم خودی مجرم تھے اور کمزور لوگ (جو اب میں) عجب ہیں سے کہیں گے کہ تمہاری دین رست کی فریب کاریوں نے ہی (ہمیں حق تسلیم کرنے سے روکا تھا) بلکہ تم ہمیں اللہ کا انکار کرنے اور اس کے بے شریک بنانے کا نعم دیا کرتے تھے اور خدا کو دیکھتے ہی اہل اپنی پیشانی کو (ایک دوسرے سے) چھپائیں گے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق الال دے دیں گے۔ جو کچھ وہ (دین میں) کیا کرتے تھے ان کا بدلہ پائیں گے۔

صَدُّونَكُمْ : ہم نے تم کو روکا، ہم نے تم کو بند کیا۔ صَدَّ سے ماضی۔

انداداً : شریک، ہم سفر، مقابل۔ واحد ہند۔

الاعمال : طوق، جھکڑیاں۔ واحد غل۔

الغناق : مگر دینیں۔ واحد غنقی۔

تشریح: ان آجوں میں کافروں کی سرکشی، ضد اور عداوت کا بیان ہے کہ انہوں نے بے کربیا ہے کہ قرآن چونکہ آخرت اور قیامت کی باتیں کرتا ہے اس لیے وہ کسی صورت اس پر ایمان نہیں لائیں گے خواہ وہ اس کی حقیقت کی ہزار دہلیں ہی کیوں نہ دیکھ لیں۔ وہ ان کتابوں پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جو اس قرآن سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ کیونکہ ان میں جنت و دوزخ اور آخرت کے حساب و کتاب نفاذ کر ہے۔ ان کی یہ ساری ضد اور ہٹ دھرمی اس دنیا ہی میں ہے۔ قیامت کے روز یہ سب ختم ہو جائیں گی۔ کاش آپ ان کی اس حالت کو دیکھتے جب قیامت کے روز ان کو حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اس وقت ان پر سخت خوف طاری ہوگا۔ وہ ایک دوسرے کو الزام دیں گے اور چھوٹے بڑوں کو گنہگار کے کہہ کر اگر تم ہمیں نہ روکنے تو ہم ضرور ایمان لے آتے ہوتے۔

اس پر بڑے لوگ چھوٹوں کو جواب دیں گے کہ کیا ہم نے تمہیں ہدایت کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے سے زبردستی روک دیا تھا۔ ہم نے تو ایک بات کہی تھی اور تم جانتے تھے کہ ہماری بات بے دلیل تھی جبکہ دوسری طرف تمہاری آنکھوں کے سامنے ہدایت کے ساتھ ساتھ دلیلوں کی بھی بھرمار تھی۔ پھر تم نے ہدایت کو چھوڑ کر ہماری بات کیوں مانی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا بلکہ محض بہکایا اور پھسلا دیا تھا۔ تم تو اپنے اختیار سے حق کو ٹھکرا کر مجرم بنے ہو۔ اب اس کا الزام ہمیں کیوں دیتے ہو۔

اس کے جواب میں کمزور اور چھوٹے لوگ اپنے سرداروں اور بیڑوں سے کہیں گے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم نے ہم پر زبردستی کی تھی۔ بلکہ تمہاری ہی مکاریوں، چالاکیوں اور فریب کاریوں نے ہمیں ہدایت سے باز رکھا۔ تم دن رات ہمیں یہ غم و بیچہ تھے کہ ہم اللہ کو نہ مانیں، اس کے ساتھ دوسروں کو شریکِ خیرائیں اور باپ دادا کے دین پر حاکم رہیں۔ دنیا ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ سب مرکزِ خاک ہو جائیں گے اور کوئی ثواب اور عذاب نہ ہوگا۔ تمہاری ان ہی باتوں نے ہمیں ایمان لانے سے باز رکھا۔ اس گفتگو کے بعد عذاب کو دیکھ کر دونوں گروہوں نے ہی دل میں پشیمان ہوں گے اور اپنی

پشیمانی کو ایک دوسرے سے پھپھائی نہیں گئے۔ پھر ان کی ٹرڈوں میں طوق زائل دیکھے جہاں سے دور ہے۔  
 ایک کو اس نے اٹھارے کے مطابق سراہا۔ ٹیڑھے کی تمراہ کرنے والوں کو بھی اور ٹرڈوں کو بھی چار  
 سو روپے دے دیا۔ (ایم این ۱۳۵۴، ۱۳۵۵)

مال و اولاد پر بھروسہ

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَقُهَا إِنَّهُمْ  
أَرْسَلُوا بِهِ كَذِبُونَ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَنْتُمْ أَمْوَالُهُمْ وَأُولَآئِهِمْ  
مَا هُمْ بِمُعْذِرِينَ ۖ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا  
فَتُؤْتُوا بِهَا كَفَالًا غَلِيظًا فَلَا يَكْفِيكُمْ فِي عَذَابِكُمْ  
شُعَابٌ مُتَارِكَةٌ ۖ فَبِئْسَ الْفِتْنَىٰ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ

اور ہم نے جس ہستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو کچھ تم نے کراتے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارا مال وہ ان میں تم سے زیادہ ہیں (اس لیے قافلت میں بھی) ہمیں بھراپ نہیں ہوگا۔ آپ ان کو بتا دیجئے کہ ہمارا بھراپ جس کے لیے جاتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے جاتا ہے بھگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (دوست) نہیں سمجھتے۔

مفتخر فرما۔ اس (بہتی) سے دو اہل مذاہب کے خوشحال۔ اتفاق سے اسم معنوں۔

نہایت - وہ کشتیاں لڑتا ہے، اور پھیلتا ہے۔ نہایت سے مٹا رہا ہے۔

یَقْبُورُ : وہ (رزق) تکرت ہے، روٹم کرتا ہے۔ قَبْرُ ہے مزارع۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے لیے فرمایا کہ آپ وہ سائے کدکے سرکشی اور انحراف سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ ہر زمانے میں پیغمبروں کی تعلیمات سے ایسے ہی لوگوں نے انحراف کیا ہے۔ یہ لوگ دولت و اقتدار کے غمے میں ماند مے ہوتے ہیں اور چھوٹے آدمیوں کے برابر بیٹھا گوارا نہیں کرتے۔ اسی لیے اللہ امیں دنیا علیہ السلام کے خصمین مومن اضعیف و مسکین لوگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ ہم نے جسراہتی میں بھی اپنا رسول بھیجا وہاں کے سرکش لوگ کہنے لگے کہ تم بڑا بڑا نیکو کرتے ہو مومن کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال، اداان، اور عزت وہ جاہت دئی سے جو

اس بات کی دلیل ہے کہ ہم اللہ کے مقبول بندے ہیں اور اس کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہیں جب وہ ہم پر رحمت و مہربانی سے تو آخرت میں بھی مہربان ہی رہے گا۔ اس لیے کہ عذاب کا اندیشہ نہیں۔ دوسری جگہ اشارہ ہے

وَكُنْ لَّكَ جَنَّاتُ فِي كُلِّ قَرْيَةٍ تُكْرِمُونَ بِحَبْرِ مِثْهَا لِيَوْمَ تُنْفَخُ

اور یہی طرح ہم نے ہر شہر میں دہن کے لئے اگا کر رکھ کر رکھا ہے تاکہ وہ وہاں نہ رہ کر رہیں۔ (الانعام ۵۳)

وَإِذْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ لُوطٍ قَرْيَةً تَمْرًا مَّتَّعْنَاهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَجَعَلْنَاهَا الْقَوْمَ لَعْنَةً لَّعْنَتُهَا تَذْمِيرًا

اور جب ہم کسی شہر کی بنا کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو کوئی غم دیتے ہیں۔ پھر جب وہ نہیں رہتے تب ان پر لعنت فرم دیا جاتی ہے اور ہم انہیں لعنت کر دیتے ہیں۔ (النساء ۱۶)

پھر فرمایا کہ آپ ان کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ جس کا رزق نڈھول کر دیتا ہے اس کا رزق کٹھن نہ کر دیتا ہے اور جس کا رزق ٹھیک کر دیتا ہے تو ٹھیک کر دیتا ہے۔ اس لیے کہ تو وہ اپنے تابع اور اورافر لوگوں کو دیتا ہے۔ اس لیے کسی کا رزق یا فقیر یا غنی اس کی رضا و رغبت اور رضی کی دلیل نہیں بلکہ یہ اس کی رحمت اور حکمت کے تحت ہے۔ لیکن اگر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

(ابن ابی ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱،



لِيَعْبُدَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَ  
هُمْ كَافِرُونَ

و ان کے مابی در واد آجے کو جب میں تار تیں۔ چنک اٹھ پاتے ہے کہ ان  
پتے میں ہی وہ سے انا کو انے وی دے کی میں نے یہ سے سکا۔ اٹھے ان کی  
جائیں لکھی حالت میں نہیں۔ (التوبہ ۱۵۵)

خدا کی حالت میں ہے۔ صاف کرتے ہیں ان کے لیے۔ تھانے پاس وہ  
ہے در وہ جنت کے پورے انوس میں۔ یہ خوف و خوف و دشمن و دشمن کے۔ وہ ان کے ہی  
جذاب کا خوف ہوگا اور نہ محبت رائل ہونے کا۔ یہ خوف و دشمنی کے بدلے در نہ سے  
نواٹھتے اور نہ اٹھتے۔ ان کی فکر میں تھے۔ یہ سچ ہیں تو یہ فرعون کو رانی ہڈاب ہوگا۔ ان کا  
اور ان کے ہڈاب سے ان پوئیں میں۔ ان کے مٹی سے یہ و سمر ان کے ان پوئیں کرانہ  
تھانی جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کرنا یا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے شک کرنا ہے۔ یہ  
بھگی اٹھ کر راویں خورج کر کے خدا تعالیٰ اپنے خزانے سے جس میں اس کا جس دے۔ یہ کہ ہوا اور  
میں اسے یا آخرت میں یا انوس میں۔ اس کے اور وہ اس کے پتے اور پتے۔

(سورۃ التوبہ ۲۹-۳۰)

## کفر و شرک کا انجام

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَسْمِعُوا هَٰؤُلَاءِ أَفَلَا تَكْفُرُونَ  
يَعْبُدُونَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَكَ فَقُلُوا هَٰؤُلَاءِ مِمَّ يُعْبَدُونَ  
يَقُولُونَ أَفَلَا نَعْلَمُ بِهَٰؤُلَاءِ مِمَّ يُعْبَدُونَ لَا أَعْلَمُ  
يَقُولُونَ قُلْ هَٰؤُلَاءِ مِمَّ يُعْبَدُونَ قُلْ هَٰؤُلَاءِ مِمَّ يُعْبَدُونَ  
قُلْ هَٰؤُلَاءِ مِمَّ يُعْبَدُونَ قُلْ هَٰؤُلَاءِ مِمَّ يُعْبَدُونَ

اور میں دن وہ دن میں انوس میں کر کے گا۔ یہ فرشتوں سے یہ کہے گا کہ کیا یہ  
انک تیار ہی ہی مروت یا نہ ہے۔ وہ ان کے انوس میں ہے۔ ان میں  
ہے۔ ان میں یہ کہے گا کہ یہ انوس میں ہے۔ ان میں





باپ اور عادت کرتے تھے۔ اور (دوبھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) مٹنے  
 گھڑا ہوا بہتان ہے اور کافر حق پہنچنے کے بعد بھی یکہ کہتے، ہے کہ یہ تو سبوتا  
 جاوا ہے۔ اور (اس سے پہلے) کہنے لگے کہ (ال لہ) کہ کتابیں نہیں  
 اس میں ہیں کو یہ باتیں ہوں اور نہ تو یہ سے پہلے ہم نے ان کے پاس کوئی  
 قرآن دانا بھیجا۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کی تکذیب کی  
 اور حکم ہم نے ان کو دے لکھا تھا یہ (شرعاً) نہ انہوں نے رسولین سے  
 بھی نہیں پہنچے۔ پھر اب (اب) انہوں نے میرے رسولوں کو بھلو (دیکھو)۔  
 میرا خدا اب کب (ہو) ناک (ہو)۔

بعضہم: وہ تم کو روکنا ہے، وہ تم کو منع کرتا ہے۔

ابنک: برا عادت ہو رہا ہے۔

حکیم: میرا خدا اب (ہو) ناک (ہو)۔

تشریح: یہاں کافروں کی اس سرکشی اور شرارت کا بیان ہے جس کے باعث وہ اسے حق کے  
 مذاہب کے مستحق ہوئے۔ چنانچہ دلائل اور باک پر مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبارکی  
 واضح اور کھلی آیتیں ملتے جلتے قیام پائیاں۔ انہوں نے قبول کرنے کی بجائے یہ کہتے کہ یہ شخص جو نہیں  
 قرآن پڑھ کر سکتا ہے یہ تو تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے۔ یہ جانتے کہ جس میں ان چیزوں کی  
 برکت سے روک دے جن کو تمہارے باپ و پردہ زبانی سے پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تم سے  
 سچا دھم خیمات کی اشاعت کرنا چاہتا ہے اور جو قرآن یہ پڑھتا ہے وہ لکھا گیا ہے۔ اس نے  
 اپنی طرف سے، تاکہ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف گردی ہے۔ یہ تو اٹھا اٹھتا ہے اور اس کو بد  
 دعا بالکل غلط ہے۔

اس سے پہلے ہم نے ان شریعت کی طرف کوئی کتاب نہیں بھیجی جس کو یہ پڑھتے ہوں اور  
 کتاب سے پہلے ان نے اس کوئی رسول آیا جو ان کو حق کا دعوت دینا اور خدا اب الہی سے قرار دے۔ یہ  
 لوگ بدعتوں سے تیار رکھتے تھے۔ ان میں کوئی اللہ کا رسول نے اور اللہ کی کوئی کتاب، نازل ہوا اور اللہ  
 اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مطیع فرمان بردار بن جائیں۔ پھر جب اللہ نے  
 انسان دیرینہ آواز پوری کر دی تو وہ جس کو قبول کرنے کی بجائے اس کے رسول اور اس کی کتاب کی





آپ ان شرکیں سے کہہ دیجئے کہ جو دین میں نے اختیار کیا ہے اور وہ کمرہ وی ہے تو اس کمرہ کا ہاں کچھ پر ہی ہے۔ گا اور تریہ دین حق اور باطلت جاہت ہے تو یہ میری طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے وہی کے ذریعہ میرے پاس بھیجا ہے۔ اسی لیے تمہیں بھی میرے طریقے پر چلنے چاہئے تاکہ جس طرح میں نے جاہت پائی تم بھی جاہت پاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور بہت قریب ہے۔ (طبری ۲/۲۸۱، ۲۸۲، طبرانی ۱۰/۳۱۲، ۳۱۳)

## کفار کا انجام

۵۱-۵۲ وَكُلُّ نَفْسٍ رَّا ذُو قُوَّةٍ عَاثُوا فَلَا قُوَّةَ وَاجْتَدُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝  
وَقَالُوا امْتَابِلْهُ وَاَنْتَ لَنْ تَكُنَّ مِنَ الْمُنْجَيْنِ ۝  
وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَعْزِيْزُوْنَ ۝  
بِئْسَ مَا يَشْكُرُوْنَ ۝  
وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَعْزِيْزُوْنَ ۝  
بِئْسَ مَا يَشْكُرُوْنَ ۝  
وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَعْزِيْزُوْنَ ۝  
بِئْسَ مَا يَشْكُرُوْنَ ۝

اور اگر آپ وہ وقت دیکھیں جب (عشر میں) یہ لوگ گھبرائے ہوئے بھری گئے اور کہیں بھاگ بھی نہ سکیں گے اور قریب ہی کی جگہ سے بکڑے جائیں گے۔ اس وقت وہ ہمیں گے کہ ہم اس (قرآن پر) ایمان لانے اور اسی دور کی جگہ سے ان کا ہاتھ کہاں بچھا سکتا ہے۔ اور اسی سے پہلے ان لوگوں نے اس (قرآن) کا انکار کیا تھا اور دوری سے پناہ مانگنا تھا۔ اور اسی سے پہلے ان لوگوں نے اس (قرآن) ان کے اور ان کی خرد ہوشوں کے درمیان ایک پر دو حائل کر دیا تھا جیسا کہ اس سے پہلے بھی ان بیسوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ ایسے شک میں آتے ہوئے تھے جس نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔

ذُو قُوَّةٍ: وہ گھبراہٹ سے۔ ذُو: ہر لمحے۔ لُزْخ: سے ماضی۔

الْمُنْجَيْنِ: بکڑنے، لیٹنا، ہاتھ آنا۔ مصدر ہے۔

بِئْسَ مَا يَشْكُرُوْنَ: ان کے شکر ان کے ہم نہ سب۔ اناہ شکر۔

قَرِيبٌ: شک میں ڈالنے والا۔ ابراہیم سے اسم فاعل۔

تشریح: قیامت کے روز یا موت کے وقت کافر نہایت صبر رست کے عالم میں عذاب الہی سے بچ نکلنے چاہیں گے مگر اس وقت پہنچنے کی کوئی صورت نہ پائیں گے نہ بھاگ کر، نہ چھپ کر، نہ کسی کی حمایت لینا، نہ اپنے جان کا معاوضہ دے کر بلکہ قورای بہت آسانی سے پکڑ لیے جائیں گے۔ اس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، یہاں جس طرح کوئی شخص بہت دور کی چیز کو لینے کے لیے دور ہی سے آٹھ چھانٹے اور واپس آئے، تھکتا آئے اسی طرح ان لوگوں کا آخرت میں ایمان لانا ہے۔ اور ان لائے کی قبریں قبور دنیا کی جہاں یہ مشرور اور قیامت کا انکار کرتے رہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمسار قرار دیتے رہے۔ اب جبکہ دنیا سے چل کر آخرت میں آگئے ہیں تو اپنا ایمان دیکھ کر ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔ آخرت تو دارالجزا ہے اور دنیا کے مقابلے میں بہت دور ہے۔ اتنی دور ہے ایمان تک یا نحو پہنچنا محال ہے۔

آخرت میں پہنچ کر یہ لوگ جس چیز کی آرزو رکھتے تھے یعنی ایمان کا قبول ہو یا نجات اخروی یا دنیا کی صرف وہی جاتا، ان چیزوں اور ان کفار کے درمیان پردہ زلیہ یا گھیرا ہے۔ قبول ایمان کے بارے میں ان کی آرزو اب بھی پوری نہ ہوگی۔ اس سے پہلے جو ان جیسے لوگ گمراہ رہے ہیں ان کے ساتھ بھی، اسی طرح کیا گیا تھا کیونکہ وہ بھی غلط دھرم کے میں پڑے ہوئے تھے۔

(بن نیش ۳-۵-۳۱/۳)



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### سورۃ الفاطر

وجہ تسمیہ: اس سورت کا نام سورۃ الفاطر ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فاطر و کادد اور کابیر و خالق اور رازق بنے کو بیان ہے۔ چونکہ اس میں ملائکہ کا ذکر ہے اس لیے اس کو سورۃ الملائکہ بھی کہتے ہیں۔

تعارف: اس میں پانچ رکوع ۴۵ آیتیں ۹۲ کلمات اور ۲۶۸۹ حروف ہیں۔ یہ سورت بالاقاف ختم ہوئی۔ جو پانچ سورتیں الحمد سے شروع ہوتی ہیں ان میں سب سے پہلے سورۃ فاتحہ نازل ہوئی اور سب سے آخر میں سورۃ الفاطر نازل ہوئی۔ ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے چار نعمتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور تمام نعمتوں کی اصل یہی چار نعمتیں ہیں۔ پہلی نعمت ایمانِ اول ہے، دوسری نعمت ہائے اول ہے۔ تیسری نعمت ایمانِ دوم ہے اور چوتھی نعمت ہائے دوم ہے۔ ایمانِ اول مور ہائے اول سے دنیاوی زندگی اور سامانِ حیات مراد ہے۔ ایمانِ دوم اور ہائے دوم سے اخروی زندگی اور آخرت کا دوم مراد ہے جو سب سے اعلیٰ و ارفع نعمت ہے۔

تفسیر سورت میں مشرکوں کی طرف سے فرشتوں کو اپنا معبود ٹھہرانا مذکور تھا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کا مخلوق ہونا مذکور ہے۔ دواؤں کے حکم کے تابع ہیں اور ان رات اس کی عبادت بندگی میں ملگے ہوئے ہیں جہد و جدوجہد میں رہتے۔

(سورۃ الرحمن ۲۲/۱۹، معارف القرآن سورۃ محمد اور میں کا نزول ۵۸/۵۵)

### مضامین کا خلاصہ

رکوع ۱: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، رسالت کے بیان کے بعد انسان کو قیامت اور اعمال کی جزا و سزا کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

رکوع ۲: نگلی ہو ہی میں امتیاز کا بیان ہے۔ پھر مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قضاء و قدر کا ثبات ہے۔ آخر میں اثباتِ توحید اور باطلِ معبودوں کی حقیقت کا بیان ہے۔

رکوع ۳: اللہ کی بے نیازی اور وسوسہ دکان کی مثال کا بیان ہے۔

رکوع ۴: منکرینِ توحید کی تہہ پہ اور مشرکین کی مفلکت کا بیان ہے۔ اس کے بعد قرآن کے ان لوگوں اور ان کا انجام مذکور ہے۔ آخر میں کافروں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

رکوع ۵: اللہ تعالیٰ کا علم و حکم اور باطلِ معبودوں کی بے بسی دکھ کر ہے۔ پھر مشرکین کا نکر و فریب اور ساقیہ سرخس قوسوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

## اللہ کی تحمید و اثباتِ توحید

۱۔ اَتَعْبُدُونَ مَا يَدْعُوا لِلْغَايَةِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَالْاَرْضِ جَابِلَ الْمَيْتَةِ مُسْلِمًا اَوْ ذَا  
اَبْجَهِهْ مَشْنُو وَلَئِكَ وَرَبُّكَ يَزِيدُ فِي الْغُلُقِ مَا يَشَاءُ وَمِنْ اِلٰهِكَ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا يَعْبُدُوْا اِلٰهًا يَلْتَمِسُ مِنْ دُونِهَا  
مَتَنٌ لِّهَا وَمَا يَشْفَعُ قَدْرُ مَرْسِلٍ لِّهٖ مِنْ يَّعْبُدُوْهُ وَهُوَ  
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا چہ آفرنے والا ہے اور دود اور زمین اور چار چار پر والے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنانے والا ہے۔ وہ اپنی حکمت میں اسکی چاہتا ہے نہ کیا دیتی کرتا ہے۔ بیٹک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں سے جو کچھ لوگوں کے لیے ماحول دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو کچھ وہ روک لے تو اس کے سوا اس کو کوئی جاری کرنے والا نہیں۔ یعنی غالبہ (اور) حکمت والا ہے۔

۲۔ اَتَعْبُدُونَ مَا يَدْعُوا لِلْغَايَةِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَالْاَرْضِ جَابِلَ الْمَيْتَةِ مُسْلِمًا اَوْ ذَا

منسک: رہ گئے الہ۔ انسانک سے اسم قائل۔

مترسل: پیچھے والا معنوت کرنے والا جاری کرنے والا۔ بزسانی سے اسم قائل۔

تشریح: ہر جسم کی حمد و ثناء اس اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ابتدا میں نمونے کے بغیر





تشریح: اے مشرکین مکہ تم اللہ تعالیٰ کے ان العلامات و احسانات کو یاد کرو جو اس نے تم پر کئے ہیں کہ اس نے تمہیں حرم کا باشندہ بنایا جس کی وجہ سے تمہیں کوئی لوٹ نہیں سکتا، تم پر رزق کے دروازے کھول دیئے جن کو کوئی بند نہیں کر سکتا، تمہیں اللہ عدم سے وجود میں لایا، اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو ستونوں کے بغیر چھت کے طور پر قائم کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہو یعنی آسمان سے پانی برساکر اس کے ذریعہ زمین سے لہذا اور سبزہ لگاتا ہو۔ جب پلے اگر تا، روزی کے سامان بہم پہنچاتا، سب اللہ تعالیٰ کے قبضے اور اختیار میں ہے، تو پھر کسی دوسرے کو مہبودیت کا استحقاق کیسے ہو گیا، سو جو خالق اور رازق حقیقی ہے اسی کو مہبود ہونا چاہئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر تم کو حید کو چھوڑ کر شرک کی طرف کہاں جا رہے ہو۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ مشرکین مکہ ان قدر سمجھانے اور جہت تمام کرنے کے بعد بھی توحید، قیامت اور عذاب کے بارے میں آپ کو جھوٹا قرار دیں تو آپ اس سے رجید و غافل نہ ہوں۔ یہ کوئی عجیب اور انوکھی بات نہیں، بلکہ آپ سے پہلے انبیائے سابقین کے ساتھ بھی یہی برتاؤ ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسالت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور نعمت کی ناشکری انسان کی عادت ہے۔ سو آپ ایسے لوگوں کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیجئے تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے لہذا ہاں تکلیف کر سب باتوں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ وہی آپ کو اس تکذیب پر صبر کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور ان کافروں کو دونوں جہان میں عذاب کی صورت میں سزا دے گا۔ (مظہری ۴۲، ۳۳/۸، ۸، ۲/۳۸۸)

## انسان کا ازلی دشمن

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا  
وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الشَّيْطَانَ كُفَّ عَدُوٌّ  
فَالْحَيْدُ وَهْ عَدُوٌّ إِنَّمَا يَدْعُوهُ إِحْزَابُ بَيْنِكُمْ لِيُتَوَا مِنْ أَصْغَبِ السَّعِيرِ  
الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے۔ سو دنیوی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں

۱۰ اسے ۔ بیشک شیطان ابھارا دشمن ہے سو تم بھی اسے دشمن ہی سمجھتے رہو ۔ وہ تو اپنے مردود کو قوی بنے جاتا ہے تاکہ دو سب اور فیوں میں سے پہنچ جائیں ۔ جو لوگوں کا لہر ہونے ان کے لیے سخت غراب ہے اور جو لوگوں پرمانہ ہے اور ایک ایمان کے من کے لیے مغفرت اور پڑا ہے ۔

نفرت کے ۔ وہ تمہیں ضرور غریب سے کی اور تمہیں ضرور بہکائے گی ۔ خود دے سے مضرب ہونا تاکید حوالہ اس کا اثر اور اس کی جماعت ۔ جمع اخوت ۔

المستعین : باقی ہوئی ایک روز ۔ سفر سے صفت رہے ۔

تشریح : اسے لوگوں کی قیامت اور اعمال کی جزا و سزا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل حق و صحیح ہے وہ پورا پورا کر رہے گا یعنی قیامت آکر رہے گی اور اس کے نہ آنے کا کوئی امکان نہیں ۔ اس دن سب کو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہو کر اپنے اچھے برے چھوڑنے پڑے اور ظاہر و پوشیدہ تمام اعمال کا حساب دینا ہے ۔ سو دنیا کی یہ فانی اور عارضی زندگی اس کی نسبت و آزمائش اور اس کا پیش و آرام نہیں آخرت کی طلب اس سے غافل نہ کروے ۔ ایمان نہ ہو کہ شیطان تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے ۔ آخرت سے بے فکر نہ رہو ۔ اور بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے روک دے ۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور تمہاری ناک میں ہے تم اس کو اپنا دشمن ہی سمجھو اس سے دو شیرارہو اور اس کی جھوٹی اور غریب دینے والی باتوں میں نہ جاؤ ۔ اپنے تمام احوال میں اس کے احساسوں سے بچتے رہنا اور اللہ کی اطاعت میں لگے رہنا ۔ بیشک شیطان اپنی اتباع کرنے والوں کو گمراہ اور دنیا کی طرف میلان رکھنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس کے سامنے وہی اہل و وزخ میں سے ہو جائیں ۔ پس جو لوگ اللہ کی پابندی کا انکار کر کے شیطان کی پیروی کرتے ہیں ان کے لیے آخرت میں عذاب ہے اور جن لوگوں نے شیطان کو اپنا دشمن سمجھا ۔ اللہ کے احکام کی پیروی کی اور ایک کام کئے تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں مغفرت اور اجر و ثواب ہے ۔ یہی لوگ اہل سعادت ہیں ان کو وہم و گمان سے بڑھ کر نصیحتیں ہیں ۔

## نسکی اور بدی میں اختیار

۸ اَفَمَنْ رَّٰى مِنْ لَدُنْهُ سُوْرَةً مَّعْلُوْمَةً قَرَأَهَا سَتَانًا لَّوْنِ اللّٰهِ يُبْسِلُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۚ فَلَا تَرْجِعْ اِلَيْهِمْ لَفِئَتُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٌ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

تو کیا ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھایا گیا اور وہ اس کو اچھا سمجھے  
 لگا (مومن کے برابر ہو سکتا ہے)۔ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور  
 جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ سو ان پر افسوس کر کے کہیں آپ کی جان نہ  
 جاتی رہے۔ بیشک اللہ اس سے خوب واقف ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔

**شان نزول:** بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت ابو جہل اور  
 دوسرے مشرکین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت ابو جہل اور  
 آیت کا نزول اس وقت ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اپنے دین کو عمر  
 بن خطاب رضی اللہ عنہ یا ابو جہل بن ہشام (کے ایمان) سے طلب عطا فرما۔ چنانچہ اللہ نے (حضرت)  
 عمر کو ایمان کی توفیق عطا کی اور ابو جہل کو چھوڑ دیا۔ ان ہی دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔  
 (مظہری ۳۵، ۳۴/۸)

**تشریح:** کیا وہ شخص جس کو شیطان نے اس کے برے اعمال اچھے اور آراستہ کر کے دکھائے ہوں  
 اور وہ ان کو اچھا بھی سمجھتا ہو، اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی سے اچھے اور  
 برے، غلط اور صحیح اور نیکی اور برائی میں تمیز رکھتا ہو۔ ظاہر ہے جب یہ دونوں ایک جیسے اور برابر نہیں  
 ہو سکتے تو ان کا انجام ایک جیسا کیسے ہو سکتا ہے۔

پس خوب سمجھ لو کہ حق اور باطل میں تمیز من جانب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ  
 کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت یاب کرتا ہے۔ پس جو شخص شیطان کے بہکانے سے برائی کو بھلائی  
 اور بدی کو نیکی سمجھنے لگے تو اس کے راہ راست پر آنے کی کیا توقع ہے؟ کسی انسان کے اختیار میں نہیں  
 کہ وہ گمراہ کو ہدایت یافتہ بنا دے۔ اس لیے آپ کو ان گمراہوں پر حسرتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ  
 ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیجئے۔ وہ ان کے اعمال بد سے خوب واقف ہے اور جانتا ہے کہ کس  
 بندے نے اپنے لیے گمراہی اختیار کی اور کس نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے۔

## اثباتِ حشر

وَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الْرَّسُولَ بِالْحَقِّ لَمَّا اَسْقَمُوا لَیْ بَدَلٍ مِّنْہٖ  
 فَاَحْیٰیْنَا بِہٖ الْکَرۡہَیۡنَۃَۤ اَعَدَّ مَوۡتَہَاۃًۢ کَذٰلِکَ الشُّہُوۡدُ ۝



الْعَلْبُ وَالْخَلُّ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَنْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ  
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَهُمْ يُعَذَّبُونَ

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ عزت اللہ ہی کے لئے ہے۔ تمام  
کلمات عیبہ اسی کی طرف پڑھتے ہیں اور ایک کام اسے اٹھاتا ہے اور  
نوکری چاہوں میں لگے رہتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے اور ان کا  
پہرہ پر باد کر رہا ہے۔

بعض ۱۰ پڑھتے ہیں ۱۰۰ پڑھتے ہیں۔ صفحہ ۱۰۰ سے صفحہ ۱۰۰

۱۰ ہلاک ۱۰ جانے کا ۱۰۰ تار ۱۰۰ جانے کا۔ ہزار ۱۰۰ سے صفحہ ۱۰۰

تشریح: جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور  
پابندی کا رمبہ اختیار کرنی چاہئے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی دنیاوی عزت کا مالک اور مزین مطلق ہے۔  
مادی عزتیں اسی کی خلقت میں ہیں۔ اسی کی اطاعت و فرمانبرداری سے عزت حاصل ہوتی ہے۔  
اس وجہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور تقویٰ پر ہرگز گامی ہوگی اسی وجہ کی عزت حاصل ہوگی۔ دین  
میں کافروں کو جو عہدہ بری عزت حاصل ہے وہ اپنی اور حقیقی عزت نہیں بلکہ حقیقتہً وہ نجوم کے اعتبار  
سے ذوات و رسالتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفْشَلُوا وَلَا تَعْبُدُوا لِلشَّيْطَانِ فَتَمْتَدَّ بِكُمُ السُّبُلُ

ایہ (مناظرین) کافروں کے پس عزت و فخر نے میں پس عزت تو  
مادی کی ساری کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے پس ہے۔ (النساء ۱۳۹)

اور ارشاد ہے

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔ (الممتحن ۸)

پھر فرمایا کہ عزت عیبہ اللہ کا اور عزت قرآن و حکم اللہ کی باتیں اور ایمان و عمل صالح  
دنیویہ و دہکاء الہی میں قبول کئے جاتے ہیں۔ اگر ان عزت عیبہ کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ بھی ہوں تو  
ان عزت کا اجر و ثواب اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق پر ہی ہوں  
تو یہ عزتیں ہیں اور حق کے خلاف سازش کرتے۔ چہ ہیں عیبہ قرآن نے داد اللہ وہ میں چھوڑ کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہنے یا کھل کرنے یا کھن سے نکالنے کے مشورے کئے تھے۔ ان کو سخت عذاب دیا جائے گا اور ان کا کمرہ فریب محبت (۲) ہو جائے گا۔ جسے کہہ کر کے موقع پر قریش کے ساتھ ہوا۔ (ابن کثیر ۵۳۶/۲، رد المحتار ۱۷۲/۱، ۱۷۳/۱)

## قضا و قدر کا اثبات

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ يُعْصِبُكُمْ ثُمَّ يَجْعَلُكُمْ أَزْوَاجًا وَمَا تَحْسِبُونَ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا نَفْعٍ إِلَّا بِعِزِّهِ وَمَا يُعْتَرِضُ مِنْ مَّعْثَرٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

اور اللہ نے تمہیں مٹی سے بھر نطفے سے پیدا کیا۔ پھر اس نے تمہیں جڑ سے جڑ سے بنادیا۔ اور مردوں کا حامل ہونا اور بچوں کا جنم سب اس کے حکم میں ہوتا ہے اور نہ کسی کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ کسی کی جانل ہے مگر یہ سب کتب میں (لکھا ہوا) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ سب آسان ہے۔

تشریح: تمہاری ابتدائی پیدائش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اندوہ نسل و ایک حقیر پانی سے کالاک ترقوت کے۔ تمہے چلتے پھرتے ہو۔ پھر اس نے تمہیں جڑ سے جڑ سے بنایا کہ تمہیں میں ایک دوسرے سے تئیں پاتے ہو۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت و احسان ہے۔ مگر جو وہ اس کی قدرت والا ہے وہ کائنات کے ذرے ذرے سے اقب سے۔ استقرار اصل سے نکل کر پکڑی پیرائش تک جہز وادار کرتے ہیں وہ سب سے باخبر ہے۔ کسی آدمی نے جو بھی عمل ہوتا ہے خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کوئی مقدر رکھی ہے وہ کسی بد و نیہ کی کوتاہی سے لاکھ پائے یا جڑوں سے قطع ہونے والا ہے پھالے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہر ایک کی عمر مقرر و مقدر ہے۔ نہ کسی کی عمر زیادہ مقرر کی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم مقرر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو طویل عمر عطا فرماتا ہے وہ پہلے ہی سے کوئی مکتوبہ میں لکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح جس کی عمر کم رکھی جاتی ہے وہ بھی کوئی مکتوبہ میں پہلے سے درج ہے۔ نہ بعد از موت یہ ایسا مکتوبہ کے حق میں تو کمال ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو وہ (زندہ رہنے کی) سہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ زکوٰۃ کرنی چاہئے۔ (بخاری ۲/۳) مسلم کتاب البر۔ باب صلۃ الرحم۔ ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ۔ باب فی صلۃ الرحم۔ ابن حبان ۲/۱۵۸)

امین ابی حاتم میں حضرت ابو رواہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی کی مقررہ مدت (عمر) پوری ہو جاتی ہے تو اس کو ذرا بھی سہلت نہیں دی جاتی بلکہ عمر میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اولاد صالحہ عطا فرماتا ہے۔ وہ اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ یہ شخص (ایسا نہیں) نہیں جو چاہے اس کو ان لوگوں کی دعا کریں (تقریباً) الٹی رہتی ہیں۔ اس طرح گو وہ اس کی عمر بڑھائی۔ یہی ذکر و حدیث میں جو عمر بڑھانے کا ذکر آیا ہے اس سے مراد عمر کی برکت کا یہ صحیح ہے۔ (مواہب الرحمن ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۶)

## اثبات توحید

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُورٌ سَائِيَةٌ شَرَابُهُ وَ  
هَذَا أَمْلٌ أَبْلٌ وَ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ لَنَا طَرِيقٌ وَ تَشْهَدُ جُودٌ  
حَلِيقَةٌ تَكْسُوْنَهَا وَ تَرْمِي الْفُلْكَ فِيْهِ سَوَاجِرٌ يُسْتَعْوَدُ مِنْ  
فَضْلِهِ وَ تَعْلَمُ تَشْكُرُوْنَ ⑤

اور دو دریا برابر نہیں، ایک (کاپانی) شیریں، دوسرا بھانے والا اور پینے میں مختلف ہے اور دوسرے کا کھارہ اور تڑا ہے اور تم ان دونوں سے کادہ گوشت کھاتے ہو اور (وہ) برکت نکالتے ہو جنہیں پینے، کادہ اور تڑا ہوتا ہے کہ کشتیاں پانی کو پھارتی ہوئی ہوتی ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اس کا شکر داکر۔

فُورٌ : بہت شیریں اور عطر پانی، استیکھ کش، پیاس بھانے والا۔  
سَائِيَةٌ : خوش ذائقہ سردار، آسانی سے حل میں آنے والا۔ سَوَاجِرُ : اسم فاعل۔  
أَخْلَاقٌ : عِلْمُ اَلْاَعْرَاقِ اَلْاَعْرَاقِ پانی۔

طریقاً: نزدیک، طرقات سے منتظم۔

حلیۃ: زیور، گھنے، آرائش۔ بن خلق۔

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست قدرت کو ثابت فرمایا ہے کہ اس نے جو ہم کے دریا پیے و کئے۔ ایک کاپانی تو صاف سترا، چمھا، خوش ذائقہ اور پیاس بجھانے والا ہے۔ آجادیوں اور جنگلوں میں برابر بید رہا ہے۔ دوسرے کاپانی ساکن ہے، سخت ٹھیکن، کڑوا اور شش کو جلانے والا ہے۔ دونوں قسم کے دریاؤں میں سے تم اپنے کھانے کے لیے تازہ گوشت یعنی مچھلیاں حاصل کرتے ہو اور پیسنے کے لیے زہر یعنی موتی اور مرجان وغیرہ نکالتے ہو۔ تم یہ بھی دیکھتے ہو کہ وہی تلخ اور سارکن دریا میں بڑی بڑی کشتیاں اور طرح طرح کے جہاز پانی کو جیرتے پھرتے ہیں، تاکہ تم تجارت کی غرض سے ان میں سفر کرتے ہو۔ ایک ملک سے دوسرے ملک جا کر اللہ تعالیٰ کے فضل (رزق) کو تلاش کرنا اور اس نعمت پر ہمارا شکر ادا کرو کہ ہم نے دریا جیسی ہولناک اور خطرناک جگہ کو تمہارے لیے ایک نعمت اور نص کا ذریعہ بنادیا۔

بعض مفسرین کے نزدیک یہاں مومن و کافر کی مثال بیان کی گئی ہے کہ دونوں میں برابر ہی کوئی صورت نہیں، اس لیے کہ ایک طاقت ایمانی کی وجہ سے اب شیریں ہے اور دوسرا کفر و مصیبت کی لہجہ کی بنا پر آب تلخ ہے۔ (روح المعانی: ۹/۱۸۰، ۲۲/۱۸۰)

## متصرف کامل

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الْإِيمَانُ فِي الْفَقَارِ وَيَوْمَ لَا يُخْزِي الْكَافِرَ فِي الْغِنَىٰ وَيَوْمَ لَا يُفْلِحُ الْقَوْمُ الْأَشْعَرُ كُلٌّ يَجْعَلُهُ لِبَاسٍ خِشْيَةٍ وَيَوْمَ لَا يُنْفَعُ الْغِنَىٰ لِلَّذِينَ الَّذِينَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُونِهِ مَا يَسْتَلْكُونَ مِنْ قِطْمٍ يُزْزَوْنَ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُونَ دُعَاءَهُمْ كُفْرًا لَّوِ تَصْغُرُونَ مَا اسْتَجَبْنَا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُتْلَقُونَ بِهِمْ وَيَوْمَ لَا يَنْفَعُ قَوْلُ الْخَاشِعِينَ

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے ہر ای نے سورج اور چاند کو (اچھا اچھا) کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے



کا۔ یہی اللہ تعالیٰ ہے، اسی کی سلطنت ہے۔ ان کے ہوا میں کوثر  
پکا۔ تے ہوا تو عیوہ کی نفسوں کے چھٹکے کے بھی، مکہ نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو  
وہ تمہاری پکار پر بھی نہیں سن سکتے اور اگر باطلوں کی میں تو اب نہیں اسے  
تسلط اور قیامت۔ اس کے بعد، اور ہرگز۔ ہرگز کہ انہوں نے۔ انہوں نے اور ہرگز۔  
کی طرف سے نہیں کوئی جی نہیں دے گا۔

توبلیج۔ وہ بچہ اگر ہے، وہ وہ نکل کر رہا ہے۔ تبلیغ سے مفہور۔

نفسی۔ معین، مقرر کیا۔ ان کا رکھا ہوا۔ نسبت۔ اسے اسم نفس۔

فطری۔ ایک جہی جو عیوہ کے لئے اور تکمل سے مرعوم ہوتی ہے۔ یہ وہ اس سے مراد ہے جو ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ اسے حلق و تصرف کامل ہے۔ وہ اپنی قوم صوفی میں جیت پاتا  
ہے صرف کرتا ہے۔ وہی رات کو دن میں دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ ان اور رات کو اپنے  
دوسرے میں داخل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے کو نہ کر رہے ہوتا اور دوسرے کو نہ ہوتا ہے۔ جیسے  
سومرگر۔ میں رات وہاں طرف سے تم ہو کر دن میں داخل ہو جاتی ہے جس سے دن بڑا ہو جاتا ہے  
اور رات چھوٹی ہو جاتی ہے اور دوسرے میں دن اور اس طرف سے تم ہوتا ہے جس سے دن بڑا ہو جاتا ہے  
جس سے دن چھوٹا ہو جاتا ہے اور رات بڑی ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس کی قدرت و کرم ہے۔

اسی نے سورج اور چاند کو اپنے عہد کے تابع بنایا کہ وہ ہر وقت اس کے لئے نکلے رہے  
سرمجائے رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مقررہ وقت تک پہنچتی ہے جس میں اس کی  
کرنار ہے گا۔ اسے مقررہ وقت پر طوں اور غروب ہوگا۔ یہ کہیں سے جس کی قدرت کے لئے  
تیار ہے اس لئے جس تعالیٰ اور رب اور خالق ہے۔ وہی کامل اور ان کی بات بات ہے۔ اس نے حاتم  
جن باطل عیوہ کو پکارتے ہوئے دلی اعتبار بھی نہیں رکھتے، وہ اپنے حق و انیل میں کہ کچھ کی  
نفسی پر جو باریک ہی پہلی ہوتی ہے اور اس کے بھی، لک نہیں۔ وہ اپنے عہد کا وہ سب اس میں کہ تفرق  
ان کو پکارا تو وہ تمہاری پکار بھی نہیں سنیں گے۔ اور اگر باطلوں کی میں تو اب نہیں اسے  
اسے سمجھتے۔ قوم کے روز یہ باطل سمجھتا ہے۔ شرک کا صاف انکار کر دین کے لئے یہ قیام ہے۔ یہ حق  
ہو جائیں گے۔ ظاہر ہے ویسے حق اور عاقل کو اپنا عیوہ نہیں بنایا۔ اسے تعالیٰ ہی نے مجھ سے باخبر  
ہے۔ اس کے لئے یہ بھی اور اسے خبر کوئی اور نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے وہ حق ہے کہ ان کے لئے ہے ان پر  
وہ دن رات وہی کے حکام کی جو آدمی میں آتے ہو۔

## اللہ کی بے نیازی

۱۸:۵ یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّخَذْتُمْ الْقَوْمَ إِلَى اللَّهِ وَآلِهِ هُوَ الْغَنِيُّ  
الْحَمِيدُ ۚ إِنَّ يَتَنَبَّأُ بِغُيُوبِكُمْ ۖ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ وَمَا  
ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ  
مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِهَلَةٍ لَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْءٌ ۚ وَكَانَ ذَا الْقُرْبَىٰ  
رِسْمًا مُّثْقَلًا ۚ وَالَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا  
الصَّلَاةَ ۚ وَمِنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۚ

اے قوم! تم سب اللہ کے لئے (اور اللہ بے نیاز (اور) غریبوں والا ہے۔  
آزاد، چاہے تو جسے ناکردے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ بات اللہ  
کے لئے بے مشکل نہیں اور (قیامت کے روز) کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا  
اور اگر کوئی (مناجیوں کے) بوجھ سے ہوا ہو کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے  
پکارے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا تو وہ (اور جسے دشمن و دوستی  
ہو) اللہ کے پاس صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو صرف انہی کو ذرا دیکھتے ہیں جو  
اپنے رب کو دیکھتے تھے اس سے دور تھے میں اور نماز کا حکم کرتے ہیں اور جو شخص  
(اپنے نفس کو) پاک کرتا ہے تو وہ بے لچے ہی پاک کرتا ہے۔ (سہ کو)  
اللہ ہی کی طرف واپس جاتا ہے۔

نور : وہ بوجھ اٹھاتی ہے۔ وزر سے ملتا رہے۔

تخلّف : بوجھ الی الی ہوئی۔ تغلّی و تغالّی سے مراد مفعول۔

المصیر : لو کہنے کی جگہ نہ تھا۔ صیور سے اسم ظرف مکان و مصدر رہی۔

تشریح : تمام مخلوق اپنے بوجھ اور اپنی طاقت میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور انسان تمام مخلوق سے زیادہ  
اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ اگر انسان کے بارش نہ رہے اور زمین سے نباتات نہ اُگیں اور سور اور پانی وغیرہ  
معدوم ہو جائیں تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ نفعی مطلق ہے چاہے وہ اور ہر طرح سے بے نیاز تو صرف اللہ  
تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ وہی اپنی تمام صفات میں حید ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت و تعریف سے خالی







انعام سونکلی چرپا ہے۔ اور دعوت۔

**تشریح:** ان آیات میں نظریں ذخیرہ کرنے اور ڈرانے کے لیے فرمایا کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں دیکھتے جو ان کی نظروں کے سامنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی شے سے مختلف قسم کی چیزیں پیدا کرتا ہے، مثلاً وہ مائے پانی سے پانی برساتا ہے اور اس پانی کے ذریعے مختلف قسم کے پھل پیدا کرتا ہے جبرگت، جودھر سے انسان اور نباتات میں مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح میرا بھی مختلف قسم کے ہیں، کوئی حلیہ ہے، کوئی سرمہ ہے، کوئی برادریں پوشیدہ کالا ہے، کسی میں دانتے اور گھونیاں ہیں، کوئی لمبا ہے، کوئی بالکل سیدھا اور کوئی تاجدار ہے، کوئی نہایت بلند اور کوئی بہت پست ہے۔ ان بے جان چیزوں کے بعد انسانوں، جانوروں اور پودوں کو دیکھو۔ جس طرح انسانوں کی زبانیں اور ہتھکڑیاں مختلف ہیں اسی طرح جانوروں اور پودوں کی بھی مختلف رنگتیں ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرم ہیں۔ اسی طرح بندوں کے احوال بھی مختلف ہیں۔ کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور کوئی نہیں ڈرتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صاحب علم اور صاحب فہم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، دیکھو یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں جس قدر علم رکھے گا اسی قدر اس میں خیر بھی ہے۔ اس کے دل میں بڑھے گی۔ جس کو یہ علم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ نہ جہت پر اس سے ڈرتا رہے گا۔ خشیت ایک قوت ہوتی ہے جو بندے اور اللہ تعالیٰ کی تفریق کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بہت سی احادیث یاد کر لینا یا بہت سی باتیں کرنا کوئی علم نہیں بلکہ علم وہ ہے جس کے ساتھ اللہ کا خوف ہو۔ شیخ شہاب الدین سہروردی نے فرمایا کہ اس آیت میں اشارہ ہے کہ جس شخص میں خشیت نہ ہو وہ عالم نہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ عالم نہیں۔ حضرت امام مالک کا قول ہے کہ کثرت روایات کا نام علم نہیں بلکہ علم تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

یہ لفظ اللہ تعالیٰ ہی عزت والا ہے۔ جو اس سے نہیں ڈرتا اس کو خدا میں بیکر لیتا ہے اور جو بندہ اس سے ڈرتا ہے اور اپنی خطاؤں پر شرمندہ ہوتا ہے اور معافی مانگتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے۔ پس ہمہ ذلت کی یہ شان ہے اس سے خوف و خشیت ضروری ہے۔

(ابن کثیر ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴،

## مومنین کی صفات

۳۱-۳۲: اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَاقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَ عَلٰنِیَةً یَّرْجُوْنَ بِعَازَةٍ لَّنْ نَّبْوَیَہُمْ اُجُورَہُمْ وَ یَزِیْدَہُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ؕ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَلُوْرٌ ؕ وَ الَّذِیْ اَوْحٰی نَاۤءِیْکَ مِنْ اَلِکِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَعْبَادُہٗ لَیْمٰیْرٌۢ بَصِیْرٌ ؕ

وہ ایک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی خسار نہ ہوگا۔ تاکہ وہ ان کو پوری اجرت دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے۔ وہ ایک وہ بڑا بخشنے والا (اور) بڑا قدر دان ہے اور جو کتاب ہم نے آپ پر وحی کی ہے وہ بالکل برحق ہے۔ وہ اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ ایک اللہ اپنے بندوں (کے حال) سے باخبر (اور ان کے ظاہر و باطن کو) دیکھنے والا ہے۔

نَبُوْرٌ : وہ ہلاک ہوگی، دوزخ میں جائے گی۔ ہواڑ سے مضارع۔

یُؤْفِیْہُمْ : وہ ان کو پورا پورا دیا جائے گا۔ تَوْفِیْۃ سے مضارع مجہول۔

تشریح: جو لوگ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سمجھ کر عقیدت کے ساتھ پابندی سے تلاوت کرتے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور ارکان کی پوری رعایت کے ساتھ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو مال ان کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ ہر طرح اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے، تو ان لوگوں کی تجارت ایسی ہے جس میں خسارے کا احتمال نہیں۔ ظاہر ہے جب ان کے اعمال کا خریدار اللہ تعالیٰ ہے تو ایسی تجارت میں نقص ہی قطع ہے نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آیت میں چھپا کر دینے سے غلی صدقہ کی طرف اشارہ ہو اور ظاہر کر کے دینے سے مراد زکوٰۃ ہو، کیونکہ زکوٰۃ ظاہر کر کے دی جاتی ہے۔

پھر فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کو پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے ان کے

استحقاق سے زیادہ بھی دلدادہ ہے۔ بارشہ اللہ تعالیٰ عابوں۔ مخالف نمونے والا اور طہستہ کی تہذیب کرنے والا ہے۔ اسے عجیب کسی تہذیب و تمدن کے نام سے دیکھنے پر تیار نہیں ہے۔ اور تہذیب اور تہذیب سے اور سبقت آگاہی کہ جسے قرابت و انجیل کی تہذیب میں لگاتی ہے۔ ہاں سب تہذیب اپنے ہندوں کے اعمال و تہذیب جانتا ہے۔ لیکن تہذیبوں میں اس کے اختلاف و تفریق نہیں ہے اور ان سے وہ عوامی کرتے ہیں۔

## قرآن کے وارث

۳۱ ثُمَّ دُرَيْتُ الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ  
ظَالِمٌ بَغِيضٌ وَمِنْهُمْ مُقْتَدِرٌ ذِكْرُهُمْ سَارِقٌ رَاغِبٌ  
يُرَادُّ مَنِيَّتُهُ هُوَ الْقَطْنُ الْكَبِيرُ

پھر ہم نے اس کو دیکھا کہ کتاب کا وارث کیا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پیدا کیا۔ پھر ان میں سے وہی تو ہے اور پھر ظالم کرنے والا ہے۔ ان میں سے وہی مشرک ہے۔ ان میں سے وہی ان کی توفیق سے تہذیب میں آگے بڑھتا ہے۔ کسی بہت بڑا فعل ہے۔

اصطفا ہم نے چن لیا اور ہم نے منتخب کر لیا۔ ہم نے یہ نہ کر لیا۔ اصطفا سے حاصل ہے۔

مُقْتَدِرٌ مشورہ دے گا۔ یہی راہ چلنے والا۔ انحصار سے اسم فعل۔

تشریح: اسے ان صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن عظیم تھا ہے اور اس مسابقت کوئی کتابوں کی تہذیب تہذیب ہے۔ پس تو ہم نے اس کو دیکھا کہ ظالم ہے اور پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے اپنے منتخب اور پسندیدہ لوگوں کو ان کا وارث بنادیا۔ یہاں وارث بنانے سے مراد ملامت کرنا ہے۔ اس کو تہذیب کے لحاظ سے تہذیب کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح وارث کو میراث کا حصہ اسے کسی میں فروکش کرنے میں ملتا ہے۔ اسی طرح قرآن کی وارث بھی ان منتخب بندوں کو ملتی ہے اور شقت کے بغیر دینی ملتی ہے۔

میں ہر شخص کے لئے ایک تہذیب میں اصطفا ہم نے عبادہ (ہم نے اپنے بندوں میں سے

منتخب کر لیا ہے۔ اور اس میں یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر اس کتاب کا وارث بنادیا جس نے



نازل کی۔ اس کے علاوہ واسطہ اور دوسرے لوگ بواسطہ کلمہ آیت کے مشہوم میں داخل ہیں۔ یہ امت محمدیہ کی سب سے عظیم فضیلت ہے کیونکہ قرآن مجید میں لفظ اصطفا اکثر مقامات پر انبیاء علیہم السلام کے لیے آیا ہے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اصطفا (انتخاب) میں انبیاء و ملائکہ کے ساتھ شریک فرمادیا۔ قرآن کریم تمام سابق کتب کی تصدیق و حفاظت کرنے والی کتاب ہونے کی حیثیت سے تمام آسمانی کتابوں کے مضامین کی جامع ہے۔ اس کا وارث بننا گویا سب آسمانی کتابوں کا وارث بننا ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے جن بندوں کو منتخب فرما کر قرآن کا وارث بنایا ہے وہ جن قسم کے ہیں۔

۱۔ خاتم: اس سے مراد وہ شخص ہے جو بعض واجبات میں کوتاہی اور بعض محرمات کا ارتکاب کر لیتا ہے۔  
۲۔ مستحب: ایسا شخص تمام واجبات شرعیہ کو ادا کرتا اور تمام مکروہات سے بچتا ہے۔ مگر کبھی کبھی بعض مستحبات کو چھوڑ دیتا اور بعض مکروہات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳۔ سابق: اس سے مراد وہ شخص ہے جو تمام مستحبات کو ادا کرتا اور تمام مکروہات سے بچتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بزرگ فضل اور انعام ہے کہ اس نے ساری دنیا میں سے اس امت کو قرآن کا وارث بنایا۔  
(امین کثیر ۵۵۴، ۵۵۵، ۳/معارف القرآن مفتی محمد شفیع ۳۳۳، ۳۳۵/۷)

حضرت ابو دارواہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے یہ آیت تم اور کلمہ لکھ چڑھ کر فرمایا کہ ان تین قسموں میں سے جو سابق بالخیرات ہیں وہ تو بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ جو مستحب ہیں ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا اور خاتم الخیر کو مقام حساب میں (حساب کے لیے) روک لیا جائے گا اور ان پر رنج و غم طاری ہو جائے گا۔ پھر ان کو بھی جنت میں داخل کرو دیا جائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی الحمد لله الذی اذهب عن الحزن (شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارا غم دور کر دیا) روح المعانی ۱۹/۲۲۔

## کتاب کے وارثوں کی نجات

۳۴-۳۵: جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُعَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۖ اَلَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۖ لَآ يَمَسُّنَا فِيهَا نُصَبٌ وَلاَ يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝

وہ ہمیشہ رہے گئے، غارت ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ ان کو وہاں سونے کے ٹکڑے اور سونے پہنائے جائیں گے۔ ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ اور وہ کہیں گے اللہ کا حکم ہے جس نے ہم سے نعم دور کیا۔ جنت ہمارا پروردگار بنا، بخشنے والا (اور) بخشنے والا ہے جس نے اپنے شخص سے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں ناسا را جہاں ہمیں نہ کوئی مشقت ہوگی اور نہ ٹھکان۔

الفطر : کھن۔ واحد صراۃ۔

خمر بنز : ریشم۔

فحلنا : اس نے ہمیں اس قدر اعلیٰ سے ماضی۔

نصب : صحت، تکلیف، مشقت۔

لقوت : تھکن، باندھنی، جھنجھلی۔ مصدر واسم۔

تشریح : جن لوگوں کو ہم نے جنت اور بہشتیہ دنیا کرانی کتاب میں کا وارث بنا ہے قیامت کے روز ہم انہیں دائمی اور ابدی جنتوں والی جنت میں داخل کریں گے، جہاں انہیں خالص سونے اور صاف و شفاف موتیوں کے ٹکڑے پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا۔ جنت میں پہنچ کر یہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے کہ جو ہے اس اللہ کی جس نے ہم سے نعم دور کیا اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے ہمیں نجات دی۔ اب یہاں کوئی غم و فکر نہیں۔ جنت ہمارا پروردگار بہت مغفرت کرنے والا اور بخشنے والا ہے کہ اس نے اپنی صوابی سے ہمارے گناہوں کو معاف فرمایا اور معمولی نیکیوں پر ہم کو ان سے بڑھ کر اجر عطا فرمایا۔ اور ہمیشہ رہنے کے لیے ہمیں یہ مقام عطا فرمایا جہاں نہ کوئی فکر و اندیشہ ہے اور نہ کوئی مشقت و مشقت۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ مومن کا دیوار (بائیں) ایک پتھر ہے جہاں تک وہ خدا کا پانی پہنچا ہوگا۔ (ابن حاتم اور ابن ابی ولید نے) حضرت کعب کی روایت سے بیان کیا کہ اگر جنت کا کوئی کپڑا دنیا میں پہن نہ جائے تو جس کی نظر اس پر پڑے گی وہ بیوقوف ہو جائے گا۔ کسی کی نظر اس کو برداشت نہ کر سکتی۔

## کافروں کا حال

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُحْيَا ۖ فَتَلَعَتْ مِنْ دُونِهَا أَعْدَادًا يُجِيرُ كُلَّ كَافِرٍ ۝  
وَهُمْ يَصْطَرِّحُونَ فِيهَا أَنَّا مُخْرَجُونَ لِنَعْمَلَ صَالِحًا تَغْفِرَ  
الَّذِينَ لَنَا نَعْلَمُ أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يُبْدِيهِمْ مِنْ تَدَكُّرٍ  
وَحَالٍ كَمْ ائْتَدَبُوا هَٰذَا وَلَوْ أُنْزِلْنَا لِنُقْلِمِينَ ۝

اور کافروں کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔ یہ تو ان کی قضا آئے گی کہ حشر جائیں اور زندان کا عذاب۔ چکا کیا جائے گا۔ ہم کافروں کو دسی مربع سزا دیتے ہیں اور وہ (کافروں میں) چٹا نہیں گئے کہ اسے تھوڑے سے دیکھیں یہاں سے نکال دے۔ پھر تائب اعمال کریں گے یہ خلاف ان کے برہم کیا کرتے تھے۔ نیا ہم نے چھپیں حتیٰ عمر زوی تھی کہ (ہی میں) جس کو نصیحت حاصل کرنا ہوئی نصیحت حاصل کر لیتا اور توبہ دے پاس ڈرائے والا بھی آیا تھا اور اسے (توبہ کا) مرد و کلمہ کہ خلاص کا توفیق دیا تھیں۔

بعض مضمون جو اس کی قصا (سوت) آئے کی وہ پورا کیا جائے گا۔ قصہ سے مضامین کی کل۔  
بعض مضمون جو اس کی قصا (سوت) آئے کی وہ پورا کیا جائے گا۔ قصہ سے مضامین کی کل۔

تشریح۔ ان تہوں میں فی کثرتی ۱۲۷۲ سزا کا ذکر ہے کہ زمین فروشوں نے کھڑیا اور توپ فیس کی خزان کے لیے روزگار کی تاک ہے جہاں تہوں کی فضا آئے گی کہ مر جائیں اور سون سے ہو جائیں اور شاہ کے دربار میں ایک ہلی کے لیے جی ہوگی۔ ہم کھڑکے والوں کو دیکھیں سزا دیتے ہیں۔ کا کردار، غنہ سنا نہ ہو، چھ چھ کر دو، پکار چکا کہ فرمایا کریں۔ جسے سزا ہو، سے پھر دو کا اب کسی جہنم سے نکال دے۔ اور دوبارہ۔ یا جس بھیج دے۔ اچھا کہ، یاں جا کر ہم ٹیک کام کریں بر خلاف ان کا جس کے جو پہلے عمر دیا گیا کرتے تھے۔ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرمے گا کہ کیا میں سے پہلے ہم نے تمہیں دیا میں اتنی عمر نہیں، فی تمہیں جس میں صحت حاصل کرنے والا صحت حاصل کر لیتا۔ میں لوگوں نے دیا میں جرات دانی ان کو بھی سزا۔ ہر ایسی عمر ملی تھی۔ تم بھی اس مدت میں رہتے جو کہ تھے قتل کرنے لائق

حر کر غفلت میں کھودا۔ یہی نہیں کہ ہم نے تمہیں صرف ہر اور وقت و ہر حال میں ہم سے تمہارے پاس آخرت کے خطاب سے ڈرانے والا بھی بھیجا تھا مگر تم نے اس کی بات نہیں مانی۔ سو اب تم اس غفلت اور نافرمانی کا جزا دیکھو۔ یہاں ظالموں کا کوئی مددگار نہیں جو ان کو خطاب سے بچا سکے۔

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو اس وقت موت کو لا کر جنت اور دوزخ کے درمیان لڑائی کر دیا جائے گا اور مڑا دی لو اسے گا اے ابی ہریرہؓ (راکھو) موت نہیں۔ اے دوزخ والو! کھدو) موت نہیں۔ یہ سن کر جنتیوں کو مسرت پلائے مسرت ہوئی اور دوزخیوں کو غم پایا اسے تم۔ (متحدی ۲۰-۶۲-۸۰)

## کفر کا وبال

۳۸-۳۹ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ الْمُنْمُوْتِ وَالْاٰرِضِ زُرْتُمْ عَلَيْهِ  
يَذٰبُ الصُّدُوْرُ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَۃً فِى  
الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكَافِرِيْنَ  
كُفْرَهُمْ يَعْنَدَ رَبِّهٖۤ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْمُنْفِرِيْنَ كُفْرَهُمْ  
اِلَّا خَسَارًا ۝

یکتہ اللہ عالموں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ یکتہ وہ  
دلوں کی باتوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ وہی نے تمہیں زمین پر قابض کیا۔ سو اب  
مفسر تفسیر سے کہ اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور ان کے وبال کے  
خوارچ کا فساد کا کفر ہر انہی ہی پر ہے کا باعث ہے اور کافروں کے لیے  
ان کا کفر خسار دہی پر ہے کا باعث ہے۔

حلیف : جانشین اور اب اختیار۔ واحد خلیفۃ

مقتا : کا پتہ نہ کرنا، غرض نہ کرنا، بیزاری، نہایت ناراضی، نجات۔ مصدر ہے۔

تشریح : دوزخ میں داخل ہونے کے بعد کافر نہیں مئے کہ انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجا دیا جائے گا کہ وہ  
وہاں جا کر اچھے کام کریں۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ، ظالموں اور زمین کی ہر چیز کا

پائے والے ہے۔ اور ان کے عہد، پہلوں کی باتوں اور گونگوں کے سوال سے غیب واقف ہے۔ اسے اپنے حکم کا اس کی بنا پر پہلے ہی معلوم ہے کہ یہ لوگ انیاس واپس جانے کے بعد وہی نہیں گئے جو پہلے آیا کرتے تھے۔ اس لیے ان کا یہ بتا کہ وہ دنیا میں انہیں جا کر قیام مل کریں گے۔ یہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے بچا رہا ہے۔ اس لیے وہ بات کہہ رہے ہیں اور نہ ایک دفعہ نہیں بلکہ کراہیں مگر وہ بھی لوہا پیا جائے تو اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ اور یہی جگہ اشارہ ہے۔

وَلَوْ رَدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نَهَوْا عَنْهُ وَرَدُّهُمْ لَكُنْ يُّوْنٰ

اور اگر ان کو (دنیا میں) واپس بھیجا دیا جائے تو وہ اپنے کام کریں گے

جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یہی وہ جہنم ہے۔ (الفتح ۲۸)

مخبر مایا کہ اسی نے جنہیں زمین پر بھیجی انہوں کا قائم مقام بنایا اور ان کی جگہ جنہیں تعریف و احترام اور اللہ اور دنیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام تھا لیکن تم میری امنیت تارے اور اپنے کفر و شرک پر قائم رہے۔ تمہارے کفر و ناشکری اور اللہ کی قیامت کے انکار سے اس کا کچھ نقصان نہیں وہ تمہاری سرحد و سر سے بڑھ رہا ہے۔ جس پر تمہیں کفر کرنے کا وہس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ جیسے جیسے کافر اپنے کفر میں بڑھتے ہیں اسی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ہر خدمت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور آخرت کا خسارہ بھی بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے برخلاف مومن کی ہر خدمت قدر ہوتی ہے وہی قدر ان کی نیکیاں بھی بڑھتی جاتی ہیں اور اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے۔ (ابن کثیر ۲/۵۲۰، مشکوٰۃ ۳/۳۹۷)

## باطل معبودوں کی بے بسی

۳۱-۳۰ قُلْ اَرَاہُمْ یَسْتَوْفُوْنَ اِلٰہِیْنَ یَنْتَظِرُوْنَ مِنْ دُوْنِ الْاِلٰہِ اَرَدُوْا مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ اَخْتَلَفُوْا مِنْ اَلْاَرْضِ اَمْ لَہُمْ اَمْرٌ لَّہُمْ وَتَرٰکُوْا فِی السَّمٰوٰتِ اَمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ کُنْتُمْ عَلٰی بَیِّنٰتٍ مِّنْہُ اَمْ لَیْسَ اَنْ یَّعْبُدُوْا بَعْضُہُمْ بَعْضًا اِلَّا یُعْبُدُوْا اِلٰہَ اَحَدٍ اِنَّ اِلٰہَ یَسْتَعِیْذُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ اَنْ تَزُوْلَا وَکَیْنِ ذٰلِکَ اَنْ تَمْسُکَہُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ لَکَانَ جَلِیْمًا مَّعْزُوْرًا

(اے خبر علیہ السلام) آپ اس سے کہیں کہ تم آراء سے ٹکریں گے تو

دیکھو نہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ مجھے یہ ۱۹ انہوں نے زمین کا نونہا  
حصہ دیدہ کیا ہے، یا آسمانوں میں ان کی کچھ شراست ہے، یا ہم نے ان کو  
کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں، بلکہ یہ عالم ایک  
دوسرے سے یہ ہے، صحرائے کئی باتوں کا حصہ کرتے آتے ہیں۔ بیٹک نہ  
آسمانوں اور زمین کو تھا ہے ہرے سے کہ (دینی جگہ سے) بہت نہ جائیں  
اور اگر یہ اپنی جگہ سے بہت جائیں، اللہ کہہ سکا کوئی من کو تمام بھی نہیں  
سکتا۔ بیٹک وہ عظیم (اور) غفور ہے۔

غفوراً: فریبہ، مجھادہ، دھمکا ہے۔

بیٹک: اور دیکتا ہے، اور خواص ہے، اور سخیال کا ہے۔ انفسانگ سے مضارح۔

غزلاً: دو دونوں اپنے مقام سے بہت جائیں، مژدائی سے مضارح۔

تشریح: اسے ظہورِ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکوں سے کہہ دینے پر جن اہل معبودوں والہ  
کا شریک ٹھہراتے ہو اور اللہ کے سوا ان کو اپنی جانوں کے لیے پکارتے ہو، اور تم مجھے دیکھو کہ بتوں کی  
انہوں نے زمین کا گونا گوا حصہ بنا دیا ہے یا آسمان کے بنائے ہیں، ان کا کتنا حصہ ہے۔ جب دیکھو کہ بتوں کے  
خالق ہی نہیں، اور اللہ تعالیٰ کے کسی کام میں شریک و معاون جگہ و وقت ایک دوسرے سے بھی نہ کہ  
خالق نہیں تو تم اللہ کو چھوڑ کر انہیں کیوں پکارتے ہو۔ کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے، یا ہم ان کے شریک  
کا صحیح ہوا تھا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی عقلی یا قلبی اسل نہیں جگہ و اپنی نفسانی خواہشوں  
اور اپنی رائے پر عمل رہے ہیں اور دیکھو دوسرے کو فریب دے رہے ہیں کہ یہ بت تمہاری بیخود  
کرمی مگے۔ یہ سب ان کی خام خیال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے اور وہ اس کے علم سے  
اپنی اپنی جگہ قائم ہیں۔ ان میں سے کسی کی عقل نہیں کہ وہ ایک دوسرے بھی اپنی جگہ سے جھٹک کر سکے۔  
اگر یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جو ان کو روک سکے۔ یہ آسمان و زمین قیامت تک  
اسی طرح اپنی اپنی جگہ قائم رہیں گے۔ جب قیامت آئے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی جگہ سے نہیں سکے۔ بلاشبہ  
ان کے کلمہ، سمیعت اور درشنی کا نہ تھا تو یہ تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا قہر و غضب نازل کر جائیں اس نے  
جس کی وجہ سے دن کا روم نوازش میں ہوئی ہے۔

## مشرکین کی بد عہدی

۳۲-۳۳: وَ أَقْسَمُوا بِأَنَّهُمْ جَاهِلُونَ لِمَا فِيهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ  
لَيَكُونُنَّ أَكْهَدَىٰ مِنْ إِخْدَىٰ آلِ هَارُونَ فَكَلَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ  
مَّا أَزَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٣٢﴾ بِأَسْتَكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ  
السَّيِّئِ ﴿٣٣﴾ وَ لَا يَحِيقُ الشُّكْرُ لِلَّذِينَ إِذَا يَأْتِيَهُمْ قَوْمٌ يَنْصُرُونَ  
إِلَّا سَأَلُوا آلَ قَوْلَيْنِ فَلَنْ تَجِدَ لِسَانَ اللَّهِ تَبِيدًا ﴿٣٤﴾  
وَلَنْ تَجِدَ لِسَانَ اللَّهِ تَبِيدًا ﴿٣٥﴾

اور ان کافروں نے بڑی زور و زخم کوئی بھی کہا کہ ان کے پاس کوئی ارمانہ  
وال آیا تو وہ براست سے زیادہ ہدایت تمہارا کرنے والے ہوں گے۔ پھر  
جب (واقعی) ان کے پاس ارمانہ والا آیا تو اس سے ان کی نفرت ہی میں  
سحابی ہو کر دیا میں اپنے آپ کو بڑا کھنے اور بری تدبیریں کرنے لگ گئے  
اور بری تدبیروں کا دواں انہما پر پڑتا ہے جیسے تدبیریں کرتے ہیں۔ سو کہا یہ  
ہی (برتاؤ) کے مختصر ہیں جو پیسے لوگوں (کافروں) کے ساتھ ہوتا رہا۔ پس  
آپ اللہ کے دستور میں کسی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور کو  
کبھی ملتا ہوا پائیں گے۔

نُفُورًا - نفرت کرنا، فرار ہونا، بھاگنا۔ مصدر ہے۔

لَيَكُونُنَّ أَكْهَدَىٰ مِنْ إِخْدَىٰ آلِ هَارُونَ - یقیناً و یقیناً سے مضارع۔

تَبِيدًا - تبدیلی، تغییر۔ مصدر ہے۔

شہان شہزادوں، اہل انبی حاکم نے ابن ابی بلانہ کی روایت سے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وعلیہ وسلم) کی جنت سے پہلے (قریش) کہا کرتے تھے کہ اللہ ہم میں سے کسی کو دنیا جادہ سے گواہی دے گا تو ہم سے زیادہ  
اس نبی کی فرماں بردار، خالق کی اطاعت گزار اور کتاب اللہ کے حکام کی پابند کوئی اور راست نہیں  
گزری ہوگی۔ اس پر یہ آیت و افسو باللہ: نزل ہوئی۔ (مقبول ۳۰۸/۸)

تشریح: ان آیتوں میں مشرکین کے کفر و کفر اور بد عہدی کا بیان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی پشت سے پہلے مشرکین عرب بڑی پختہ قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس کوئی ذرا آنے والا (مغیر) آتا تو ہم پروردگار تعالیٰ کی طرف اس کی تکذیب نہ کرتے، بلکہ ہم سابقہ احوں سے بڑھ کر اپنے نبی کی اتباع کر کے اللہ کے قصص بندے بن جاتے۔ پھر جب ان کے پاس ذرا آنے والا ظہیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی آخری کتاب قرآن نے کرا گئے تو وہ اپنی سب قسمیں اور عہد بھون گئے اور ہدایت کی بجائے ان کی غررت میں اضافہ ہوتا۔ پیچھا دہ زمین میں سرکشی کرنے لگے، اپنے پیغمبر کی دشمنی پر کمر بستہ اور اس کو ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے۔

یہ لوگ کفر، عہد شکنی کے ساتھ ساتھ کبیرہ سرکشی بھی کرتے ہیں خود بھی اللہ تعالیٰ کے احکام قبول نہیں کرتے، خود دوسروں کو بھی اس سے روکتے ہیں، اور دین کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وقتی طور پر یہ لوگ اپنی جاؤ کیوں پر خوش ہوتے ہیں مگر انجام کار ان کی مکاری کا وبال انہما پر پڑے گا۔ سو کیا یہ لوگ اسی سلوک کے منتظر ہیں، جو ان سے پہلے گزرے ہوئے کافروں اور امتوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے دستور کو نہ تو کبھی بدلتا ہوا یا نہیں گئے اور نہ کبھی مٹا ہوا یا نہیں گئے۔ کسی کی مجال نہیں کہ وہ اللہ کے دستور اور قواعد کو ان عذاب کو کافروں اور مکاروں سے ہٹا کر دوسروں کی طرف کر دے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ضابطہ ہلاکت تکذیب کرنے والوں کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف منتقل کر دیا جائے بلکہ جو عذاب جس قوم کے لیے مقرر ہوا ہے وہی پر واقع ہوگا۔ آیت میں فقط بعد ہلاکت سے مراد عذاب کو درست سے بدل دینے کے ہیں (ابن کثیر ۳/۵۶۳)۔

## سرکش قوموں کا انجام

۵۴-۵۵ وَلَمْ يَسْمِعُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَلُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قَوْدًا مَّوَسًا كَانُوا يَفْعِلُونَ فَيُنَادِيهِمْ فِي السَّمُوتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا وَتَوَلَّوْا خُذِ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَنِ تَقَدُّرِهِمْ دَآئِبَةً وَلَئِن يَوَخَّاهُمْ إِلَىٰ أُجْرِ سَمْعِي فَإِنَّهُ أَبَسَ لَمُفْلِحٌ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا يَصْنَعُونَ



کہا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان لوگوں کا انجام دیکھ لیتے ہوں  
سے پہلے گز رہے ہیں، حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ قوی تھے اور اللہ کو کوئی چیز  
عاجز نہیں کر سکتی، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ چنگ دہ پڑے طم اللہ (اور  
ایزی قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال (بد) پر فورا پکڑنے  
لگتا تو وہ نے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ پھوڑا، لیکن وہ ان کو ایک  
مقررہ مدت تک سہلت دے رہا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر لیں) سو اب  
ان کی وہ مقررہ مدت پوری ہو جائے تو اللہ اپنے بندوں کو غار نکالے گا۔

تشریح: کیا ان منکرین و کفارین نے دنیا میں گھوم پھر کر گزشتہ سرکشی اور مکار قوام کا جوتے تک  
انجام نہیں دیکھا کہ ان کی نعمتیں بھین گئیں۔ ان کے محلات اور مال جاؤ کر دیے گئے۔ وہ خود ارا ان کی  
اولاد میں ہلاک کر دی گئیں۔ کوئی بھی اللہ سے خدا ہے۔ ان سے نہ مال رکھا، نہ اللہ و دولت قوت،  
جسامت اور مال و دولت ان سے کہیں زیادہ تھے اس کے باوجود وہ اللہ کے خراب سے نہ بچ سکے  
اور نہ اللہ کے مقابلے میں کوئی ٹھہر اور تدبیر کام آئی۔ زمین و آسمان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے  
ارادے سے بچ جائے ہو سکتے ہو اور اس کے حکم کو ہال سکے۔ کوئی چیز اس کے حکم و قدرت سے باہر نہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی بد اعمالیوں کی بنا پر پکڑنے لگے اور کفر و معصیت پر ان کو سہلت نہ  
دے تو زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے۔ لیکن اللہ نے ان کو ایک مقررہ مدت تک سہلت دے رکھی  
ہے۔ پھر جب ان کے ہلاک ہونے کا مقررہ وقت آجائے گا تو اس میں ذرا بھی تاخیر نہ ہوگی۔ بلاشبہ  
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حوالہ کو دیکھ رہا ہے کہ کون ہلاکت کا مستحق ہے اور کون نجات کا۔ قیامت  
کے روز اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دے گا۔



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سورۃ یسین

وجہ تسمیہ: ابن کثیرؒ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ یس کو صبح بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ عموماً اپنے بچے کو دو دنوں میں ہی پھاڑ کر یاد کرتے ہیں۔ اس کو یاد بھی کرتے ہیں، کیونکہ یہ اپنے بچے کو یاد دلانے کے لیے ہر برائی کو دفع کرتی ہے۔ اس سورت کا نام قاضی بھی ہے کہ بچے اپنے بچے کو یاد دلانے کے لیے ہر برائی کو یاد کرتی ہے۔ اس کا مشہور معنی یہ ہے۔ خطیب کہتے ہیں کہ ایک نام اللہ ہے (روح المعانی: ۲۲/۱۰۱، ۲۲/۱۰۲، باب الرحمن ۲۲/۲۵۳)۔

تعارف: اس میں ۵۵ کوٹھ، ۹۳ آیات ۲۹ لکھت اور تین ہزار حرف ہیں۔ یہ سورت چار جہاز تک میں نازل ہوئی۔ سورت کے آغاز میں رسالت کا بیان ہے۔ اس میں بعد توحید کے دواہی اور آخر میں متواتر اور معجزاتی کا مفصل، مثل بیان ہے۔ حضرت معقل بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قرآن کا وہاں ہے۔ (روح المعانی: ۲۲/۲۰۸) اور معقلی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ جو شخص رات کو سورۃ یسین پڑھے اسے اللہ تعالیٰ نے اور سورۃ فاطمہ پڑھے اسے بھی بخش دیا جاتا ہے۔ سند بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میری امت کے ہر فرد کو یہ سورہ یاد ہو۔ حضرت معقل بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سورت کو اپنے سر سے لوٹوں گے اس کی پڑھا کرو۔ (ابن کثیر، ۱۳/۵۱۳)۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ محمد ﷺ نے ایک مرتبہ سورۃ یسین پڑھی تو گویا اس نے اور جبرائیل

قرآن پڑھا۔ (روح المعانی: ۲۲/۲۰۰)

## مضامین کا خلاصہ

- دکوع ۱: رسالت محمدی کا ثبات اور مکہ میں نبوت کی قہد یہ ہے۔  
 دکوع ۲: اصحاب قریش کی مخال اور قیام سر اصال کی اجمعت مذکور ہے۔  
 دکوع ۳: مظاہر قدرت سے دشر و شریع استعلا۔۔۔ پھر کاروس کی شدنی ورتاوت کا اچانک آ: بیان کیا گیا ہے۔  
 دکوع ۴: کھ کھلی امل جنت کا انعام اور امل جہنمی االت ورمول بیان کی گئی ہے۔  
 دکوع ۵: اللہ کی نشانوں مشر و شریع االت اور اس کی قدرت کا بیان کیا گیا ہے۔

## ۱۔ حروف مقطعات

یس

یہ حروف مقطعات ہیں جو بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔ ان کے سنی و عربی االت تھائی وراس کے سولی سلی لفظیہ و لمری جاتے ہیں۔ ان کا ہم بندوس نہیں لایا گیا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ یہ انما کے اسم ہیں جس سے ہے۔ بن ابی شہد و عبد بن جہد، بن جریر و ابن دلمند و رابن ابی عامر نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا کہ یہ لفظی و اس کا مطلب ہے جس کے معنی ہیں: اے انساناں! پور قرآن سے سورتی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (ابن ابی حاتم: ۲۳۲)

## رسالت محمدیہ کا اثبات

وَالْقُرْآنُ فَتَنُكُمْ ۖ إِنَّكَ لَمِنَ الْفَاسِقِينَ ۝ عَلَى رِجَالٍ مُّسْتَقِيمِينَ ۖ تَنْزِيلَ الْغُرُورِ الرَّحِيمِ ۖ لِيُنْزِلَ قَوْمًا مِّنْ أُنْدُلُ أُنَاقُوهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۖ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ عَلَىٰ أَكْثَرِ حُجَّةٍ ۖ فَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ ۖ

اسم ہے قرآن حکیم کی۔ ایک آپ رسولوں میں سے ہیں (اور) سید سے راستے پر ہیں۔ یہ (قرآن) غالب (اور) میر بان کی طرف سے نازل کیا گیا

ہے تاکہ آپ یہ لوگوں کو ذرا میں بنی کے پاس دلا کر اسے نہیں سمجھے۔ سو یہ لوگ بے خبر ہیں۔ چنگ ان میں سے اکثر لوگوں پر ہوتے ہیں۔ اور چنگ سے سو سو ایمان نہ لائے گئے۔

تشریح: جسم قرآن عظیم کی جس چار ہر حرفِ علمہ غفلت کا رہنمائی ہے۔ اسے تحریر میں اسد مہتمم  
قرآن کو یہ ایسی جہیں کے حکمران رہے ہیں وہاں حق اور کج ہے کہ باطن تو اس کے قریب ہے بھی  
نہیں نہ دیکھا۔ ہذا درحقیقت اس قرآن کے لئے جو جتنا ہے وہی بقدر حق ہے۔ لہٰذا جس جہیں ہے۔  
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کی درست یا جسم نہیں بتائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
حالات کے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عکس کے لئے کاروں کے اس قول کے  
جواب میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دامن میں ہیں جسم کی اندازت انبیاء علیہم السلام کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو اسے رسولی میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ محض جسم کا قرآن نہ کرتے ہیں یہ آپ کو صاف  
درمید ہے۔ اسے جس جو شوق کا ہے اللہ ہے۔ بیان سے اللہ تعالیٰ سے مراد ابنِ اسلام ہے۔

یہ قرآن تو زبردست سربراہی کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو آفرمائے جسے اللہ آپ کے فرمانیں جرح و مرجع سے بے خبر ہے اور جن کے آداب و احکام و احکامات فطرت میں ہیں۔  
 وہاں نے فرمایا: "یہ امت اس وقت تک تم سے نہیں ڈرے گی کہ ان میں سے بہت سے فرما دینے میں ہو مگر تم ان کی شرارتوں اور جھوٹوں اور سبکدوشیوں کو دیکھ کر کے اچھے نہیں بنو گے۔" یہ لوگ آج کے  
 سے بے خبر ہو کر اپنی فتنہ بازی سے بڑھ چکے ہیں۔ اس وقت شیطان کی بات کہیں ان کے  
 گمراہی میں نہ آئے کہ وہ سب کو بھگا کر خود ہوں گا، اچھی مروجاتی ہے اور دوسری طرف، اللہ کا یہ کہیں کہ میں تجھ  
 سے اور تجھ کی اتباع کرنے والوں سے اور تجھ کے دلوں کا مان میں سے بہت سے لوگوں نے حق میں  
 ثابت ہو چکا ہے۔ اس میں سے بہت سے لوگ ایمان نہیں لائے تھے، ان کے لیے آپ کے اور  
 نے سے سے تمہیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ (مجاہد از مسند ۲: ۲۰۳ تا ۲۰۴ ص ۲۰۴)

## گھڑ بیلن کی مثالیں

[illegible]

خَلَقْنَاهُمْ سِدًّا فَأَعْتَيْنَهُم نَفْسًا لِّيُحْشَرُونَ ۝ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخِصَّى الرَّحْمَنُ بِالْغَيْبِ فَنُدُّهُ سَعْفَةً فِي جَعْدٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّا عَنُّ نَبِيَّ الْمَوْتِ وَكُتِّبَ مَا قَدَّمُوا وَآتَاهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ عَنِينٍ ۝

پیشک امر نے ان کی گردنوں میں غولایوں تک طوق ڈال دیے جس سے ان کے سر اوپر کوٹھ گئے ہیں اور ہر نے ایک دیوارات کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے۔ پھر ہم نے انہیں ڈھانک دیا سہان گوچر نہیں سوجھا۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اب کان کو اڑانا، اڑانا، فوس بڑا رہے ہیں۔ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ پیشک آپ تو ایسے شخص کو توڑا سکتے ہیں جو نصیحت پر پہلے اور بغیر دیکھے اللہ سے ڈرے، آپ اس کو مغفرت اور عفو و درگزر کی خوشخبری سنا دیجئے۔ پیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم وہ عذاب بھی لکھتے جاتے ہیں جن کو وہ آگے بھیج کر رہے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو وہ بھیجے پھرتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں شمار کر رکھا ہے۔

اعنابلہم ان کی گورنری۔ ۱۰۰ حدیث۔

اعطاء حق و فکریاں ۔۔۔ عہد علیہ

تذکرہ : حضور و اس کے سرخیز

مفسرین اس راہ پر گئے ہوئے۔ برپاقت کی طرف جھکے ہوئے۔ افداح سے اہم مفسر۔

مذاہبِ اربعہ کے مؤلفین کی طرف سے لکھی گئی ہے۔

تشریح: ان کا فرد کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو مردوں میں اس طرح طوق ڈال دیا جائے کہ اس کا چہرہ اور آنکھیں اوپر اٹھ جائیں اور وہ نیچے راستے کی طرف دیکھ نہ سکے۔ ظاہر ہے ایسا شخص اپنے آپ کو کسی کوئی اگھائی میں مرنے سے نہیں بچا سکتا۔ یہ مثال ایسے کافر کی ہے جو حق کو غائب سمجھان کر بھی اس سے منہ موڑ دے دیتا ہے۔ کافروں کے حال کی دوسری مثال یہ جان کر مائی مرنے کے بعد کسی

کے آگے اور پیچھے، یاد میں لکھائی کر کے ان کو محسوس کرو، مبرا اور وہ پست سما کی آنکھوں پر چڑھ گئی  
 ۱۔ اب یہ کیا ہو تو وہ باہر کی چیزوں سے بے خبر ہو گیا ہے۔ اب وہ ان کو دیکھ نہیں سکتا۔ اسی طرح ان  
 کا فہم کی جڑ تار سے اڑا دیتا، حسی نے ان کا محاسرو کر رکھا ہے اور حق، ان کو یا ان سے نہ پہنچتی ہی نہیں۔  
 خدا انہیں ہر صفت میں وہی طرح بھی حق کو توں نہیں کر رہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قہقہے کے لیے فرمایا کہ ان سے دعویٰ اور کانوں پر کھڑکی مہر  
 کب بھی ہے اور انکھوں پر عمارت کا وہ پڑ چکا ہے اب یہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ ان میں ایمان کی  
 مصالحت ہی باقی نہیں رہتی۔ اس لیے اب ان کو ان کے ذہن اور دل پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الٰہی علم میں  
 ان کا لہجہ مرنا ثابت ہو چکا ہے اس لیے ان کو ان کا دل پہنچ دینا نہ صرف ان کا رجعت کے سب سے  
 پہلے آپ کا ذرا ایسے لوگوں کے لیے سودمند ہو سکتا ہے جن میں ایمان اور حق کو قبول کرنے کی  
 صلاحیت موجود ہو، وہ صحت کو مینے اور کھیلنے کی کوشش کرتے ہوں اور دیکھیں گے کہ ان کا عروج اٹھنے سے  
 اترتے ہوں تو آپ ایسے لوگوں کو منت اور پیچھے بڑھنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

قریبت کے روز تم تین جہانوں کو دوبارہ زندہ کر دیں گے۔ ان کے اعمال کو دیکھتے ہوئے  
 ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی میں کئے اور انہیں آواز و شکایت کو بھی لکھتے جاتے ہیں جو انہوں نے  
 کرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑے۔ آواز سے وہ عیاں ہوا، جس میں ان کا شرم کرنے کے بعد بھی وہی رہتا  
 ہے جیسے علم دین کے بارے میں کوئی کتاب لکھی ہو یا کوئی کون انہیں نہ کھاسو۔ کوئی مسجد یا دروازہ نہ  
 چھوڑا، نہ جتنا اور تعمیر دینے کا غرض ان چیزوں کی بڑا بار بار ملے گی۔ یہ راہِ اعلا ایسا استیعاب ہے۔ یہ  
 نے پہلی سے ہر چیز کو ان کے گھر میں شمار کر رکھا ہے۔ یہاں تمام کچھ سے ان کو محفوظ رکھا ہے جو ان  
 اعمال کا سے کے علاوہ ہے جس میں ان کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔

## اصی بہ قریہ کی مثال

وَأَضْرَبَ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ نُعْمَانَ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۖ  
 إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اتِّبِعُوا مَوْلَاهُمْ فَعَرَّوْا بِكَائِبٍ فَقَالُوا  
 إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۚ قَالُوا مَا أَتَعْمَرُونَ بِشَرِّ مَوْلَانَا وَمَا  
 أَتَنَزَّلُ الْمُرْسَلُونَ مِنْ شَيْءٍ وَارْتَمَوْا فِي كَيْدِ بَوْنٍ ۚ قَالُوا رَبُّنَا  
 يَعْلَمُ وَإِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۚ قَالُوا مَا عَلَيْنَا إِرَادَةَ الْقَوْمِ الْيَاسِينَ ۚ

اور آپ ان کے سامنے ایک ہستی والوں کی مثال بیان کیجئے جبکہ اس ہستی میں کئی رسول آئے۔ جب ہم نے ان کی طرف دو (رسول) بھیجے تو ان لوگوں نے ان دونوں کی تکذیب کی۔ پھر ہم نے تیسرے رسول سے ان کو قوت دی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ان لوگوں نے کیا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو اور رحمان (اللہ) نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم تو نرا جھوٹ بولتے ہو۔ ان رسولوں نے کہا کہ تمہارا رب جانتا ہے کہ بلائی ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمے تو صرف واضح طور پر پہنچانا ہے۔

تشریح: ان آیتوں میں اصحاب قریہ کی مثال بیان کی گئی ہے جو مومنوں کے لیے بشارت اور مکذبین کے لیے عبرت ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس قریہ سے شام کی ایک ہستی ”اطلا کیہ“ مراد ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس سے اطلا کیہ مراد نہیں بلکہ گزشتہ زمانے کی کوئی ہستی مراد ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ یہ قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے زمانے کے مکذبین رسالت کا ہے جہاں پہلے اللہ تعالیٰ نے دو رسول بھیجے، پھر ان کی مدد کے لیے تیسرا رسول بھیجا۔ پھر ان تینوں کی مدد کے لیے شہر کے کنارے سے ایک مرد صالح آیا جس نے رسولوں کی اطاعت و اتباع کے متعلق نہایت معقول و مدلل تقریر کی جس پر مکذبین نے اس مرد صالح کو قتل کر دیا۔

قرآن کریم نے اس قصے کو تفصیلاً بیان نہیں کیا بلکہ نہایت اختصار و اجمال کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ مکذبین رسالت اس سے عبرت لے سکیں اور جان لیں کہ تکذیبین و مکذبین کا انجام کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان مکذبین رسالت کے سامنے اس ہستی والوں کا حال بیان کیجئے جس میں تین رسول آئے تھے تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ ان سے پہلے بھی جھٹلانے والے عذاب الہی میں گرفتار ہوئے۔ پہلے ہم نے ان کے پاس دو رسول بھیجے لیکن اہل ہستی نے دونوں کو جھٹلادیا۔ پھر ہم نے ان کی تائید و تقویت کے لیے تیسرے رسول کو بھیجا۔ پھر ان تینوں نے اہل ہستی کو بتایا کہ ہم خود نہیں آئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پیغام ہدایت دے کر ہم تینوں کو تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم اس پیغام ہدایت پر عمل کر کے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے بچا سکو۔ لہذا تم بت پرستی کو چھوڑ کر توحید و رسالت پر ایمان لے آؤ۔ اہل ہستی نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو۔ کوئی بشر اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اور نہ تمہیں ہم پر کسی طرح برتری حاصل ہے۔





چونکہ ہم تو تمہیں لوگوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ جب سے تم آئے ہو ہم تو طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ تمہارے آنے کے بعد سے بارش بند ہو گئی اور ہماری سب کمیتیاں خشک ہو گئیں۔ اگر تم ہمارے آئے تو ہم تمہیں سسکار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں شدید تکلیف پہنچے گی۔ ان کے جواب میں انبیاء نے فرمایا کہ بارش بند ہونے اور کمیتیاں سوکھنے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، یہ سب تمہارے اعمال بد کی محسوس ہے۔ کیا تم اس لیے ہمیں الزام دیتے ہو کہ ہماری طرف سے تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو اور یہ مصیبت و محسوس تمہارے ہی افعال و اعمال بد کا نتیجہ ہے۔

جب یہ لوگ رسولوں کے قتل پر آمادہ ہو گئے اور یہ خبر شہر میں پھیل گئی تو منجانب شہر سے ایک شخص رسولوں کی مدد و اعانت کے لیے دوڑتا ہوا آیا اور لوگوں کو نصیحت کے طور پر کہنے لگا کہ تم ان رسولوں کی اتباع کرو۔ یہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نیک پیغام لکھ آئے ہیں اور تمہارے خیر خواہ ہیں۔ اسے میری قوم کے لوگو! تم ان کی اتباع کرو جو تم سے کوئی اجرت و معاوضہ نہیں مانگتے۔ یہ لوگ مختص اور بے لوث ہیں، ہدایت یافتہ ہیں اور تمہیں بھی سیدھے راستے پر چلانا چاہتے ہیں۔ ان بد بختوں نے اس کی ایک نہ سنی۔ آخر اس کو قتل کر دیا۔

## قوم کی اصلاح کی کوشش

۲۵-۲۲ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۚ أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِيدَنْ الِتَّخِذُ بِهِ ظَهِيرًا نَعُودُنَا لَ شَٰغَاةً ۚ أَمْ يَتَّبِعُونَ ۞ لَا يُنْقِذُون ۞ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّعْبُدُونِ ۞

اور مجھے کیا ہوا کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹنا چاہو گے۔ کیا میں اس (اللہ) کے سوا ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر وہ رحمان مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے لیے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے (اس کی گرفت سے) بچائیں۔ اگر میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں جا پڑوں۔ سو تم سب سن لو کہ میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں۔

اس نے مجھے پیدا کیا۔ فطر نے ماضی۔

مُتَقَلِّدُونَ وہ چیز انہیں ملے، وہ بیچا میں ملے۔ انقطاع سے مضارع۔

تشریح: اس مرد صالح نے کہا کہ میرے پاس کوئی سائل ہے کہ میں اس سید و مفتی کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اگر خدائے رب سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جاتا ہے۔ تو تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔ کیا میں اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کو معبود بنالوں جو کسی طرح عبادت کے لائق نہیں بلکہ ایسے عاجز و بے بس ہیں کہ اپنی جگہ سے جنبش بھی نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی وقت مجھے کوئی تکلیف پہنچائے گا اور وہ کرے تو ان باطل معبودوں کی سداوشان سے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ یہ بت و پناہ طاقت و قوت سے مجھے اللہ کے عذاب سے بچوا سکیں گے۔ بلاشبہ ایسی حالت میں اگر میں ان بتوں کی پوجا کروں جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرورت میں مدد بھی کراہی ہیں پڑ جاؤں گا۔ تم میری غصوت کو گواہ نہ جانو۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ بھتہ میں تمہارے معبود حقیقی پر ایمان لا چکا ہوں سو تم میری بات منو اور اپنے خالق و سید و مفتی پر ایمان لے آؤ۔

بنوی نے لکھا ہے کہ جب اس شخص نے یہ بات سنی تو اس کی قوم کے لوگوں نے اس پر ایف  
دم حط کر کے گل گردیا۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ قدحوں سے ایسا رند اکہ اس کی آفتیں و بھنگ  
آئیں۔ سہی نے کہا کہ لوگ اس کو پتھروں سے مار رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ میری قوم کو  
دبا دے کر۔ آخر اس کو ننگرے بنگرے کر دیا اور مار ڈالا۔ (متطبیعی ۷۷، ۷۸، ۷۹)

## جنت میں داخلہ

قِيلَ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوا الْقَوْمَ الْمُنَافِقِينَ قَالُوا يَلَيْتُ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٥٠﴾ بِمَا غَفَرْنَا لَكُمْ رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٥١﴾ وَبِمَا أَكْرَمْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ تَعْنُنٍ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَأَلَا كَلِمَ سِتْرٍ لَكُمْ بِإِنْ كَانَتِ الْإِسْطِيقَةُ إِلَّا جُنْدًا فَإِذَا هُمْ مِنْكُمْ خِلَافًا ۚ

(اس سے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ اس نے کہا کاش میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے اہل عزت میں شامل فرمایا۔ اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی نذر نہیں اتارا اور نہ ہم اس طرح اتارا کرتے ہیں۔ وہ تو صرف ایک جع قحطی کے

$$-Z(\mu) \mu_{\mu} = \frac{1}{2} \mu^2$$

جید      لشکر فوقہ بر جہنم

ضیحا چُنّی نرک۔ ہولناک فدا۔ مصدور ہے۔

خجندیوں۔ تجھے ہوئے۔ تجھے والے۔ خجندیوں نے املاش۔ واحد حمد۔

تشریح: جب قوم نے اس مرد صالح کو شہید کر دیا، تب کوشش تیرے رسولوں پر نہ ان کی تکلیف کرنے کے لیے تو اچھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ خاص عزاز و آرام کا معاملہ فرماتے ہوئے اس کو جنت میں داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ جب اس نے انعام و کرام اور جنت کی نعمتوں کا مشاہدہ کیا تو اس کو پھر اپنی قوم پر تڑپ آئی اور شک کی لڑکائی پھری قوم کو میرا حال معلوم ہو جا کہ رسول پر ایمان لانے کے بعد میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کیا نعمات فرمائے اور کبھی کسی دھوکے فہم نہ فرمایا میں تو شاہد و بھی ایمان لے آئیں اور طاقت گزار ہو جائیں۔

اس کے بعد اس قوم پر آسانی طلب کیے کا ذکر ہے کہ جن لوگوں نے انہ کے رسالوں کی تفسیر میں اس شخص کو شہید کر دیا اور ان کو بھیستے کرنے کے لئے آیا تھا تو ہم نے اس ناموں کو محفوظ رکھا ہے۔ ان کے فرشتوں کا کوئی عقل نہیں ہے اور نہ میں ایسا کرنے کی ضرورت تھی بلکہ صرف اسکا ذکر فرماتے تھے ایک ذرا کی فتح کافی اور سب کے سب ختم ہو گئے۔

سابقہ قومنوں کے احوال سے عبرت

يَسْتَعِزُّونَ ﴿١٠﴾ لَمْ يَرَوْا كَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ الْقُرُونِ  
أَهْلَكْنَاهُمْ إِلَيْهِمْ لَا رَجْعُونَ ﴿١١﴾ وَذُنُوبُهُمْ جَمِيلَةٌ لِّدِينِنَا  
مُحَمَّدٌ ﷺ

انفس ہے ان بدوں (کے جہاں) پر انکس کے پاس (ایسا) کوئی مدد نہیں ہے جس کی آنکھوں نے کسی نے نہ دیکھی ہو۔ ان لوگوں نے سیکر، یکساں ان سے پہلے ہم بیت کی تھیں ہلاک کر چکے ہیں جو ان کی طرف واپس نہیں لوٹیں اور سب کے سب ہمارے رشتے حاضر کرتے جا چکے ہیں۔

**تشریح:** ایسے لوگ۔ کہ جوں پر سرست افسوس ہے۔ تو مسرت سے۔ وہ یہ کہ خدا اب اسی کو نیک قرار دے گا۔ وہ نہ ہوں گے اور ان کی فحشوں میں سے اور نہیں گئے کہ ہائے فحشوں نے ان کے لئے خدا کی طرف سے دلوں کی بھڑبھڑ کر کے خواہاں کر دیا۔ وہی میں ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی دوسرا آتا تو اولاً ان میں اس کی بھڑبھڑ کرتے اور ان کا حق قرار دیتے۔ جو لوگ ایسے فحش اور غیر خواہوں کا مذاق نہ کریں جن کی نصیحت نہ مل چکی ہو ان سے اور ان جہنم کی فحش افکار حاصل ہوئی اور ان کی اصل میں کوئی نیک نیت نہ ہے۔ یہ انہوں نے کیا ہے۔

یہ شریکین کا فرقہ تشریف میں کے خواہوں سے بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی امتوں کو اللہ سے دھوکوں کی بھڑبھڑ اور حسد کی سازشیں پاک و غارت کر دی ہیں۔ ہر ایک شہ و قومیں و گئے پاس بھی وٹ کر نہیں آئیں گی کہ ان کو اپنے حال بتائیں۔ اسی میں یہ فرقہ رہا نہیں۔ وہ تو کہہ دیتا تھا کہ یہاں چار گھنٹہ ہی کہہ چکا ہوں۔ آجائے۔ تو مسرت سے وہ ان حساب و کتاب اور جزا و سزا کے لیے سب کو جمع کر کے ہمارے سامنے حاضر کیا جائے گا۔

## مظاہر قدرت سے حشر و تشریر استدلال

۲۲-۲۹ وَ اٰیۃٌ لِّہُمْ اَلْاٰرْضُ الَّتِیْ ہُمْ فِیْہَا حَیْثُمْ وَ اَخْرَجْنَا مِنْہَا حَبًّا وَّ نَیْلًا وَّ اَعْنَابًا وَ قَحْطًا وَّ فِیْہَا مِّنَ الْعِیْنِ وَ اَلْیَنْبُوتِ کُلُّوْا مِنْ ثَمَرِہٖۤ اِذَا رَزَقْتُمْ مِنْہَا وَ اِذَا تَلَوْتُمْ اَلْاٰیٰتِیْنَ اَلْاٰرْضُ وَّ مِیْنًا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

اور مومن ان کے لیے ایک نشانی ہے۔ مومن اس کو زبردست کیا اور اس سے لکھنا ۱۱۱-۱۲۰ یہ لوگ اس میں سے کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں بھجور اور انار کے باغ پیدا کر دیے اور اس میں جھٹے بادی کر کے تاک کر لوگ اس کے پھل نہ کریں اور انہوں نے اس (پھل اور تلے) کو اپنے ہاتھوں سے نہیں لیا۔ پھر انہوں نے نہیں کرتے۔ وہ قسمت پاک ہے جس نے زمین کے

جڑے پیدا کئے خود وہ زمین سے اُگتی ہوں یا خود ان کے نغس ہوں یا وہ چیزیں جو سب جنسیں یہ جانتے بھی نہیں۔

**تشریح:** اس کی قدرت کی نشان دہی میں سے ایک مردہ زمین میں ہے جس کو تم بروقت دیکھتے ہو۔ اس مردہ اور ٹھنڈے زمین میں کوئی روئیدگی اور بیل اور گھنہ وغیرہ نہیں ہوتی۔ پھر آسمان سے پانی برسا کر ہم اس مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں اور وہ لہلہائے نگیں ہے، ہر طرف بڑی بڑی نظر آنے لگتا ہے۔ ہم اس میں قسم قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں جن کو تم خود بھی کھاتے ہو اور تمہارے بعض جانور بھی کھاتے ہیں۔ اس زمین میں ہم سمجھوروں اور انجوروں کے پھل پیدا کر دیتے ہیں، انہیں اور خوشے جاری کر دیتے ہیں جن سے زراعت اور کھیتی برباب ہوتی رہتی ہیں۔ سو سب اس لیے کہ لوگ ان باتوں سے سمجھیں کہ جو زمین سے مٹاؤں اور رختوں سے مٹاؤں حاصل کریں۔ پھر تمہارے ہاتھوں کی پیدا کردہ چیزیں نہیں اور نہ تم ان کو کھانے کی طاقت و قدرت رکھتے ہو بلکہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت و قدرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کو پا لینے کے بعد بھی اس کا شکر نہیں کرتے اور نہ خالص اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو ان تمام نعمتوں کا خالق ہے۔ سو پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی قدرت کا مد سے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے خود وہ زمین کی اگلی ہوتی چیزیں ہوں یا ان کی اپنی زانوں میں سے ہوں یا وہ چیزیں ہوں جن کو یہ نہیں جانتے۔

## قدرت الہی کی نشانی

۴۷-۴۸- **وَآيَةٌ لَهُمُ الْيَمُّ يَسْلُوْنَ مِنَ الْفُلِ وَقَادَافَهُمْ فَطَيُّوْنَ  
وَالْمَقَرُّ يَحْمِلُهُ الْيَمُّ فَأُولَٰئِكَ تَفْجِرُ الْغَيْبِ  
وَالْقَمَرُ قَدْرَهُ مَنَاقِلُ هَبْ هَٰذَا كَالْمُجْرِبِ الْغَيْبِ  
رَبِّ الشَّمْسِ يَمْنَعُ لَهَا أَنْ تَفْجُرَ وَلَا تَكُنْ سَابِقُ  
الْفُلُكِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ**

اور ان کے لیے راستہ بھی ایک نشانی ہے جس سے ہم دن کو تم کر دیتے ہیں تو وہ ایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور سورتی اپنے مقرر راستے پر چل جاتا ہے۔ یہ اندھ نہ اس اللہ کا مقرر کیا ہو ہے جو ہر دست (اور) ہم دن



ہو جاتا ہے۔ پھر ایک بار اس پر مشید اور کر مینے کے شروع میں مکہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ چاند کا اس طرح گھر چادہ ہوتا بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے۔ سورج اور چاند دونوں کی رفتار اور طول، غروب کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک حد مقرر کر دی ہے جس سے دو تہ روز نہیں کر سکتے۔ ہذا سورج کی محال کہ وہ چاند کو چڑھے اور اس کی منزل میں جاتے اور نہ چاند کی محال کہ وہ سورج کو چڑھے دیوں کی رفتار اس کی قدرت کے تابع ہے۔ وہی طرح رات بھی دن پر ہیبت نہیں کر سکتی۔ یعنی دن و رات جو سلسلے سے پیسے رات نہیں آتی چاند اور سورج سہا پنے اپنے آسمان اور اپنے اپنے دائرے میں چرتے اور محو سے ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کہ وہ اپنے دائرے سے باہر قدم نکال سکے۔

## قدرت الہی کی ایک اور نشانی

وَاٰیٰتِہُمْ اَنَّا خَلَقْنَا فِی الْفَلٰکِ السَّحُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ خَلَقْنَا لَہُمْ مِنْ بَیْنِہُمْ سَآوِرَ کَبُوْنَ ۚ وَ اِنْ نَّشَآءُ نَغَیِّرْہُمْ فَلَآ صَیْرِیْہُمْ لَہُمْ وَ لَا هُمْ یُنْقَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ اِنَّا رَحْمٰتُہُمْ وَ مَتَاعُہُمْ یَعِیْنُ ﴿۳۲﴾

ان کے لیے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کی نسیں کو (حضرت نوح کے زمانے میں) بھری ہوئی نشتی میں سوار کیا (اور اس کو زمین پر پانی بٹھا اور ہم نے ان کے لیے اس (نشتی) جھکی اور چڑی (بھی) یہ نہیں ہیں یہ سوار ہو گئے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر ان کا کھانا بنادیں اور ان کو رہائی نہ دیں مگر یہ ہمارے مہربانی ہے کہ ہم ان کو ایک مدت تک ناکارہ (اللہ کے کاموں کا) رہے ہیں۔

السَّحُوْنَ بھرا ہوا۔ السَّحُوْنَ سے اسم مفعول۔

یو کبوں۔ وہ سوار ہونے ہیں۔ وَنَحْبُ اَوْ نَحْبُوت سے مضارع۔

صربخ۔ دعا گزار، درویش احمد بھی ہے اور مضارع سے ماضی مشبہ بھی۔

یُنْقَدُوْنَ ان کو چھڑا دیا جائے گا، ان کو پھانسیا جائے گا۔ اِنْعَادُ سے مضارع مجہول۔

تشریح۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ وہ اپنی قدرت کا سدھتہ کرے۔

کشتیوں اور جہازوں کو دریاؤں اور سمندر میں غرق کر دیا۔ ان کی اولاد اور دواداروں کا منہ  
 کھلتے ہیں۔ انکو سمندر کے اندر پڑے سے بڑا جہاز بھی ایک گھٹے سے زیادہ غلغلہ نہیں رکھتا۔ اس  
 کے علاوہ ہم نے ان کے لیے کشتی کی مانند اور چیزیں بھی پیدا کی ہیں جن پر وہ سواری کرتے ہیں، مثلاً  
 دولت، گھوڑے، اونٹن۔ بعض مفسرین کے نزدیک حلف اللہ من مملئہ ماہر کیوں ہے وہ تمام قسم  
 کے جہاز اور کشتیاں مراد ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے بعد اس کی نمائندگی اور مشابہت  
 میں بنائی گئیں۔ سہرہ ال فوجوں کو پانے کے واسطے تعالیٰ کی ان قوموں کا شکر ادا کریں کہ اس نے انھیں  
 اپنی رحمت سے بھر دیا۔ ان کی سواری اور بار بار ان کی کھلم کھری۔

پھر فرمایا کہ اگر ہم چاہیں تو کشتی کو دریا میں غرق کر دیں۔ اس وقت اللہ کا کوئی فریب دینا بھی نہ  
 ہوگا جو ان کو بچائے اور زندہ رہنے سے نجات دے گا۔ یہ تو ہماری رحمت و مہربانی ہے کہ ہم ان کو  
 بچے مقرر کئے ہوئے وقت تک فائدہ پہنچاتے ہیں اور ہر طرح صحیح سلامت رکھتے ہیں اور ان کو غرق  
 نہیں کرتے ورنہ وہ اپنے کشتیوں کا کفر و شرک کی بنا پر غرق ہی کے مستحق تھے۔ (مظہری ص ۸۷)

## کافروں کی سنگدلی

۳۵-۳۷: وَإِذْ أَوْفَيْنَاهُمْ مَّا بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَعَقَبُوا بَعْضُهُمْ أَمْرًا وَعَدَّ بَعْضُهُمْ أَمْرًا وَعَدَّ بَعْضُهُمْ أَمْرًا  
 تَرْجُحُونَ ۝ وَمَا نَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا  
 كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ وَإِذْ أَوْفَيْنَاهُمْ مَّا بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ  
 اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ تَلَفَرُوا لَئِنْ آمَنُوا لَنُطْعِمَهُنَّ مِنْ ثَوَابِنَا  
 اللَّهُ أَلْفَعَتْ إِنْ لَأَنَّهُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب) سے بچو تمہارے سامنے اور  
 تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور ان کے سامنے ان کے رب کی  
 نعمتوں سے نفرت بھی انہی نہیں آتی جس سے وہ ڈروانی نہ کرتے  
 ہوں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس میں سے خرچ کرو جو اللہ نے تمہیں  
 دیا ہے تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کیا ہم ان کو کھائیں؟ انہیں اگر اندر چاہتا  
 تو خود کھادیتا (تجربہ ان سے کہہ دیجئے کہ تم تو بوی کھلی کرا رہے ہو)۔



تشریح: ان آیتوں میں کافروں کی شکست کی سرکشی اور مٹاؤ، ٹکڑا کر دینا ہے کہ جب ان سے ہرجا ہوتا ہے کہ تم اس عذاب الہی سے ذرا دھرم سے پہلے سرکشی اور تکفیر کرنے والوں پر اچکا ہے اور اس عذاب سے بھی ذرا دھرم قیامت میں آئے والا ہے اور اپنی بددعا میں سے تا کہ ہو کر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تا کہ اللہ تم پر مہرباں ہو جائے اور تمہیں اپنے عذاب سے بچالے تو یہ ٹکڑا کر دینا باتوں کو سنتے تک نہیں بلکہ جب بھی اللہ کی نشانوں میں سے کوئی نشانائی ان کے پاس آتی ہے تو یہ اس کی طرف التفات کرنے کی بجائے اس سے منسوب دیتے ہیں۔

جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دینے ہوئے مال میں سے کچھ اس کے کائنات بندوں پر خرچ کر دو تو یہ لوگ اہل ایمان سے شمس کے طور پر کہتے ہیں کہ تو تو یہ کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کو روزی دیتا ہے سو جب اللہ نے ان کو روزی نہیں دی تو ہم اللہ نے ان کو سب کے خلاف کیوں کریں۔ اسے مسلمانوں اقم پر ہمیں خرچوں کی حد کا مشورہ دے رہے ہو تو قرآن حکلی ٹھری میں پڑے ہوئے ہیں۔ بعض مفسرین نے نزدیک ان انعم الاھی صہیل حسین کافروں کے قول کا ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کافروں کو عذاب ہے کہ وہ کسی شکل میں تمہارے ہو۔ نوبی جتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں کیا چاہتا ہے۔ اپنے غل کے سبب نیک کام نہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ تمہارے اور مشیت کو بھانپنا صریح گمراہی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے بعض کو مال و رزق عطا کیا اور بعض کو غریب و مسکین تاکہ غریب و مسکین مہربا کریں اور مالدار شکر کریں۔ اللہ تعالیٰ نہ بخل ہے اور نہ لہجہ کا حق ہے بلکہ اس نے بھر دیا مالداروں کو قسم دیا کہ اس کے دینے والے مال میں سے تمہارے اور تمہارے کو بھی دیں۔ اس خبر است کے درجے میں اللہ نے تم کو چھوڑ دیا اور نقد پر کہہ دیا: تمہاری کھلی گمراہی ہے (مکملہ ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)۔

## قیامت کا اچانک آنا

۵-۳۸ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنَّا بِكُمْ لَمُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ مَا يَنْظُرُونَ

إِلَّا صَيْحَةً وَآيَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿۲﴾ فَلَا

يَسْتَضِيعُونَ نُورًا وَلَهُمْ آهْلِيهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۳﴾

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب ہوگا اگر تم (جے رح)

میں ) ہے ۔ یہ نام اس ایک حالت پہنچنے کے منظر میں جوان کو اچکراتی  
اور یہ آپس میں ہی ٹکراتے ہوئے ہوں گے ۔ سو اس وقت نہ تو یہ صحت  
نظر میں کے ادارت کوٹ کر پٹے ٹھوڑا ہوں گے جس چاہیں گے ۔

بعضوں کا ٹکراتے ہیں ۔ انصاف سے منظر ۔

نو حیلہ ۔ صحت کو ۔ مصدر ہے ۔

تشریح : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تمام سائنس اکیلائے کوہ سلیم اسلام بھی قیامت اور  
آخرت کی تازہ سرائے بار ۔ یہ میں تات رہے ۔ قیامت نہ آنے میں زور و براہ بھی شک و شبہ کی  
محتاج نہیں اگر مشرکین و منکرین چونکہ قیامت کے قائم نہ تھے اس لیے وہ قسط و درکار کے طور پر  
وتھیلے کر وہ اداران سے قہقہے سے کہا کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی ۔ کہا ہے وہ قیامت جس  
سے تم نہیں آتے ہو ۔ اور تم جی بات میں ہے جو قیامت کو آتے ہیں نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ان  
کے جواب میں فرمایا کہ یہ لوگ قیامت کے منظر ہیں ۔ اس کو لانے کے لیے ہمیں ہی تیار کی ضرورت  
نہیں بلکہ وہ تو صرف ایک مرحلہ ضروری ہے جس سے برپا ہو جائے گی ۔ صورت کی آواز سب کو اس  
طرح آیا کہ " پکڑ سکتی کو لوٹ پھرتے اپنے کام میں مشغول رہیں گے اور باہمی معاملات میں بھٹک  
رہے ہوں گے و سرور آواز سننے ہی جو جہاں اور کس جگہ میں ہوگا ۔ جس اسی وقت خدا ہونے گا ۔ نہ  
کوئی کسی کو صحت نہ سننے کا اور نہ اپنے ٹھکانے کا اور نہ اپنے اس کام کو مکمل کر سکے گا جس میں  
رواں وقت مشغول ہوگا ۔

## فقہ حنفی

۵۶.۵۱ وَتُفَصِّلُ فِي الصَّوْمِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الرَّجَدِ ابْرَأَى رَزَقَهُمْ يَنْسَلُونَ  
قَالُوا بُولُوكَ مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدٍ نَاهٍ هَذَا أَمَّا وَعَدَ الرَّحْمَنُ  
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ إِنَّ كَانَتْ رِزْقًا صَيِّفَةً وَاجِدَةً  
فَإِذَا هُمْ جِيئَهُ لَدَيْنَا يَخْضَرُونَ ۚ فَالْيَوْمَ لَا تَنْظُرُونَ  
نَفْسًا وَآلًا يَخْضَرُونَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ

اور جب ( دوسری بار ) سورہ میں پھونک دینی جائے گی تو سب کا ایک

قبروں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے اور کہیں گے  
ہائے ہماری شامت۔ کس نے نہیں ہماری خواہاں ہوں سے اٹھا یا یہ وہی  
(قیامت) ہے جس کا میں نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے قیامت کہا تھا۔ اے وہ  
ایک جگہ ہوئی جس سے سب کا ایک ہمارے پاس حاضر ہونے کا نہیں گئے  
سو اتنی سی عقلیں پروردگار بھی ظلم نہ ہو گا اور تمہیں صرف ان ہی کا من کا بدلہ دیا  
جائے گا جو تم (یا میں) کرتے تھے۔

تشریح: جب دوسری مرتبہ ہر چھوٹا جانے کا قوسب نہ ہو تو اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں  
گے اور فرشتے ان کو جلدی جلدی ہلکی نرمی میں لے جائیں گے۔ کفار اور پاپی قبروں میں  
بھی عذاب میں مبتلا رہیں گے اور وہاں کچھ آرام نہ پائیں گے مگر امیدان مشر اور سب ایک جگہ  
ہوں گے منظر دیکھیں گے تو اس کے مقابلے میں ان کو قید کا عذاب بہت کم سمجھیں گے اور اس لیے پکارا  
نہیں گے کہ ہائے افسوس! کس نے نہیں ہماری خواہاں کا دل سے چکا یا اور نہیں اس مصیبت کے  
سیدان میں لاکھڑا کیا۔ اسی وقت فرشتے باسوسن ان کو جواب دینے کے کہ یہ ہی قیامت ہے جس کا وعدہ  
حقانی نے تم سے وعدہ کیا تھا اور اس کے رسولوں نے تم سے سچ کہا تھا مگر اس وقت تم نے اس پر یقین  
نہیں کیا تھا بلکہ رسولوں کی کھجور کھاتے رہے۔

پھر فرمایا کہ یہ کتب کا یہ ایک نکتہ اور انہوں نے اس سے نتیجہ میں لیا وہ سب کے سب ان سے  
سامنے حاضر کر دیتے ہیں گے اور کوئی بھی وہاں سے نہ بھاگ سکتے گا اور نہ روپوش ہو سکتے گا۔ جس  
آپ قیامت کے دن کسی پروردگار پر ایمان نہ ہو گا۔ آج قیامت کو سب کو پھر سب اعمال کے مطابق بدلے  
کا۔ کافروں کے ساتھ بدلے کا معاملہ ہو گا اور ان ایمان کے ساتھ فضل و عطا پائی کا معاملہ ہو گا۔  
(معارف القرآن ۱۰۰: ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰)

## اہل جنت کے انعام

۵۸: ۵۵ اِنَّ اَمْصَبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُجُلٍ فَاَكْهَوْنَ ۖ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ اَعْنَابٍ ۖ مُّتَّكِئُونَ فِيهَا ۖ لَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ ثَمَرٍ ۚ وَلَهُمْ مَا يَدْعُوْنَ ۚ سَلَامٌ ۚ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ۝

بیٹلہ آئے۔ ان میں جنت (اپنے) مثل میں خوش ہوں گے۔ وہ وہاں ان کی ساریاں میں سمجھوں پر لکھے گئے پیشے ہوں گے۔ جنت میں ان کے لیے (برسم کے) ایسے ہوں گے اور جو چاہیں گے وہاں کو لے گا۔  
مہربان۔ آئی طرف سے ان کو سنا کہا جائے گا۔

لکھنؤ: خوش ہونے والے اترے اترے والے۔ لکھنؤ: سے ہم فاض۔

اور انکے بہت سے نکتے مسوایں۔ وہ اور نکتہ

تقریباً: اہل جنت اس روز یقیناً اپنے پسندیدہ اور محبوب کاموں میں مشغول اور ہشاش بشاش ہوں گے۔ وہ جنت کی تختوں اور راحوں میں ایسے مگن ہوں گے کہ ان کو کوئی دوسرا خیال نہ آئے گا اور مزاج سے خبر نہ ہو جائے گی۔ وہ اپنی باجوں کے سر و شاہد گھٹوں پر لیجے گا کہ برسم سے رہی اور تم سے بے فکر و تھوڑے لطف سے اور کھسے سا جو میں بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہاں ان کے لیے برسم کے میوے اور پھل ہوں گے جن کا دین میں تصور بھی نہ ہو۔ اس کے علاوہ بھی وہاں دوسری چیز کی خواہش کریں گے تو وہاں کوئی چاہے گی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان پر اللہ کی طرف سے سلام ہوگا۔

ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت اپنے تئیں آرام میں ہوں گے۔ اپنی تکلیف پر ایک نور بھیجیں گے کہ اہل جنت اپنے سر اٹھا کر انھیں۔ یہ تو ان کو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کمال فرمایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اہل جنت تم پر سلام ہو۔ سلام فولا من رب امر حیم میں کیا بیان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے رب کی طرف دیکھیں گے اور کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت فرمائے گا۔ یہ بھی ہے کہ وہ خود ادا کر لے گا لیکن اس کا لوہا اور برکت ان کے سرور میں باقی رہے گی۔ (بخاری ۱۱، ۱۸۹۳)

## اہل جہنم کی ذلت و رسوائی

۶۲:۵۹ وَامَّا ذُو الْيَوْمِ آفَئٍ الْمَعْمُورُونَ ۝ اَلَمْ يَحْبَدُوا لَكُمْ يَوْمَ يَوْمِ  
اَوَمَ اَنْ لَّا تَصْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّكَ لَكُمُ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ذَاكَ  
مَعْبُودِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ اَحْضَنَّاكُمْ

يَسْئَلُ كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾ هَذَا جَهَنَّمُ الَّتِي  
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١١﴾ يَصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٢﴾

۱۰۔ اے مجرمو! آج تم لوگ سوچو۔ اے نبی! یہ کیا میں نے تم سے یہ وعدہ نہیں  
لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ بلکہ راستہ راہِ حق میں نہ ہونا۔ یہ  
سب کی عبادت کرتے رہنا۔ یہی سیدھا راستہ ہے اور بہت دور (شیراز) کی طرف  
سے ایک شیر لٹوق کو کراد کر چکا۔ یہ تم عقل نہیں رکھتے۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا  
تم سے وعدہ کیا جا چکا تھا۔ آج تم اپنے کفر کے بدلے میں وہیں ہو جاؤ۔

جہنم لٹوق، بڑی جماعت، بڑا گروہ

اصلہا۔ تم اس (جگہ) میں داخل ہو جاؤ، قرآن میں فرمایا: صلیبی۔ امر

تشریح: حضرت مسیح علیہ السلام نے جب اہل ملت کو اس میں ہونے کا خبر ہو گا تو ان وقت اہل جہنم کو  
اہل جنت سے علیحدہ کر کے کہا جائے گا کہ جنت کے میں، آرام میں نہ رہنا تو ان کی حد نہیں۔ اے نبی! وہ  
تو یہاں لے آئیں اسی دن کے لیے انہیں علیحدہ عوام سے دے دیں۔ ان میں سمجھاؤ کہ اگر شیطان نہیں  
کی اطلاع نہ کرے۔ وہ تیار ہوا تھا، دشمن ہے اس لیے وہ تمہیں جہنم میں پہنچا دے گا۔ چنانچہ اگر  
نہایت آخری چاہتے ہو تو خدا کے احسان کو ادا نہ کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ انہیں حق سے انہی کی  
تخلیص کی، سیدھے دے گئے کہ چھوڑ کر شیطان کا راستہ اختیار کیا تو یہاں تم میں سے بہت سی کڑی لٹوق  
کو کراد کر چکا تھا۔ کیا تم واقعی عقل بھی نہیں رکھتے تھے کہ شیطان نے ان کی عقل کو سمجھنے اور راستہ  
میں تیز کرتے اور اپنے لطف، انعامان کو بچھائے ہوا تھا تو ان کے کاموں میں تم بہت ہوتا تھا۔ وہ بہت  
سے کام لیتے تھے۔ وہ آخرت کے بارے میں تم میں حاف لا، مریح، قوس کے بھٹنے کی بہت قدرتی۔  
سو اب تم اپنی ساتوں کا خیال نہ بھٹو، یہی ہے وہ جہنم جس سے انہیں ہمہ امان، تمہیں وہاں میں آنا  
کرتے تھے اور تم انہیں بھٹاتے اور تباہی کا نگار کرتے تھے۔ اب تم اپنے کفر و عصیت کے بدلے  
ان میں داخل ہو جاؤ۔ یہی تمہارا ٹھکانہ ہے۔ (سورہ بقرہ: ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶)

## کفر کا انجام

۱۵۔ ۱۶۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰٓ اَفْوَاهِهِمْ وَتُغْلَقُ اَفْوَاهُهُمْ وَتُغْلَقُ اَفْوَاهُهُمْ وَتُغْلَقُ اَفْوَاهُهُمْ



سو چھائی نہ دیتا۔ اگر ہم چاہتے تو ان کے کفر و عداوت کی بنا پر ان کی سورتیں مسخ کر کے ان کو بائبل اپائی ہوتا۔ پھر وہ نہ آگے چلے پر قادر ہوتے اور نہ پیچھے ہٹنے پر نہیں سم نے اپنی رست سے ایسا نہیں کیا۔ یہ ہماری طرف سے حسرت اور اذیتیں تھیں۔ قرآن اسی رحمت یعنی آنکھیں بکھلتا اور ہاتھ ڈالتا وغیرہ ان کے خلاف نکالتا دیتا ہے۔ (۲۴ فی ۱۱/۲۵)۔

## قدرتِ الہی کی مثال

۶۸ وَمَنْ لَّعْنَهُ نُنَبِّئُكَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ

اور جسے ہم لعن کر رہے ہیں تو اسے یہ بات کہ اس کی طرف از روایت ہیں (کہ وہ شیر خوار کی طرح دوسروں کا لٹائی ہو چکا ہے)۔ لیکن کو لعن نہیں۔

نعمۃ : ہم اس کی حمد یاد کرتے ہیں۔ قلعینہ سے مضارب

نکبتہ : ہم اس کو پست دیتے ہیں، ہم اس کو لعن کرتے ہیں۔ نکبتہ سے مضارب۔

تشریح : جوں جوں آدمی کی جہالت بڑھتی ہے اس پر بڑھاپے کے اثرات نمایاں ہوتے جتے ہیں اور اس کے قوی اثر و رد پر جواب دیتے جتے ہیں۔ جیسے رشتہ ہے

لَئِكَ الّٰی نُنَبِّئُكَ عَنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلْنَا مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلْنَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَ سَيْبَةً يَخْتُلِفُ مَا يَشَاءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝

انہ ہی ہے جس نے کمزوری کی حالت میں تمہاری تخلیق کی۔ پھر کمزوری سے بعد قوت عطا فرمائی۔ پھر قوت سے بعد ضعف اور بڑھاپہ بنایا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہی علم والا ہے۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔

اور رشتہ ہے

وَمِنْكُمْ مَنْ يَرُودُ إِلَىٰ آذَانِ أَعْمَىٰ يَسْمَعُ بَعْدَ عَمَاهُ شَيْئًا ۚ

اور تم میں سے بعض بہت بڑی عمر کی طرف پہنچتے ہیں۔ کہ کلم کے بعد وہ بے سم ہوا چلیں۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔

دنیا، مال اور تعمیر کی جگہ ہے۔ یہاں پائیداری اور قیامت نہیں۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ کدو کی بیجوں میں جیسا اور صورتیں مسخ کر کے پانچ پانچ رنگ لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ عام مشام وہ ہے کہ ایک مسیوط اور تندہ دست قوی نیا اور پورہ خانہ کدو کھینچنے مٹنے اور چلنے پھرنے سے صند ہو جاتا ہے۔ نہیں جو خدا ہی نہ سالی کی حالت میں انسان کی قومیں طلب کر لیتا ہے وہ جوئی میں بھی ایسا کر سکتا ہے۔ کیا یہ کافر اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جزائے احد صورتوں نے پرکار ہے وہ صورت بدلنے پر بھی قادر ہے۔ (ابن کثیر، ۷/۸۷۸)

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور شاعری

۷۸۹ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الْغَمْرَ وَمَا يُنْبِتِي لَهُ إِنَّهُ هُوَ الَّذِي كَرَّمَ  
قُلُوبَ قَبِيلَيْنِ ۖ لِيُنْذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَجْعَلَ لِقَوْلِهِ  
عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

اور ہم نے اس (غلبہ) کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ شاعری ان کے شان میں بھی نہیں۔ وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے تاکہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کر دے جو زندہ رہے اور کافروں پر جنت قائم ہو جائے۔

شان نزول: بنوئی نے نسب قول میں بیان کیا کہ کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد جو کلام کہتے ہیں وہ شعر ہیں اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔  
تشریح: یہ کافر حبیب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حکمت اور نصیحت کی باتیں سن کر لاجواب ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ سب شاعرانہ خیالات ہیں حالانکہ ہم نے اپنے پیغمبر کو نہ تو شاعری سکھائی ہے اور نہ شاعری ان کے شان میں ہے، شعر، شاعری سے ان کو کوئی محبت ہے اور ان اس طرف ان کی طبیعت کا سناں۔ حقیقت میں ہم نے اپنے پیغمبر کو قرآن دیا ہے جو نصیحتوں اور روشن تعلیمات سے معمور ہے۔ ہاں تو اس کے پاس بھی نہیں چٹک سکتا۔ چنانچہ کتاب ہے جو دن رات ہر دم میں چلتی ہے اور حقائق و معارف اور احکام و احادیث کو ظاہر کرتی ہے اور اس شخص کو قرأت کے انجام سے ذرا فانی ہے جس کا دل زندہ اور حق باطل کے فرق کو سمجھتا ہے اور کافروں پر عذاب کی جنت قائم کرتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ شعر کوئی سے آپ کو عیب نہ تھا جس کی حضرت شعیبہ نے سنا ہے جس کی عبدالمطلب کی اولاد کا ہر فرد جو اسے شعر کہتا چلا آتا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے گھڑیں اور





عاصروں کے۔ سو آپ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ہم ان کی پشیم  
اور ان کے باتوں کو پسند کرتے ہیں۔

ذکر ہم نے لوہاں پر درود کروایا۔ ہم نے تابع کر دیا۔ فذلک منہم  
خذ القدر۔ فرج۔ مع جود۔

نسرؤن۔ وہ چھپا لے ہیں۔ اسرار سے مضارب۔

تکثرک: کیا ان عکرمین وکثرکین نے ان پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے نفع کے لیے اذیت اگائے،  
بجائے بکری بھڑے۔ لچر و خیر و جانوروں کو۔ پنے دست قدرت سے تیار کیا ہے۔ کوئی دوسرا آدمی ان  
کے جانے میں مداخلت کرے گا۔ اور نہ کسی عکرمین وکثرکین سے ہم نے ان کو ان  
پر پڑنے کا مالک بنادیا۔ ہم ہی نے ان کو شیوں کو ان کے نفع کے لیے جس طرح چاہا ان سے ہم  
لے لیا۔ درود و نفع لیا۔ عکرمین وکثرکین کو ان کو ایک چھوٹا سا چھلکے پر کر چھڑا دیا ہے۔ جانے۔  
ان جانوروں میں سے بعض پر تو یہ سواری کرتے ہیں اور بعض پر توشت کھاتے ہیں ان کے سوا ان  
میں کوئی نہیں لے لیا۔ اور بھی مضاف اور پینے کی چیزیں ہیں جیسے دودھ۔ انان۔ انجود۔ پھر بھی یہ لوگ نہ ک  
تکثرکین کرتے ہیں جس نے ان کو پھینک دیا۔ انہیں۔ یہ لوگ عکرمین وکثرکین کے نفع و شرف میں مبتلا ہیں۔

انہوں نے اس امید پر اللہ کے سوا دوسرے معبود بنائے ہیں کہ شاید کسی نصیب کے وقت  
پان کے کام تو ہمیں اور ان کی مدد کریں۔ حقیقت یہ سب نہ یہ باطل معبود۔ ان کی تو کیا خود اپنی ہی بے فائدہ۔  
نہیں کر سکتے۔ یہ تو اپنے عاجز و بے کس ہیں کہ جو چاہے ان کو توڑ پھڑا دے۔ یہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے  
۔ یہ نہ بولے پر کار ہیں اور نہ عکرمین کی بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ قیامت کے روز کہ فرعون نے باطل  
معبودوں کو طلب کیا جانے گا۔ ان کے ماتحتوں کے پرستاروں کو بھی لایا جائے گا جو ایک نظر کی مانند  
ہے معبودوں کے جیسے جیسے ہوں گے۔ جبرائیل صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا دیا جائے گا۔

ان کی علی علیہ وسلم یہ مشائخ جو آپ کی خدمت و توحید میں ایمان لائے ہیں۔ انہیں کہتے ہیں۔  
آپ ان سے رنجیدہ و قاطع نہ ہوں۔ بخلاف ان کے دلوں میں کچھ بے تکلفی و حلاوت نہ ہو۔  
فاسد خیالات سے واقف ہیں اور کلمات ظہور و شرف ان سے نچتے ہیں۔ ایمان کو بھی پاتے ہیں۔ ان  
ان لوگوں کے تمام اعمال بدی سر ہو رہے گئے۔

(تفسیر ج ۱، ۸/۵۹، ۸/۶۰، قرآن مجید، اردو تفسیر، مکتبہ المدینہ، ۱۳۹۰ھ، ۱۴۱۵ھ)

## حشر و نشر کا اثبات

۱۰۰۷۰ وَخَبَرْتُ نَارًا مَثْرَدًا لَّيْسَ خَلْقُهُ كَقَائِنَ مَنْ يَبْنِي الْعِظَامَ وَ  
يُحْيِي مِثْلَهُ فَكَيْفَ يُحْيِيهَا لَيْسَ كَيْسَ مَا أَقُولَ مَرَّةً وَهُوَ  
يَبْنِي خَلْقَ عَلِيٍّ مَرَّةً لَيْسَ كَيْفَ يَبْنِي كَيْفَ يَبْنِي كَيْفَ يَبْنِي كَيْفَ يَبْنِي  
نَارًا فَكَيْفَ يَبْنِي مَرَّةً مَوْقِدًا وَنَارًا

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے لفظ سے پیدا کیا۔ پھر بھی وہ کھر  
بھڑا لوس کر دے۔ اس کے لیے مثال، اپنے کا اور اپنی بی بی کو بھول گیا تین  
کے کہ ان پر سیدہ بنو ابی اسد نے کہا۔ آپ نے بچے کے من کو وہی  
زندہ کرنے کا جس نے ان کی بچی بڑی کیا تھا اور اس طرح ہی پیدا کر  
خواب جاتا ہے۔ اسی کے تھمارے لیے سزا دے سے آگ بھٹی۔ پھر تم  
اس کے (حشر) اسٹج جوتے ہو۔

عظاوا - ناریں - واحد عطفہ۔

وہ - ناریں - واحد عطفہ۔

ناریں - واحد عطفہ۔

ناریں - واحد عطفہ۔

شمالی نزول، حاکم نے حضرت ابن عباس کی روایت سے چوتھ تو ہوا۔ اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ طاس  
بنی اہل ایک پر سیدہ بنو ابی اسد میں۔ لے کر۔ اس کے بعد بھی انہیں خدمت میں حاضر ہوا اور اسے ایک  
اس کے خود بھی اندھا دیکھ میں (ناریں) کی حالت میں۔ لیکر۔ اس کو کیا اس کے صدمہ میں تھوڑی  
اس کو زندہ کرنے کے لئے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے بعد بھی زندہ کرنے کے لئے۔ چھ بھی بڑا  
اس کے پھر اس میں۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔

اسی لیے حاکم نے متعدد آثار سے یہاں اس کو دیکھ کر اس کی روایت سے اس کی روایت سے  
شعبہ ہوا۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔  
اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔ اس کے بعد بھی۔



(انسان) ہمیں پھرتی مخلوق کو پیدا کرنے پر قادر نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:

لَخَلَقْنَا النَّمُوتَ وَالْأَنْثَىٰ وَكَثِيرٌ مِّنْ خَلْقِ الْمَنَآئِی

الہیہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش۔ انسانی پیدائش سے بہت بڑی اور اہم

ہے۔ (الکوثر: ۵۷)

جو ذات کسی چیز کو ابتداء پیدا کر سکتی ہے اس کے لیے اس کو دوبارہ پیدا کرنا بہت آسان ہے

اس لیے وہ جیسا مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ کیا نہیں بلکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب وہ کسی

چیز کو کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے اس کو کسی قسم کے آلات اور مشینری وغیرہ کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا

صرف یہ کلمہ دینا ہی کافی ہے کہ ہو جا تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔ مٹی کسی چیز کی ایجاد و تخلیق کے لیے

صرف اس کا ارادہ اور مشیت کافی ہے۔ سو ہم اس کی قدرت کاملہ پر ایمان لاؤ اور اسی کی تسبیح و تہلیل

کرو جس کے فضلہ قدرت میں ہر فن کی اور شاہی اور ملکیت ہے۔ آخر دوبارہ زندہ ہو کر ہمیں اسی کے

پاس لوٹ کر جانا ہے جس نے ہمیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اس وقت ہمیں کفر و انکار کی پوری پوری سزا

ملے گی۔ (ابن کثیر ۵۸۴، ۵۸۳/۳)





## اشاہ توحید

۵۔ وَالصَّغَبَاتِ صَفَّانِ قَالُوا جِزْتَ رَبَّنَا مَا كَانَتِ الْيَتَامَىٰ وَكَرَامًا  
رَبَّنَا إِنَّهُمْ كَانُوا إِتْرَافًا رَبَّنَا ائْتَمَرُوا وَكَرَامًا رَبَّنَا ائْتَمَرُوا  
اَلْاِتْمَارَاتِ

ہم بے صف ہمارے والد (فرشتوں) کی۔ پھر (ہم) بے (جو) کی طرف  
والتغی وکون کی، پھر (ہم) بے (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ن کا اور (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔

نورسوت (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔

نورسوت : (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔

نورسوت : (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔

۱۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
۲۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔

۳۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔

نورسوت : (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
نورسوت : (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔  
ہم (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔ (جو) کی۔





حفظ اس نے اچکے لیے اس کی جھپٹ لیا۔ حطفا سے ملے۔

تشریح: جہنم آسمان دینے سے مراد زیادہ ترین آسمان ہے۔ مصعب یہ بتا رہا تھا کہ جہنم نے اس کو ایک واسے آسمان کو جس کو "سہن" کہا کہتے ہیں، نہایت خوبصورت اور چمکدار ستاروں سے ڈریے زینت دی ہے جو رات کے وقت آسمان پر قند پروں کی مانند روشن اور چمکاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ ستاروں کی طرح "سہن" سے جدا ہو کر زمین پر آ کر اس کو کسی نہ بے لیا ہے۔ پس جو اسے اتنی محکمہ شان چیز اس کو جو میں اچھی ہے اسے کسی ٹریف اور سہجی کی ضرورت نہیں۔

زیست و آرائش نے ہر دو ان عمارتوں کا ایک خاصہ ہو گیا ہے۔ آسمان کے درجے آسمان و ہر قسم شیطان کی رسائی سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اب آسمان دنیا سے اوپر کسی شیطان کی رسائی نہیں کہ عالم باہمی ہمارے میں ہے۔ نہ کوئی شیطان بھی جو اس کی من گھڑی سے لیتا آسمان سے قیاب ہونے کی کوشش کرے۔ یا انہوں میں کچھ پائتا ہے تو اس کو ایک جگہ ہونے کا کام ہے۔ نہ وہ اپنے ملک سے ہٹ جاتا ہے۔ نہ کو دودیا میں پہنچ کر اپنے ساتھ کاہنوں کو چھوڑتا ہے۔ بعض اوقات آسمان پر کہیں کہیں تارے ٹوٹ کر گرے ہوئے نظر آتے ہیں جو فحشیت میں دھتے ہوئے اچکے سے ہوتے ہیں۔ اور شیعہ کو دے جاتے ہیں۔ اس کی کوشش ناقص کہتے ہیں۔

## مکر میں حشر کی جہالت

۹۱۰ قَالَتْ لَهُمْ أَمْ أَمِثُ خَلْقًا أَمْ مِّنْ خَلْقٍ آٰلِنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ قَبْلُ  
 طِينَ أَرْبَابٍ ۖ بَلْ يَقْبَلُونَ ۚ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا  
 يَذْكُرُونَ ۚ وَإِذَا رَأَوْا آٰيَةً يَسْتَعِزُّوْنَ ۚ وَقَالُوا إِن هٰذَا  
 إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِذَا شَاءَا وَكُنَّا تُرَاكِبًا ۖ يَظْلِمُونَ  
 نَبْعُوْهُنَّ ۚ أَوَآلَاؤُنَا أَكْثَرُونَ ۚ قُلْ نَعْمَ وَآلَكُمْ  
 دَاخِرُونَ ۚ فَؤَادُهُمْ دَجْرَةٌ وَبِسْمَةِ قَادَاهُمْ يَنْظُرُونَ ۚ

آپ ان کافروں سے پوچھنے کہ آیا ان کا یہاں کبھی آکرنا ہوا ہے یا نہیں ہم نے  
 پیدا کیا ہے۔ ان کو تو ہم نے ہمیں دیکھی ہے پیدا کیا ہے بلکہ آپ (قدوس  
 علیہ السلام) تعجب کر رہے ہیں اور یہ لوگ جسے کرتے ہیں اور اب ہمیں سمجھ



وَكُلُّ أَوْدَاقٍ خَيْرٌ مِّنْ رَّيَّا

اس کے سامنے ہر شخص کا بڑائی اور لاچاری سے جاننے والے (۱۱) ہے۔ (نمل ۶۷)

اور ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ  
فَظَرُّهُمْ إِلَىٰ حَرٍّ أَوَّاهٍ

جو لوگ میری عبادت سے سرکش کرتے ہیں وہ نکیل اور رومہ میں جہنم میں  
جائیں گے۔ (المومن ۶۰)

جس قیامت کو یہ منکرین و مشرکین محال کھڑے ہیں وہ تو اللہ پر بہت آسان ہے اور ان کا  
وہ پارہ زندہ و تر کے اٹھا جائے گا۔ جس کی وجہ کا کفر ہے تو کہ جلد و قلوب مولانا اور امت اور  
سچی جس کوئی کہ سب لوگ قبروں سے نکل کر اپنے ربوں کے اور فی امت کے سوزناں مظلوم ہیں نہیں  
کے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۶-۱۱۰)

## مشرکین حشر کا انجام

وَقَالُوا يَتَّبِعُنَا هَذَا يَوْمَ الدِّينِ ۚ هَذَا يَوْمُ الْقِيَامِ الَّذِي كُنْتُمْ  
بِهِ تُكَذِّبُونَ ۚ أَكُفِّرُوا كَذِبَكُمْ أَمْ لَكُمْ ظُلْمٌ أَعْظَمُ وَتَأْتِيكُمُ  
الْعَذَابُ لَمَّا كُنْتُمْ فِي ظُلُمٍ أَمَّا يَوْمَ تَأْتِي سُيُوفُ الْمُجِيبِ  
وَيَقُولُ هُمْ مَا ظَنَنَّا أَن لَّنَا قُوَّةٌ وَلَا نَتَصَوَّرُ أَن لَّنَا يَمْدُ  
الْيَوْمَ مُمْسِكِينَ ۚ

اور انہیں گے کہ ہمارے ظالمی۔ یہ تو جزا کا دن ہے۔ یہ تو اسی قیامت کا دن  
ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔ ظالموں! ان کے یہ مشرکوں اور ان کے  
معبودوں کو جمع کرو، اللہ کو چھوڑ دو، ان کی یہ عبادت کرتے تھے ان سب کو  
اور کیا فی راہ و کھانا اور ان کو روکے رکھو۔ چنگھن سے انہیں ہوا ان سے  
جو نہیں گئے۔ انہیں یہ بتایا ہے کہ تم ایک دور سے ان کو نہیں کرتے۔ بلکہ  
آج وہ سب کے سب قہر میں برآمد ہوں گے۔

تشریح: قرمت کے راء ہشت اولائی و تلخ لہر کھارشت انا امیدی کے ساتھ کہیں نے نہ پو  
 این بدے فان صدم عواست اس کا انہی نے ہم سے وعدہ کیا تھا اس وقت فرحتی ان کی نہ مت  
 ہرحال کے ہے ان سے ان کے کہ روحی ایسے کا وہ ہے جس و تم سچ نہیں مانتے تھے اور جس کو  
 محض بنایا کرتے تھے۔ ان کے تعویذ کی طرف سے فرحتیوں کو غلہ بڑا کر ان کے قلب کو انہوں سے  
 اللہ کے ساتھ دوسروں کو شاید ختم نہرا ہے وہ غم کیا تھا ان کے بھائی بدوں میت ایک مذبح کو  
 درجن چھٹی بنی ان کو بنانے سے روک دیتے تھے۔ پھر ان سے وہ ختم کا دست اٹھا دیا۔ جیسے مایا

وَنَحْنُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عَمِيَائٌ وَلَكُمُ أَصْحَابٌ  
مَّا أُولَئِكَ جَزَاءُ كَلِمَةٍ كُذِّبَتْ رَدُّنَهُمْ سَجِيدًا

اور ہم انہیں ان کے مرنے کی بجائے جہاد کے لئے بھیج کر کے جہاد کریں گے۔ یہ بھی ان کی سزا ہے۔ (سورۃ ابراہیم: ۱۲۵)

اسی کے بعد مدد خانی فرما کر کاکہ کو چھوڑ کر انجم کے پاس گھڑا کر دیا کہ ہمارا من ہے ہمارے  
 پرانے گھر میں۔ بھران سے کہا کہ کاکہ جس طرح تم دنیا میں ایک دوسرے کے حامی اور مددگار تھے  
 آج ایک دوسرے کی مدد سے بھی آ رہے۔ اس دن یہ ہے خیران جہاں کے وہ غم دور ہو گئے۔

کفار کا ایک دوسرے کو انعام دینا

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا كُنُفًا  
تَأْتُوهُمْ مِنَ الْبَیِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَ  
مَا كَانُوا لَنَا بِعَبِيدٍ ۚ مِنْ سَبْحَتِهِمْ قَوْمًا طَائِفِينَ ۚ  
فَحَقَّ عَلَيْهِمُ اقْوَالُ رَبِّهِمْ ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْكَافِرِينَ ۖ  
لُعْنَةُ الْمُغْرِبِينَ ۖ وَلَئِنْ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الْعَذَابِ مِثْرَةٌ ۖ لَا  
يَكُنْ لَهُمْ تَفْعُلٌ ۚ وَالْمُغْرِبِينَ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا إِزَاقِيلَ ۚ ثُمَّ لَمَّا دُلُّوا  
إِلَىٰ ذُنُوبِهِمْ يَنْسَجِدُونَ ۚ وَيَقُولُونَ إِنَّا لَا نَدْبَرُ ۚ إِنَّمَا  
نُفِخَ فِي سَافِرٍ فَجَحَنُوا ۚ





مگر جو اللہ کے مخلص بندے ہیں (ان پر اللہ کے احسانات اور نعمتیں) ان کے لیے رزق مقرر ہے (ان کے لیے) ۱۰۰۔ ۱۱۰۔ ۱۲۰۔ ۱۳۰۔ ۱۴۰۔ ۱۵۰۔ ۱۶۰۔ ۱۷۰۔ ۱۸۰۔ ۱۹۰۔ ۲۰۰۔ ۲۱۰۔ ۲۲۰۔ ۲۳۰۔ ۲۴۰۔ ۲۵۰۔ ۲۶۰۔ ۲۷۰۔ ۲۸۰۔ ۲۹۰۔ ۳۰۰۔ ۳۱۰۔ ۳۲۰۔ ۳۳۰۔ ۳۴۰۔ ۳۵۰۔ ۳۶۰۔ ۳۷۰۔ ۳۸۰۔ ۳۹۰۔ ۴۰۰۔ ۴۱۰۔ ۴۲۰۔ ۴۳۰۔ ۴۴۰۔ ۴۵۰۔ ۴۶۰۔ ۴۷۰۔ ۴۸۰۔ ۴۹۰۔ ۵۰۰۔ ۵۱۰۔ ۵۲۰۔ ۵۳۰۔ ۵۴۰۔ ۵۵۰۔ ۵۶۰۔ ۵۷۰۔ ۵۸۰۔ ۵۹۰۔ ۶۰۰۔ ۶۱۰۔ ۶۲۰۔ ۶۳۰۔ ۶۴۰۔ ۶۵۰۔ ۶۶۰۔ ۶۷۰۔ ۶۸۰۔ ۶۹۰۔ ۷۰۰۔ ۷۱۰۔ ۷۲۰۔ ۷۳۰۔ ۷۴۰۔ ۷۵۰۔ ۷۶۰۔ ۷۷۰۔ ۷۸۰۔ ۷۹۰۔ ۸۰۰۔ ۸۱۰۔ ۸۲۰۔ ۸۳۰۔ ۸۴۰۔ ۸۵۰۔ ۸۶۰۔ ۸۷۰۔ ۸۸۰۔ ۸۹۰۔ ۹۰۰۔ ۹۱۰۔ ۹۲۰۔ ۹۳۰۔ ۹۴۰۔ ۹۵۰۔ ۹۶۰۔ ۹۷۰۔ ۹۸۰۔ ۹۹۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۹۰۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۹۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۹۰۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۹۰۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۹۰۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۹۰۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۹۰۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷۲۰۔ ۱۷۳۰۔ ۱۷۴۰۔ ۱۷۵۰۔ ۱۷۶۰۔ ۱۷۷۰۔ ۱۷۸۰۔ ۱۷۹۰۔ ۱۸۰۰۔ ۱۸۱۰۔ ۱۸۲۰۔ ۱۸۳۰۔ ۱۸۴۰۔ ۱۸۵۰۔ ۱۸۶۰۔ ۱۸۷۰۔ ۱۸۸۰۔ ۱۸۹۰۔ ۱۹۰۰۔ ۱۹۱۰۔ ۱۹۲۰۔ ۱۹۳۰۔ ۱۹۴۰۔ ۱۹۵۰۔ ۱۹۶۰۔ ۱۹۷۰۔ ۱۹۸۰۔ ۱۹۹۰۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۱۰۔ ۲۰۲۰۔ ۲۰۳۰۔ ۲۰۴۰۔ ۲۰۵۰۔ ۲۰۶۰۔ ۲۰۷۰۔ ۲۰۸۰۔ ۲۰۹۰۔ ۲۱۰۰۔ ۲۱۱۰۔ ۲۱۲۰۔ ۲۱۳۰۔ ۲۱۴۰۔ ۲۱۵۰۔ ۲۱۶۰۔ ۲۱۷۰۔ ۲۱۸۰۔ ۲۱۹۰۔ ۲۲۰۰۔ ۲۲۱۰۔ ۲۲۲۰۔ ۲۲۳۰۔ ۲۲۴۰۔ ۲۲۵۰۔ ۲۲۶۰۔ ۲۲۷۰۔ ۲۲۸۰۔ ۲۲۹۰۔ ۲۳۰۰۔ ۲۳۱۰۔ ۲۳۲۰۔ ۲۳۳۰۔ ۲۳۴۰۔ ۲۳۵۰۔ ۲۳۶۰۔ ۲۳۷۰۔ ۲۳۸۰۔ ۲۳۹۰۔ ۲۴۰۰۔ ۲۴۱۰۔ ۲۴۲۰۔ ۲۴۳۰۔ ۲۴۴۰۔ ۲۴۵۰۔ ۲۴۶۰۔ ۲۴۷۰۔ ۲۴۸۰۔ ۲۴۹۰۔ ۲۵۰۰۔ ۲۵۱۰۔ ۲۵۲۰۔ ۲۵۳۰۔ ۲۵۴۰۔ ۲۵۵۰۔ ۲۵۶۰۔ ۲۵۷۰۔ ۲۵۸۰۔ ۲۵۹۰۔ ۲۶۰۰۔ ۲۶۱۰۔ ۲۶۲۰۔ ۲۶۳۰۔ ۲۶۴۰۔ ۲۶۵۰۔ ۲۶۶۰۔ ۲۶۷۰۔ ۲۶۸۰۔ ۲۶۹۰۔ ۲۷۰۰۔ ۲۷۱۰۔ ۲۷۲۰۔ ۲۷۳۰۔ ۲۷۴۰۔ ۲۷۵۰۔ ۲۷۶۰۔ ۲۷۷۰۔ ۲۷۸۰۔ ۲۷۹۰۔ ۲۸۰۰۔ ۲۸۱۰۔ ۲۸۲۰۔ ۲۸۳۰۔ ۲۸۴۰۔ ۲۸۵۰۔ ۲۸۶۰۔ ۲۸۷۰۔ ۲۸۸۰۔ ۲۸۹۰۔ ۲۹۰۰۔ ۲۹۱۰۔ ۲۹۲۰۔ ۲۹۳۰۔ ۲۹۴۰۔ ۲۹۵۰۔ ۲۹۶۰۔ ۲۹۷۰۔ ۲۹۸۰۔ ۲۹۹۰۔ ۳۰۰۰۔ ۳۰۱۰۔ ۳۰۲۰۔ ۳۰۳۰۔ ۳۰۴۰۔ ۳۰۵۰۔ ۳۰۶۰۔ ۳۰۷۰۔ ۳۰۸۰۔ ۳۰۹۰۔ ۳۱۰۰۔ ۳۱۱۰۔ ۳۱۲۰۔ ۳۱۳۰۔ ۳۱۴۰۔ ۳۱۵۰۔ ۳۱۶۰۔ ۳۱۷۰۔ ۳۱۸۰۔ ۳۱۹۰۔ ۳۲۰۰۔ ۳۲۱۰۔ ۳۲۲۰۔ ۳۲۳۰۔ ۳۲۴۰۔ ۳۲۵۰۔ ۳۲۶۰۔ ۳۲۷۰۔ ۳۲۸۰۔ ۳۲۹۰۔ ۳۳۰۰۔ ۳۳۱۰۔ ۳۳۲۰۔ ۳۳۳۰۔ ۳۳۴۰۔ ۳۳۵۰۔ ۳۳۶۰۔ ۳۳۷۰۔ ۳۳۸۰۔ ۳۳۹۰۔ ۳۴۰۰۔ ۳۴۱۰۔ ۳۴۲۰۔ ۳۴۳۰۔ ۳۴۴۰۔ ۳۴۵۰۔ ۳۴۶۰۔ ۳۴۷۰۔ ۳۴۸۰۔ ۳۴۹۰۔ ۳۵۰۰۔ ۳۵۱۰۔ ۳۵۲۰۔ ۳۵۳۰۔ ۳۵۴۰۔ ۳۵۵۰۔ ۳۵۶۰۔ ۳۵۷۰۔ ۳۵۸۰۔ ۳۵۹۰۔ ۳۶۰۰۔ ۳۶۱۰۔ ۳۶۲۰۔ ۳۶۳۰۔ ۳۶۴۰۔ ۳۶۵۰۔ ۳۶۶۰۔ ۳۶۷۰۔ ۳۶۸۰۔ ۳۶۹۰۔ ۳۷۰۰۔ ۳۷۱۰۔ ۳۷۲۰۔ ۳۷۳۰۔ ۳۷۴۰۔ ۳۷۵۰۔ ۳۷۶۰۔ ۳۷۷۰۔ ۳۷۸۰۔ ۳۷۹۰۔ ۳۸۰۰۔ ۳۸۱۰۔ ۳۸۲۰۔ ۳۸۳۰۔ ۳۸۴۰۔ ۳۸۵۰۔ ۳۸۶۰۔ ۳۸۷۰۔ ۳۸۸۰۔ ۳۸۹۰۔ ۳۹۰۰۔ ۳۹۱۰۔ ۳۹۲۰۔ ۳۹۳۰۔ ۳۹۴۰۔ ۳۹۵۰۔ ۳۹۶۰۔ ۳۹۷۰۔ ۳۹۸۰۔ ۳۹۹۰۔ ۴۰۰۰۔ ۴۰۱۰۔ ۴۰۲۰۔ ۴۰۳۰۔ ۴۰۴۰۔ ۴۰۵۰۔ ۴۰۶۰۔ ۴۰۷۰۔ ۴۰۸۰۔ ۴۰۹۰۔ ۴۱۰۰۔ ۴۱۱۰۔ ۴۱۲۰۔ ۴۱۳۰۔ ۴۱۴۰۔ ۴۱۵۰۔ ۴۱۶۰۔ ۴۱۷۰۔ ۴۱۸۰۔ ۴۱۹۰۔ ۴۲۰۰۔ ۴۲۱۰۔ ۴۲۲۰۔ ۴۲۳۰۔ ۴۲۴۰۔ ۴۲۵۰۔ ۴۲۶۰۔ ۴۲۷۰۔ ۴۲۸۰۔ ۴۲۹۰۔ ۴۳۰۰۔ ۴۳۱۰۔ ۴۳۲۰۔ ۴۳

مجلس المدینہ، اتحاد اہل کھنہ، عربی میں لاکھ ہزار میں جی تو کہتے ہیں جو بھوک کی ضرورت، نفع کرنے کے لیے نہیں جو عورت حاصل کرنے کے لیے بھوک جاتے۔

مقرر: ثمنیت۔ واحد: مقرر۔

شکاس      ایس چام بولیا تب بھرا ہوا ہو۔ تہ کنو۔

معنی: ہوا، آواز، آواز کی روشنی، ہوا کی روشنی۔

غزل : ثرالی : دہرہ خرم چرانا۔ مصدقہ کے نام سے مشہور ہے۔

خبر فہون اور ہکائے چائیں سے وہ ہوش ہوا میں کے ۔ لفظ سے مضامین مجاہد ۔

قصرت نیکی نظر رکھنے والوں اور کمالیوں کا حصہ ہے۔ قصرت سے بڑھ کر مقابل

[illegible]

فِيهَا وَلَا تَعْمَىٰ ۖ وَأَلْكَ لَا تَطْمَئِنُّ  
فِيهَا وَلَا تَنْجَىٰ ۖ

وَقَالَ اِيَّا (اے) جس نے نہ بھوکا رہے گا اور نہ ہی وہ جو کہ نہ قاتلوں میں بیجا  
رہے اور نہ صاحب سے تلخ فاقہ کا۔ (۱۹، ۱۸)

رزق معلوم کی تمیہ میں کئی قواب س





ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا، دو مجھ سے بہتر تھا۔  
 کہہ کر یا تو بھی (قیامت کے آئے گا) یقین رکھنے والوں میں سے ہے۔ جب  
 ہم سر کر رہی اور بڑیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم بڑا دے جائیں گے۔  
 وہ کہے گا کہ یہ تم (اس کو) بھانک کر دکھا چکے ہو۔ سورہ فہم بھانکے گا تو  
 اس کو جنم کے پکڑوں گا (جہنم) دیکھے گا۔ (جہنم کئے وہاں) کہے گا خدا کی قسم  
 تو نے تو مجھے بہادری کر دیا تھا اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی  
 لاخود لوگوں میں سے ہوتا۔ کیا اب ہم نہیں مریں گے سوائے یہی بار مرنے  
 کے اور (ب تو) ہمیں مذہب بھی نہیں ملے گا۔ چٹک بھی تعلیم کامیابی ہے۔  
 انکس (کامیابی) کے لئے تمس کرنے والوں کو مل کر رہا ہے۔

قرین ساتھی۔ بہترین۔ مصاحب۔ جنت قرناء۔

معدنوں: بڑا دے ہوئے اور دے ہوئے۔ جہنم۔ دین سے اہم فعل  
 مقلدون مقلد ہونے والے اچھا نہ کر دیکھنے والے۔ ابتلاغ سے مرقع۔  
 نردین: تو مجھے جاک کرے گا تو مجھے نڑے میں ڈالے گا۔ ذائقہ سے مضارع۔

تشریح: جس جنت نہایت بے گمراہی اور غلط الہامی کے ساتھ جنت کے بلا خانوں میں نیکوں پر  
 ٹپکے لگائے آئے سانسے جیسے ہوئے ہوں گے۔ پر ہی جنال عدم خدمت پر ہامور ہوں گے اہم قسم کے  
 کمانے اور طرح طرح کی لذتوں سے بہرہ مند ہوں گے۔ اس وقت وہ تفریح مٹی کے لیے ایک  
 دوسرے سے دین کے بعض واقعات کا ذکر کریں گے۔ اس وقت اہل جنت میں سے ایک شخص کہے گا  
 کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا منکر تھا اور مجھے آخرت یقین رکھنے کی  
 وجہ سے خدمت کیا کرتا تھا اور اسکی بھانک تھا۔ وہ تسخیر کے طور پر مجھ سے کہتا تھا کہ کیا تو اس وقت کو مانتا  
 ہے کہ جب ہم سر کر رہی اور بڑیاں ہوں گی تو پھر بھی ہمیں دوبارہ زندہ کر کے جہنم  
 میں لے کر دے گا۔ ایسا ہونا تو بہت ہی عجیب اور عجب اور حیران کن ہے۔ میرا یہ ساتھی مجھے بھی اپنے  
 راستے پر چلا کر چاہتا تھا۔ یقیناً وہ دن تھا چاہے کہ۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اسکیوں کہ وہ کس کو  
 میں نے۔ پھر وہ جنتی اپنے ہار خانے سے بھانک کر اور اس میں دیکھے گا تو اس کا دوست اس کو جنت کے  
 امہ میں نظر آئے گا۔ یہ حال دیکھ کر جنتی کو حیرت ہوگی اور اللہ کا فضل و احسان یاد آئے گا اور کہے گا کہ



تہ ہوگا۔ یہ بھی ایک عذاب ہوگا جس میں ان کو مبتلا کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دی جانے والی جن نعمتوں کا ذکر کیا ہے وہ ان کو بالکل ابتدائی طور پر دی جائیں گی۔ اس کے بعد ان کو کیا عطا کیا جائے گا وہ عقل و فہم کی رسائی سے باہر ہے اسی طرح دوزخیوں کو ابتدائی طور پر زقوم دیا جائے گا۔ اس کے بعد کیسا کیسا عذاب ہوگا اس کو سمجھنا عقل کی رسائی میں نہیں۔ پھر فرمایا کہ ہم نے اس زقوم کے درخت کو کافروں کے لیے دنیا میں آزمائش اور آخرت میں عذاب بنادیا۔ کفار نے جب زقوم کے بارے میں سنا تو حسرت کے طور پر کہنے لگے کہ آگ میں درخت کیسے آگے گا اور اگر آگ آیا تو باقی کیسے رہے گا، آگ تو درخت کو جلائے والی ہے۔ غرض زقوم کا درخت بھی ایک آزمائش ہے۔ مومن تو اس کا حال سن کر ڈر گئے اور کافر اس کا تسخیر کرنے لگے۔ (مظہر ۷/۱۱۸، ۱۱۹)

## اہل دوزخ کا حال

۶۳-۷۴: **إِنَّهَا شِعْرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۖ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ دُرُّ مُسْتَبِطٍ ۚ فَإِنَّهُمْ لَا يَخْلَوْنَ مِنْهَا فَمَلَأْتُونَهَا ابْطُونًا ۚ ثُمَّ إِنَّ لَكُمْ عَلَيْهَا لَسُوءًا مِنْ حَيْمِيمٍ ۚ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَا إِلَى الْجَحِيمِ ۚ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ۖ فَهُمْ عَلَىٰ آثَرِهِمْ يُهْرَعُونَ ۚ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ الْكَلْبُ الْأَوَّلِينَ ۖ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُتَدَبِّرِينَ ۚ لَا يَعْبَادُ اللَّهَ الْمُخْلِصِينَ ۚ**

جنگ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہہ میں سے نکلتا ہے۔ اس کے ٹوٹے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں۔ جنگ (اہل جہنم) اسی کو کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے اوپر ان کو کھول دیا جائے گا (چپ میں) مٹا کر دیا جائے گا۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہی کی طرف ہوگا۔ جنگ انہوں نے اپنے آپ کو اجداد کو گمراہ پایا اور یہ بھی انہی کے نقش قدم پر دوڑتے رہے اور ان سے پہلے بھی بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور جنگ ہم



قوم پر چلتے رہے۔ ان سے پہلی اسیوں میں بھی اکثر لوگ تم کو روہاوتے۔ وہ بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ ان میں بھی رسول آتے تھے جو ان کو گمراہی کے انجام سے باز کرتے اور خبردار کرتے تھے مگر انہوں نے نہ حق کو قبول کیا اور نہ گمراہی سے باز آئے۔ مگر ان کے دل کا کیسا انجام ہو گا اور وہ کیسے تیار و برپا کر اسے گئے۔ سوائے اللہ کے کھلے بندوں کے جو اپنے ایمان و غلامی کی وجہ سے دلہی خطاب اور برے انجام سے محفوظ رہے۔ (سفری ۱۸، ۱۱۹، ۸)

## حضرت نوح کا واقعہ

۸۲۔۷۵ وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِيْعَهُمُ الْمُجِيبُوْنَ ۝ وَخَیْنَدَا وَعَدًا مِنَّا ۝ وَتَرٰکُنَا عَلَیْکُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبٰقِیْنَ ۝ وَتَرٰکُنَا عَلَیْکُمُ الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَمِعَ عَلٰی لُوحٍ فِی الْعِلْیِّیْنَ ۝ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ثُمَّ اَخْرَجْنَا الْاٰخِرِیْنَ

اور نوح نے ہمیں نڈا دیا اور (لوگو!) ہم سے وعدہ کیا کہ ان کو مار دے گا اور ہم نے اس کو اور اس کی چروائی کرنے والوں کو عظیم مصیبت سے بچا لیا اور ہم نے صرف انہی کی نسل کو باقی رہنے دیا اور بعد میں آئے انہوں میں ہم نے ان کا (ذکر خیر) کر دیا۔ نوح پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔ ہم محسنوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ بیشک وہ کارہے جو ان بندوں میں سے تھے۔ پھر ہم نے دوسروں کو گمراہ کر دیا۔

تشریح: مگر شد آیات میں سابقہ امتوں کی گمراہی کا اجمالی ذکر تھا۔ اس آیت میں ان کے بعض واقعات کی کچھ تفصیل ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پہلے ان کی قوم کو گمراہ ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا جو ان میں سارے سے نوسو سال تک رہے اور ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہے مگر قوم اپنی گمراہی پر قائم رہی اور حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو سخت ایذا دینی لگی رہی۔ ان میں سے چند لوگوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کو وحی کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ جو لوگ ایمان لانے والے تھے وہ ان کے آپ

تو مکہ والے کافروں میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی

رَبِّ لَا تَذَرْنَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ الْكَافِرِينَ حَتَّى تَذَارَا ۝

اے میرے رب! کافروں کا نشانہ والا ایک ٹکڑا بھی زمین پر نہ چھوڑ۔ (نوح ۲۶)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو قوم کے پانچوں پہنچنے والے لوگوں اور تکالیف سے بچا دیا۔ انہی کی مدد سے دنیا کو آباد کیا اور ان کا ذکر خیر بعد میں آنے والی دستوں میں باقی رکھا۔ لوگ ہمیشہ ان پر سلام بھیجتے رہیں گے اور ان کی قبر میں جان کرتے رہیں گے۔ جو لوگ ظلم کے ساتھ ہماری عبادت اور اطاعت پر مجب جاتے جیسا کہ ہم ان کی طرح بعد والوں میں ان کا ذکر خیر ہمیشہ کے لیے باقی رکھتے ہیں۔ یقیناً حضرت نوح علیہ السلام اللہ سے مومن بندوں میں سے تھے اسی لیے وہ اللہ سے ٹکرے محفوظ رہے۔ پھر اہل ایمان کے سوا ہم نے تمام کافروں کو غرق کر دیا۔ (ابن کثیر ۱۲/۳)

## حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ

۸۳۔ ۸۴۔ وَإِذْ مِنْ شَيْعَتِهِ أَنْذَرْنَاهُ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ رَبُّكَ فَتُلْقِيَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ۚ وَإِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۚ قَالُوا نَحْنُ عَابِدُونَ لَشَيْئٍ بَدَأَ قَوْمٌ لَنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ

يُشْرِكُونَ ۚ قَالُوا قَدْ كُنَّا خَلْقًا مَعَكُمْ يَوْمَ بَرَأَ الْغَالِثِينَ ۚ

اور اسی (نوح) کی راہ پر چلنے والوں میں سے ایزد بھیج دیا تھا۔ جب وہ

اپنے رب کے پاس قلب تسلیم نیکر آئے اور اپنے باپ اور اہل قوم سے کہہ کر تم

کس کی عبادت کرتے ہو؟ کیا تم اللہ کے سوا بھوت سوت کے سمجھو تو کو

چاہتے ہو پھر وہ اہلین کے دہ سے میں تمہارا تپ خیال ہے؟

شبیعتہ اس کے رفیق اس کے گرد۔ جمع افساح۔ عربی میں اس مرد و یا عادت کو شبیعہ کہتے ہیں

جس کے افراد کے بنیادی نظریات دو طور طریق کیساں ہوں۔

۸۵۔ فَنُفِثَ فِي السَّمَاءِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ

تشریح: بلاشبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت نوح علیہ السلام کے مین اور ان کے طریقے پر

تھے۔ انہوں نے بھی حضرت نوح علیہ السلام کی طرح مکہ میں کی ایذاں پر صبر کیا اور تو حسیہ الہی پر عبادت

۱۱۹۔ ۱۲۰۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو غرق ہونے سے بچایا اسی طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلتے سے بچایا۔

۱۲۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ بنی شریکین کے سامنے اس وقت کا حال بیان کیجئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دل کو اللہ کے سوا دوسروں کی محبت اور نیکیوں سے خالی کر کے اپنے دل کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے جو بات پرست تھے پوچھا کہ تم کس دینیات چیز کی عبادت کرتے ہو؟ یہ تم اللہ کو چھوڑ کر جس نے اور باطن مبیہوں کو پوجنا ہو اور ان کی پرستش میں لگے ہو؟ پھر جو ساری کائنات کا رب اور قہقہ، لکھ و خلیق ہے اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ تم نے جو اس کی عبادت کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا شریک قرار دے رکھا ہے تو کیا تم اس کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔

یہاں تھک کر قلب سیم کر کر اس طرف اشارہ کیا کہ اللہ کی کوئی عبادت اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک کہ عبادت کرنے والے کا دل خدا خدا اور خاص خیالات سے پاک نہ ہو، خواہ عبادت کرنے والے نے اس میں کتنی ہی محنت و مشقت اٹھائی ہو۔ اسی طرح اگر عبادت کرنے والے کا منہ اللہ کی خوشنودی کی بجائے دکھاو و ٹولہ کی منعت پر توجہ دے تو وہ عبادت بھی قابل قبول نہیں۔ حضرت ابراہیم کا اللہ کی طرف متوجہ ہونا بنی سب باتوں سے پاک تھا۔ (معارف القرآن از مفتی محمد شفیع ج ۳ ص ۸۰)

## حضرت ابراہیم کا حیلہ

۱۱۹-۱۲۰: فَتَنَّا نُفُورًا فِي النُّجُومِ ۖ فَقَالَ لِي سَعِيدٌ فَأَتَوْكُمُوهُ عَنَاءً مَّرِيدِينَ ۖ فَرَأَىٰ لِي زُلُمَاتٍ فَقَالَ أَكَلْنَا طَعَامًا ۖ مَا لَكُمْ زَلَمَاتٍ ۖ فَرَأَىٰ عَلَيْهِمْ هَٰؤُلَاءِ إِلَٰهِي ۖ فَاقْبَلُوا إِلَٰهِي يَزُكُّونَ ۖ قَالَ تَقْبَلُونَ مَا أَخْلَلَكُمْ ۖ وَبَلَدٌ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۖ قَالُوا: إِنَّمَا زُلُمَاتُنَا مَا خَلَقُوا فِي السَّمَاءِ ۖ فَارْكَبُوا بِهِ سَرَّابًا فَجَعَلْنَاهُمْ لَٰسَةً غَلِيظَةً ۖ

پھر میں (ابراہیم) نے انھوں کو ایک ٹھکانے والی آگ میں جلتے میں ڈال دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ سب اس کو چھوڑ کر جیسے تھے۔ پھر وہ من جوں نے پوچھے کہ

(ان کے مانتے، کئے ہوئے کھانے، کچھ کرنا) کہتے تھے کہ تم کھاتے کپاتے  
نہیں، تمہیں یہ بتایا ہے کہ، کچھ بھی نہیں۔ پھر انہیں دیکھو کہ ان کو  
مارنے (قوت دینے) گئے۔ پھر وہ (بڑے ہمت اور افسانہ نویس  
اور اہم) کے پاس آئے۔ اور انہیں بتا دیا کہ یہ تمہاری قوم ہے جو تم  
کو ترانے بولتا ہے کہ تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا  
ہے۔ وہ کہتے تھے کہ براہیم کے لیے ایک درخت تھا اور اس کو کھنکھراتی  
آواز میں ڈال دیا۔ انہوں نے براہیم کے ساتھ ایک چال چل چلی اور  
نے انہیں کو بچا رکھا۔

سفینہ۔ چار۔ سفینہ سے صفت شب

وہ جاکھسا۔ وہ بڑا شہر طور سے کیا اور دار نے کے لیے قوت دیا۔ (دفع سے منہ)

یوں کہ۔ اور کھاتے میں۔ اور دینے میں۔ رشتہ و رخصت سے منہ ر۔

تصنیف۔ قلم سے ہو۔ صفت سے منہ ر۔

کتبہ۔ خیر و برکت، طریب، چلن۔ معدودہ

تشریح: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ بہت پرست ہونے کے ساتھ ساتھ ترہ  
پرست بھی تھے۔ وہ کہتے کہ انہوں نے ہمیں تعریف کی ہے اور ایک خدا میں میں تمہارا تیرا کرتے  
تھے۔ جب وہ خدا میں آئے تو ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی نشان کشی کی، صحت دئی  
کہ شاخ وہ جیش میں اس کے ساتھ رو کر ان کے دین سے تڑپا رہی تھی اور اپنے دین کی بہت تشنہ  
پھوڑا رہی۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا روزہ بچھا اور تھا۔ وہ چاہے تھے کہ وہ قوم ہاشم میں چل  
جائے تو وہ ان کی عبادت گاہوں میں جا کر ان کے بتوں کو توڑ دیں گے۔ ان طرح جیش سے۔ انہوں  
آواز دیا۔ اپنے سرداروں کی ہے ان کی فوجیں دیکھیں۔ انہوں نے تو شاخ ان میں سے اٹھل کے ان میں  
اسان ہو۔ اور وہ شک سے توڑ کر ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم سے کہا کہ  
میں تمہارا کروں۔ وہ لوگ چونکہ تیار پرست تھے وہی لیے حضرت ابراہیم۔ نے پہلے تیار کر ستاروں کو  
دیکھ کر کہا کہ میں تیار ہوں۔ حضرت ابراہیم نے اپنی بیوی کے بارے میں بتاتے ہوئے بتا دیا کہ  
صرف اس لیے دیکھا تھا کہ تمہارا ہے لیکن کر میں کہ وہ اپنی بیوی کے بارے میں جو دیکھ کر۔ ہے



جس وہ کوئی چیز نہیں بلکہ وہ سب بات ہے اور ساروں کے ہیں یہ خود کہنے سے کہہ رہے ہیں۔ یہی ضرورت کے لیے زیادہ کاغذ احماد تھا۔ وہی لیے انہوں نے حضرت ابراہیم کی بات پر یقین کر کے ان کے ساتھ چنے پر اصرار نہ کیا اور ان کو وہیں چھوڑ کر خود جہنم میں چلے گئے۔ جہنم میں جاتے وقت وہ بتوں کے سامنے کھانے کی اشیاء رکھ گئے تاکہ وہ سب کچھ کھا لیں۔

ان کے جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے میں داخل ہو گئے اور من کے جہودوں کی طرف متوجہ ہو کر شہر کے صحرے پر پہنچے گئے کہ یہ کدو سے برقیہ کا سامانہ دیکھتے ہیں تم ان کو کھاتے کیوں نہیں؟ قرعہ نہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بڑے بھگے نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم پر ولی قوت کے ساتھ بتوں کو توڑنے لگے یہاں تک کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ سب قوم کے لوگ انہیں سے انہیں کہتے خانے میں داخل ہوئے تو بتوں کا کٹنا دیکھ کر کچھ کہنے لگے کہ یہ کام حضرت ابراہیم ہی کا ہے یہ نہ خود وہ قرعہ نہیں کھ سوز کر دیتے ہوئے حضرت ابراہیم کے پاس آئے انہوں نے بتوں پر ہنس کر کہنے لگے۔ حضرت ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم ان بتوں کی عبادت کرتے ہو ان کو تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔ جو چیز تم اپنے ہاتھوں سے تراش کر دیتے ہو وہ معبود کیسے ہو سکتی ہے۔ جس جس طرح تمہاری ذات اللہ کی مخلوق ہے وہی طرح تمہارا ہے ہاتھوں کی بدلی ہوئی چیز یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ قوم کے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دائل کا کوئی جواب نہ دے سکے اور حج ان پریشان ہو کر کہنے لگے کہ ایک جڑا آتش خانہ بنا کر اس کی بجائی ہوئی آگ میں اس کو ڈال دو۔ غرض حضرت ابراہیم کی قوم نے ان کے ساتھ جو برائی کر لی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں کا کاسوڑ مراد و روز کیل و رسد کیا اور اپنے غلطی کی مدد فرما کر ان کی برائی اور شرارت سے بچا لیا اور ان کی زبان کا آگ کو حضرت ابراہیم کے لیے بارگاہ بیمار بنادیا۔ اگلے ہی صریح نصیحت کے لیے دیکھئے تفسیر سورۃ انبیاء آیات ۵۱-۵۷۔

(سورۃ الفرقان مطلقہ ص ۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-

قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِذَا دُعِيتُ مِنَ  
الْأَضْيَافِ إِنَّكَ فَتَمَنَّى تُلَاقِيَهُمْ وَلَهُمْ لَاقِيَةٌ  
أَوْ يَزِيدُكُمْ ۖ قَدْ صَلَّيْتُ لَكُمْ الْوُجُوهَ وَإِن كُنتُمْ  
تُحِبُّونَ ۝

جب حضرت جنس علیہ السلام انکی حرکت کو پہنچ گئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے روبرو پہنچنے پر سے اودھام کاٹ میں ان کا ہاتھ نہ لے لئے تو ایک دن حضرت ابراہیم نے اپنے سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے اپنے گھر پر ہوں سو تجھی پر رہنے ہے۔ جنس نے ایسا ہی کیا۔ چہ چتا ہے کہ یہ خواب آپ کو سواڑ میں روز خلک دکھایا گیا۔ انہی جہم اسلام کا خواب ہو گیا اسی روز ہے اس لیے اسی کی قلیل دایہ ہوئی ہے۔ حضرت ابراہیم کی دست میں کہ حضرت اسماعیل نے خواب میں کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو قسم دیا گیا ہے آپ اس کو پورا کرنا چاہیے جس سے وہ قسم اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوں۔ اللہ اللہ آپ مجھے میرے کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے اللہ کے قسم کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ آپ نے ان کو نہ لے لیے بیٹے و پستانی کے علی لاد و اور حق پر چھری پھیر دی تو اللہ تعالیٰ نے چھری کو داغ کرنے سے روک دیا۔ حضرت ابراہیم کو تو اندر ہی کہ وہ شہر میں خواب کا کرنا چاہا یعنی اللہ کے حکم کی قلیل میں جو کہ قسم سے کر کے کا تھا اس میں تم نے کوئی کر نہیں ادا کی۔ جب کوئی شخص اللہ نے قسم کے آگے سر تسلیم خم کرنے اپنے بندہ کو قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم اسے دعویٰ تکلیف سے بھی چھینتے ہیں اور اس کو آخرت کا اجر و ثواب عطا فرمادیتے ہیں۔ ہم سبکی کرنے والوں کو ہی ملے جتا دیتے ہیں۔

(عنبر ص ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲)

## ذبح عظیم

۱۱۶-۱۱۳ إِنَّ هَذَا لَهَوٌ ابْتَوَاهُ الْمُبِيعُونَ ۝ وَقَدْ يَنْبَغِي بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝  
وَكُنَّا عَلِيمُونَ بِذَلِكَ ۝ سَلَوْنَا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَلِكَ  
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ يَسْتَدْعِي وَيَبْأُو كَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَ  
بَشِّرْهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۝ يَبَيِّنُ ۝ الضَّالِّينَ ۝ وَهُوَ كَذَّابٌ ۝ وَ  
يُسْحِقُ ۝ مِنْ دُونِهِمَا مُحْسِنٌ ۝ وَكَفَّ أُولَهُمْ بِتَفْسِيرٍ مُبِينٍ ۝

وہ حقیقت یہ کہلا، آسمان تھا اور ہم نے ان کے بدلے میں ایک جہاں ہی دے  
دیا اور ہم نے ان کے بعد انہی دلوں میں ان کا ذکر خیر دیا تھا۔ اور انہی  
پر سلام ہو۔ سبکی کرنے والوں کو ہم ہی ملے جتا دیتے ہیں۔ (صفحہ ۱۱۶)



نے ان دونوں کو دھت کرنا شروع کیا۔ ان کو یہ خبر ہوئی کہ ان کو یہ خبر ہے۔ میں نے کہا کہ انہوں نے ان دونوں کے بعد آئے والوں میں اپنا کوا کر لیا۔ دینی لکھا کہ میں اور پاروں پر سام ہو۔ ہم ایک لوگوں کو اسی طرح ہت کر رہے ہیں۔ تجلیہ دونوں کا دے سوئی بدوں میں سے ہے۔

الکذاب۔ کرب الخی یخرب۔ میں نکرواؤں۔

الفسسہ۔ بیان کرنے والی، واضح ثابت والی روشنی۔ امتیاز سے سرفراز۔

تشریح: ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام پر اپنے انوار کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت موسیٰ و ہارون کو نبوت و رسالت سے مزا و مہمانت عطا فرمایا اور باطنی سے سرلہا فرمایا۔ ان دونوں اور ان کی قوم بھی بنی اسرائیل کو نہ صرف فرعون کی قادی اور اس کے نطفہ و ستم سے نجات دی بلکہ ان کو آجین چاہیہ: یا تو فرعون کو غرق کر کے بنی اسرائیل کو نئے اصول و احکامات وراثت عطا کیا۔ پھر دونوں کو ایک واضح اور روشن کتاب یعنی تورات دی جس میں احکام الہی صاف صاف اور واضح طور پر بیان کئے گئے تھے۔ دونوں کو سید عارفانہ عطا فرمایا جو سزا و عقوبت پہنچانے والا تھا۔ اور ان کے بعد اسی آیتوں میں ان کا ذکر خیر قائم رکھا۔ سلام یہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام پر۔ بلاشبہ ہم اپنے ایک بندوں کو اسی طرح ہت کر رہے ہیں کہ ان کو تورات و قرآن کا حق ملایا ہے۔ یہی بدوں کے دے خاص خاص مسکن بدوں میں سے ہے۔

## حضرت الیاس کا واقعہ

وَاِتٰی الْاِیَّاسَ بَنُو النَّوَّاسِ ۝ اِذَا قَالَ یٰقَوْمِ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝  
 یَذْكُرُونَ بَعْلًا وَّ سَدْرًا ۝ اَحْسَنَ اَمَّا اِلٰهَیْنِ ۝ اَللّٰهُ رَبُّکُمْ وَ  
 رَبُّ اَبَائِکُمْ اَلَا وَلٰی ۝ فَذَکَّرُوْهُمْ فَاَنْهَمَ فَاَنْهَمُوْا ۝ اِلَّا اِیَّادَ  
 اِلٰہِی الْمَضٰیبِ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَیْکَ فِی الْاٰخِرِیْنِ ۝ اَسْمِعْ سَمِی  
 اِلَیَّ اَسْمِعْ ۝ اِنَّکَ لَمَعَ عِزِّی الْمُسْتَضِیْنِ ۝ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِکَ  
 الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

ایک ایسی ہی ظہیروں میں سے ہے۔ جب انہوں نے دینی قوم سے کہا کہ

نیا ترا (اللہ سے) نہیں آتے۔ نیا تم میں (نیک بات کا نام) کو پکارتے ہو۔  
اور اس سے بچنا خالق اللہ کو چھوڑنے کیلئے جو روز قیامت کو بھی وجہ ہے اور  
قیامت کے لئے۔ یہ دلائل کا ایک دہرہ ہے۔ ہوں لوگوں نے ان کو بھلا دیا۔ ان  
فقیہ مت کے ہیں (اور ادا ہے) میں (پندرہ دہے) انہیں سے حوائج اللہ  
کے تھیں بندوں نے اور کرنے ایسا (اور آخر) انہیں میں بھی باقی رکھا  
کو ایساں پر سلام ہو۔ ہم ایک قوموں کو ہی طرح بدل دیتے ہیں۔ بیشک وہ  
ہمارے سامنے بندوں میں سے تھے۔

تشریح: مجہور خطاب قرآن یک حضرت ایمان علیہ السلام: نبی سے کیا اسرائیل میں سے ہیں۔ حضرت  
موسیٰ کے بعد وہ حضرت آدمؑ کا پوتا، اُنکی علیہ السلام سے پہلے نماز۔ یہ۔ بلاشبہ حضرت ایساں علیہ  
السلام بھی رسولوں میں سے تھے جن کو ہم نے نبی اسم: انہیں کی طرف سے کیا تھا جو جس نبی سے کہہ دیتے  
تھے۔ حضرت ایمان نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ سے عذاب سے نہیں ڈرتے کہ بہترین خالق  
ہو کہ وہ چھوڑ کر کھل بات کو پوچھنے ہو اور اس سے اپنی حالتیں مانگتے ہو وہ لاکھ وہ ہالکی سے جس حرکت  
اور جب جو ہے پڑا ہے۔ تحقیقی خالق وہ لکھ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کا بھی پورا دیکھ رہے اور قیامت  
آگے آتا ہے اور اس کا بھی وجہ ہے۔ ان جہالت سے کہی ہے۔ اس کے کو کوئی مہارت کے اس کی نہیں۔  
ان قوموں نے حضرت ایمان جیسا آدمی نہ تھا۔ یہ نبی اس لیے قیامت کے دور میں ایسا  
نہ تھا اب جنہم کے لیے حاضر کیا جائے گا اس سے اللہ کے حکم بندوں کے جو توحید پر قائم تھے ان کا  
بندوں کو سوار ہیں جو سوار کر کے ان کو ان کے اہرام کے ساتھ جنت میں پہنچا دیا جائے گا جہاں وہ صیغہ  
بیشمار ہیں گے۔ ان کے ان سے بدعت ہے وہی قوموں میں بھی ان کا ذکر خیر قائم رکھا۔ اور یہ ایمان  
ہو بلاشبہ ہم اپنے ایک بندوں کو ہی طرح بدل دیتے ہیں۔ یقیناً حضرت ایمان ہمارے خاص خاص  
قوموں میں سے تھے۔ انہیں بھی حضرت ایمان ہی کا نام ہے۔

## حضرت لوطؑ کا واقعہ

وَأَن لُّوطًا لِّمَنِ التُّوسِعِينَ ذُرِّيَّتُهُ وَأَهْلُهَا أَجْمَعِينَ  
إِلَّا لِّجُورِ الْغَیْبِیِّیْنَ وَرَبُّهُمُ الْخَبِيرُ وَرَبُّكَ تَعْلَمُ  
عَنِتَّةَ الْمُجْرِمِیْنَ ذُرِّيَّتُكَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

وہ ایک لوط بھی رسولوں میں سے تھے۔ ہم نے انہیں اور ان کے قدام متعلقین کو نجات دی سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو جز سے اکھاڑ پھینکا (اسے مشرکین مکہ) ویکل تم تو (شام جاتے ہوئے) صبح کے وقت ان کی بستیوں کے پاس سے گزرتے ہو اور رات کو بھی۔ کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔

غُضُوْا: بڑھیا۔ بَعِ عَجَابَرٌ وَ غُضُوْا۔

غُضُوْا: پیچھے رہنے والے، باقی رہنے والے، تباہ ہونے والے۔ غُضُوْا وَ غُضُوْا سے اسم فاعل۔ ہم نے تباہ کر ڈالا، ہم نے اکھاڑ ڈالا۔ قَدْ مَسُوْا سے ماضی۔

تشریح: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چلتی بھتیجے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخفی رکھا کہ اہل سدوم کی طرف بھیجا تھا جو بت پرست تھے اور بد فعلیوں اور بے حیائیوں میں مبتلا تھے۔ جب قوم نے حضرت لوط کو جھٹلایا تو ان پر بھی اللہ کا عذاب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کے گھر والوں سمیت عذاب سے بچالیا سوائے ایک بڑھیا کے جو ان کی بیوی تھی اور قوم کے لوگوں کے ساتھ پیچھے رو گئی تھی۔ یہ بڑھیا بھی اپنی قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی۔

اسے اہل مکہ ایسا واقعہ تھا کہ اسے لیے خاص طور پر مقام بھرت ہے، کیونکہ تم تجارت کے لیے شام جاتے رہتے ہو اور سدوم کی بستی سرراہ واقع ہے اس لیے تم دن رات وہاں سے گزرتے ہوئے ان کی بستیوں کے کھنڈرات اور تباہی و بربادی کے آثار اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ کیا تمہیں ذرا بھی عقل اور سمجھ نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی کوئی ایسا ہی عذاب آجائے۔

## حضرت یونسؑ کا واقعہ

۱۳۸-۱۳۹ وَ اِنَّ يُّوْسُفَ لَمِّنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۳۸ اِذْ اَبٰى اِلٰى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۱۳۹ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝۱۴۰ فَالْتَقٰهُ الْغَمُوْمُ ۝۱۴۱ وَهُوَ كَيْدٌ ۝۱۴۲ فَلَوْلَا اَنَّهُ كَانَ مِنَ السُّبْحِيْنَ ۝۱۴۳ ثَبَّتْ فِيْ بَطْنِهٖ اِلٰى يَوْمٍ يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴۴ فَلَبَّدَتْهُ بِالْعَزَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝۱۴۵ وَ اَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّفُطِيْمٍ ۝۱۴۶ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مَادِيۃِ الْغَلْبِ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝۱۴۷ فَاَمْنُوْا فَمَنْعَتْهُمْ اِلٰى حِيْتُمْ

تھیں یونس بھی نبیوں میں سے تھے جب وہ بھاگ کر اس بھری کشتی پر پہنچے اور  
قرعہ الاوقیہ کی خطا وار ضرب سے۔ بھران کو کھیل نے نکل نیا اور وہ اپنے آپ کو  
لامت کرنے لگے۔ سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت  
شبہ اسی کے ہیٹ میں رہتے۔ بھرم خدا سے ایک چٹیل میدان میں ڈال دی  
اور دو تار تھے اور ہم نے اس پر ایک نل۔ درخت اکھا پایا۔ ہم نے ان کو  
ایک لاکھ دس سے زیادہ (لوگوں) ان کے (مذہب) کی بھیجی تھو مجرور  
ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو ایک۔ نہ وقت تک کا تھو اٹھائے دیا۔

ایق۔ وہ بھاگا۔ بیا قیامت ماضی۔

فُلُک۔ کشتی وہ باز۔ ذکر و مروت اور جمع سب کے لیے آتا ہے۔

مُشْطُور۔ بھرا ہوا۔ سخن سے عام منقول۔

ساحم۔ اس نے قرعہ الاوقیہ سے معاہدہ سے ماضی۔

عَذَابُ حَبْلٍ۔ خطا اور افسوس فرور۔ اذعان سے اسم منقول۔

الطُّعْمَةُ۔ اس نے اس کا حق کر لیا اس نے اس کو گل لایا۔ اللطعم سے ماضی

الغَوْرُ۔ کھلی۔ مبع حیات۔

مَلِیْمٌ۔ قابلِ لامت۔ ذریعہ امت۔ الا عذ۔ اسم قاطع۔

یُسْمٰی۔ ہم نے اس کو پس پشت ڈال دیا۔ ہم نے اس کو چھیک دیا۔ بندق سے۔ ماضی۔

عِوَاءٌ۔ چٹیل میدان۔ اذعان کی زمین۔ جمع غوران۔

بِغَطْلٍ۔ کدو پوراہا۔ اذعان کی زمین۔ اسم ماضی ہے۔

تشریح: حضرت یونس علیہ السلام بھی جیسا ظہور میں سے تھے۔ وہ اپنی قوم کی ان پر مبرک کر کے

اور تو تم کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے انا تھو کی کے حکم سے اپنی قوم سے خدا جب کا اہد کیا

تھا۔ جب قوم کے لوگ ایمان نہ لائے اور اپنے کفر و تکذیب پر اُٹے۔ ہے تو حضرت یونس کو کھینک کر

ان کا بھی وہی انجام ہوگا جو ان سے پہلے مر کشتوں اور ذوق مافوق کا ہوا۔ ان کا خیال تھا کہ بہت جلد

خدا پائے گا۔ اس لیے وہ اپنی کائنات کے بغیر اور اہم کا علم نہ تھے سے پہلے ہی اپنی قوم کے

درمیان سے نکل کر دیا کے کنارے پہنچ گئے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے جو لوگوں اور سائن سے بھری



ہوئی تھی۔ ان کے سوار ہونے کے بعد کشتی پکھ دور جا کر رک گئی اور کسی طرح نہ چلتی تھی۔ بظاہر دیکھنے کا کوئی سبب بھی نہ تھا۔ ملاحوں نے اپنے عقیدے کے مطابق کہا کہ کشتی میں اپنے آقا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے اس لیے کشتی نہیں چلتی۔ پھر ملاحوں نے تین مرتبہ قرآن ۱۱۱۔ تینوں مرتبہ قرآن میں حضرت یونس کا نام لکھا۔ یہ دیکھ کر حضرت یونس نے خود ہی اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا۔ اسی وقت اللہ کے حکم سے ایک چھلی نے ان کو نگل کر اپنے پیٹ میں محفوظ کر لیا۔ اس وقت حضرت یونس، اللہ کے حکم کے بغیر بہتی سے نکلنے پر اپنے آپ کو غلامت کر رہے تھے۔

اگر حضرت یونس علیہ السلام اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک چھلی کے پیٹ میں زندہ رہ جاتے اور ان کو وہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوتا۔ لیکن تسبیح کی برکت سے ان کو جلد رہائی مل گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے چھلی کو حکم دیا کہ وہ حضرت یونس کو ایک پتیل میدان میں اگل دے، چھلی کے پیٹ میں مناسب غذا اور ہوانہ ملنے کی وجہ سے اس وقت وہ مضطرب اور نہایت کمزور تھے جیسے ٹھیکے ہال و پر کا پیوڑہ ہوتا ہے۔ پھر سائے کے لیے ہم نے ان پر ایک تیل دار درخت لگا دیا تاکہ ان کا جسم تھکویں وغیرہ سے محفوظ رہے۔ پھر جب حضرت یونس صحت مند اور توانا ہو گئے تو ہم نے ان کو پیغمبر بنا کر ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے پاس بھیجا۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس پہنچے تو سب لوگ ان پر ایمان لے آئے۔ جب تک وہ زندہ رہے ان پر کوئی عذاب نہیں آیا۔ (متطہری ۱۳۳-۱۳۶/۸) مزید تفصیل کے لیے سورہ یونس آیت ۹۸ کی تفسیر دیکھئے۔

## مشرکین کی جہالت اور بیوقوفی

۱۳۶-۱۶۰: فَاسْتَفْتِهِمْ ۖ أَلَمْ يَكُنْ أَلْهٰكُمُ الْيَوْمَ الْمَلٰٓئِكَةُ ۖ وَاِنَا كَاۡفِرُوۡنَ ۚ وَهَلُمُّ الْيَوْمَ الْيَوْمَ ۖ اَلَا اِنَّهُمْ مِّنۡ اٰیٰتِہٖۤ اٰتِیۡنَ ۙ وَلَدَّ اللّٰہُ ۚ وَاِنَّہُمْ لَکٰذِبُوۡنَ ۙ اَصۡطَفٰی الْبَنٰتَ عَلَی الْبَنٰیۡنَ ۚ مَا لَکُمۡ کَیۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ۙ اَمْ لَکُمۡ سُلٰطٰنٌ مُّبِیۡنٌ ۙ فَاَتُوۡا بِکِتٰبِکُمۡ ۖ اِنْ کُنۡتُمْ صٰدِقِیۡنَ ۙ وَجَعَلُوۡا بَیۡنَہٗ وَبَیۡنَ الْجَہَنَّمَ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْاِجۡلُۃُ اِنَّہُمْ لَمُحۡضَرُوۡنَ ۙ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخۡلَصِیۡنَ ۙ

سوقہ اذرا اللہ۔ ہے ہر چہ کہ آپ کے رب نے تو جنیالوں کو ان کے جینے پر اس وقت موجود رکھے جب ہم نے فرشتوں کو مٹ دیا۔ آگے رو! وقت یہ لو کہ جہان پانچ کرکھ رہے ہیں کہ اللہ کی اولا ہے۔ جینا یہ لو کہ جھوٹے ہیں۔ کیا اللہ نے (اپنے لیے) ایسی ہی جنیالیں پسند کر لیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیا بعد کرتے ہو؟ کیا تم غم نہیں کرتے؟ تمہارے پاس کوئی مددگار نہیں ہے۔ پس اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لے آؤ۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان دھندلاداری ظہرائی ہے۔ مگر انہوں کو معلوم ہے کہ وہ (اللہ کے سامنے) عاجز کئے جائیں گے۔ ہر جھوٹ بیان کر رہے ہیں مگر اللہ اس سے پاک ہے مگر جو اللہ کے قصہ بند ہے ہیں۔

امطعمہ: ”نیا“ (اللہ تعالیٰ نے) اپنہ کر لیا ہے۔ اصفیاء سے ماضی۔

ملفوظ : آثار اربعہ : ۱۔ نخل، ۲۔ غریب، ۳۔ معراج و معانی۔

بھائیوں۔ وہ جان کر رہے ہیں، دیکھتے ہیں۔ وصف سے مفہم رہا۔

تشریح: ان باتوں میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی جہالت اور جاہلانی میں فرما دی ہے کہ وہ لوگ اپنے لیے تو لا کے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے لائے ان کیسے ستر کر رہے ہیں۔ اُمید ان کے لڑائی جیہ ہو جائے تو ان کے حیرت سے سزا دیا جائے گی۔ ان لوگوں کے سامنے آنے سے کھڑا رہے ہیں اور لڑائی تو زندہ اور مگورتہ رہتے ہیں۔ اور ان کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لیے لڑائیں سب سے زیادہ کرتے ہیں۔ ان کی جہالت کی وجہ سے انہیں۔ اول تو اللہ تعالیٰ سے لپکے، لا تجوز نہ رہی ہوئی گستاخی ہے پھر اولاد بھی نہایت کمزور۔ پناہی اور شاد فرمایا کہ اسے نیچا مٹا دینا۔ اور آپ ان مشرکوں سے جو قسم قسم کے باطل عقائد اور مصلحت مندانہ باتیں بھٹا رہے ہیں، پوچھیں کہ یہ کیسی تقسیم ہے کہ تمہارے لیے تو لا کے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لیے نہ لائیں ہوں۔ یہ لوگ فرشتوں کو لڑائیاں لیس بنا رہے ہیں۔ یہ کہ یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہی سے بنے کہ انہیں نہایت بنایا گیا ہے۔

خوب میں لڑا اور حق یہ توگ اپنی طرف سے بیٹھتا کر ایسا کہہ رہے ہیں کہ خداوند اللہ کے لئے رہے۔ حقیقت یہ توگ قطعی جھوٹے ہیں اور ان کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ کیا اللہ نے جنوں کے مقابلے میں بیٹیاں پسند کیں۔ تمہیں کیا ہو رہے؟ تم کہیں بات کہتے ہو؟ کیا تمہیں ذرا بھی خیال نہیں کہ



تشریح: اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو سے فرمایا کہ تم اور میں باہل۔ عبوداں کو تم پوجتے ہو سب مل کر بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے پرکھو اور کفر و شرک پر آمادہ نہیں کر سکتے۔ سوائے ان کے جن کو اللہ نے بڑا ہی جہنم کے لیے کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ کفر شے خود کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے ایک جگہ اور حد مقرر ہے اور عبادت مخصوص ہے۔ ہم خدا پرست مقام سے اگے جڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور ہم اپنی مخصوص عبادت میں کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ جس کام کے لیے ہمیں مقرر کیا گیا ہے ہم اس میں ذرا بھی رد و بدل نہیں کر سکتے۔ ہم سب صاف برے کفر سے بڑھتے ہیں۔ کوئی اس کی غدی کے لیے کھڑا ہے تو کوئی اس کے ظم کے اندر بھی۔ ہم ہر وقت اس کی تسبیح و تحمید اپنی و بزرگی اور بڑائی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہم سب اس کے کائنات اور اس کے سامنے اپنی پستی و عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

تکلمہ کہ آپ کی جنت سے پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں کی طرح کوئی کتاب ہوتی تو ہم بھی اس سے فصاحت حاصل کر کے اللہ کے جلسے بندے بن جاتے۔ پھر جب ان کے پاس فصاحت کے لیے اللہ کی کتاب آئی تو اس کا انکار کرنے تک تھے اور اپنے صاحبزادے کو اقرار سے منحرف ہو گئے۔ اب بہت جلد ان کو اس انکار کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

## عذاب الہی میں عجلت کا مطالبہ

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِلْغَافِلِينَ ﴿۱﴾ إِنْ هُمْ إِلَّا فِتْنَةٌ لِّمَن تَشَاءُ ﴿۲﴾ وَلَئِن جِئْتَنَا بِطَافٍ لَّيُؤْتِيَنَّهُمُ الْغَوِيُّونَ ﴿۳﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُمْ حَتَّىٰ جِئْتَهُمُ ﴿۴﴾ وَابْيَضَّتْهُمُ فَسُوفَ يُبْعَثُونَ ﴿۵﴾ أَفَعِدَّةٌ أَيْنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۶﴾ فَإِذَا نَزَل بِسَاحِلِهِمْ قَسَمًا صَبَاحًا ﴿۷﴾ لَنُنَزِّلَنَّهُمْ ﴿۸﴾ وَتَوَلَّوْا عَنْهُمْ حَتَّىٰ جِئْتَهُمُ ﴿۹﴾ وَابْيَضَّتْهُمُ فَسُوفَ يُبْعَثُونَ ﴿۱۰﴾ سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۱﴾ وَاسْلَمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳﴾

ابتداء سے رسولوں کے حق میں ہمارا حکم پہلے (ہمارا) ہو چکا کہ بیشک الہی کی مدد مل جائے گی اور تمہاری فتنہ غالب رہے گا۔ آپ ہم کو اس کے لیے ان سے مدد کوڑ لیتے اور ان کو دیکھتے رہتے۔ سو بہت جلد یہ بھی (اپنا انجام) دیکھیں گے۔ کیا وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں سو جب ہمارا

عذاب ان کے سامنے آئے گا تو جن لوگوں کو ڈرایا جا چکا ہے ان کے لیے وہ بہت ہی بری صبح ہوگی اور آپ کچھ عرصے تک ان کا خیال چھوڑ دیجئے اور آپ دیکھتے رہئے سو وہ بھی بہت جلد (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔ آپ کا رب، بڑی عزت والا رب، ان تمام باتوں سے پاک ہے جو یہ (مشرکین) بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہے اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

سَقَتْ : دو سبقت کر چکی، دو پہلے ہو چکی۔ سُنَّتِي سے ماضی۔  
 سَاخِبِيہُمْ : ان کا آگن دان کی کشادہ جگہ، ان کا میدان، ان کے سامنے۔  
 سَاذَ : دو بڑا ہے۔ سُوْقَة سے ماضی۔ فعل ذم ہے۔

تشریح: ہم یہ بات پہلے ہی طے کر چکے ہیں کہ بلاشبہ ہمارے رسولوں اور ان کی اتباع کرنے والوں ہی کا انجام بہتر ہوگا وہی دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران رہیں گے اور اللہ کا لشکر ہی دشمنوں پر غالب رہے گا۔ یہاں اللہ کے لشکر سے انبیاء و مرسلین کی اتباع کرنے والے اور اہل حق مراد ہیں۔ اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایک مقررہ وقت تک صبر و استقامت کے ساتھ ان کا معاملہ دیکھتے رہئے اور جو کچھ یہ کہتے اور کرتے ہیں ان کو کرنے دیجئے پھر ہم آپ کو ان سب پر غالب کر دیں گے۔ یہ لوگ خود بھی بہت جلد اپنی ذلت و خواری کو دیکھ لیں گے اور یہ بھی دیکھ لیں گے کہ کس طرح اسلام کو کفر پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیا یہ لوگ تحسّر کے طور پر ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اور دیر ہی دے باقی سے کہتے ہیں کہ وہ عذاب کب آئے گا۔ خوب سمجھ لو کہ جب وہ عذاب ان کے گھٹوں اور میدانوں میں اترے گا تو وہ دن ان پر بہت ہی بھاری ہوگا، جن کو اس عذاب سے ڈرایا جاتا تھا اور وہ اس کی پروا نہ کرتے تھے۔ اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایک مقررہ وقت تک صبر و استقامت کے ساتھ ان سے اعراض کرتے رہئے اور دیکھتے رہئے کہ کس طرح اللہ کی مدد آتی ہے پھر یہ لوگ بھی اپنا انجام بد دیکھ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے پاک اور بری ہے جو یہ مشرکین اس کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً اولاد، باطل معبود اور فرشتوں کو اللہ کی لڑکیاں قرار دینا وغیرہ۔ وہ بڑی عزت و عظمت والا ہے اور ان مفسرین کی بہتان تراشی سے پاک و منزہ ہے اور ان تمام غیبروں پر سلام ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی صفات بیان کی ہیں۔ تمام حمد و ثنا اور تعریف و توصیف اسی رب العالمین کے لیے سزاوار ہے۔

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### سورۃ ص

وجہ تسمیہ: اسی سورت کی ابتدا حروف تہجی سے چار ہر حرف "ص" سے ہوئی ہے۔ یعنی اس سورت کا نام ہے۔ بعض مفسرین نے اس کا نام سورۃ زواج بھی بیان کیا ہے کیونکہ اس میں حضرت زکریا علیہ السلام خاص عظمت و ہیبت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

تعارف: اس میں پانچ رکوع ۸۸ آیات ۸۲۲ کلمات ۳۰۹۹ حروف ہیں۔ قرطبی کے مطابق یہ سورۃ ۱۰۰ اقوال پر مشتمل ہے۔ ان میں ۱۰۰ غیر دے بھی جیسا مروی ہے کہ یہ سورۃ آسمانوں پر نازل ہوئی۔ اس کا آغاز قرآن کی حقانیت اور عظمت شان سے ہوا ہے جو آپ کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ گزشتہ سورت کی طرح اس میں بھی سابقہ انبیاء حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہم السلام کے بعض احوال کا بیان ہے۔ (مصابہ الرحمن ۱۰۰-۱۰۱ ص ۳۳)

### مضامین کا خلاصہ

- رکوع ۱: گزشتہ قوموں کی برکت کا بیان۔ مشرکین کی طرف سے نبوت کے انکار کی وجہ سے یہ خداوند نے پیغمبر کو بھیجا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اعتراض کیا کرتے تھے۔
- رکوع ۲: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال پر خداوند کا بیان ہے۔
- رکوع ۳: شروع میں تخلیق کا خدا کی حکمت بیان کی گئی ہے۔ پھر یہود کے لیے پائے پر رکھنے والے کا حار اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آزمائش ذکر ہے۔
- رکوع ۴: حضرت یوسف علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔
- رکوع ۵: ابتدا میں احسان تو وہ در حالت ہے۔ پھر تخلیق آدم اور عیسیٰ پر نعمت کا بیان ہے۔

## حروف مقطعات

میں بعض علماء کے نزدیک یہ قسم ہے اور بعض نے اس کو سورت کا نام قرار دیا۔  
صحیح یہ ہے کہ یہ قضاہت میں سے ہے۔ اس کے معنی "امر" اللہ اور اس کا  
رسول صل اللہ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

## سابقہ قوموں کی ہلاکت کی وجہ

۱۔ **حَرِّ وَالْقُرْآنِ ذِي الْمَنِيِّ بَيْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِي وَعِزَّةٍ وَعِزَّةٍ**  
**كُفْرًا هَٰؤُلَاءِ لَا يَمُنُّونَ بِآيَاتِهِمْ مِنْ حَرِّ فَنَاءَ وَأَوَّلَتْ جِذِينَ مَنَّانٍ**  
قسم ہے نصیحت کرنے والے قرآن کی۔ یہ کہہ رہا تو تکبر اور غد میں پڑے  
ہوئے ہیں۔ اہم ان سے پہلے بھی بہت سی استوں کو (ان سے کفر کے سبب)  
ہلاک کر چکے ہیں۔ سو انہوں نے (غدا کے وقت بہت نیچا دیکھا کہ لیکن  
اور وقت چمکا کرے گا تھا۔

بغضی: تو لغت، غدا و مشقت میں ڈالنا۔

مناص: بھانٹنا، ہٹانا، نوازنا سے صبر و شکی۔

شمال مغربی: احمد، رشیدی، نسائی اور حاتم نے حضرت ابن عباس کا بیان نقل کیا ہے کہ جب ابو  
طالب پیار ہوئے تو قریش کے لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی  
تشریف لے آئے۔ جو لوگ نے ابو طالب سے آپ کی شکایت کی تو ابو طالب نے آپ کو کھٹک کر کے  
کہا کہ میرے بھتیجے آپ قوم و لوگوں سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان سے صرف ایک  
بات کا اقرار چاہتا ہوں جس سے سارے عرب ان کے تابع ہو جائیں گے اور انھی میں ان کو جزیرہ  
کریں گے۔ ابو طالب نے کہا کہ وہ بات کیا ہے آپ نے فرمائی لا الہ الا اللہ۔ قریش سمجھ گئے کہ اس  
نے سب معبودوں کو ایک معبود بنا دیا۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

تشریح: قسم ہے اس قرآن کی جو بڑی عزت و عظمت و حرمت و نصیحت والا ہے۔ اس سے وہی  
لوگ قائم و قائم رہتے ہیں جن کے دل میرا ایمان ہے۔ کافر۔ چنانچہ بعض ائمہ و اور سرخطی کی بنا پر اس

کے دامن سے محروم ہیں۔ اہل مذکر کو جاننے کہ وہ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے انگریز کے اتھام پر نظر آئیں، اور اپنے اتھام کی گھرنریں۔ ساری تو قوت و شہادت میں ان سے بہت زیادہ تھیں۔ ہم نے ان کو کسی جرم میں قہر دیا یا نہ تھا۔ جب ان پر مذاپ الہی آیا تو نچے اٹھے، غیبیہ رو سے پیش آئے، کڑے اور آواز دہرائی کی کروں کی فریاد پہنچی، مے سے گھرے ہوئے، اور ان کو مذاپ سے بچتے کا دانت گل چٹا تھا۔ اب ان کے لیے نہ کوئی جانے پاؤں اور نہ ان کا مقام و اس کی قدر و ثواب ہے۔

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ فُتِنًا يَرِيضُونَ ﴿١٣﴾

پھر جب انہوں نے ہمارے مذاپ کو محسوس کر لیا (۱۳) دیکھا تو اس (بستی) سے ہمارے گئے۔ (علائے ان سے پہلے چاہے انہی اور سب سے زیادہ اہل ایمان تھے)۔ (انفیل ۱۳)

## کفار کا تعجب و اعتراض

وَيَحِبُّونَ آتَانَ جَنَّاتٍ مِّنْ دُونِهَا وَقَالُوا لَكَفَرُونَ هَذَا تَحْمِيلُ  
كَرَّابٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَكْفُلُونَ الْيَهُودَ وَيَكْفُلُونَ هَذَا تَحْمِيلُ  
وَالْمُطَّلِقُ الْإِسْلَامُ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا سُبُلَ الْإِسْلَامِ هَذَا  
لَسْنَةُ الْوَدَّ مَسْمُوعًا يَهُدَى الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ هَذَا  
بِالْإِسْلَامِ

کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس اتنا ہی جس سے ایک دار لے  
والا آتا اور وہ کہتے تھے کہ یہ تو بنو دگر (اور) جہود ہے۔ کیا اس سے اتنے  
سارے مہبودوں کی جگہ ایک سبھا بنایا۔ یقیناً یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے  
اور ان کے مردہ رہتے ہیں۔ اے چلائے کہ یہاں سے چلا۔ اور بچے سبھروں  
پر ہے۔ یہ سبھ اس بات میں آپ کی کوئی شہادت ہے۔ ہم نے تو یہ بات  
پچھلے دین میں ہی نہیں تھی۔ یہ تو کھس کھسائی ہوئی (بات) ہے۔

وہ چل کھڑا ہوا۔ (انفیل ۱۳) سے ماضی۔

مذا۔ اور اس کی بناء ہے۔



نوٹ: اس کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ بڑا دھڑ سے مضارع مجہول۔

اختلافی: اپنی طرف سے گزریا، بہتان۔ معذور ہے۔

تشریح: مشرکین تک کہ اس بات پر توجہ ہے کہ ان کے پاس وہی جس سے من جبرائیل آباد کرنے والا (جنمیر) آگیا، لاخبر وہ جنمیر ان کا خوب چاہتا تھا۔ اس نے باوجود کہیں گئے کہ یہ تو (غور) اللہ کا جادوگر اور نبوت کے دعوے میں بڑا ہی معذور ہے۔ اس کے بھروسے تو جادو کے کرشمے ہیں۔ وہ شخص کیسے چاہتا ہوگا کہ جس نے بہت سے خداؤں کو ایک خدا بنا دیا۔ یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے کہ اسی بڑی کائنات کا انتظام ایک ہی خدا چلائے۔ پھر جب آپ اس اللہ علیہ السلام نے ان لوگوں سے یہ کہہ کر تم لا اہل الا اللہ نہ دو تو عرب کے حاکم بن ہاشم کے ارشاد کی تیار رہے۔ فرماں بردار ہو چکا میں گئے تو ان کے سردار منکیر انہ از میں یہ کہتے ہوئے اہل طالب کے پاس سے اٹھ کر واپس آئے کہ اپنے پیروؤں پر مضبوطی سے دھیر ہو۔ ان کی بات نہ مانو اور اپنے پیروؤں کی عبادت کرتے رہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اس قدر عظیم و استکمال سے ہمارے پیروں کے خلاف جہا میں تھے۔ بے ہیں ضرور اس میں ان کی کوئی غرض ہے اور وہ یہ کہ اس طرح وہ ایک خدا کا نام لیکر ہم سب کو اپنا محکوم بنالیں اور اپنا کی حکومت حاصل کر لیں۔ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے اور ہم نے یہ تو حیدر کی بات تو پہلے کسی ملت میں بھی نہیں آئی۔ ہمدردی بھی تو تھا خدا اسنے ہیں۔ مجھوں اور آتش پرست وہ خدا براہوں اور اہل من کے قاتل ہیں۔ ہمارے آباؤ اجداد اور تمام قبائل قریش بہت سے خداؤں نے قائل تھے۔ پھر اس شخص نے کہاں سے یہ بات نکالی کہ خدا ایک ہی ہے۔ ہونہ یہ تو اس شخص کی اپنی تہذیبی بولی بات ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ (مجمعی ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲

کیا ہم میں سے اس پر بصوت (کھام کھامی) نازل کی گئی بلکہ یہ لوگ تو میری  
 دلی کی طرف سے شب میں ہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) انہوں نے (ابھی  
 تک) میرا اعتراف چکھا ہی نہیں۔ کیا ان کے پاس آپ کے دروست فاضل  
 دہ کی رحمت کے خزانے ہیں؟ کیا آسمانوں اور زمین اور جہنم کے ان لوگوں  
 کے اوسمان ہے اس پر ان کی حکومت ہے۔ پس ان کو چاہئے کہ یہ جہنم میں آج  
 کرا آسمان پر: چڑھ جائیں۔ اس متوجہ یہ بھی گمراہوں میں سے ایک  
 قاسم غورہ فکرت ہے۔

یَرْجِعُوا : دو چیز محتاجے۔ (الکفۃ سے مضارع)۔

انسان : سیرمیاں، رسیاں، راستے۔ (احدین)۔

مہزوزم : نکستے خوردہ، ہما کا ہوا۔ (ہزوم سے عام مفعول)۔

تشریح : یہ محکم نہ تارا ترک اور شیخ ہے اور نہ مال و عزت میں ہم سے بڑھ کر ہے۔ کیا نزال  
 قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ کو سارے ملک میں کوئی دوا نہیں کوئی سردار یا کوئی مالدار نہیں مل رہا تھا کہ  
 سب کو چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَقَالُوا لَوْ لَا نَزَّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولٍ مِنْ الْفَرِیْقَیْنِ عَظِیْمِ  
 اَهُمْ یَقْسِمُونَ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اَحْسَنُ قَسَمْنَا بِهِنَّ مَعِیَّتَهُمْ  
 فِی الْحَیَوةِ الدُّنْیَا وَرَحْمَتُنَا بَعْضُهُمْ لَوْفٍ بِبَعْضٍ وَرَحْمَتُ رَبِّنَا  
 بَعْضُهُمْ لَبَعْضٌ سَیُفِیْکُمْ وَرَحْمَتُ رَبِّکُمْ خَیْرٌ مِمَّا یَحْشَرُونَ ۝

وہ کہنے لگے کہ یہ قرآن دو بڑے فیروں (مکہ اور طائف) کے مابین  
 قوی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ کیا یہ لوگ آپ سے، آپ کی رحمت کو تقسیم  
 کرتے ہیں (یہ تو اس قدر دشمنی ہیں کہ) دنیا میں بھی ان کی روزیاں اور  
 دوسرے ہم ہی تقسیم کرتے ہیں۔ اور آپ کے سب کی رحمت اس (دولت)

سے بہتر ہے جس کو یہ جمع کر رہے ہیں۔ (الفرخ: ۳۱، ۳۲)

پھر فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے میرے مذہب کا مزہ نہیں چکھا، اس لیے یہ لوگ



قوم خود را لوہ اور لپک کے رہنے والوں نے بھی (عقذیب کی تھی)۔ اور یہ سے  
 یہ گروہ تھے۔ ان میں سے ایک گن ایسا تھا جس نے رسولوں کی عقذیب  
 کی یہ۔ پھر (ان پر) میرا عذاب واقع ہو گیا اور یہ لوگ جس ایک پیچھے  
 پتھر ہیں جس میں کوئی عقذیب ہو گا وہ یہ لوگ (تسلیم کے طور پر) کہنے لگے کہ  
 اے ہمارے رب ہمارا قصہ روز حساب سے پہلے ہمیں بتا دے۔

اور انہوں نے۔ (احمد رضا)۔

انہوں نے: "میں نے درختوں کا تنہا رہنا، حضرت شیخ کی قوم اور مدینہ ہستی کے طراف کے  
 باشندے مرنے ہیں۔"

اور انہوں نے: "میں نے درختوں کا تنہا رہنا۔"

فقہانہ: "میں نے درختوں کا تنہا رہنا۔"

تشریح: ان مشرکین سے پہلے قوم نوح قوم بود اور فرعون نے جس کی سلطنت کی تھیں ان کی  
 تھیں اور قوم صالح اور لوط اور ابراہیم نے اپنے اپنے زمانے کے نبیوں کی عقذیب کی تھی۔ ان  
 میں سے کوئی جماعت بھی ایسی نہیں تھی جس نے پیغمبروں کو بھلا یا ہو۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کا عذاب  
 زمین عذاب واقع ہوا۔ یہی وہ جماعتیں ہیں جو نازل و ادا، قوت و طاقت، زور و زور میں ان  
 مشرکین کے سے بہت بڑھتی تھیں۔ لیکن اللہ کا عذاب آنے کے بعد کوئی چیز بھی ان کے کام نہ  
 آئی۔ چاہے تو یہ عقذیب ان کے ان طاقتور قوموں کے عبرت تک انجام سے نصیحت حاصل کرتے اور  
 اپنی سرکشی سے باز آجاتے مگر یہ لوگ اپنی ہیٹ دھری پر قائم ہیں اور ایک صحیح یعنی صور چوکے  
 جانے کے منتظر ہیں، جو ایک ہی لمحے میں ان سب کو ہلاک و برباد کر دے گا۔ ان کی جہالت اور  
 ابرو کی ہمت کی قیامت کے عذاب سے ڈرنا تو بربکاردیہ قیامت سے پہلے ہی جہنم میں  
 سے اپنے عذاب کا حصہ مانگتے ہیں، اور تسلیم کے طور پر کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم جس عذاب آفرمت سے نہیں ڈراتے ہیں وہ ہمیں دنیا ہی میں دیدے۔ ظاہر ہے یہ سستائی  
 اور غرور ہی وقت تک ہے جب تک عذاب الہی نازل نہیں ہوتا۔ جب عذاب الہی آئے گا تو ان کو  
 ایک لمحے کی بھی مہلت نہ ملے گی۔

## حضرت داؤد کا حال

۱۷-۲۰  
رَضِیْعُو عَلٰی مَا یُعْمَلُوْنَ وَ لَوْ کَرِهَ غَدَاةُ الْاَعْمٰی ۙ اِنَّ اَوَّابَ  
رَکَّابَ سَعَوْا اَیَّامًا مَّعَهُ یَسْتَفِیْضُوْنَ بِالْعَصٰی ۚ وَاِلَّا سَرَّافٌ وَّ مُطَهِّرٌ  
مَّشْهُورٌ ۙ کُلٌّ لِّمَ اَوَّابٌ ۝ وَ شَدَّ نَا مَلَلَهُ وَ تَبِعَهُ یَحْسَبُهُ  
وَقَصْلٌ اِیْطَاقِیْ ۝

قہار کی باتوں پر مہر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد کو یا کیجئے جو بڑی قوت  
وانے تھے۔ چنگ (وہ اللہ کی طرف) بہت رجوع کرتے اسے تھے۔ وقت  
بہرے پہاڑوں کو ان کے تابع رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شاہ اور صبح کو تسبیح کیا  
کریں اور پڑھ۔ بھی تسبیح ہو کر (تسبیح کرتے تھے)۔ سب اس کے زور میں  
رہے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور ہم نے ان کو شکست دے  
لیا کرتے کی مضامین معافی تھی۔

اَوَّابٌ بہت رجوع کرنے والا بہت توبہ کرنے والا۔ اَوَّابٌ۔ توبہ والا۔

مُشْهُورٌ: مجمع کی جہاں، اکٹھی کی ہوئی۔ مشہور سے اسم مفعول۔

تشریح: اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم: یہ مشرکین جو مشہور، جہیز اور تکریم و ترویج کرتے، رہتے ہیں۔  
آپ اس پر مہر کرتے رہے اور ہمارے بندے حضرت داؤد علیہ السلام کو یا کیجئے جو بڑی قوت و ہمت  
وانے تھے۔ ان کے ہم و ملکہ و عزم و حوصلہ و سلطنت و حکومت کے رعب و دہش کی کوئی حد نہ تھی۔  
انہ نے ان کی حکومت کا خوف لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا تھا۔ باخبر و اندہ تقویٰ کی طرف بہت  
رجوع کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مہارت کی خاص قدرت اور اسلام کی کجی و عافیت کی قی۔  
مجموع کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ دھرتی و آواز کی رات کی لذت اور ان  
کے روزے پسند تھے۔ آپ آدھی رات سوئے اور تھائی رات قیام کرتے اور رات کا چھٹا حصہ بھر  
سوئے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے اور دشمنان دین سے جہاں میں بیٹھے نہ تھے  
اور اپنے برہان میں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت اور جوش رکھتے۔

اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو آپ کے لیے سگڑ کر دیا تھا۔ وہ آپ کے ساتھ سورج نکلنے کے وقت



کیا آپ کو بھڑکا کر نے والوں کی بھی قبر پہنچی جبکہ وہ دیوار چاند نہ مہارت کی جگہ آئے۔ چپ وہ (حضرت) کا ازار کے پاس پہنچے تو وہ (حضرت) اور (شہر) گئے۔ وہ کہتے تھے کہ آپ خوفزدہ نہ ہوں۔ ہم دونوں آپ میں بھڑکا اور نہ یہ دیتی کہ رہے ہیں۔ آپ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیتے اور انصاف ہی نہ کیجئے اور انہیں سیدھی روٹ دیتے تھے۔ بیکل پہ پورا بھائی ہے اس کے پاس نہایت بھڑکی ہیں اور میرے پاس ایک بھڑکی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اہلی ایک بھڑکی ہے وہ (یہ) بات چیت میں مجھے دہلیکا ہے۔ (حضرت) کا وہ نے کہا کہ بیکل روٹنی بھڑکیوں کے ساتھ تیری ایک بھڑکی مایہ کے سوال کر کے تھو پر غلم کرتا ہے اور اکثر شر کا ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور تھک گئے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) کا وہ تھک گئے کہ ہم نے ان کی آزمائش کی ہے۔ سو انہوں نے اپنے آپ سے سوالی مانگی اور عید سے میں کر پئے اور (اللہ کی طرف) رجوع ہوئے سو ہم نے انہیں صاف کر دیا اور بیکل ان کے لیے دعا۔ سے پاس بڑا مرتبہ اور اچھا نمٹا ہے۔

تسورؤا : انہوں نے دیکھا کہ وہ کچھ نہ تھا۔ تسورؤا : سے مانھی۔

فزع : دو تھرا گیا۔ دو ڈر گیا۔ فزع سے مانھی۔

تثبط : تو بے انصافی کرتا ہے۔ تو نہ زیادتی کرتا ہے۔

تغیث : ایک ہی ایک بھڑکی۔ جمع مغایع۔

انخلینہ : تو مجھ کو اس کا کھیل نہ اے۔ تو کچھ کو وہ چپ دے۔ انخلینہ سے دہر۔

ذالمنی : درجہ مرتبہ دہر ایک۔ مصدر ہے۔

تشریح : ایک دن حضرت داؤد علیہ السلام مہارت میں مشغول تھے کہ ایک آدمی دیوار پہ نہ مرتب

کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت داؤد اپنی قوت و شہادت کے باوجود یہ ناممکن اور دور تک نہ بھڑا تھے کہ یہ انسان ہیں یا کوئی اور مخلوق۔ ان کو بچہ وقت آنے کی ہمت کیسے ہو سکتی نہ جانے پہنچ۔ نہایت اور کہ غرض سے آئے ہیں۔ جس کی کوئی کے ساتھ وہ عبادت میں مشغول تھے وہ اس بات سے قہر نہ رہ سکی۔ "نے دانے

دونوں آدمیوں نے کہا کہ آپؐ دعوائے بدعت نہ کریں۔ ہم ایک مقدمے کے دو فریق ہیں۔ اور اس کا فیصلہ کرانے کے لیے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپؐ انصاف کے ساتھ دوا فیصلہ کر دیجئے۔ ہم حلال و انصاف کی سیدھی، و معلوم کرنے کے لیے آپؐ کے پاس آئے ہیں کوئی نالائک بات نہ ہو۔

ان میں سے ایک کہنے لگا کہ یہ عہداری بھائی ہے۔ وہ اس کے پاس نانا سے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ کبھی طرف میری ایک بھیڑ بھی مجھ سے چھین کر لے لی جاتی ہے۔ بات کرنے میں لگا یہ مجھ سے تیز ہے۔ جب بات کرتا ہے تو مجھ پر غالب آ جاتا ہے اس لیے وہ مجھ کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ حالانکہ میں حق پر ہوں۔ اس کی مشکوک کردہ حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ اگر یہ چیز بھائی ایسا کرتا ہے تو یہ زیادتی اور غلطی ہے۔ ہم اس کو ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ اکثر شر کا ایک دوسرے پر ہی طرف زیادتی کرتے ہیں مگر اللہ کے مومن اور نیک بندے یہ نہیں کرتے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ جب حضرت داؤدؑ نے ان کا فیصلہ کر لیا تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہے: اچھا۔ انوں کی طرف جڑ کر رہا ہے۔ جو مجھے اور حضرت داؤدؑ بھی کچھ شے سے اللہ تعالیٰ نے اس مقدمے سے ان کا امتحان لیا ہے۔ اس لیے فوراً اپنے رب سے معافی مانگتے گئے اور عاجزی کرتے ہوئے جب اس گرجے اور پوری طرف اللہ کی طرف رجوع ہو گئے۔ پھر انہوں نے ان کی مدد خدا جس کی اسب سے اللہ تعالیٰ مانگی تھی معاف کر دی اور فرمایا: یا شب اس مغفرت کے جو ان کے لیے ہماری ہدایت و رہنمائی ہے۔ کا ایک بہت ہی عظیم مقام اور بہترین انجام و نجات ہے۔

ان آیات میں حضرت داؤدؑ کی جس خطا کی طرف اشارہ ہے اس کے بارے میں مفسرین نے بہت سی روایات اور قصے بیان کئے ہیں۔ ابن کثیرؒ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان میں اکثر اسراف و بیعت ہیں۔ قرآنی لحاظ سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے ایک بات کی خواہش کی یعنی ایک عورت سے نکاح کی باوجود اس کے کہ اس کو وہی بھی نانا سے عورتیں حاصل تھیں۔ اس پر تنبیہ کے لیے اللہ نے مقدمہ کی شکل و دیگر دو فرشتوں کو بھیجا۔ حضرت داؤدؑ فوراً متنبہ ہو گئے اور توبہ و استغفار میں لگ گئے۔ (تذکرۃ نبی، ص ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵،



عَنْ سَيِّدِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ يَدْرِمُوا يَوْمَهُمُ النَّصَابُ  
اے داؤد ہم نے آپ کو زمین پر اپنا نائب بنایا سو تم لوگوں کے درمیان انصاف  
کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں اللہ  
کے راستے سے بہکا دے گی۔ بیشک جو لوگ اللہ کے راستے سے ہٹتے ہیں ان  
کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ وہ روز حساب کو بھول رہے۔

**تشریح:** اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو انعامات خداوندی میں سے خلافت ارضی کے  
انعام سے نوازنے کا ذکر ہے۔ نبوت و رسالت تو ان کو پہلے ہی عطا فرمادی گئی تھی۔ پھر مزید انعام یہ  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سلطنت و حکومت بھی عطا فرمادی اور ان کی توبہ اس منصب کی ذمہ داری  
واریوں کی طرف دلائی۔ ۱۔ اے داؤد لوگوں کے درمیان ہمیشہ حق و انصاف کے مطابق فیصلہ کرنا۔ ۲۔  
خواہش نفس کی کبھی پیروی نہ کرنا۔ اگر خواہش نفس کی پیروی کی تو وہ تمہیں راہ حق سے بہکا دے گی اور  
جو راہ حق سے ہٹا وہ عدل قائم نہیں کر سکتا۔ بلاشبہ جو بھٹک کر اپنے حساب کے دن کو بھول جائے اس  
کے لیے سخت عذاب ہے۔ اس آیت کے مخاطب اگرچہ حضرت داؤد ہیں اس سے دوسرے بادشاہوں  
اور حاکموں کو متنبہ کرنا ہے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کریں اور اپنے روز حساب کو فراموش  
نہ کریں ورنہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ زبیرؓ کو کعب اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ  
خلیفہ اور بادشاہ میں کیا فرق ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت  
سلمان فارسی نے کہا کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو رعایا میں انصاف کرے۔ سب کو معاشی تقسیم ایک جیسی  
کرے اور رعایا پر ایسی شفقت کرے جیسے آدمی اپنے گھر والوں پر کرتا ہے اور اللہ کی کتاب کے  
موافق فیصلے کرے۔ حضرت کعب نے کہا کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ اس مجلس میں میرے سوا کوئی بھی خلیفہ  
کے معنی نہیں جانتا۔

سلمان بن ابی العوجاء سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ میں بادشاہ  
ہوں یا خلیفہ۔ ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں میں فرق ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا فرق  
ہے۔ اس شخص نے کہا خلیفہ حق پر لیتا اور حق پر دیتا ہے۔ الحمد للہ آپ ایسے ہیں اور بادشاہ ظلم کرتا ہے (علما  
اس سے لیتا ہے اور اس کو دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے۔ بعض روایات میں ہے جب حضرت امیر

سواء یہ منبر پر بیٹھے تو یہ کہا کرتے کہ خلافت نہ مال میں کرنے کا نام ہے نہ تنہا کرنے کا بلکہ خلافت اس کا نام ہے کہ حق پر عمل کرے، نیلے میں عدل کرے اور لوگوں کو سچا بھی و قائم کرے۔ (مطبری ۱/۷۳)

## تخلیق کائنات کی حکمت

۲۷-۲۹: وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَلَاءً ۚ وَلَئِنْ ظَنَّ  
الَّذِينَ كَفَرُوا قَوْلِنَا إِلَيْنَا كُفْرًا ۚ وَلَئِنْ كَفَرُوا مِنْ الْآيَاتِ لَأَعْرِضْ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَمَا تَفْعِلُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أَمْرٌ  
فَعَلَّ السَّكَتِيُّونَ كَمَا تَفْعَلُونَ ۚ كَذَّبَ الَّذِينَ إِلَيْهِ مَبْرُوكٌ  
يَلْعَنُوا أَلُوبَهُ وَلَئِنْ كُفَرُوا لَأَلْبَسُ ۚ

ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو سبھا فائدہ پیدا نہیں کیا۔ یہ خیال تو کافروں کا ہے سو افسوس ہے! کافروں سے لے آگ (کی سزا) ہے۔ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے اور نیک کام کئے ان کے برابر کر دیں گے جو دنیا میں فساد پھانتے رہے؟ کیا ہم پر بیزار گاروں کو بدکاروں کی مانند کر دیں گے؟ یہ (قرآن) الہیہ باریت کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آغوش میں غور کریں اور عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

تشریح: آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب ہم نے حکمت سے خالی، بیکار اور بھل  
تھیل تماشے کے لیے پیدا نہیں کئے جیسا کہ کافروں کا خیال ہے کہ اس حیات و زندگی کے بعد نہ کوئی اور  
حیات ہے اور نہ مشر و فخر اور جزا اور سزا ہے۔ بلکہ ان کی عقلیں میں بے شمار شکستیں ہیں۔ ان میں سے سب  
سے بڑی حکمت یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہے۔ ہر  
ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کو سرفراز و مہربان کیا جائے گا اور کافروں کو  
عزت سزا دی جائے گی۔ قیامت کے دن شکریں سنو و شکر اور جزا و سزا کے لیے بڑی ثوابی ہوگی جب  
مساب و کتاب کے بعد انہیں اس آگ میں ڈال دیا جائے گا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

آسمان و زمین اور کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت کا لہ اور کمالی حکمت کی واضح دلیل



خلق اور نے رکھیں نے نہ دون ایہ خلق و مخلوق سے مانگی۔

تشریح: سمجھو اور سمجھو لوگوں جو اللہ تعالیٰ دین میں بھی اپنا فضل و انعام فرماتا ہے۔ حضرت رسول و اولیاء السلام بھی بڑے مخلوق اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں امت مسلمہ میں جیسے بیاضہ فرمایا۔ جو نہایت سمجھو اور اللہ تعالیٰ کی طرف بہت رجوع کرنے والا تھا۔ حضرت سلیمان کا وہ واقعہ یاد رکھئے کے قاتل ہے جب تمام کے وقت جہاد فتح کے لیے پائے ہوئے تھے اور وہ دیکھو بے اختیار کہتے تھے اور وہ ان کے جانے میں ایسے مشغول ہوتے کہ مہینہ عرب یوں اور ان کی عزت و اپنی کوئی اور محسوس قوت ہوئی۔ پھر جب نور علی ان نصرت پر مشتبہ رہتے تو سمجھو بے چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذاتی قدرت میں تھے اور ان ہی بے یا الہی میں شغل و فحش تھا۔ اور ان کی تربیت میں وقت گانے اور دھڑکی کی طرح ٹھونڈی قربانی بھی چڑھتی تھی اس لیے انہیں نے مہرت کے طور پر کھڑوں کو اللہ کے کام پر قربان کر دیے۔ (روح المعانی ۱۲۳/۲۳)

ان آیات کی ایک اور تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب وہ کھڑے معائنے کے لیے پیش کئے گئے جہاد نے لیے پائے تھے تھے تو وہ انہیں دیکھ کر مسرور ہوئے اور فرمایا کہ مجھے ان کھڑوں سے محبت دنیا کی محبت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پروردگار کی دعوتی وجہ سے ہے کیونکہ یہ جہاد کے لیے تیار کئے گئے ہیں اور جہاد ایک افضل عبادت ہے۔ اس دوران کھڑے نکالوں سے پوشیدہ ہو گئے تو آپ نے جہاد کے جوش میں غم و یکساں کو دہرہ سامنے لا دیا۔ جب وہ دہرہ سامنے آئے تو قرطہ جذبات میں آپ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر پیادے ہاتھ پھیرنے لگے۔ اس تفسیر کی رو سے جس حکم سے میں نے سن سنا ہے اور تو اللہ کی نصیر کھڑوں کی طرف رات جہاد صبح سے مراد کاٹنا نہیں بلکہ محبت سے ہاتھ پھیرنا ہے۔ (روح المعانی ۱۲۳/۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷)

## حضرت سلیمان کی آزمائش

۳۹-۴۰ وَفَعَلْنَا قُلُوبًا سَلِيمًا وَتَقْوَىٰ عَلَىٰ كُرْهُنَّ إِنَّهُمْ جُودٌ مُّجْتَنِبُونَ

فَالرَّحْمَنُ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

پس ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کے دل سے یہ قسم لے لی کہ وہ

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۱﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الزَّيْعَ تَجَرِي بِأَمْرِهِ  
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۲﴾ وَالشَّيْطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ  
وَآخَرَيْنَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳﴾ هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ  
أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ  
كَاپٍ ﴿۵﴾

(ہماری طرف) رجوع ہوئے۔ (حضرت) سلیمان نے دعا مانگی کہ اے  
میرے رب مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد  
کسی کو میرا نہ ہو۔ بیشک تو بہت ہی دینے والا ہے۔ سو ہم نے ہوا کو اس کے  
تابع کر دیا۔ وہ آپ کے حکم سے جہاں آپ چاہتے آپ کو نرمی سے پہنچا دیا  
کرتی تھی اور جنات کو، سارے عمارت بنانے والوں اور غوطہ خوروں کو بھی  
(ان کے تابع کر دیا) اور دوسرے (جنات کو بھی) جو زنجیروں میں جکڑے  
رہتے تھے۔ (ہم نے سلیمان سے کہا) یہ ہماری عطا ہے سو (جس پر چاہو)  
احسان کرو اور (جس سے چاہو) روک لو تم سے کچھ حساب نہ ہوگا اور بیشک  
ان کے لیے ہمارے پاس بڑا مرتبہ اور اچھا لکھا ہوا ہے۔

بنّاء : معمار، عمارت بنانے والا۔ بَنَّاء سے مبالغہ کے وزن پر اسم فاعل۔

غَوَّاص : غوطہ خور، اچانک آجانا۔ غَوَّاصٌ و غَوَّاصٌ سے مبالغہ۔

مُقَرَّنِينَ : جکڑے ہوئے، کس کر باندھے ہوئے۔ مُقَرَّنٌ سے اسم فاعل۔

أَصْفَاد : زنجیریں۔ واحد صَفَدٌ و صَفَادٌ۔

تشریح : ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک آزمائش اور ایک دعا کا ذکر  
فرمایا ہے کہ اس آزمائش کے دوران ایک وحی حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی پر نازل ہو گئی کہ وہ  
دھر لیا تھا اس کے کرسی پر ڈالنے کا مطلب کیا ہے؟ اور اس سے آزمائش کیسے ہو گئی؟ یہ تمام تفصیلات  
قرآن کریم میں موجود ہیں اور نہ کسی صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔ قرآن کریم نے اس کو مجمل رکھا ہے  
اس لیے اس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف اس بات پر ایمان رکھنا کافی ہے کہ اللہ  
تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی کوئی آزمائش کی تھی اور اس آزمائش کے بعد حضرت سلیمان

ابن ابی شیبہ کا جذبہ پہلے سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ قرآن کریم و تفسیر بھی پڑھتا رہا ہے کہ اب کوئی مختصر تفسیر مصیبت نہ آئے۔ بالآخر جتنا بوقت ضرورت سے ابن علیہ السلام کی طرح ہی کو پہنچے سے : اے اہل بیت ! اب اللہ کا مظاہرہ کرنا ہے۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ۱۳۱۵ھ)

حضرت میمنہاں علیہ السلام نے اسے توئی ہے وہ تو اسے میرے پروردگار میرا قصہ اور حال فرمادے اور مجھے ایسی حکیم الشان حکومت ملے کہ میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔ یقیناً تو ان میں سے جو بیشعہ والا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رد فرمایا اور ان کو ایسی حکومت عطا فرمائی کہ ان کے بعد کوئی حکومت کسی کو نصیب نہ ہوگی۔ سو اللہ تعالیٰ نے جو حکمران علیہ السلام کا فرمایا اور ان کا وہ نام کے قسم ہے ان کو میری کے رحم و کرم میں رہنے کی ہر وہ ہر چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے غوثانوں۔ عارفین دکھائے انوں اور غوثانوں کو ان کا دلچسپ رہا، نیز منہ اور شریعت کو بھی ان کے لیے میں نے رکھا ہے۔ حضرت میمنہاں کا فرمایا ہر وہ ہر چاہئے کہ کوئی تمہاری مرگی نہ رکھیں۔

ہم نے ملت سے نہ کو ایسی حکومت و ملت سے ہم نے کسی اور کو پسند نہ کیا۔ یہ وہ جسے ہمیں اپنی  
 اپنی ہے اور یہ ہمارا تو مسطرت ہے۔ وہ تو ہمیں کو چاہی ہو اور ہمیں سے بے ہوا رک لو، ہمارے لکھو حساب  
 نہ ہوگا تو اس کے علاوہ آخرت میں عظمت حیدر خان کو جو دے چاہے قرب کا ایک خاص مقام بھی حاصل  
 ہوگا اور میرین انجام یہ کہ۔ تو کی بڑی سے بڑی نعمت بھی آخرت کی معمولی نعمت سے متاثر نہ ہو  
 تحقیقت یہی رہتی۔

## حضرت ایوبؑ کا واقعہ

وَأَوْفِرْ لَهُمْ رِزْقًا لِّأَهْلِهِمْ وَبِذَلِكَ يُفَصَّلُ الْغَافِلُونَ ٢٣١  
وَأَوْفِرْ لَهُمْ رِزْقًا لِّأَهْلِهِمْ وَبِذَلِكَ يُفَصَّلُ الْغَافِلُونَ ٢٣١  
وَأَوْفِرْ لَهُمْ رِزْقًا لِّأَهْلِهِمْ وَبِذَلِكَ يُفَصَّلُ الْغَافِلُونَ ٢٣١

آپ جی۔۔۔ نہ ۔۔۔ یوں کا بھی مانگو کیجئے جبکہ میں نے بے رعب کو چار گانہ  
شیطان نے مجھ پر اتارا کینٹ پہنچائی ہے (میں نے کہا) اچھا، وہ (لوگین پر)  
رواۃ سے یہ سنا ہے اور میرے کانٹہ لانی رہے ان کا پورا کہیں کوں موعظ فرما۔

اور اپنی خاص رحمت سے ان کے برابر اور بھی اور اہل عقل کی صحت کے لیے

نُصَب - مصیبت، رنج، جَسَانی تکلیف - جمع نَصَاب -

اُزْخَصْ: تولات مارا تو پاؤں مارا تو شخص سے امر -

تشریح: حضرت ایوب بڑے خوشحال پیغمبر تھے - اللہ تعالیٰ نے انہیں طرح طرح کے جانور،

کھیتیں، باغات، مال و اولاد اور پانہی لٹام غرض سب کچھ دیا تھا - پھر اللہ کی طرف سے ان کی

آزمائش کے لیے مال و اولاد و غیر وہ فنا ہو گئے، صحت و تندرستی جاتی رہی - اپنے اور غیر سب نے

مزہ لیا، کوئی خیریت تک پہنچنے والا نہ تھا - صرف بیوی ہی ساتھ رکھ کر رات خدمت کرتی رہی -

ان آیتوں میں اسی آزمائش کا ذکر ہے کہ ان کو ایک شدید جسم کا مرض لاحق ہو گیا تھا، مگر اس

مرض کی نوعیت نہیں بتائی گئی اور نہ احادیث میں اس کی کوئی تفصیل مذکور ہے - سو جس طرح دوسرے

انبیائے کرام علیہم السلام مختلف آزمائشوں سے گزرے، اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام بھی ایک

آزمائش سے گزرے، تاکہ اہل دنیا کے سامنے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے صبر کا نمونہ ظاہر

ہو جائے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اشد الناس بلاء الانبياء ثم الامثل فالامثل

سب سے زیادہ شدید آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے پھر ان کے بعد وہ جو درجہ

پدر و پادشاه سے مشابہ اور قریب ہوں -

حضرت ایوب جس طرح نعمت و راحت میں اللہ کے شکر گزار رہے اسی طرح مصیبت میں

بھی نہایت صابر و شاکر رہے - آخر جب بیماری حد سے بڑھ گئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی - اس

رجیم و کریم نے اسی وقت ان کی دعا قبول فرما کر ان کو زمین پر پاؤں مارنے کا حکم دیا - حضرت ایوب

نے زمین پر پاؤں مارا تو اس سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا - حضرت ایوب اس سے نہانے بھی اور

اس کو پینا بھی - اس طرح ان کو تمام اندرونی و بیرونی بیماریوں سے صحت کلی حاصل ہو گئی -

پھر فرمایا کہ ہم نے ان کو ان کے گھر والے بھی عطا کر دیئے جو حوادث میں ضائع ہو گئے تھے

اور محض اپنی رحمت و مہربانی سے ان جیسے اور ان ہی کے برابر مزید عطا کئے تاکہ عقیدہ اور تبحر دار لوگوں

کے لیے یہ واقعات عبرت و نصیحت کا سامان ہو جائیں اور وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے صابر و شاکر

بندوں کو کیسے کیسے انعامات سے نوازتا ہے - (ابن کثیر ۳/۳۹۰، ۳۹۱)





آپ ہمارے بندوں، ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا بھی ذکر کیجئے جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔ بیشک ہم نے ان سب کو ایک خاص بات کی بنا پر اختیار کیا تھا اور وہ آخرت کی یاد ہے اور ہمارے نزدیک وہ سب برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے، اور آپ اسماعیل، اسحاق اور ذوالکفل کا بھی ذکر کیجئے۔ وہ سب بہترین لوگ تھے۔

تشریح: حضرت ابوب علیہ السلام کے ذکر کے بعد ابیہ حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے اخلاص اور رجوع الی اللہ اور ان کے دیگر فضائل کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بصیرت بھی عطا فرمائی تھی اور دین کی سمجھ بھی۔ یہ لوگ اللہ کی اطاعت میں نہایت مستقیم تھے۔ ان کے نزدیک دنیا کی کوئی اہمیت و وقعت نہ تھی بلکہ ان کے پیش نظر صرف آخرت تھی اور وہ ہمہ وقت اسی کی تیاری میں لگے رہتے تھے اور اپنی تمام عملی قوتوں اور فکری صلاحیتوں کو اسی کے لیے وقف کئے ہوئے تھے۔ وہ اپنے اخلاق، فاضلہ اور اعمال صالحہ میں کمال کے سبب اپنے نفس پر غالب تھے اور دوسروں کو اعمال صالحہ کی ترغیب دیتے تھے۔ یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے منتخب کے ہوئے اور خاص القاص بندے تھے۔

دیگر برگزیدہ پیغمبروں کی طرح حضرت اسماعیل اور اسحاق اور ذوالکفل نے بھی اپنی فکری صلاحیتوں اور عملی قوتوں کو آخرت کی بہتری کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ اس لیے یہ بھی اللہ کے خاص چنیدہ اور پسندیدہ بندوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے بھی ویسے ہی درجات ہیں جیسے دوسرے برگزیدہ انبیاء کے۔ پس اگر کسی کو آخرت کے انعامات و فضائل کا شوق ہے تو اس کو چاہیے کہ اللہ کے ان نیک اور برگزیدہ پیغمبروں کے نقوش قدم پر چلے اور ان کی تلمذ و الٹا رہے۔ کیونکہ انبیاء کی تلمذ و الٹا نہ کرنے والوں کا انجام، ان کی ہلاکت و ہر بادی اور ذلت و رسوائی اٹل و نیا کے سامنے ہے۔ قرآن کریم نے یہ واقعات عبرت و نصیحت کے لیے بیان کئے ہیں اس لیے ہر صاحب عقل کو ان سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

## آخرت کا انعام

۱۵۳-۱۵۴ هَذَا ذِكْرُ ۞ وَذَٰلِكَ لِمُتَّقِينَ لِحَسَنَ مَا بِ ۞ جَذَلَتْ عَذَابُ مَفْقَعَةٍ لَّهُمُ ۞ الْبُؤَابُ ۞ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفُلْهَدَةٍ



مَا عِندَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوئے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے والا ہے۔ (المائدہ ۶۶)

## سرکشوں کا انجام

۶۳-۵۵  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالْطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ  
هَٰذَا آيَاتُ لِلْمُذْمُومِينَ الَّذِينَ رَأَوْنَاهُمْ يَأْمُرُونَ بِالطَّغْيَانِ

یہک سرکشوں کے لیے یہ ائمہ کا ہے جو اوزخ سے جس میں دو راضی ہوں  
کے سوا بہت ہی بڑی جگہ ہے۔ یہ ہے (وہ) کھولنا ہوا پانی اور پانی کا  
حرہ بھکھو اور کچھ اسی طرح کی طرح کی چیزیں۔ یہ ایک جماعت ہے جو  
تیار ہے ساتھ (اوزخ میں) داخل ہونے والی ہے۔ ان کو خوش نصیب نہ ہو  
۔ چنگ (یہ بھی) جنم میں جانے والے ہیں۔ وہ کہیں سے ملے نہیں ہی خوش  
نصیب نہ ہو۔ تم ان کو یہ (مصیبت) دکھا رہے آگے لائے ہو۔ پس وہ (رہے  
کے لیے) بہت ہی جگہ ہے۔ وہ کہیں کے اسے ہمارے پروردگار (جو اس  
(عذاب) کو ہمارے آگے لایا ہے اس کو روزگار میں دوشمن عذاب: اے اور وہ  
(جینی آپس میں) کہیں کے کہو کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے  
جن کو ہم نے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم (یعنی) ان کا مذاق  
ازاتے رہے تھے یا ہماری آنکھیں ان سے چمک گئی ہیں۔ (المائدہ ۶۶ کا)  
آپس میں جگہ بیتی ہے۔



تَبَّوْا عَظِيمًا ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمِهِ بِاَنْتُمْ  
الَاَعْلٰی اِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ اِنَّ اَوَّلَیَّ اِلٰی اَنْتُمْ اَنْ تَاْتُوا بِاٰیٰتٍ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور اللہ واحد و غالب کے سوا  
کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ دو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی  
چیزوں کا رب ہے، زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ آپ کہہ دے جتنے  
کہ یہ ایک عظیم خبر ہے جس سے تم منہ موڑے ہوئے ہو۔ مجھے عالم بالا کے  
(واقعات) کا علم نہ تھا جب وہ (فرشتے) بھگڑ رہے تھے۔ مجھے تو (اللہ کی  
طرف سے) یہی وحی ہوئی ہے کہ میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

تشریح: اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اعلان کر دیجئے کہ میں ساحر و کذاب نہیں ہوں۔ میں تو اللہ  
تعالیٰ واحد و قہار کی طرف سے مشرکین و منکرین کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے اور خبردار کرنے والا  
ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور ہر چیز پر غالب ہے۔ وہ آسمانوں  
اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ ہر چیز اسی کے تصرف اور قبضے میں ہے۔  
وہ بڑا زبردست ہے اس کے باوجود گناہوں کو بڑا بخشنے والا ہے۔

آپ ان مشرکین کو بتا دیجئے کہ میرا رسول کی حیثیت سے تمہارے درمیان آنا لوگوں کو تو حید کی  
طرف بلانا، ان کو قیامت اور اس کے عذاب سے ڈرانا اور تمہارے سامنے اس کی صفات و کیفیات بیان  
کرنا بڑی عظیم الشان خبر ہے۔ اس لیے تمہیں تو اس کو فوراً قبول کر لینا چاہئے تھا مگر تم اس کے تم اس سے  
منہ موڑے ہوئے ہو۔ تم کو حید و رسالت پر ایمان لاتے ہو اور نہ قرآن کو مانتے ہو مالا نکہ جو کچھ میں  
بیان کرتا ہوں وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ میرے پاس اس لیے وحی آتی ہے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں  
۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے وحی کے ذریعہ نہ بتاتا تو مجھے اس گفتگو کا ذرا بھی علم نہ ہوتا جو عالم بالا میں تخلیق آدم کے  
بارے میں ہو رہی تھی۔ مجھے تو اللہ کی طرف سے یہی وحی کی گئی ہے کہ میں تمہیں آخرت کے عذاب سے  
صاف صاف خبردار کروں تاکہ تم موت سے پہلے راہ راست پر آ کر عذاب سے نجات پا سکو۔

## تخلیق آدم

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهُ

وَلَعَنَّا قِيَوْمًا لَّؤِيٍّ فَأَلَّوْا إِلَهُهُمْ فَقُلْنَا أَوَلَيْسَ لِلْإِنسَانِ أَشْتَدُّ مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَتَعْتُونَ ﴿١١﴾

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں اسی سے ناپ انسان پیدا کرنے والا ہوں سو جب میں اس کو پوری طرح بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس سے آگے کچھ نہ کہو گے۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور وہ تو تعامی کافروں میں سے۔

تشریح: حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنے ارادے سے مطلع فرمایا کہ میں آدم کو بنی تیار کر کے دلاؤں گا اب اس کو بناؤں اور اس کے بعد اہل دنیا میں پھولے دوں تو تم سب اس کو سجدہ کرو گے کہ میری فرمان برداری کے ساتھ ساتھ ماضی و آدم کی شرافت و بزرگی کا بھی اظہار ہو جائے۔ چنانچہ جب اللہ نے حضرت آدم کو بنالیا اور اس میں اپنی روح پھونک دی تو سب فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس وقت ابلیس نے غور میں ہر حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ فرشتوں میں سے تھا مگر ابلیس نے ان سے تمہارے اس طرح ان کی طاعت اور جلی مرتبگی کا ہر ہوئی۔

## ابلیس پر لعنت

۸۵-۸۵ قَالَ يٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِإِيْدِي ۖ أَأَنْتَ لِلْإِنسَانِ أَعْلَمُ ۚ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّمَّا خَلَقْتُ ۖ مِن نَّارٍ وَأَنَا آدَمُ خَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۖ قَالَ فَأَنْهَرْنَا فَنَّا فَالِقَ رَجِيمٍ ۖ وَذَرْنَا حَنِيئًا لَّعَنَتِي ۖ ذِي سُوْرٍ ۖ الَّذِينَ ۖ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ۖ قَالَ فَوَلِّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۖ ذِي يَوْمٍ ۖ أَلَمْ تَكُنْ مِنَ الْفَاعِلِينَ ۖ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۖ إِلَّا جِبَادَكَ وَنُحْمَ الْمُتَصِفِينَ ۖ قَالَ فَالْعَمَى ۖ وَالْعَمَى ۖ أَقُولُ ۖ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ ۖ إِنِّي خَلَقْتُكُمْ مِّن نَّارٍ وَمِنْ طِينٍ ۖ لَّعَنَّا قِيَوْمًا لَّؤِيٍّ فَأَلَّوْا إِلَهُهُمْ فَقُلْنَا أَوَلَيْسَ لِلْإِنسَانِ أَشْتَدُّ مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۖ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَتَعْتُونَ ۖ

اللہ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے میں کو سجدہ کرنے سے کس نے روکا جس کو میں

نے اپنے ہاتھوں سے پایا۔ کیا تو خوار میں آگیا تو جڑے درخت والوں میں سے ہے۔ اس نے کہا میں اس (آدم) کے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے شک سے پیدا کیا اب وہ اس کو کٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا تو یہاں سے نکل جا چٹک تو مردہ ہے اور چٹک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے آپ! مجھے اس دن تک صہت اے جب مردے زندہ نہ رہے گھر لے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا چٹک تجھے صہت ہے۔ مگر دو وقت نے دن میں۔ ابھیں نے کہا کہ میری عزت کی قسم میں ان سے تم کو در کر دوں گا۔ سو سے میرے قصہ زندہ رہے۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ حق ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں۔ میں چٹک سے اس دن میں سے میری امتاں کر لے گا لے کر مر لوگوں سے اور ان کو بھروں گا۔

مظہرین صہت دینے والے۔ منظور سے۔ مقصود۔

نحو بیقیم میں ان کو ضرور مہرا کروں گا۔ ملو ان سے ضرور ملو ان کا یہ۔

منفس میں شہرہ بھروں گا۔ مغل سے منفس۔ ان بانوں کا یہ۔

تشریح اللہ تعالیٰ نے ابھیں کو عجب اُسے فرمایا کہ ابھیں تو زانیہ میرا چھوٹی تو ہے میں نے اپنے ہاتھوں اور خاص قدرت سے جایا تھا میرے طرف سے جاننا وہ دیکھتی نہیں تھی۔ یہ تو خوار میں آگیا تو وہی بڑے درخت والوں میں سے ہے۔ اماں کل یہ بات بھی نہیں آتے نہ فاشتہ میں سے علم نبی قبیل میں قوم و بعد از اسے بھرا تھا سے افضل ہو گئے۔ ابھیں نے کہا کہ میں نے آسمان میں اپنے جدا نہیں کیا کہ میں ان سے افضل رہی ہوں۔ چونکہ تو نے مجھے اتنے سے بدو بہت بڑا کر کے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم کیا کہ بہت بڑا ہے تو جڑے۔ بدو بہت بڑا ہے اور تجھ پر بدی لعنت ہے۔ پانی کر جس نے کہا کہ اسے میرے رب تو مجھے قیامت تک صہت دے۔ اللہ تعالیٰ تو بہت عظیم ہے اور کہ اس پر اپنی حقوں کو دے نہیں تھا اس لیے اس نے ابھیں کو مردہ سے پھر نوبت تک صہت دے دی۔ پھر ابھیں اللہ کی قسم کا کہنے لگا کہ میرا آدم کی تمام اولاد کو مردہ کروں گا۔ یہ میری قسم ہے اور عجب بندوں کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نوبت میں اور میری پادشاہی حق اور ان کے کہ میں عظیم کو ضرور دے گا۔ میری امتاں کر لے گا۔ لے لوں۔ سے بھرا دے گا۔

## منکرین کو نصیحت

۹۸-۹۹ ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَرَأَىٰ تَابِعِينَ ۖ وَتُتَوَكَّلُونَ ۚ وَإِنَّ  
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۚ وَتُتَعَلَّمُونَ بِنَاءً بَعْدَ رِسْمٍ ۚ

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے (اپنی خبر نویسی کا) کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا  
اور نہ میں تم کو (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے  
ایک نصیحت ہے۔ لیکن تم کو ایسی ہی بات کے بعد تمہیں اس کی حقیقت معلوم  
ہو جائے گی۔

منکلفین: تکلف کرنے والے، بات کرنے والے۔ تکلف سے اسم کا مل۔

حاف: اس کی نسبت اس کا حال۔ تبع اس کے

حقیق: وقت، زمانہ، مدت۔ تبع اس کے

تشریح: منکرین و کفارین کو مذکورہ بالا تمام باتوں کی صداقت اور حقیقت پر یقین کرانا چاہیے۔ اور  
اس کے باوجود بھی کوئی بہ باطن کسی قسم کا شک و تردد کرے یا شبہ کرے کہ آپ کسی طمع یا لالچ کے  
تحت ایسے کیجئے اور کہتے ہیں تو آپ تمام حجت کے طور پر اعلان فرمائیے کہ میرا تبلیغ دینی اور احکام  
قرآن پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ اس تبلیغ دین سے میرا مقصد دنیوی نفع حاصل کرنا نہیں، نہ  
میں تکلف و تصنع کرنے والا ہوں کہ میں نے قرآن اپنی طرف سے بنا کر دیا بلکہ میں واقعی نبی ہوں۔ میرا  
دعائے نبوت جہاں نہیں وہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور دنیا جہان والوں کے لیے ایک مخلصہ پیغام  
نصیحت ہے۔ اگرچہ کچھ پرنازل ہوا ہے وہ میں تمہیں بلا کہہ اس سے پہنچاؤں گا۔ اس سے میرا مقصد  
صرف اللہ کے اہل ہے۔ یہی باتوں کی حقیقت، میرے کلام کی سہ آہٹ، میرے بیان کی سچائی، تمہیں  
سمجھنے کے بعد قیامت کے دن تمہیں بتائی معلوم ہو جائے گی۔ اس وقت تم کو اپنی دیکھو کہ میں حق بتائی  
ہوئی چیزوں کو دیکھو گے۔





بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سورۃ الزمر

وجہ تسمیہ: اس سورت کی اہم ترین آیت میں کافروں کے تذکرے میں اور جہنم میں آیت میں مومنوں کے ذکر میں ملاحظہ فرمائیے (گزشتہ سورتوں) آیا ہے، لیکن ملاحظہ فرمائیے کہ اس سورت کے نام کے طور پر مشہور ہو گیا اور اس کو سورۃ الزمر کہا جانے لگا۔ بعض نے اس کو سورۃ العزف بھی کہا ہے مگر یہ جائز نہیں ہے۔ غلط فہمی (جنت کے بارگاہ) بھی، یہ سورت کی آیت ۱۰ میں آیا ہے۔

تعارف: اس میں آٹھ رکوع، ۵۷ آیتیں، ۹۸ کلمات، اور ۸۷-۷۷ حروف ہیں۔ مضمون کا اس کے مکی ہونے پر اتفاق ہے۔ تمنا ہے کہ اس میں حجاب کی روایت سے بیان آیا کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی ہوئے تھی یا یوں کے جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کاظمی و صحتی میں عرب کے قبائل اسلام کے وقت دینے میں نازل ہوئیں۔ دو تین آیات یہ ہیں۔

فَلْيُبَيِّدْهُ الْيَوْمَ الَّذِينَ أَنْصَرَفُوا غَلٰی أَنْفُسِهِمْ ۚ وَأَنْتُمْ لَا تَشْفَعُونَ ۝

(آیت ۵۳-۵۵)

بعض کے نزدیک سات آیتیں مدینے میں نازل ہوئیں۔ اس سورت میں اکثر مضامین توحید سے متعلق ہیں۔ عقل اور فطری دلائل سے شرک کا ابطال، معذرت کی قرینہ، ان کے اقرار ان پر انکسارات الہیہ کا ذکر اور کھلم کھلا جہنم و جہنم کا بیان ہے۔

نہایت میں حضرت عائشہ سے، ۱۱ آیت ہے کہ، سونے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دربارہ، ۱۱ آیت کے ساتھ سورۃ النہل اور سورۃ الزمر کا اقرار کیا کرتے تھے۔ نہایت کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک کہ سورۃ الزمر کی آیت نہ پڑھی تھی۔

(مواہب الرحمن ۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰)

## مضامین کا خلاصہ

- رکوع ۱: شرک کا ابطال، قدرت الہی کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کی ہے نیازی اور انسان کی ناشترکیہ طاعت ہے۔
- رکوع ۲: ہجرت کے قصد کی اور سریع شمار دیا نہ، انہوں کا بیان ہے۔ پھر علی غاصت کے لیے غرضگیری اور دعویٰ حیات کی مثال بیان کی گئی ہے۔
- رکوع ۳: آیات قرآنی سے، غیر ظالموں کا انجام اور شرک و توحید کی ایک مثال بیان کی گئی ہے۔
- رکوع ۴: اس میں شریکین کی جہالت اور توحید کی حقیقت کا بیان ہے۔
- رکوع ۵: باطل معبودوں کی ساخت کی حقیقت و ریاضت کے روز شریکین کی بے بسی کا حال مذکور ہے۔
- رکوع ۶: اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت، انکار کی برداشت اور توحید میں شریک کا بیان ہے۔
- رکوع ۷: شریکین کی طرف سے، آپ کو شرک کی دعوت، اللہ کی نصرت شان اور قیامت کی وحشت کا بیان ہے۔
- رکوع ۸: کاروان کے انجام بد اور مومنوں کے انجام کا بیان ہے۔

## شرک کا ابطال

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ اِنَّا مَرْسَلْنَاكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۚ اِنَّ الدِّينَ كَانَ لَدُنَّ الْمَلٰٓئِكِ  
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْ لِيَّاءُ مَا تَعْبُدُوْهُمْ اِلَّا رُبُّهُمْ فَاَعْبُدُوْهُمْ نَزَّلْنَا  
اللّٰهُ رُفْعًا ۙ اِنَّ اللّٰهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ فَيَهْدِيْهُمۡ لِمَا هُمْ قٰٓئِمُوْنَ عَلَيْهِ  
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۚ تَوَّابًا ۙ اِنَّ اللّٰهَ اَنَّ  
يَخْلُقَ مَا يَشَآءُ لَآ يَمْنَعُهَا سَآٓئِلُهُمْ ۚ اَلَمْ يَخْلُقْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ هُوَ الَّذِيْ  
اَلْوَحْيُ الْمَقْشُوْرُ

پہلے ہی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے جو غالب و غلبت والا ہے۔  
بقیہ ہم نے اس کتاب کو حق کے ساتھ آپ کی طرف نازل کیا ہے۔ سو آپ

وہی کو اللہ کے لیے خاص کر کے ی کی عبادت کرتے رہیں۔ اور ان کو خاص کر کے (عبادت) اللہ ہی کے لیے ہے اور جس قوم نے اس کے سوا دیا پکار کئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی عبادت صرف اس کے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مذکور ہے۔ اور وہی اللہ ہی کے رسول ہیں اور ان کا قیام کر دے گا ان میں اور اختلاف کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ اس کو اور اور بھی نہیں اور جو کچھ اور اور ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے۔ اور ان کے لیے مخلوق میں سے جسے چاہتا جس لیتا۔ اور اپنے تصور سے ہے۔

تشریح: یہ قرآن اس اللہ کا کلام ہے جو غالب اعلیٰ وہاں ہے اور اس نے اس کو نازل کیا ہے۔

اس کے حق ہوئے جس کوئی شک اور شبہ نہیں۔ اور یہی حکم و خدا ہے

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ رَبُّكَ أَلَّا تَكُونَ مِنَ الْمَكْمُومِينَ  
الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ لِسَبْحِ اللَّهِ فِي سُبْحَاتِهِمْ وَلَا يَذْكُرُونَ

یہ وہ لوگ ہیں جن کی طرف سے نازل کر ہوا ہے۔ اس کو من الکرسی کے لئے آئے ہیں۔ آپ کے جس پر اس کا ہے تاکہ آپ کو نہ کرے۔ اس کے میں جائیں۔ یہ صاف صریح مبیہ و بیان میں ہے۔ (تفسیر: ۵۲، ۵۵)

اور دیکھا ہے

لَا يَدْعُونَ إِلَهُ إِلَّا الْإِلَٰهَ الْحَقُّ يَدْعُونَ وَكَذَلِكَ خَلَقُوا  
وَمِنْ حُكْمِهِمْ حَسْبُكُمْ

یہ انکی باغات کتاب سے جس کے آگے یا چھپے سے باطل اور نہیں نکلا۔ یہ حکمتوں والے اور تعریفوں والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

(حج: ۲۲)

یہ اللہ ہی نے یہ کتاب ہی کے ساتھ آپ پر نازل فرمائی ہے۔ اللہ آپ کو جس قدر نازل کرے

کافراں اور کفر کے لئے اسی طرح اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس طرح آپ اب تک کرتے رہے ہیں اور جو ان کی عبادت کی طرف بلائے رہے۔ لیکن اللہ کے ساتھ کوئی ہمارے ساتھ نہیں رہے۔



ہر ایک مقررہ مدت تک چلا رہے گا۔ آگاہ ہو جائے وہی زبردست (اور گناہوں کو) بخشے والا ہے۔ اس نے جنہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لیے موشیروں میں سے آخر جوڑے (آثار سے پیدا کئے) وہ جنہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین تین تارکیوں کے اندر ایک کیلیت سے دوسری کیلیت پر بنا تا رہتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے وہی کی حکومت ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر تم کہاں (حق سے) پھرے جا رہے ہو۔

يَكْفُرُوا: وہ لوہیتا رہے وہ چڑھتا رہے وہ نہ کرتا ہے۔ فکھو فہو سے مضارع۔

مُصْنَعًا: مقرر کیا ہوا نام رکھا ہوا۔

تَضَرَّعُوا: تم پھرے جاتے ہو۔ ضَرَف سے مضارع مجہول۔

تشریح: ہر چیز کا خالق و مالک اور ہر چیز پر حاکم و جابض صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسی نے آسمان و زمین کو حکمت سے پیدا کیا۔ وہی رات کی تاریکی کو دن کی روشنی پر لپیٹ دیتا ہے جس سے دن غائب ہو جاتا ہے اور دن کی روشنی کو رات کی تاریکی پر لپیٹ دیتا ہے جس سے رات غائب ہو جاتی ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مقررہ وقت تک یعنی قیامت تک اسی طرح چلا رہے گا اور اس نظام میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ آگاہ ہو جاؤ جو لوگ ان والوں کے باوجود اس کی توحید پر ایمان نہیں لاتے وہ ان کو عذاب دینے کے لیے زبردست قدرت و طاقت والا ہے اور جو لوگ کفر و شرک کو چھوڑ کر اس پر ایمان لے آئے ہیں تو وہ ان کو بڑا بخشش اور معافی کرنے والا ہے۔

اس نے تم سب کو ایک ہی جان یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔ پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا یعنی حضرت حوا کو پیدا کیا۔ اسی نے تمہارے لیے چوہا یوں میں سے آخر خروما دواتارے یعنی بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ۔ وہ اپنی قدرت کا مادہ اور حکمت باللہ سے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین تین اندھیروں میں جنہیں ایک حالت سے دوسری حالت میں بناتا رہتا ہے، پہلے ظلف، پھر خون بستہ (علاء)، پھر لوتھڑا (مضو)، پھر گوشت پاست اور ہڈیاں اور پھر روح چھوٹ کر زندہ انسان کی شکل میں جنہیں ان تین اندھیروں سے باہر لاتا ہے۔ سو جس نے آسمان و زمین کو اور خود جنہیں اور تمہارے اگلے پچھلوں کو پیدا کیا ہے وہی رب ہے۔ اسی کا ملک ہے وہی ہر چیز میں تصرف ہے اور وہی عبادت



تشریح: کسی کے ایمان و قرار سے اللہ تعالیٰ کو کوئی نفع اور کسی کے کفر و کفر سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اس لیے کہ وہ سب سے بے نیاز ہے اس کو کسی کے ایمان و کفر اور طاعت و عبادت کی پروا نہیں البتہ وہ کفر و ایمان پر بند نہیں کرتا اور نہ وہ جہنم میں اس کا عذاب ہے لیکن اگر تم شر و طاعت کو دیکھتے تو وہ تم سے خوش ہو گا اور جہنم میں اپنی نعمتیں بھلا کر دے گا۔ فیات سے کہہ دو کوئی شخص کسی کے گناہ کا بوجہ نہیں اٹھائے گا۔ نہ کوئی کسی کے کام آنے گا۔ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا۔ اس لیے تمہارے کئے کا وبال بھی تم پر ہی پڑے گا۔ حیران رہو کہ فرشتے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نقصان نہیں ہوا تو تمہارے ہی غائب ہونے کے لیے جہنم اسلام کی رحمت دیتے ہیں۔ آخر کار سب کو موت کرای کی طرف جانا ہے اس موت و جہنم تمہارے تمام اعمال کے بارے میں تمہارے گناہ کیونکہ وہ لوگوں کے بھیہ جاتا ہے اور تم اس کے سامنے اپنے کسی عمل کا ادراک نہ کر سکتے۔

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ نہایت عاجزی و انکساری اور تضرع و زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اس سے فریاد کرتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور فرمادیتا ہے تو اپنی طرف سے اس کو نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ اپنی کبر و زاری اور عا کو بھول کر ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا مصیبت کے وقت اس نے اللہ کو پکارا ہی نہ تھا۔ پھر وہ اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اپنی کمرای کے ساتھ ساتھ دوسراں کو بھی اللہ کے راستے سے بھٹکا دے۔ آپ ایسے شخص سے کبر و استغناء کہ تو اپنے کفر کا کادہ کھوون اور اٹھالے کیونکہ دین کا آرام و آسائش اور لذت و راحت بہت قلیل اور فانی ہے۔ آخر کار تجھے جہنم میں جاتا ہے جہاں کا عذاب نہ بد اور عذاب کی ہوگا۔ اور اس سے کبھی چھٹکارا نصیب نہ ہوگا۔ (منظری ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰)

## فرمان بر و ارون افرمان

۹: اَمَّنْ هُوَ قَائِلٌ اِنَّهُ اِلٰهٌ سَلْبٌ وَقَالَا يَحْذَرُ الْاٰنِصْرَةَ وَيَرْجُو رَسْمًا وَّيَبْهَ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَلَمْ نَسْأَلْكَ اَنْ تُولُوْا الْاَلْبَابَ

بھلا جو شخص راتوں کو جب سے اور قیام کی رحمت میں نہ جاتا ہو آخرت سے امان ہو اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو (وہ بڑھاپے کا فرماؤ آپ کہہ دیجئے





کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کو بتا دیجئے کہ جس طرح ہم والے اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے اور دونوں کا درجہ یکساں نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن و کافر بھی برابر نہیں ہو سکتے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ان حقائق سے نصیحت نہیں لے سکتے۔ ایسی باتوں سے تو صرف اہل عقل ہی عبرت حاصل کرتے ہیں۔

مسند احمد اور نسائی وغیرہ میں ہے کہ جس نے ایک رات میں سو آیتیں پڑھیں اس کے نامہ اعمال میں ساری رات کی قوت لکھی جاتی ہے۔ (ابن کثیر ۴/۴)

## ہجرت کے فضائل

۱۰-۱۲: قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكَمُ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذَا الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّارْضَ اللّٰهُ وَاَرْضَ النَّاسُ بِمَا كُنْتُمْ عٰمِلِيْنَ ۚ اَجْرُهُمْ يَعْطٰوْنَا حَسٰبًا ۚ قُلْ اِنِّىْۤ اُخْبِرْتُ اَنَّ اللّٰهَ مُخْلِصٌ لِّلَّذِيْنَ ؕ وَ اُخْبِرْتُ اِنَّ كُوْنًا اَكْثَرَ النَّاسِ لَمُسْلِمِيْنَ ۝

آپ (میرنی طرف سے) کہہ دیجئے کہ اے میرے مومن بندو! تم اپنے رب سے ڈرتے رہو۔ جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے اچھا بدلہ ہے اور اللہ کی زمین بہت کثادہ ہے۔ وہ ملک میر کرنے والوں کو بے حساب اجر دے گا۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں، دین کو اسی کے لیے خالص کر کے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمان بردار بن جاؤں۔

تشریح: اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے مومن بندوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دیجئے کہ تم اپنے رب سے اس طرح ڈرتے رہو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس کی اطاعت پر تے رہو۔ میں جس نے اس دنیا میں خشوع و خضوع کے ساتھ نیک اعمال کئے ان کے لیے بہترین بدلہ ہے۔ اگر کافروں کی مزاحمت کی بنا پر کسی ملک میں تم اللہ کی طاعت و عبادت اچھی طرح اور سکون و الطمینان سے نہ کر سکو تو وہاں سے سکونت ترک کر کے دوسرے ملک ہجرت کر لو، جہاں آزادی سے اللہ کے احکام بجالا سکو۔ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔ یقیناً اس طرح ترک وطن کرنے میں بہت سے مصائب برداشت کرنا پڑیں گے اور طرح طرح کے خلاف عادت و طبیعت امور پر صبر کرنا پڑے گا۔ ایسے لوگوں

کو اللہ تعالیٰ اپنے قول کے بغیر بے حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

اسیابی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترانوہیں نصب کی جائیں گی اور نمازیوں کو پڑھا جائے گا اور وزن کے مطابق ان کو پورا پورا ثواب دیا جائے گا اور صدقہ (قرض و ملکی خیرات) دینے والوں کو لایا جائے گا۔ ان کو بھی وزن کے مطابق پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔ حاجیوں کو لایا جائے گا۔ ان کو بھی وزن کر کے پورا ثواب دیا جائے گا اور جو لوگ اہل بدعتی دینی اور دین کے بے صلاح و شائد اٹھانے والے ہوں گے ان کو بلا لایا جائے گا لیکن ان کے اہل نے وزن کے لیے نہ کوئی ترانوہی کی جائے گی اور نہ ان کے قول کا راز نہ لھوا جائے گا بلکہ اس پر بے حساب ثواب کی وارش کی جائے گی یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو دنیا میں مالیت مستور رہتے تھے تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے اجسام کو قلعیوں سے کاٹا جاتا۔ وہ لوگ اہل داکے ثواب کو دیکھ کر پریشان کریں گے۔

آپ دن شریکین سے نبی بھیجے کہ مجھے تو اللہ کی طرف سے بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں نہ نص ابھنی عبادت کروں جس میں شرک کا کوئی شائبہ بھی نہ ہو اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں طاعت کرنے والوں میں سب سے پہلا طاعت کروں اور جو آں، یعنی اس امت میں سب سے پہلا فرمان بردار میں ہوں تاکہ اللہ کی طاعت کرنے والا اور بندہ میری فرماں برداری کو اپنے لیے سمجھ نہ سکے۔

(مواہب ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵،

خالص کر کے ہی کی عبادت کرتے ہوں۔ سو تم اللہ کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو۔ آپ کہہ دیجئے کہ حقیقی خسارے والے وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گمراہوں کو خسارے میں ڈالا۔ یاد رکھو یہی صریح خسارہ ہے۔ ان (مکرمین) کے لیے ان کے اوپر سے بھی انجس کے مامکون ہوں گے اور ان سے نیچے سے بھی۔ وہی (خدا اب) سے اللہ اپنے بندوں کو ذرا داتا ہے۔ سوائے میرے بندہ مجھ سے داتا ہے۔

سنتھم تم نے چاہا تو نے اور دیا۔ منہ پٹہ سے مضمحل۔

خلخل۔ سناکھان و پال و مراد عذاب الہی۔ احد خلخلہ۔

نخوف وہ خوف والا ہے۔ دوزخ آگ سے۔ نخوف سے منہ رہتے۔

شان نزول: یعنی تم لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب مشرکین کی طرف سے آپ کو پھانسی دینا اختیار کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ (مختصر ص ۱۰۰)

تشریح: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کہہ دیجئے کہ اگر بالفرض میں و خلاص و فرماؤں ترک کر کے تمہاری طرح شرک و بد اعمالیوں کی طرف مائل ہو جاؤں تو میں بھی قوم کے خدا کے نہیں بچ سکوں گا۔ اگر یہ لوگ پھر بھی نافرمانوں سے باز نہ آئیں اور اللہ کی طرف رجوع نہ کریں تو آپ ان کو صاف صاف بتا دیجئے کہ میں تو وہی طرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں گا اور اسی سے اپنے اپنی عبادت خالص کرتا ہوں۔ سو تم لوگ اللہ کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو تمہیں خود ہی اپنا انجام معلوم ہو جائیگا۔ چنگ قیامت کے روز پورے انسان اور خسارے میں وہی ٹوٹ ہوں گے جو تو خواہے آپ الہی سے نہایت پائیکس کے اور نہ ان کے اہل و عیال و متعلقین کو کسی قسم کی دانت سے لگی۔ آگاہ ہوا۔ مضمحل صریح خسارہ ہے جو بھی روز ہوگا۔ جنہم میں ان کے اوپر سے آگ ہی آگ ہوئی۔ اور ہی بکرا رہا ہے۔

لَقَدْ مِّنْ بَعْثٍ مِّمَّا دُرِيتُ وَ مِّنْ قُوَّةٍ مِّنْ عَوَابِلِ ۚ وَ كَذٰلِكَ

يُخَوِّضُ الظَّالِمِيْنَ ۝

ان کے لیے دوزخ ہی کا چھوڑا ہوگا اور ان کے اوپر ہی کا آگ ہی آگ ہوئی۔ اور ہی بکرا رہا ہے۔

فالمس کو ایسی ہی سزا دینے ہیں۔ (عراق ۳۱)

اور ارشاد ہے:

يَوْمَ يَحْمِلُهُمُ الْعَذَابُ مِنْ قُوتِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ  
وَيَقُولُ ذُقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ يَا

قیامت کے دن انہیں لپکے اور اترے گا۔ یہ خود مایہ کو اور انہی آیتوں میں

تجوید ہے۔ لکھا ہے: ﴿يَوْمَ يَحْمِلُهُمُ الْعَذَابُ﴾ (المائدہ: ۱۵)

یہ لفظ کوئی دو جہات ہے جس سے لفظ کوئی ایسے جہوں کو لے گا ہے وہاں سے کہ

۱۔ قرآن مجید کے ارد گرد ہوں۔ ۲۔ ان کا مری ہو تو ان کی نگاہوں سے وہاں سے کہ

۳۔ یہ جہات میں سے کوئی ایک فی ثانیہ ۱۵۴۹

## اہل طاعت کو خوشخبری

۹۔ - وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَمَّا وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَعَمِلُوا غَيْرَ الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَمَّا

اور جو لوگ ایمان لائے ہوں۔ ۱۔ یہ جہات میں سے کہ

۲۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۳۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۴۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۵۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۶۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۷۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۸۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۹۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۱۰۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۱۱۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۱۲۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۱۳۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۱۴۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۱۵۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۱۶۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۱۷۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۱۸۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۱۹۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۲۰۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۲۱۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۲۲۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۲۳۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

۲۴۔ یہاں سے کہ لے لیں بشارت ہے۔ ۲۵۔ آپ نے کہہ دیا کہ وہ خوشخبری دے رہے ہیں۔

آدمیوں کے متعلق ہوا جو عہد جاہلیت میں الا الہ الا اللہ کے قائل تھے۔ ا۔ زید بن عمرو بن لعلیل یا سعید بن زید۔ ۲۔ ابو ذر غفاری ۳۔ سلمان فارسی۔ (مطہری ۲۰۳/۲۰۴/۸)

**تشریح:** جو لوگ شیطان یعنی غیر اللہ کی عبادت سے اجتناب کرتے ہیں اور نفس و شیطان سے منہ موڑ کر ہر حق اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں تو ایسے لوگ ہی بشارت کے مستحق ہیں۔ یہ بشارت دنیا میں غنیمتوں کے ذریعے ہوتی ہے اور موت کے وقت فرشتے ان کو بشارت دیں گے۔ پھر جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بشارت دے گا۔ سو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے ایسے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الہی کو خوب توجہ سے سنتے ہیں اور اس کی بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ اس کی ساری باتیں بھرتی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی لوگ نکل والے ہیں۔

## جنت کے بالا خانے

۱۹-۲۰ آفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَيْفَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْفِذُ مَنْ فِي الذِّكْرِ ۚ  
لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ عُرْفًا مِّنْ فَوْقَهَا عُرْفٌ مَّيْمِينَةٍ  
تُخْرِجُوهُمْ مِّنْ نَّعِيمَتِهَا الَّتِي لَهُمْ وَوَعَدَ اللَّهُ لَا يَخْلِفُ اللَّهُ الْوَعْدَ ۚ

بہلا جس شخص پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا تو کیا آپ ایسے شخص کو بچا سکتے ہیں جو (علم الہی میں) دوزخ میں ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے دُرتے ہیں ان کے لیے (جنت میں) بالا خانے ہیں جن کے اوپر بھی بالا خانے بنے ہوئے ہیں اور ان بالا خانوں کے نیچے ٹہریں بیدار ہی ہیں۔ یا اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تَنْفِذُ: تورہ یا کرائے گا، تو چھڑائے گا، تو نجات دلائے گا۔ الْفُتَاةُ سے مضارع۔

عُرْفٌ: جنت کے بالا خانے، اوچے مکان۔ وَاحِدٌ عُرْفَةٍ۔

**تشریح:** اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جن لوگوں کی بدعتی کبھی جاہلی اور جن پر ان کی ضد و عناد اور بد اعمالیوں کی بنا پر عذاب الہی کا حکم ثابت ہو چکا انہیں کوئی راہ راست نہیں دکھا سکتا اور نہ کوئی ان کو آگ سے بچا سکتا ہے۔ آپ بھی ان پر رنج و ملال نہ کریں اس لیے کہ جو شخص علم الہی میں دوزخ کے اندر ہے





[illegible]

تفصیل: وہ کہنے لگی ہے۔ وہ بڑے تکیے سے۔ منظر اور منظر۔

مفتوحہ جہاز، ایک ایسی جہاز ہے جس میں دروازہ کھولا ہوا ہو۔

۱۴ فرم: ۲۲ جانی ہے۔ جونی سے متعارف۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو مسورت میں ہر مقررہ سب سے چھ اقسام کی قیامات اس کی تمام آیتیں اور ہر کلمہ صحت یعنی حسن عبارت اور الفاظ کے ہم میں پانچ شکبہ یعنی ایک چھوٹی اور چار بار بار آتی جاتے ہوئی ہیں۔ کوئی آیت دو سو فی آیت کی محفہ ربیب نہیں کرتی۔ تمام آیات پانچ حصہ یعنی کوئی ہیں۔ جس کے انجام اور طوہ میں پانچ شکبہ ہے اور آیت اور تمام آیات و فرق۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ اسی قیام و طوہ کے مطابق نقل و کلام ہے جس نے اس کا نام کو قیام پانچ آیات کے سب سے زیادہ کر کے سب سے پہلی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوئی تو یقیناً اس میں قیامات و الفاظ کے زیادہ جاتے۔ جیسے ارشاد ہے

وَلَوْ كُنَّ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا  
كَثِيرًا

درجہ، وقرآن اللہ کے واسطے اور اُن غریب سے جو تاجہ اس میں بہت

(۴۲)  $\{ \frac{1}{n} \}$  در  $\mathbb{R}$  متراکم است.

ان کی آیات میں لے آتی تھی اور وہ بار بار فرماتی تھیں تاکہ کتاب کے مضامین دل و  
روح میں پائے ہوئے اور ان کی اپنی فکری اور اہم سلکیوں سے نہ اونچا علی برداری میں داخل  
کر سکا۔ لہذا یہ یہ متعدد مسائل کو انھیں ایک ایک نظام کے طور پر بیان کر دینے سے حاصل نہیں  
ہو سکتا بلکہ اس کے مختلف حصوں اور اقساموں کے ساتھ بار بار جان کو کے ہی زمین نشین کرنا پڑ سکتا



ہے۔ اس کتاب کی تاثیر یہ ہے کہ اس کی آیتوں کو سنتے ہی مومنوں کے دل خوب نرود ہو جاتے ہیں اور  
سزاؤں کے بارے میں چارہ کار ان کے روئے گلے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے اس انتہائی عاجزی  
اور مہر پر دہاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جگہ جگہ ہاتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے  
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الْأَبْرَارُ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُقِيمُوا  
الصَّلَاةَ فَقَالُوا لَا نَحْمِلُهَا وَهِيَ غَيْرُكَامِلَةٍ بِإِذْنِ اللَّهِ وَكُلَّ بَشَرٍ  
مُتَعَبٌ (انفال ۲)

پھر فرمایا کہ یہی قرآن اتنا ہی پڑھتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اس نے اسے پڑھنے کی ہرگز  
فرمان ہے اور جس کو اتنا گراں نہ آئے اس کو کوئی پڑھتا رہے اور جسے (مغیر ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰)

## ظالموں کا انجام

۲۹-۳۰  
أَفَمَنْ يَتَّبِعْ يَوْجَهُ سَوَاءٌ أَعْدَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيلَ  
بِظُلْمِهِمْ دُفَعُوا مِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
فَالْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَإِذَا أَقْبَمُوا بِأَنَّهُ  
الْخَيْرُ فِي الْعِصْيَةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

جہاں وہ جس جہت کی سمت گئے ان پر سے عذاب کو اپنے اندر چھپائے گا (ان کا کیا  
حال ہوگا) اور (اس روز) ظالموں سے کہا جائے گا کہ تم اپنے کئے کا مزہ  
چکھو جن سے پہلے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ پھر ان پر ایسی جگہ سے عذاب  
آپا کر ان کے گمراہی میں بھی نہ رہا۔ سو اس نے ان کو نہ ہی زندگی میں ہی رہائی  
کا مزہ چکھا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ ہے۔ کاش یہ لوگ نہ سمجھتے۔

تشریح: یہاں وہ ظالموں کا حال بیان کیا ہے۔ قیامت کے روز ایک شخص نے ان کو خوار کر دیا  
اس حالت میں بتلایا کہ ان کو جو عذاب ملے گا وہ ان سے کہے ہیں کہ عذاب الہی سارے سے قہرا ہے۔ اس وجہ سے بھی  
تم انہیں کہہ رہے ہو کہ انہیں عذاب ملے گا جو ان سے کہے ہیں کہ عذاب الہی سارے سے قہرا ہے۔ اس وجہ سے بھی  
سارے کرتے ہوئے ان عذاب کو نہ سمجھتے تھے۔ مگر کیا جانتے تھے کہ وہ انہیں عذاب الہی کا اصل عذاب ملے گا۔

نے لیے کھول دیا تھا اور وہ اعزاز و کرم اور انعامات کا مستحق ہوگا۔ ظاہر ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر ان خالوں سے کہا جائے گا کہ اب تم اپنے ان اعمال کا مزہ چکھو جو تم اس سے پہلے دنیا میں کیا کرتے تھے۔

شرکیں کہ کو ان باتوں پر یقین نہ لیتا چاہے اگر وہ اب بھی تکذیب و انکار سے باز نہ آجی تو وہ کو جان لیتا چاہے کہ ان سے پہلے لوگوں نے بھی احکام الہی کا انکار کیا تھا اور اللہ کے رسولوں کی تکذیب کی کئی کئی نسلوں تک اللہ کا عذاب ان پر اس طریقے سے آیا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔ ان کے سامن و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح بھی کوئی ایمانی عذاب کسی قوم کو جاوہر کر سکتا ہے۔ سواہ تعالیٰ نے ان کو اس نہی نہی کی جہاں ہی ذلالت و رستائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش یہ لوگ جان لیتے کہ دنیا میں کتنی ہی قومیں ایسی گمراہی میں جو اللہ کے پیغمبروں کی تکذیب و انکار میں تھیں وہ سے حق طریقے کے عذابوں سے تباہ کر دی گئیں۔

## شرک و توحید کی ایک مثال

۱۷۸-۱۷۹: وَتَقَرَّبُوا إِلَيَّ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ يَتَذَكَّرُونَ ﴿١٧٨﴾ لَقَدْ آتَيْنَاكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَكَرِهْتُمُوهَا وَتُوجَّهُونَ إِلَىٰ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿١٧٩﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿١٨٠﴾ فَمِمَّا هُمْ شَاكِرُونَ ﴿١٨١﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فِتْنَةً فِي الْقُرْآنِ إِذْ خُلِّيَ بَيْنَ الَّذِينَ عَادَىٰ آلَ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ سَائِرِ الْبَنِيَّةِ ﴿١٨٢﴾ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿١٨٣﴾

یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (یہ) قرآن جو عربی زبان میں ہے اس میں کوئی کچھ نہیں تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں۔ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص کا نام ایس کی بدعت کا شریک ہے اور دیکھ دوسرے شخص ہے جو صرف ایک ہی کا نام ہے۔ کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے۔ سب قریب اللہ ہی کے لیے ہے مگر ان میں سے کون لوگ بے علم ہیں۔

(۱) یہی سلی انداز (سلو) یقیناً آیہ کو بھی موت آتی ہے۔ مگر قیامت کے

وقت اسے اللہ کے سامنے اپنے خدو و خدو پیش کرے گا۔

فَنَشْكُرُهُمْ جَدًّا وَهُمْ غَدُّونَ۔ اَحْزَانًا لِّمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ۔

نہیں شکریہ تمہاری بہت کریں گے اور وہ غدو (موت) ہوں گے۔ غمناک اس لیے کہ تم کفر کرتے ہو۔

تشریح۔ چونکہ مشابہت سے ہائیں آسانی سے بھولیں جاتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں برحق کی مثالیں بیان فرمائی ہیں تاکہ لوگ ابھی طرح اس میں یقین نہ لیں۔

ارشاد ہے

صَرَبْتُ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ

اللہ نے تمہارے لیے تمہاری ہی ایک مثال بیان فرمائی ہے (۱۱۱: ۳۹)

وَيَذَلُّكَ الْكَافِرَاتُ الَّتِي يَتَّخِذْنَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ  
أَعْلَامًا ۚ

ان مشابہتوں کو ہم لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ہم، حق ان کو چھپی

طرح رکھتے ہیں۔ (انجیل ۳۳)

یہ قرآن فصیح عربی زبان میں ہے جس میں کوئی کمی اور کمی نہیں ہے۔ اس میں واضح اور روشن

دلیلیں ہیں تاکہ لوگ حق تعالیٰ کا حق تسلیم کریں اور اللہ کی آیتوں کو سامنے رکھ کر براہینوں سے بھینسے اور جواب نہ دیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سجدہ و شکر کے فرق کو واضح کرنے کے لیے ایک مشابہت بیان کی کہ ایک

فعل عام ہے۔ اس کے بہت سارے مالک ہیں جو آپس میں یہ دوسرے کے مخالف ہیں۔ ہر ایک

جو بتا ہے کہ اس کی خدمت کرے۔ اس کے عورتوں میں ظاہر ہے۔ کسی کی بھی خدمت نہ کر سکتے۔

اس کے برعکس اور عام وہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کی خدمت ہے۔ اس کے ۱۱۲ ہائیں ہر کسی اور

التمیاز نہیں۔ کیا یہ دونوں عام ہر جہت سے ہو سکتے ہیں۔ یہ نہیں۔ اس طرح سجدہ و شکر ایک اللہ کی

عبادت نہ رہتا ہے اور شکر جس نے بہت سے معبودوں کے لیے یہ دونوں بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ پس

ہر طرح کی عبادت کا حق اس شخص کے لیے ہے۔ وہی سالہ ۱۱۲ ہائیں شکر نے بیان کر بھی دی کی عبادت

مشابہت کرنی چاہیے کہ اس نے شکر کی برائی اور توبہ کی توبہ اپنے بندوں کو ابھی طرح اس میں یقین



تکذیب کرتے۔ یہ لیے مددگاری نہ فرما کر یہ سب سے بڑھ کر ظالم ہیں اور ظالموں اور حق سے منہ منہ والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اس سے بعد فرمایا کہ جو پالی کو یا یعنی جبریل علیہ السلام اور جس نے اسے چھاننا مائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا شخص جو کہہ تو چاہے کہ افراتفرہ ہے، حکام انبیاء علیہم السلام اور ان کی پیروی کرنے والے سب اس آیت کے ملبوم میں داخل ہیں۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ چاہے بعد امداد سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں اسلام اور قرآن و احکام میں اور بعد امداد سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یا تمام اہل اسلام ہیں مگر صحیح تر یہ ہے کہ یہ آیت مہم ہے جو ان میں یہ حضرات بھی بطریق اولیٰ داخل ہیں بلکہ ہر بھی گمراہی کی طرف جانے والے انکار و انجافی کی تعلیم دے اور جو اس کو قبول کرے وہ سب اس میں داخل ہیں۔ لیکن انوکھے اور برعکس کار ہیں جو اللہ سے ڈرتے، رہے اور کفر و شرک سے بچتے رہے۔ ان لوگوں کے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے و نیک و نیکو کا بھی جو ہے۔ یہ صلہ اور تمام ان کے لئے اس سے تحریر کیا گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال کی سزا کو سرفرازی کے دوران کے بہترین کاموں کا ثواب دے دے یا اس کی گرتے تھے ان کو جو وہ چاہے۔ (ابن کثیر ۳/۵۵۳، صفحہ ۵۵۴، ۵۵۵)

## التدکی کفایت

۱۸۱-۱۸۲ تیس اللہ یکایف جہد فی "و یجوزونک بالذین من ذوننا  
و من یضلل اللہ فما لک من ہاد راد من یقر اللہ فما لک  
من مضیل؟ تیس اللہ یجوزونک فی التیقار و لکن ما لکم  
من حق التظہر و الترض یعونن اللہ قل قرء لکم ما  
تذخون من ذون اللہ ان اذ ذی اللہ یحید هل من  
کتیفت صوره اذ اذ ذی بر صید هل من مسیت رعیتہ  
فل حسی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون قل یقر  
المسوا علی حکایتکم فی عین المسوف تعلمون من یأییہ  
عذاب یحیزہ و یجوز علیہ عذاب یعمر

کیا تھا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔ یہ لوگ آپ کو اللہ کے رسولوں سے ڈرا رہے ہیں اور جس کو اللہ مکرہ کر دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور اس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی مکرہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ زبردست انتقام لینے والا نہیں؟ اور فرمایا ان سے پوچھیں کیا تم لوگوں اور زمین کو اس نے پیدا کیا تو وہ تمہیں کے کسانہ نے (پیدا کیا)۔ آپ کہہ دیجئے کہ بھائیو تو مکرہ خدا کے سوا جن کو چاہئے ہو اللہ مکرہ کرے کوئی تعریف دینا چاہئے تو کیا دشمنی وہی ہوتی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا مکرہ وہ مجھ پر میری ہمت پر چڑھا دے گا تو اس کی ہمت پر ہمتی تو رکھ سکتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ تو کل کرنے والے کی پر توکل کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر اپنا کام سنبھالو میں بھی توراہ پاؤں۔ یہ بہت جلد تم جانو گے کہ اس پر (دیا میں) مکرہ کرنے والا خدا ہے اور آفریت میں اس پر ہمیشہ اللہ خدا ہے تزلزل ہوگا۔

**تشریح:** مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جنوں سے ڈرا لیا کرتے تھے کہ آپ نہ تو جنوں کی توجہ نہ کر کے ان کو نصرت دلائیں نہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو لا سلا اللہ لایاں کی قسمی اور پاگل بنا دیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا بندہ بن چکا ہو اس کو ان کا جزا نہ ہو جس جنوں سے ڈرا۔ میں اللہ اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت نصرت کے لیے کافی ہے۔ جس کو اللہ مکرہ کرے اس کو کوئی اور راستہ نہیں مانتا اور جیسے وہ جاہل و سہلے کوئی مکرہ کرنے والا نہیں اللہ زبردست اور غالب ہے۔ اس پر پھر اس نے اپنے کو کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور اس کی طرف جھکنے والا بھی خردم نہیں رہ سکتا۔ اس سے بڑھ کر عزت و غلبہ والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی اس سے بڑھ کر انتقام پر قادر ہے۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہیں اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں وہ انہیں سخت سزا میں دے گا۔ پھر مشرکین کی حماقت جان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو خالق کل دانے سے باوجود مصلیٰ مصلیٰ اس کی پرستش کرتے ہیں جو کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں، نہ وہ اللہ کی وہی ہوتی ہی تعریف بود و سرستے ہیں اور نہ اس کی عطا کردہ رکھ سکتے ہیں۔ اس لیے ان سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کی یاد رکھو وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد رکھو تو یہ وقت اسے اپنے پاس پائے گا۔ آسمانی کے وقت اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار رہو۔ دوزخی کے وقت حیرے کام آئے گا۔ کچھ مانتے ہو تو اللہ ہی سے مانگ اور جب وہ مطلب کرنی ہو تو اللہ ہی سے وہ مطلب کرو۔ یقین جان کہ اگر تمام دنیا مل کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے اور اللہ کا ارادہ سوا وہ مسئلہ کر تجھے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ سب جمع ہو کر تجھے کوئی نفع پہنچا چاہیں جو اللہ نے مقدر میں نہ لکھا ہو تو وہ ہرگز نہیں پہنچا سکتے۔ میں نے شک ہو چکا اور تم افسوس لے لے۔ یقین وار شکر کے ساتھ نیکیوں میں مشغول رہا کرو اور جان لے کہ تکلیفوں پر صبر کرنے میں بہت اہمیت ہے (نیکیاں ملتی ہیں اور یہ کہ اللہ کی حمد دوسرے کے ساتھ ہے اور نافرمانی رنج و تکلیف کے ساتھ ہے اور ہر شے اپنے ساتھ آسانی کو لیے ہوئے ہے۔

آپ ان سے کہے۔ پہنچنے کے بعد لیے اللہ کا فی حق نقل کر لو۔ لڑائی کی پاک ذات پر نقل کرتے ہیں اور میں بھی اسی پر نقل کر رہا ہوں اس لیے مجھے تمہاری احمکیوں کی پروا ہے اور نہ تمہارے داخل معبودوں کا خوف۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سب سے زیادہ دُعا مانگا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھے اور جو سب سے زیادہ دُعا مانگا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس چیز پر زیادہ اعتماد کرے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ بہت اس چیز کے برعکس لوں کے ہاتھ میں ہے اور جو سب سے زیادہ بلا رنگ ہو نام ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے۔

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم ان کھلے اور واضح دلائل و براہین کے باوجود اپنی راہ سے باز نہیں آتے تو تم اپنے طریقے پر عمل کرتے رہو اور میں بھی اپنے طریقے پر عمل چلاؤں۔ پھر بہت جلد قصہ معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں کون ذلت و رعب کی لذت میں جکڑا ہوا ہے اور کون آخرت کے دائمی لذت میں گرفتار رہتا ہے۔ چنانچہ ہجرت کے دوسرے ہی سال ہجرت کے مقام پر اللہ نے مشرکوں کو ایسا ذہن و سماں کیا کہ ہر قسم کے سامان حرب و ضرب سے لیس اور تعداد میں کم گنا ہونے کے باوجود وہیں سو بے سرو سامان مسلمانوں کے ہاتھوں نامراد ہوئے اور ان کے سپہ سالاروں سمیت ان کے ہتھیار آدمی نقل ہوئے۔ آخرت کی ذلت اور دائمی لذت اس کے علاوہ ہو گا۔

## نیکو کی حقیقت

۱۸۴: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ عَلٰكَ الْوَحْيَ الْبَيِّنَاتِ يَذْكُرُ الْفَسَادَ الَّذِي فِي قُلُوبِ الْفٰسِقِيْنَ  
وَمَنْ ضَلَّ فَاسْتَضِلْ عَلَيْهِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِرَٰكِبٍ  
اِنَّكَ يَتَوَكَّلُ الْاِنْفُسَ حَتّٰى مَوْتِهَا وَالَّذِي لَمْ يَمُتْ فِيْ  
مَنَامِهَا فَيُفْسِدُ الَّذِي فَعَلْنَا عَلٰيهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلْ  
اِذَا خَرٰى فِيْ اَجَلٍ مُّتَعَيِّنٍ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ لَآ اِيَّاهُ يَتَفَكَّرُوْنَ

پہلے ہم نے یہ کتاب لوگوں (کی ہدایت کے لیے) ان کے ساتھ آپ پر  
نازل کی۔ سو جو شخص راہِ راست پر آئے گا تو اپنے ہی ہے (آئے گا) اور جو  
گمراہ ہو تو جس کی گمراہی کا وبال وہی پر پڑے گا اور (اے رسول) آپ ان  
کے دوسرے نہیں۔ اللہ روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جس کو موت نہیں  
تی ان (کی رگوں) کو ان کی تہ کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ پھر جن پر  
موت کا حکم لگ چکا ہے ان کو تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں کو) ایک  
مقررہ وقت تک کے لیے (واپس) بھیج دیتا ہے۔ پہلے نور کر کے انہیں  
کے لیے اس میں فیضانِ بہت سی نکال دیتا ہے۔

تشریح: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہ قرآن حق و صداقت کے ساتھ لوگوں کے نفع کے لیے  
آپ پر نازل فرمایا ہے۔ سو جو شخص راہِ راست پر آئے گا تو وہ اپنے ہی نفع کے لیے آئے گا۔ اسی  
طریقہ جو شخص اس سے دھرم اور کفر کے قطاروں پر چلے جو وہ بھی اپنی ہی ہمتوں کرے گا۔ آپ یہ اس کی کوئی  
دوسرا داری نہیں۔ آپ کا کام تو صرف اللہ کا پیغام کو گنہگار بنانا تھا سو وہ آپ نے پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ  
ہی ہر چیز کا مالک و مدبّر ہے اس لیے وہ جس طرح چاہتا ہے اس طرح تصرف کرتا رہتا ہے۔ وہی ولایت  
کبریٰ کے وقت فرشتوں کے ذریعے روح کو ابھی کرتا ہے اور وفات مغربی جو نیک کی حالت میں واقع  
ہوتی ہے وہ بھی ان کے قبضہ میں ہے۔ نیک کی حالت میں وفات یعنی روح قبض ہونے کا مطلب یہ ہے  
کہ نیک میں حواس و عقل و غیرہ اپنے جاتے ہیں کہ حیات باقی رہتی ہے۔ جس طرح کسی کی موت کا وقت



آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے بھیج کر اس کی روح قبض فرمالیتا ہے۔ پھر اس کی روح دنیا میں دوبارہ بھی نہیں آتی۔ جس شخص کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اللہ تعالیٰ اس کو بھی نیند کی حالت میں موت دے دیتا ہے۔ یہ عمل ہر شخص کے ساتھ روزانہ ہوتا ہے خواہ وہ ایسا شخص ہو جس کی طبیعت موت کا وقت آگیا ہے یا ایسا ہو جس کی دنیوی حیات کا کچھ حصہ ابھی باقی ہے۔ جس شخص کی موت کا طبیعتی وقت نیند کے دوران آجاتا ہے تو اس کی روح گورکھ لیا جاتا ہے۔ اب وہ اس دنیاوی زندگی میں اپنے بدن میں کبھی نہیں آئے گی۔ البتہ جس شخص کی طبیعتی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اس کی روح کو بیداری کے وقت اس کے جسم میں دوبارہ داخل کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی مقررہ مدت تک دنیا میں رہے۔ بلاشبہ روحوں کو قبض کرنے اور رہا کرنے کے معاملے میں ان لوگوں کے لیے قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

(مواہب الرحمن ۷، ۸۰/۲۳)

## سفارش کی حقیقت

۳۴-۳۵ اِمَّا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوْلَوْكَأَنْتُمْ لَا يَعْلَمُونَ  
شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۳۴﴾ قُلْ لِلَّهِ الشُّفَاعَةُ جَمِيعًا ۚ لَدَىٰ مُلْكِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِذْ أَعْلَمَ اللَّهُ وَحْدَهُ  
أَسْمَاءَ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذْ أَعْلَمَ الَّذِينَ  
مِنْ دُونِهِ إِذْ أَهَمُّ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۳۶﴾

کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارش کے لیے مقرر کر رکھا ہے۔  
آپ کہہ دیجئے کہ اگر یہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ محض رکھتے ہوں  
(پھر بھی سفارش کریں گے) آپ کہہ دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ ہی کے  
اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے۔ پھر تم اسی کی  
طرف لوٹائے جاؤ گے۔ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل تلک  
ہونے لگتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جب اللہ کے سوا دوسروں  
کا ذکر کیا جائے تو وہ بالیک خوش ہو جاتے ہیں۔

اِتَّخَذُوا: انہوں نے مقرر کیا، انہوں نے اختیار کیا، انہوں نے بنایا۔ اِتَّخَذُوا سے ماضی۔

انعامات اور رک جاتی ہے۔ اور تک تو جاتی ہے اس نے نفرت کی، واضع بنواؤ سے دشمنی۔

**تشریح:** مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں اور باطل سمجھو اس کو اپنے لیے سفارشی مقرر کر رکھا ہے۔ ان کو اپنے پیغمبروں پر کامل مجرور سوار عطا ہے کہ وہ ان کو کسی قسم کی تکلیف اور غم اب نہ پہنچے دیں گے، حالانکہ ان جس کو نہ کچھ اختیار و قدرت ہے اور نہ عقل و شعور اور علم۔ (دو تو کھن پتھر اور جھات پیر جو سیانوں سے بھی بدتر ہیں۔ لیکن جو مجبور نہ طمر رکھتے ہوں وہ نہ ان کو کسی چیز کی ضرورت و قدرت ہو ورنہ کسی کی یہ سفارش نہیں گے یا مسیبت کے وقت وہ کسی کو کیسے بچائیں گے۔ آپ نے یہ دیکھ کر حیرت و شگاف میں کیا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کی مرضی اور احکامات کے بغیر اس کے سامنے سب کچھ ٹپک بھی کر سکے۔ ہی زمین و آسمان کا بادشاہ و مالک و خالق ہے۔ جس طرح چاہتا ہے اپنی ملک میں تصرف کرتا ہے۔ کائنات کی کوئی چیز اس کے حکم کے بغیر حرکت تک نہیں کر سکتی۔ قیامت کے دن ہر سب کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس وقت ہمارے سب دھوکے اور فریب زائل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ بدل و انصاف کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا پورا جزا دے گا۔

ان کافروں کی حالت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اپنے سر پر ان کے ان تک ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کو ایمان و توحید سے نفرت ہے اور جب اللہ کے سوا اور بتی بتوں وغیرہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے اس فورا عمل اٹھتے ہیں اس لیے کہ تو مشرک ان کے دلوں میں رہ چکا ہوا ہے۔

## مشرکین کی بے بسی

۳۹-۴۸ قُلْ اِنَّهُمْ قَاۤیِطِرٌ اَنْتُمْ مَوْتٌ وَّ اَلْاَرْضُ عَلٰی الْعُقُبِ وَاَلْاَشْجَاۃُ اَنْتُمْ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِیْ مَا كَاۤنُوْا یُحٰیۡوُۡنَ ۝۱ یَحْكُمُوْنَ ۝۲ وَاَنْ یَّكُوْنُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَآزِیَ الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّوَسْطَہَا لَا تَقْنَدُوْا یَہِیۡدُ مِنْ سُوْرَةِ الْعُقَدِ اَیُّ یَوْمِ الْقِیَمٰتِ وَبَیِّنَ الْاَمْرِ فِیۡنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْكُمُوْنَ ۝۳ وَبَیِّنَ اَللّٰهُمَّ سَیِّئَاتِ مَا تَسْبُوْا وَحَاقَ بِہُمْ مَا كَاۤنُوْا یَہِیۡدُ یَسْتَفِیْزُوْنَ ۝۴

آپ کہہ دیجئے کہ اے اللہ! تمہاری زمین اور زمین کے پیدا کرنے والے،

پوشیدہ اور خط بہر کو جاننے والے کو اپنی باتوں کے بارے میں ان امور کو  
فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اگر حکم کرنے والوں کے  
پاس دو سب کچھ ہو جو ان کے زمین پر ہے اور جس کے ساتھ انسانی اور ہوت  
کیا جس کے روز اپنے آپ کو بدترین عذاب سے بچے۔ ان کے لیے وہ سب  
وے الیس (تب بھی) اللہ کی طرف سے ان کو اور پیش آئے گا جس کا ان کو  
ٹھکان بھی نہ تھا۔ اور ان پر ان کے تمام بے نامی اور عذاب جاری ہے۔ اور  
جس (عذاب) کا وہ ملحق ازاں کرتے تھے وہ انہیں آجھے۔

بِذَلِكَ نَهَيْتُمْ وَجْهَ جِبْرِيلَ وَوَحْيَ الْمَلَكِ بِذَلِكَ وَرَبُّكَ شَكِيحٌ

اس نے پھر لیا وہ زہر ہے۔ اے حسینؑ۔ ماضی۔

**تشریح:** مشرکین کی توحید سے نفرت اور شرک سے محبت کے بین کے جدا جدا مقامات نے - کلمہ کے  
معنی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ صرف اللہ واحد و احد ہی کو پکار رہے ہیں جو آسمان و زمین کا  
خالق ہے۔ میں خدا نہیں ہوں وقت بھی کیا اب ان کو اپنی وحدت نہ فہم وہ لوگوں و جان کے احوال  
کو خوب جانتا ہے۔ قیامت کے روز جب یہ لوگ اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ مشرق میں جمع ہوں گے  
اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ دنیا میں متغلب کرتے تھے۔  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ اس  
دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے عباد بنوئے محمدؐ کے لئے مجھ سے  
عبداللہ سے سوائے کوئی راہِ نمود۔ پھر ان کو جنت میں پہنچا دیجئے گا۔ (۱) یہ ہے

أَلَمْ يَجْعَلْ لِّعَاقِبِ الْمُسْلِمِينَ الْآخِرَةَ خَيْرًا مِّنَ الْأُولَىٰ وَلَمْ يَكُن لِّكَ إِعْدَادٌ لَّذَلِكَ وَلَئِن يَسْأَلَنَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْبَنِيَّ فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَايِبِينَ وَإِن يَسْأَلَنَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْبَنِيَّ فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَايِبِينَ وَإِن يَسْأَلَنَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْبَنِيَّ فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَايِبِينَ

اسے اہل اسلام و زمین کو بغیر قوم کے پند کرنے والے، اسے نہ سب



دینی طرف سے اسے کوئی نکتہ ملاحظہ فرمایا نہ تھا کہ یہ کہہ کر تو مجھے میرے طلبہ کی غایابی ہے۔ بلکہ یہ ایک آزاد، کئی پہلوئیں ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں۔ ان سے پیچھے (مترجم) دے دئے (لوگ بھی مٹی (ہے) انہ) غلط ہیں۔ سو ان کے کچھ بھی کام نہ آیا جو وہ کیا کرتے تھے۔ پھر ان کی تمام یہ اگلیاں ان پر آپڑیں اور ان (مشرکین) کے سامنے سے بھی جو لوگ لے لے گئے ہیں ان پر بھی ان کی بد اعلیٰوں سے بعد آپڑیں گی اور وہ (انہ) ہی ہر نہیں کر سکتے۔ یہ انہیں سمجھو نہیں کہ انہ جس کے لیے جو بنے رولق (شاہ) کہہ رہے تھے اور (جس کے لیے پابند ہے) غلط کر رہے تھے۔ تو کہہ ان میں ایمان والوں کے لیے نکتہ نہ پڑا۔

خود لے ایم غوائے کو یہ ہم نے اپنی کوشا یہ منجھوئل سے لاش۔

بقدر (وزن) حب ۲۰۰ گرام ہے، وہ ۲۰۰ گرام ہے۔ قدر سے مضاف۔

تشریح: حقیقت یہ ہے کہ جب انسان پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو وہ بے باطن میووں کو پھیر کر بہت آدمی ایسے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتا ہے۔ اور یہی حال ان کی طرف مطلوب ہو رہا ہے۔ لیکن جب مصیبت دور ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کوئی نعمت بھیج دیتا ہے تو وہ عکبر اور سرکشی کے ساتھ کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے اپنے علم و ہوش سے ہی ملی ہے۔ یہ سب جہل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دماغ میں فرماتا ہے کہ یہ نعمت ان کے علم و ہوش سے ہی کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک آزمائش ہے تاکہ ہم انھیں جو کہ بندہ و ذریعہ نعمت کا ضمیر ہوتا ہے یا شکر ہی نہیں کھڑا کر دے۔ یہ بات کو سمجھنے میں نہیں آتا ہے پہلے کمزور سے دھوکے میں آتی ہی بات کہی تھی قرآن کی کوئی بھی حد یہ اس کو نہ آئی تھی۔ یہ ایمان میں اور کام نہ آتی، جس طرح انہیں سب سے اہل مذہب میں ملتا ہے۔ ان میں ایک انسان پر بھی اتنی۔ جو یوں کا پہلی آخر یہ وہی۔ یہ بات نہیں آتی اور نہ پھر۔ عاجز اپنے کسی نہ کہتے ہیں۔ کیا ممکن ہے کہ یہ معصومین کہہ سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سے ایسے جو بنا ہے ورنہ کو کشتہ و نرا اٹھائے اور جس پر چاہتا ہے غلے کو دیتے سورق کی راحت اور فراخی۔ قرآن کی اصل ہے ورنہ اعلیٰ کی نعمتوں سے کسی انسان کے ہوتے اور ملے پر ہوتے۔ یہ بلکہ جو اللہ کی تعظیم اور ان سے۔ عظیم مشاہدہ ہے۔ یہ کہ بہت سے بے ایمان اور بے ایمانوں کے پاس میں وہ بات ہے

انبار ہیں اور بہت سے کھجور، بھرہ، جیرا کے انساں لے اور کافی سے وہ چارہ دیتے ہیں۔ برقیہ ایل ویجن کے لیے اس میں طرح طرح کی غیر تھیں اور دیکھیں ہیں۔

بے باپ رحمت

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْطَعُوا مِنْ رِّسْوَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ  
الرَّحِيمُ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ سَرَّيْنًا وَاسْتَلَمَ أَلْ مِنْ قَبْلِ أَنْ  
تَأْتِيَهُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ٥٠

آپ (میری طرف سے) کہہ دیجئے کہ اسہ میرے (اور نہ وہ) جنسوں سے  
اپنے اوپر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے امید نہ ہو، یقیناً اللہ تمام  
گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرنا اور وہی  
کی فرماں برداری کرتے رہو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب اُسے بھڑکائی  
فرمادی نہ ہو کہ اُسے ناکام۔

تغفلوا! تمہاریوں: یونیم: امید: دو: قسطنطین: سے مقمار:۔

شیر: تم کو ملے ہوئے ہیں۔ مانتے سے مراد۔

شہانِ نزول۔ اہلِ شریعت نے اس امر کا یوں نقل کیا ہے کہ حضرت محمدؐ فرماتے تھے کہ مسلمان ہونے پر ایمان لانے کے بعد جو لوگ مساجد میں جلتے ہو کر نماز پڑھیں اور چھوڑ بیٹھیں ان کی توبہ نہ ہوگی۔ انہیں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تعریف کرنے والی قوموں کے جھٹکنے والے قلیل قبل بعدی انہیں اس امر پر نازل فرمایا۔ جنہوں نے ان کو روک دیا۔ انہوں نے یہ بیان کیا کہ اس آیت کا نازل ہونا ابنِ ربیعہ، ابیہ بن ولید اور مسندوں کی ایک جمعیت کے نقل میں ہوا جو ایمان لے آئے تھے۔ پھر جب ان کو انہوں نے جھٹکے انہیں روک دیا تو وہ مسندوں پر گئے (وہ سلام چھوڑ بیٹھے)۔ ہم کہہ کر تے تھے کہ اللہ ان کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرے گا۔ یہ نقل۔ زعفران بن زبیر کہتے ہیں کہ کسی طرح قیام نہ ہوگی۔ پھر پہلے تو مسلمان ہو گئے پھر انہیں تکلیف پہنچنے پر ایمان چھوڑ بیٹھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ صحیحین میں ہے کہ جنہیں مشرکین نے جڑ تلے اور زمانے بھی مرعوب تھے آپ نے خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کی باتیں اور آپ کا دین ہمیں ہر لحاظ سے اچھا اور سچا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ بڑے بڑے گناہ جو ہم سے سرزد ہو چکے ہیں ان کا کفارہ کیا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(منظوم ۲۲۱، ۲۲۲ / ۸)

تشریح: یہاں تمام نا فرمانوں کو توبہ کی دعوت دی گئی ہے خواہ وہ مشرک اور کافر ہی ہوں نیز بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غفور رحیم ہے۔ وہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اور ہر چھٹکے والے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ گناہ معاف فرما دیتا ہے خواہ وہ کیسے ہی ہوں اور کتنے ہی ہوں۔ اس لیے ایمان لائے اور توبہ کرنے میں کوئی تاہل و تردد نہیں ہونا چاہئے بلکہ فوراً دل سے اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اس کی فرماں برداری کرنی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب آجائے اور توبہ کی مہلت نہ ملے۔ اس وقت کہیں سے کوئی مدد نہیں آئے گی جو عذاب الہی سے بچا سکے کیونکہ جب عذاب الہی آجاتا ہے تو دفع نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آدمی مرنے سے پہلے پہلے بڑے سے بڑے گناہ یہاں تک کہ کفر و شرک سے بچی توبہ کر لے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لیے کسی کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ اس آیت کو توبہ کے بغیر گناہوں کی بخشش کے معنی میں لینا صحیح نہیں اس لیے شرک توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں کچھ قیدی پیش کیے گئے۔ قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کے پستانوں سے دودھ نکھ رہا تھا اور وہ (ادھر ادھر) دوڑتی پھر رہی تھی۔ قیدیوں میں سے جو شیر خوار بچہ اس کو ملتا وہ اس کو لے کر اپنے پیٹ سے چمٹا لیتی اور دودھ پلاتی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت کبھی اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے جبکہ وہ دوسروں کے بچوں سے اتنا پیارا کر رہی ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ جب تک اس میں طاقت ہوگی وہ اپنے بچے کو کبھی آگ میں نہیں پھینکے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر۔

مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے لکڑی چیتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے چھوٹے مولے گناہ بہت زیادہ ہیں۔ کیا مجھے بھی بخشا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کیا تو اللہ کی توحید کی گواہی نہیں دیتا۔ اس نے کہا ہاں اور آپ کی رسالت کی گواہی بھی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے چھوٹے مولے گناہ معاف ہیں۔ (ابن کثیر ۵۸، ۶۰ / ۴، منظوم ۲۲۶ / ۸)





حسرت و افسوس ہوگا لیکن اس وقت یہ اظہار حسرت و افسوس بہ کام دے گا۔ اس لیے یہ کہنے کی نوبت آنے سے پہلے ہی ایمان سے آکر کاش اللہ مجھے دنیا میں جا بیت دے دین تو میں بھی دنیا میں شرک و منکاف سے بچنے والوں میں سے ہوں گا اور آخرت میں اللہ کے عطا ہونے سے بچ جاتا ہوں۔ اپنے اعمال و اعمال کی وجہ سے ایمان کی دولت سے محروم رہا، یا کوئی شخص عذاب کو سہجہ کر یہ کہنے لگے کہ کاش مجھے دنیا میں الٹا جانے کا موقع مل جائے تو میں بھی ٹیپ نہ دوں میں سے ہو جاؤں۔

خبردار اے منکر اپنی غمیں تجھے زب نہیں دیتیں۔ نہ حق پرستہ اور مشرک تھانہ نہ تو ہی امتیاز نہ عمل قمار ساقی و غفلت کا پردہ بننے کے بعد تو حق و ہدایت کو قبول کر لیتا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تیرے پاس میری آیت کچھ نہیں مگر اعانت و فرماں برداری کے ساتھ اللہ کے سامنے سر جھکانے کی جو تونے ان کی تکذیب کی اور تکبر کیا اور کافروں میں شامل رہا اس لیے اب حسرتیں یاد آ رہی ہیں سو جی۔

## مکذبین کا انجام

وَيَوْمَ يُنْفَخُ يُنْفَخُ الْكِتَابُ كَذَّبُوا عَلَىٰ أَفْئِدِهِمْ وَمِنْهُمْ مُسْتَوِدَّةٌ  
الْكِتَابُ بَعْثَهُمْ مَنُومًا يُنْفَخُ الْكِتَابُ كَذَّبُوا عَلَىٰ أَفْئِدِهِمْ وَمِنْهُمْ مُسْتَوِدَّةٌ  
الْكِتَابُ بَعْثَهُمْ مَنُومًا يُنْفَخُ الْكِتَابُ كَذَّبُوا عَلَىٰ أَفْئِدِهِمْ وَمِنْهُمْ مُسْتَوِدَّةٌ

قیامت کے روز آپ ان کے چہرے پر یاد رکھیں گے جو اللہ پر جھوٹ ہوتے رہے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے اللہ ان کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا۔ انہیں کوئی برائی چھو بھی نہ سکے گی اور نہ انہیں ہوں گے۔

مستودۃ: یہ وہی ہوئی گاٹی۔ منہ دانت سے اسم مضارع۔

مفرد: رہنے کی جگہ ٹھکانا۔ نوما سے ظرف مکان۔

تشریح: قیامت کے روز دوسرا کفر لوگ ہوں گے۔ ایک وہ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ دوسرے وہ جن کے چہرے نورانی ہوں گے۔ جو لوگ دنیا میں اللہ پر دروغ زندگی کرتے تھے اللہ کے شراب پھراتے تھے اس کی دوا مستہ کرتے تھے فرشتوں کو اس کی بیسیاں کہتے تھے اس کی تافہائی کرتے تھے اس کے حکام کا شرف اڑاتے تھے اس کے نبیاء کی محمدیہ کرتے تھے اور اس کے فرماں



ساتھ خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مومن اگر دنیاوی آسائش و نعمت سے محروم بھی ہوں تب بھی ان کو آخرت میں دنیوی نعمتوں کا بدلہ ضرور ملے گا جو ایسی نعمتوں کی شکل میں ہوگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں کچھ سنا ہوگا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہوگا۔ اس کے برعکس کافروں کو دنیا میں جو خوش نصیبیاں اور پیش و آرام حاصل ہوگا وہی آخرت میں ان کے لیے وبال جان بن جائے گا اور ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ وہ اس عذاب سے کبھی چھٹکارا پائیں گے اور نہ اس میں کچھ تخفیف ہوگی۔

## آپ کو شرک کی دعوت

۶۹-۷۰ قُلْ أَفَعَدَّ اللَّهُ تَأْمُرُ فِیْیَ أَعْبُدُ أَیُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝ وَلَعَدَّ اَوْھٰی اٰتِیَکَ وَ اِلٰی الذِّیْنِ مِنْ قَبْلِکَ لَیْنِ اَنْتُمْ کُنْتُمْ لَیْعَبُطَنَّ عَمَلُکَ وَ تَعْلُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ وَ کُنْ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ اے نادانوں! کیا تم مجھے (بھی) اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے کو کہتے ہو۔ یقیناً آپ کی طرف بھی اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف بھی یہ وحی کی جائیگی ہے کہ (اے غلط) اگر تو شرک کرے گا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور تو خسارے میں پڑ جائے گا بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور شکر گزار رہنا۔

شان نزول: طبرانی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا کہ قریش نے آپ کو اتنا مال دینے کی پیشکش کی کہ آپ مکہ میں سب سے زیادہ مالدار بن جائیں اور یہ بھی کہا کہ آپ جس عورت کو پسند کریں ہم اس کو آپ کی زوجیت میں دے دیں گے شرط یہ ہے کہ آپ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہیں۔ اگر آپ کو یہ منظور نہ ہو تو پھر ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی پوجا کریں اور ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں۔ اس پر سورۃ الکفر ون اور یہ آیت قل اعبدو اللہ الخسروین نازل ہوئی۔ (تفسیر ۸/۲۳۱)

تشریح: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان جاہلوں سے کہہ دیجئے کہ کیا تم تو حید ثابت ہو جائے



شان نزول: قرآن مجید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ جب یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گزر اور اپنے نیکو اور انصاف پسندانہ رویوں کو ان (یہودیوں) اور زمینوں کو سن پڑا اور مسندوں کو اس پر اور پہاڑوں کو اس پر رکھے گا تو قہر کا نیر خیاں ہے اور وہ پھر نکلیا کرے گا) اس پر یہ حدیث ماذل ہوئی۔

ابن المسعود نے روایت ابن اشعاک کی روایت سے بیان کیا کہ جب یہودیت و آج کریمہ المسلمونہ (ابن) نزل سنی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گزری (نیکی) آتی ہے تو عرض کی کیا طبیعت ہوگی۔ اس پر آپ نے: قد روانہ حق قد روانہ نزل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۳۳۳، ۳۳۴)

تفسیر: اللہ تعالیٰ کا سب سے باحق اس کی عظمت و توحید پر ایمان لانا اور شرک سے اعتقاد نہ کرنا ہے اس لیے جو لوگ شرک کرتے ہیں حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدر و منزلت کو نہیں پہنچتے اور نہ وہ سب سے بڑا رحمت و مہربان ہے۔ اس سے بڑا اور بڑا شاکستہ اور ارادے سے بڑا حکم علیہ قدر و مال و ثانی نہیں اور نہ کوئی اس کا ہمسرا اور برابر بن کر سکتا ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ قیامت کے روز اس کی زمین اس کی تخی میں ہوگی اور تمام عالم اس سے رہائیں یا تہ میں لینے ہوں گے جس وقت اس کی ایک جملہ گیر قدر سے بڑا وہاں شرکوں کے ہر شرک سے پاک اور بلند ہوتا ہے۔

یہ آیت مشہد بہات میں سے ہے۔ اس کی حقیقی مراد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس سے اللہ کی عظمت عالیہ اور قدرت کاملہ پر تصدیق کرنا اور یہ بتانا مقصود ہے کہ وہ عظیم الشان کام بیان انسانی قہر و حیرت میں پڑ جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے جنت آسمان میں اور چوری کائنات کی خلقت اور عینت اس کے لیے ذرا دشوار نہیں۔

مصححین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آیا ہے کہ اس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما کر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اٹھ لیں گے گا اور اسی طرح زمین کو اٹھائیں گے اور ان کے ہاتھوں میں لے گا اور فرمائے گا (آج) میں بادلوں کو زمین کے بادلوں میں چلاؤں گا۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۳۳۳، ۳۳۴)

## قیامت کی ہولناکیاں

۲۶ ۷۷ وَنُفِثْنَا فِي الْأَرْضِ فَصَحَّوْا مِنْ فِي السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ  
وَالَّذِينَ مِنْ شَاءِ اللَّهِ نَعْلَمُ نَفِثْنَا فِي الْأَرْضِ فَصَحَّوْا وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

يَتَطَرَّوْنَ ﴿١٠﴾ وَأَشْرَقَتِ الْأَشْرَافُ يَنْوَرُ سَرِيرَهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ  
وَسُئِلَ أَتَىٰ يَا لَيْتِجَنَ وَالشَّهَدَاءُ وَ قَبَضَ بَيْنَهُمْ يَأْتِجَنَ  
وَهُمْ لَا يُفْهَمُونَ ﴿١١﴾ وَوُضِعَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهَوَّ  
أَعْمَرُ بِهَا يَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾

- اور (جس) صور پھونکا جائے گا تو جو آنسو اور زمین میں ہیں سب بے  
ہوش ہو کر گر جائیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ چاہے۔ پھر (جس) دوبارہ  
صور پھونکا جائے گا تو سب ایک دم کھڑے ہو کر کھینچے گئیں گے اور (حشر کی)  
زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور ناسا نکاس رکھ دے جائے گا اور  
نبیوں اور گواہوں کو بلا دیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا  
جائے گا اور ان پر (زرا) عظم نہ ہو گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا ماہر  
دیا جائے گا اور اللہ ان کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

تفہیم: وہ پھر نکلتا تھا۔ قطع سے ماضی بھول۔

ضبط: ان کے ہوش اڑ جائیں گے اور بے ہوش رہ جائیں گے۔ ضیق سے ماضی۔

آخرت: دور روشن ہوئی وہ چمک اٹھی۔ اخراجات سے ماضی۔

تشریح: قیامت کے روز جب صور بجے گا تو ہر ایک ماری جائے گی تو آنسو اور زمین کی تمام مخلوق  
نور آئے ہوش ہو کر گر جائیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ بے ہوش سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے  
بعد صور میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو اللہ سب کے سب ہوش میں آکر اپنی قبروں سے نکل  
کھڑے ہوں گے اور حیرت و استعجاب کے ساتھ چاروں طرف دیکھنے لگیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ  
اپنی شان کے مناسب نروں اجلا کر فرمائے گا تو اس کی تجلی اور نور سے میدان قیامت کی زمین روشن  
ہو جائے گی اور حساب و کتاب کا دفتر کھول دیا جائے گا۔ اس وقت ہر ایک کا اعمال ہر اس کے سامنے  
رکھ دیا جائے گا، انبیاء علیہم السلام اور دوسرے گواہوں کو بلایا جائے گا۔ انبیاء علیہم السلام کو امتیاز دیا جائے گا  
کہ ہم نے اللہ کے احکام پہنچانے کے لئے اور گواہوں میں ان کے ساتھ پائوں فرشتے اور امت محمدیہ کے  
لوگ ہوں گے جو ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

جب امت محمدیہ کے لوگ گواہی دیں گے تو مگر یہ نہیں گے کہ یہ لوگ تو ہمارے زمانے میں

موجود نہ تھے بلکہ بہت بعد میں پیدا ہوئے۔ پھر ہم پر ان کی گواہی کیسے جائز ہوگی۔ پس امت محمدیہ عرض کرے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ کیونکہ اللہ نے اپنی کتاب میں ہمیں آگاہ فرمایا کہ تمام پیغمبروں نے اپنی اپنی امت کو پیغام حق پہنچایا۔ حاصل یہ کہ آیت میں شہداء سے مراد امت محمدیہ کے اصحاب مدلل ہیں۔

اس طرح ہر شخص کے اعمال کا نہایت انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور کسی پر ذرا بھی ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔ نہ کسی کی بدیاں بڑھائی جائیں گی اور نہ کسی کی نیکیاں کم کی جائیں گی۔ ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اچھے یا برے اعمال سے خوب واقف ہے۔ (مفسر ص ۲۳۳، ۲۳۵، ۸، مواہب الرحمن ۳۵، ۴۳/۵۰)

## کافروں کا انجام

وَسَيُنْزِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ دُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ  
فَتَحَّتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خُذْنَهَا أَنْتُمْ يَا بَنِيكُمْ وُسْلٌ مِّنْكُمْ  
يَسْأَلُونَ عَلَيْكُمْ أَنِي سَرِيكُمْ وَيُنْذِرُكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا  
قَالُوا بَلَىٰ وَ لَكِن كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَىٰ الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾  
قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَيَسْأَلُ  
مَنْ سَأَلَ الْمُسْكِرِينَ ﴿٥١﴾

اور (قیامت کے روز) کافروں کو گرد و در گرد و جہنم کی طرف ہانکا جائے گا  
یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول  
دئے جائیں گے اور دوزخ کے محافظ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے  
پاس قرہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر  
تمہیں سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈرایا کرتے تھے۔ وہ  
جواب دیں گے کہ ہاں (آئے تھے) لیکن کافروں پر عذاب کا وعدہ پورا ہوا کر  
رہا۔ (کافروں سے) کہا جائے گا کہ جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لیے اب اس  
کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ سو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

سینٹی : وہ ہانکا گیا۔ سنوٹی سے ناشی مہول۔

۱۔ روزِ رُکوعہ: ہر روز کی ایک طرف۔

تشریح: قیامت کے روز کافروں کو رکوعہ رکھنے سے کمر تھا ہے۔ ان کے ساتھی کے ساتھ

یہ نوروں کی طرف روز کی طرف ہلاک ہو گا۔ جیسے ارشاد ہے

يَوْمَ يَدْعُوفُونَ رَفُلًا يُؤْتِيهِمْ مِنْهُمُ هَازِلَةٌ كَالْمَاءِ الَّذِي يَتَذَفَّرُ يَدَا  
تَذَفَّرُونَ

ترجمہ: ان دنوں، کافروں کو ہلکا ہوا آگ کی طرف لایا جائے گا۔ (نور - ۱۰۱)

بہن کا ایک روزِ رُکوعہ ہے جس کو ہم جلاوتی تھے۔ (نور - ۱۰۱)

يَوْمَ يُخَوِّفُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَقَدْ وَكَّلَ وَكُلُّ  
الْمُتَّقِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَرَفُلًا

اس روز ہم پر ہلکا ہوا آگ کی طرف لایا جائے گا۔ (نور - ۱۰۱)

کاراں کو روزِ رُکوعہ کی طرف لایا جائے گا۔ (نور - ۱۰۱)

وَيُخَوِّفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وَجْهِهِمْ عَيْنًا وَبَلَدًا وَصَلَاةً  
مَدْرَسَةً جَهَنَّمَ كُلُّهَا خَلَّتْ زِيَادَتُهُمْ سَجْدًا

قیامت کے دن ہم انہیں چرواہوں کے لیے تھیں اور انہیں کے رہنے کے لیے

کوئی اور چیز نہیں ہے۔ ان کا لٹکاؤ روزِ رُکوعہ: اب اس کی ایک

دھڑکی دے گا تو اسے درجہ دہریہ کے (نور - ۱۰۱)

اس طرح، ان میں سے ایک ایک کو ہلکا ہوا آگ کی طرف لایا جائے گا۔

مقصود یہ تھا کہ وقت میں ایک لمحہ کو اس کو ہلکا ہوا آگ کی طرف لایا جائے گا۔

طرح جب روزِ رُکوعہ کے قریب پہنچیں گے تو روزِ رُکوعہ کے کونوں میں داخل ہو

جائے گا اور اس کے بعد روزِ رُکوعہ کے قریب پہنچیں گے۔ ان دنوں روزِ رُکوعہ کے کونوں میں داخل

کے طور پر آئے۔ ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔ ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔

تھیں تھیں۔ اب فی الحال یہ سب کچھ ہے۔ ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔

پہنچنے کے لیے ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔ ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔

اور بے چارہ اللہ کے رسالہ کے ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔ ان دنوں کے قریب پہنچیں گے۔





کہ تمام تحریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

حکیم: تم مانتے ہو کہ تم خوش ہو رہے ہو۔ تم پائے ہو۔ علیٰ سہ ماہی۔

حکیم: حلقہ بنانے والے، حلقہ بنانے والے، حلقہ بنانے والے۔

تشریح: جو لوگ دنیا میں اپنے رب سے ڈرتے تھے اور اس کے احکام کی تعمیل میں آتے تھے،

قیامت کے روز ان کو نہایت عظیم و اکرام کے ساتھ کریم اور درود و جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔

جب یہ فی صراطِ مستقیم کے قریب پہنچیں گے جس کے دروازے پہلے سے کھلے ہوئے ہوں

سے تو جنت کے عینِ حق بنیں گے ان سے کہیں گے کہ قرآن اللہ کی عزتوں اور نعمتوں کے ساتھ ملائی ہو،

خوش رہو اور اس جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ یہاں نہ کسی قسم کی عنت و مشقت ہوگی

اور نہ ہی غم۔ صحت و جنت کے اندر ایسی اچھی باتیں گئی ہیں کہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گے اور نہ

کسی کان نے سنی ہوگی اور نہ کسی کے دل میں ان کا تصور آ سکا ہوگا اور نہ دوسرے اور نہ پتھر سے

اللہ کی حمد و شکر کرتے ہوئے کسی نے محض اپنے عقل سے ہم سے اپنا حد و قیاس کر لیا۔

ہمیں اس سرزمینِ جنت کا نہ تک ہوا و نہ کم جنت میں جہاں حایر قیام کریں۔ ۳۔ جو تکملہ عمل کرنے

والوں کا بہترین اجر و ثواب ہے۔

جب اللہ تعالیٰ حساب و کتاب کے لیے زول، بطلان فرمانے کا تو اس وقت فرشتے اللہ تعالیٰ

کی عرش سے چاروں طرف حلقہ باندھے گا۔ ہرے ہوں گے اور اپنے رب کی حمد و شکر اور بڑائی

میں مشغول ہوں گے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک اور انصاف کے ساتھ فیصلہ مروجہ جائے گا۔ اس پر

ہر طرف سے جوش و خروش کے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کا خیر و بلند ہوگا یعنی سب تعریفیں اسی

اللہ کو رہیں جو تمام عالم کا رب و رازگار ہے۔ (منہج کی ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سورۃ المؤمنین

وجہ تسمیہ: اس سورۃ کی تیسری آیت میں جو لفظ غافر آتا ہے اسی کی نسبت سے اس کا نام سورۃ غافر ہے۔ اس کو سورۃ نمونہ اور سورۃ الغفرل بھی کہتے ہیں۔

تعارف: اس میں ۴۵ آیات، ۱۰۹۶۱ کلمات اور ۶۳۹۲۰ حرف ہیں۔ ان میں سے:

ایں اربعہ مسروقہ اور سرود میں جنہ سے روایت ہے کہ یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی۔ ان میں سے:

قرآن کہتے ہیں کہ اِنَّ الدِّیْنَ یَحْدُوْهُ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ L

خیال کی طور پر اس سورۃ کے مضامین اثبات تو حید، وہی الہی کی حقانیت اور اثبات رسالت پر مشتمل ہیں۔ (مواہب اللعین ۲۵، ۶۶، ۲۳۱، روح البغی ۳۹، ۲۴۱)

جنوی نے اپنی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: چنانچہ ایک مفسر ہوتا ہے اور قرآن کا مفسر وہی سورۃ تیس ہیں۔ (تفسیر ۲۳۹، ۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ آنکری اور حج المؤمن کا ابتدائی حصہ (لیحہ العنصر نک) صبح کے وقت پڑھا تو اس سے روزِ براءتی سے محفوظ رہا اور جس نے ان دونوں کو حجاز کے وقت پڑھا تو اس سے روزِ براءتی سے محفوظ رہا۔

یعنی نے شعب الہی میں ظلیل سورۃ کی روایت سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ایسے سات ہیں اور انہم کے درمیان سے بھی سات ہیں۔ جس جہنم کے پورا ہونے پر ان دو میں سے ایک تم کو ترک فرمائی جو پورے کی اور سب کی۔ اس میں دو بار سے ایسے بندے کو داخل نہ کرنا جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور مجھے عداوت کرتا تھا۔ (روح البغی ۳۰، ۲۴۱)

## مضامین کا خلاصہ

- رکوع ۱: توبہ کی فضیلت، مکذبین کے انجام اور فرشتوں کی استنفاذ کا بیان ہے۔
- رکوع ۲: شروع میں کفار کی وہی بلاست کا بیان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا حکم اعلیٰ ہونا اور مشرک ہونے کی مذکور ہے۔
- رکوع ۳: دنیا کی تہذیب کا انجام اور فرعون کی شقاوت و بد بختی کا بیان ہے۔
- رکوع ۴: فرعون کی قوم میں سے ایک مردمان کی طرف سے اپنی قوم کو نصیحت و تنبیہ اور فرعون کے تکبر و سرکشی کا بیان ہے۔
- رکوع ۵: دنیا و آخرت کی حقیقت اور آل فرعون کا انجام مذکور ہے۔
- رکوع ۶: ابتدا میں انبیاء و مہتممین کی نصرت بیان آئی تھی ہے۔ پھر کائنات کی تخلیق کا بیان ہے۔
- رکوع ۷: انعامات خداوندی اور تخلیق کے انسانی عمارت بیان کیے گئے ہیں۔
- رکوع ۸: شروع میں مکذبین کا انجام بیان آیا ہے۔ پھر آپ ﷺ سے فتح و نصرت کا وعدہ مذکور ہے۔
- رکوع ۹: انصافوں کے لیے چار اعم میں نتائج کا بیان ہے۔ پھر خدا رب دیکھ کر دیکھنے کا ایمان لانا مذکور ہے۔

## حروف مقطعات

خمر

ح حروف مقطعات ہیں۔ ان کے معنی و مراد اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

## توبہ کی فضیلت

تَنْبِیْهِ الْکَافِرِیْنَ مِنَ الْغَافِرِیْنَ ۝ غَافِرِیْنَ ۝  
وَ قَابِلِیِ التَّوْبِیْنَ ۝ شَیْءٍ مِّنَ الْعَوَابِ ۝ ذِی الْمَقْوِلِ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝  
إِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝

یوکتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو مایہ (۱۱) م ۱۱ ہے۔ ۱۰  
میں ہوں کو صاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والے سخت سزا دیتے والا  
قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسی کی طرف  
(سب کو) راہنما چاہیے۔

جغاب : حق پرست، عذاب، سزا۔ مصدر ہے۔

الغلوب : مائل، مروت، وسعت، قدرت۔ مصدر ہے۔

المعبر : لوٹنے کی جگہ، امکان۔ معبر سے اہم طرف، مصدر بھی۔

تشریح : یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو دروست ہے اور ہر چیز کو خوب  
جانتا ہے۔ اس پر کوئی ذرہ تک غلی نہیں گودہ کتنے ہی پردوں میں چھپا ہوا ہو۔ اسی لیے وہ اپنے بندوں  
کے ہر عمل کو پوری طرح جانتا ہے اور ہر عمل کا بدلہ دینے پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کے باوجود وہ  
اہل ایمان کے گناہوں کو بخشا اور ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور جو اس سے بے پروائی کرے، اس کے  
سامنے سرنگی اور عجب کرے اور وہ ان کو پست کر کے آخرت سے بہرہ نیت ہو جائے اور ان کی اطلاع و غماز  
برادری کو چھوڑ دے تو وہ اس کو سخت ترین سزا اور عذاب دینے کی پوری قدرت رکھتا ہے جیسے ارشاد ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا نَعْلُوْهُمُ اَلْوَحْيَۃَ وَ اَنْتَ عَلٰى اٰمِنٍ هٰوٍ  
اَلْعَذٰبِ اَلْاَلِيْمِ

آپ میرے بندوں کو بتا دو مجھے کہ میں حضرت کرنے والا (اور) مہربان بھی

ہوں اور میرے عذاب بھی بڑے دردناک عذاب ہیں۔ (المجرا ۳۹-۵۶)

حضرت امینؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جولا الہ اللہ کا کائنات ہے اللہ تعالیٰ اس  
کے گناہ بخشے والا ہے اور جولا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا کائنات ہے وہ اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

بندوں پر اس کے انعام و احسان اس قدر ہیں کہ کوئی انہیں غار بھی نہیں کر سکتا کہ چائیکار ان کا شکر  
لدا کر سکے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی بندے سے اس کی کسی ایک چھوٹی سے چھوٹی نعمت کا بھی پورا شکر ادا  
نہیں ہو سکتا۔ اس جیسا کوئی نہیں بلکہ اس کی ایک نعمت بھی کسی میں نہیں اس لیے صرف وہی عبادت کے  
لائق ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اسی کی طرف سب غلوٹ کر جاتا ہے۔ اس وقت وہ  
ہر عمل کرنے والے کو اس کے عمل کے مطابق جزا یا سزا دے گا۔ (ابن کثیر ۲۹، ۳۰، ۳۱، منظرہ ۸۴۰)

## مکذبین کا انجام

۲۰۴ مَا يَصْأَلُ فِي آيَةِ الْاٰثِمِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَلَا يَسْأَلُوْنَكَ  
تَعْلِيْمَهُ فِي الْاٰثِمِ ۚ كَذٰلِكَ قَبِلْنٰهُ قَوْمًا شُوْهُرًا ۚ اَلَمْ يَحْزَبْ  
مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَضَبْتَ عَلَيْهِمْ اَمْلًا ۚ يَمْسُوْا عَلَيْهِمْ يَآخُذُوْهُ وَ  
يَدْلُوْا بِاَيْدِيْهِمْ حِصْوٰهُمْ اَعْمٰی ۚ فَاَخَذْنٰهُمْ فَنَقِیْتَ  
كَانَ عِقَابٌ ۙ وَكَانَ يَنْتَظِرُ ۚ حَقَّقْتُ كَيْفَ تَدْرِكُ عَلَى الَّذِيْنَ  
كَفَرُوْا اَلَا هُمْ اَصْحٰبُ الْاٰثِمِ ۚ

کافر اللہ کی تعظیم میں بھڑکتے ہیں سو (اے پیغمبر) ان لوگوں کا شمار ان میں  
پہلا بھڑکنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ ان سے پہلے قوموں اور اس کے بعد  
دوسری جماعتوں نے بھی بھڑکیا اور براہ راست نے اپنے مول کو گرفتار کرنے کا  
ارادہ کیا اور اس حق کے بھڑکے کا لالچ سے اس حق کو ناکام کر دیا  
سو میں نے ان کو (خدا پرستوں) پر کیا پھر (دیکھو) پھر ہی (طرف سے)  
نہیں براہ راستی۔ وہی طرح آپ کے رب کی بات کا طعن پر ثابت ہو چکی  
کہ وہ سچائی ہیں۔

تَعْلِيْمَهُ : ان کا چونا بھیجنا، ان کا دے جانے۔ مصدر ہے۔

هَضَبَ : اس سے اڑا دینا، ہٹا دینا۔ ماضی۔

يَدْلُوْا : اور دلیں گے، دلیں گے اور لگا دے دیں گے۔ مصدر ہے۔

تشریح: حق تعالیٰ جو چاہے اسے بعد سے نہ لے گا اور اللہ کی آیت میں ناقص، اختلاف ثابت کر دیا  
آیت سے قرابت کی ایک تہا میں آیت پر آیت کے اختلاف میں، مافوقوں کی کا  
کہ ہے۔ یہ ظن کے خلاف ہے اور یہی وہ حق اللہ ہے۔ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس پر قرأت میں بھڑکنا نہ فرماتے

محمد بن حبيب کے راہ اسے روایت ہے کہ ایک روز میں دو پہر کے وقت آیا کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہ طعن حدیث میں حاضر ہوئے آپ نے وہ (میں) کو جواب دیا (نئے غیور) میں اختلاف کرتے ہوئے

ساتھ ہماری طرف نکل کر تشریف لائے۔ اس وقت چہرہ مبارک سے قصے کی علامات دکھائی دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ کتاب میں اشتکاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔  
(مقتدری ۲/۸)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنی سکنت کے تحت جوڑ دیا دے رکھی ہے اور دنیا کے اعتبار سے جو یہ مال دار اور عزت والے ہیں اس سے کسی کو دھوکہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر یہ اللہ کے نزدیک برا ہے ہوئے تو وہ ان کو اپنی نعمتیں کیوں عطا کرتا اور نہ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ کے عذاب سے ہمیشہ بچے۔ جیسا کہ یہ تو ایک عارضی مہلہ ہے۔ ان کا آخری انجام تو جہنم ہی ہے جو بدترین جگہ ہے، جیسے ارشاد ہے:

مَتَّاعٌ قَلِيلٌ ۖ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْيَقَادُ ﴿۱۰﴾

یہ تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

(ال عمران ۱۹۷)

ثُمَّ يَتَّبِعُهُمُ قَلِيلًا ثُمَّ نَضَّضُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿۱۱﴾

(دنیا میں) ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ دے رہے ہیں پھر ہم ان کو سخت عذاب کی

طرف تھمیت کر لے جائیں گے۔ (تہم ۲۳)

پھر اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے فرمایا کہ آپ ان مشرکین و منکرین کی تکذیب کو خاطر میں نہ لائیں۔ ان سے پہلے قوم نوح نے پھر ان کے بعد دوسرے گروہوں کو عاد و ثمود وغیرہ نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی تھی۔ یہی نہیں بلکہ سب نے اپنے اپنے زمانے کے نبی کو قید کرنا اور مار ڈالنا چاہا اور بعض اس میں کامیاب بھی ہوئے اور انہیوں نے باطل طریقے سے جھگڑنا شروع کر دیا تا کہ اس طرح حق کو مٹا دیں یا آخر ہم نے ان کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیا اور ہلاک کر دیا سو دیکھ لو ان کو کیسی سزا ملی۔ جس طرح ماضی میں گزری ہوئی قوموں پر اللہ کا عذاب آیا اسی طرح تمام کافروں کے حق میں آپ کے رب کا فیصلہ ہو چکا کہ وہ سب آخرت میں وہ زنی ہوں گے۔ اللہ کے اس فیصلے سے ان پھر مومنوں پر دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا عذاب آئے گا اور آخرت میں بھی یہ لوگ دوزخ میں چلیں گے۔

(ابن کثیر ۷/۳۰، معارف القرآن مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۱۱/۶)





وہ فرشتے ایمان والوں کے لیے اس طرح استقامت کرتے ہیں کہ اے تاجر ہے، جہاد تیرا ہے، دھنستہ در  
علم کے برج پہنچ کر مجبور دکھائے، ہاں تو جس نے کفر و شرک سے قتل و لڑائی و تیرے دین کو مضبوط کر لیا، تا  
ہاں کی سفلت فرمائی ہے اور اس کو نصیب کے خدا ہے۔ یہ کھانا رکھو۔ اے نوادہ ہے، پروردگار تو ان کو نجات  
کے ان یاغیوں میں اٹھائے، ان کا قتل ان سے وعدہ کیا ہے، ان سے وہی باپ و بیٹا جو ۱۰۰۰ سال  
میں ہے جو ٹیکہ و سانچہ، یہ نوادہ و درجست کی خدمتوں کے اٹھتے ہیں، ان کو بھی نجات دے، ان کے ہاتھوں میں  
داخل نہ رہے، بے شک قریبی عزت و عظمت والا ہے۔ اے اللہ قیامت کے۔ اے اس عرصہ میں کہ  
مراؤں اور تکلیفوں سے بچا لیا۔ اور اس کو قتل قیامت کے روز کی تکلیفوں سے بچا لیا تو اس پر تو قتل  
زانی و مکرر فرماؤ۔ یہی قیامت ہے، یہی کامیابی ہے کہ مطلق ہے بھی، مطلق اور نہ کی، خدا

## سنگھار کی ہلاکت ابدی

إِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ وَإِنَّ دُونََ لَمَعَتْ إِلَهُ كَبُرَ مِنْ فَسَّيْتُمْ  
الْفُسْكَرُفُF  
أَمَّا أَشْتَتِيهِ وَأَحْيَيْتُمَا أَشْتَتِيهِ فَأَعْرَفْتَا بِدُنُوهُمَا  
فَقَالَ إِلَى خُودِهِ مِنْ سَيْمِيهِ أَذْكَرُ بِأَنْتَا أَوْ أَدْعَى أَشْتَا  
وَأَحَدُهُ فَعَرَفْتُمْ وَرَبُّهُ يُشْرِكُهُ بِهِ تَوَصَّلُوا إِلَى فَخْطُمْ يَتَو  
أَتَعْلَى الْكِبَرِ ۝ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُخَوِّفُكُمْ مِنْ  
السَّمَاءِ وَرَعَا ۝ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مِنْ يُرِيدُ ۝

پیشکش کی (موس نے کفریہ) قیمت لے لی، اور ان کو پچھڑا دیا اور وہ سے نکال کر  
 چکی تھیں (ان) اپنے آپ سے غرت ہے ان سے اور والد کو کفر سے  
 نکالتے تھے جب (ایسی) کہیں یہ فی طاف ہو جاتا تھا اور اس سے  
 کرتے تھے اور انہیں کہہ دیتے کہ وہ آپ کو نہ کہیں اور اس سے فی  
 طور پر نہ کہیں مگر وہ ہم اپنے مسابوین (مقرر) کے لیے تو اپنے آپ کو  
 (مخمس) سے لے کر (مغنی) کے واسطے (مخمس) سے لے کر (مخمس) سے صرف

اللہ کی طرف دیا جاتا تھا تو قرائد کرتے تھے اور انہر اس کے ساتھ کسی نو  
شریک کیا جاتا تھا تو عثمان لیتے تھے سواب فیہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جو  
سب سے بلند اور بڑا ہے۔ (اللہ اوی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے  
اور تمہارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے اور نصیحت تو اسی قبول کرتا ہے  
جو اللہ کی طرف) اور جو غم کرتا ہے۔

مفت: پاپنہ کرنا، بغیر کراخت، ناراض ہونا، بیچارہ ہونا۔ مصدر ہے۔

یُنِیبُ: دور جو غم کرتا ہے، دور تو پکرتا ہے، وہ لوگتا ہے۔ افعالہ سے مصدر ہے۔

تشریح: قیامت کے روز جب کافر دوزخ کے اندر عذاب کا حاکم چکے چکے ہوں گے اور تمام عذاب  
ان کی نگاہوں کے سامنے ہوں گے اس وقت ادا ہے آپ سے سخت جزا اور سخت ہوں گے اس وقت  
فرشتے پہاڑ بلند ان سے کہیں گے کہ آج جس قدر تم اپنے آپ سے ملاں ہو درشتی دشمنی تمہیں خود  
اپنی ذات سے ہے اللہ کے نزدیک تم دنیا میں اس سے کہیں زیادہ مرے تھے جب دنیا میں تمہیں سلام و  
ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم اسے نہتے نہ تھے۔ یہ سن کر ان کی حسرت و اذیت میں اضافہ  
ہو جائے گا اور وہ کہیں گے کہ اسے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دوبار موت دی، پہلی موت تو دعویٰ  
جب ہم پہر انکس سے قتل ہوئے تھے اور ہم تھے پھر دوسری موت، ہماری دینی زندگی کے بعد۔ اسی  
طرح تو نے ہمیں دوبار حیات دی۔ ایک حیات تو دنیا میں تھی اور موت کے بعد دوسری حیات آپ  
آخرت میں حاصل ہے۔ ہم موت کے بعد زندہ ہوئے تو کہیں مانتے تھے۔ اسی انکار کے باعث ہم نے  
مکھر و شرک کیا اور حق سے انکام سے سرسوز ہے۔ ہم وہی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا  
اب یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت ہے۔ اسے اللہ تو کار مطلق ہے اور وہ مردہ ہمیں موت حیات  
دے چکا ہے آپ تیسری مرتبہ دنیا میں بھیجے گا کہ ہم دنیا میں انکس جو کراہتوں نے ہمیں اور صفی  
فرماں بردار بن جائیں اور غیب نیکیاں سمیٹ کر لائیں۔ لیکن ان کی یہ نذر قبول نہیں کی جائے گی  
اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جب بھی ان کو اللہ کی طرف دایا جاتا تھا کہ انکار کر دیتے تھے اور وہ یہ سے  
نفرت کرتے تھے۔ اس کے برعکس کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک تیار ہا تاویز اس کو مان لیتے تھے سو ان پر  
ی اللہ کا فیصلہ جو بڑی شان اور بڑا ہے کہ اللہ ہے کہ کافراں پر گزند دیا کی طرف نہیں لوٹیں گے۔  
اللہ تو ہمیشہ سے تمہیں اپنی توحید کی نشانیاں دکھا رہا ہے جو تمہاری ہدایت کے لیے کافی



کے ذریعے اپنے عہد وازل فرمادیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ان سے ڈرا سکے جس میں ان سب کو شک و شبہ نہ ہو۔

پھر ساری مخلوق کے قیام و بقاء کے بعد وہ پارہ ہوا کرتے سے پہلے اللہ تعالیٰ بطور سوال فرمائے گا

يَسْأَلُ الْمَلَأُ الْيَوْمَ

آج تمہاری حکومت ہے۔

لیکن کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا تو خود ہی فرمائے گا

يَا أَيُّهَا الْوَحِيدُ فَقَدْ بَرَّ

وہ بھی تنہا کی حکومت ہے۔ جو وہ واحد و سب پر غالب ہے۔

تو حق پر قہر کو جس کے لئے لا ہوا۔ یا جائے گا اور کسی کی ذرا بھی حق علی نہیں ہوگی۔ نہ کسی کے

ثواب میں کمی کی جائے گی اور نہ عذاب میں زیادتی۔ جس طرح اللہ نے وعدہ فرمایا ہے یہی طرح وہی

پہنچے گا کیونکہ اس وقت صرف اللہ کی حکومت ہوگی۔ اور خدا کی حکومت میں ظلم و زیادتی کا تصور بھی

نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ بہت سب سے پہلے فرمایا ہے کہ میں اس کے لئے وعدا ہے۔ پس

ایک شخص کا حساب لینا

ایک حدیث میں ہے کہ جب اللہ عزوجل تمام مخلوق کی روئے قیامت کرنے کا وعدہ اس وعدہ

اور یہ کہ اس کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اس وقت میں مہینہ ۱۰ کا آج تک نہ رہے۔ پھر خدای

جواب دے گا اللہ کہے گا میں کا یہی اس کا وعدہ ہے۔ اس کا جو سچا پورا وعدہ ہے اور جس کی

غیبت میں مہینہ ہے۔ (ابن تیمیہ ۲: ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰)

## حشر کی ہولناکی

۹- ۲۰ وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ لَوْ قِيلَ لَهُمُ الْقُلُوبُ نَدَىٰ فَكُنَّا بِهِنَّ عَذَابًا أَلِيمًا

مَّا نَقُولُ لَهُمْ فِي يَوْمِئِذٍ إِلَّا سَمِيعٌ مُّطَاعٌ ۚ يَعْلَمُ مَا يَفْعَلُ

الْأَعْيُنُ وَمَا تُحِصِي الْقُلُوبُ وَاللَّهُ يَقْضِي بَالَهُمْ

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْمَعُونَ دَعْوَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

الْمُبْصِرُ ۚ

اور آپ ان کو قریب آنے والی (قیامت) کے دن سے ڈرائیے جب کہیں  
منہ کو آ جائیں گے (اور) فہم سے بھرے ہوئے ہوں گے (اس دن) غالموں  
کا کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ وہ (اللہ) آنکھوں کی  
شیانت اور سینوں کی پوشیدہ (باتوں) کو خوب جانتا ہے۔ اور اللہ ٹھیک ٹھیک  
فیصلہ کر دے گا۔ یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ  
نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ ہی خوب سننے والا (اور) خوب دیکھنے والا ہے۔

الذی: نزدیک آنے والی مراد قیامت۔ اذرف و اذوف سے اسم قائل۔

خناجر: گھنے، نرخرے، صلق۔ واحد خنجرۃ۔

مکملین: غصہ روکنے والے۔ تکظم و محکوم سے اسم قائل۔

تشریح: اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان مشرکین و منکرین کو قریب آنے والی مصیبت کے دن  
یعنی قیامت کے دن سے ڈرائیے۔ اس وقت کہیں منہ کو آ جائیں گے خوف و ہراس کا یہ عالم ہوگا کہ کسی  
کا دل ٹھکانے نہ رہے گا۔ کسی کے منہ سے کوئی بات نہ نکلے گی۔ سب حیران و پریشان ہوں گے۔ اللہ  
تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی لب نہ بلا سکے گا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کر کے اپنے  
اوپر ظلم کیا ہوگا اس وقت ان کا کوئی دوست اور فہم گسار نہ ہوگا جو ان کے کچھ کام آئے۔ نہ کوئی شفیع اور  
سفارشی ہوگا جو ان کی شفاعت کے لیے زبان بلا سکے۔ ظاہری اعمال و افعال اور نافرمانیاں تو دور کنارہ وہ  
تو آنکھوں کی شیانت کو بھی جانتا ہے اور سینوں میں چھپے ہوئے رازوں کو بھی، جس ذات کا علم اس قدر  
وسیع اور محیط ہو اور جو مالک مطلق ہو وہی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے گی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی  
پرستش کرتے ہیں وہ کسی قسم کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان کو نہ علم ہے اور نہ قدرت۔ علم کے بغیر فیصلہ  
درست نہیں ہو سکتا اور نہ قدرت کے بغیر نافذ نہیں ہو سکتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سننے والا اور دیکھنے  
والا ہے۔ اسی لئے اس کا فیصلہ برحق ہوگا اور بدلہ بھی اعمال کے مطابق ہوگا۔

## انبیا کی تکذیب کا انجام

۲۲-۲۱: اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ  
الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً





علیہ السلام کو اپنے احکام اور ان کی نوحے و رسالت کی کھنی نشانیاں دیکھ کر فرعون و ہامان خود تو دلت کی طرف کیجیو تھے۔ ان بد نصیبوں نے مغزات اور واضح دلائل دیکھ کر بھی نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے انکار کیا بلکہ ان کو جاہلو گرا و رجولان قرار دیا۔ سابقہ اساتذہ کے کافر بھی اسی طرح اپنے رسولوں کی غلطیہ کرتے رہے۔ یہ سب وہی علیہ السلام ہماری طرف سے "بین حق و باطل" لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ جس طرح اس سے پہلے ان کے جنوں کو قتل کیا تھا اور بلیوں کو زندہ و چھوڑ دیا تھا اُن کے موسیٰ علیہ السلام پیدا ہی نہ ہوں، اسی طرح اب جو قتل و ان پیمانے لے آئیں ان کے جنوں کو قتل کر دو اور بڑا کیوں نہ ہو ہماری قوم کی خدمت کے لیے زندہ چھوڑ دو۔ گم۔ یہ لوگ حضرت موسیٰ کی مدد نہ کر سکیں مگر اللہ تعالیٰ نے کافروں کی طرف سے حضرت موسیٰ کے ماتے کو بے پیغام حق کو روکنے اور باطل کرنے کی ساری تدبیر و ساز کو بے اثر کر دیا اور ان کو ہاک کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام کو کامیابی اور غلبہ عطا کر دیا۔

پھر فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا اور اپنی قوم سے کہا کہ مجھے جان دے دو کہ میں موسیٰ ہی کو قتل کر دوں۔ مجھے اس کی پروا کونسی ہے وہ اپنی برکت سے اپنے خدائی کو پکارے۔ مجھے ذرہ ہے کہ اگر میں نے اس کو زندہ چھوڑ دیا تو وہ تمہارے دین کو دس دے گا اور اپنے مٹا دینے سے دیر سے تمہارے مذہبی طور طریقوں کو بگاڑ دے گا یا دشمنوں کے ذریعے ملک میں بد امنی پھیلادے گا۔ جس کے نتیجے میں تمہاری حکومت کا خاتمہ ہو جائے اور ملک بنی اسرائیل کے ہاتھ میں چل جائے۔ یہ سب حضرت موسیٰ کو فرعون کے "وے کی خیر" تو اوائلی قوم سے کہنے لگے کہ میں دشمنوں کو نہ نظر میں نہیں آتا۔ فرعون تو کیا اور ہماری دنیا کے منکرین و سرکش بھی جمع ہوں گے جو ہر از حساب پر یکتین نہیں دیکھتے۔ جب بھی میرا تمہارا پروردگار مجھے ان کے شر سے بچائے گا تو بے کافی ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ کو اس کی پناہ دے چکا ہوں اور میرا حامی و مددگار ہے۔ (معدنی ۲/۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶/۸)

## قوم فرعون کے ایک مرد مومن کا قصہ

۲۹-۲۸ وَقَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّی ذُرِّیَّةً سَوِیَّةً ۚ اِنَّیْ فَرَعُوْنَ یَسْتَفْهِمُوْنَ ۙ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا ۙ اِنْ یُّعَذِّبْهُ اللّٰهُ ۙ وَ قَدْ جَاءَهُ الْکُفْرُ بِالْیَقِیْنِ ۚ مِنْ وَ یُکْفِّرُ ۙ وَ رِیْنُ یَدُ کَاۤیَۃً ۙ اَتَقْعِیْبُ کَذِبًا ۚ وَ اِنَّ



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يُصِيبُكُم بَعْضُ الَّذِي فِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْمُغْرِبِينَ ۝ يَذَرُكَ كَذَّابٌ ۝ يَقُولُ نَكُنْ بِنَاصِيَةِ الْيَوْمِ ظَهْرِي فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنَ بَنِي اللَّهِ إِنَّ جَاءَنَا قَالَ يَدْعُونَ مَا أُوتُوا بِهِ لَئِنْ كُنَّا إِلَّا سَبِيلَ الْوَسْطَى ۝

فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص نے کہا، جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، کہ کیا تم ایک شخص کو شخص اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں نکیر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جن عذابوں کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے تو اس میں سے کچھ تو تم پر (بھی) پڑ کر رہے گا۔ جبکہ اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا اور بہت جھوٹا ہو۔ اسے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے اور تم اس زمین پر غالب ہو پھر اگر اللہ کا عذاب آجائے تو ہمیں کون اس سے بچا سکتا ہے۔ فرعون نے کہا میں تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھڑائی ہی کی راہ بتا رہا ہوں۔

تشریح: فرعون کے خاندان کے ایک مومن شخص نے جس نے اپنے ایمان کو چھپایا ہوا تھا ان لوگوں کو جو حضرت موسیٰ کے قتل کا مشورہ کر رہے تھے، مخاطب کر کے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو شخص اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتا ہے حالانکہ وہ اپنے دعوے کی صداقت پر تمہارے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں اور دلائل لے کر آیا ہے۔ ایسے مجذبات وہی عطا کر سکتا ہے جس نے جنہیں پیدا کیا اور تمہاری پرورش کی۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے اس لیے وہ تم پر عذاب نازل کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ تم نہ صرف یہ کہ اس کی بات کو قبول نہیں کر رہے بلکہ تم تو اس کے قتل ہی کے ورہے ہو جو نہایت نامناسب بات ہے۔ اگر بالفرض وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ وہ خود ذلیل و ناکام ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں سزا دے گا۔ اگر وہ سچا ہے جیسا کہ مجذبات اور دلائل سے معلوم ہوتا ہے، اور تم نے اسے ستایا اور تکلیفیں دیں تو کم از کم اس عذاب کا کچھ حصہ تو تم پر ضرور آئے گا



ذاب و حقور، مادت، اجالہ، معدہ، ہے۔

الذباد فریو کرنا، پکارنا، معدہ، ہے۔

عاصم پو۔ نے اہل مخالفت کرنے والے، عصفائے اسم، ناعلم۔

تکبر، تعجب، فرعون کا جواب بن کر اس جہن نے جس نے اپنا ایمان فرعون اور اپنی قوم سے چھین دیا تھا۔ وہ اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم نے اللہ کے رسول کی بات نہ مانی اور جلی تم کو پانی سے دے تو مجھے اندیشہ ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ تو فرعون اور قوم مادہ فرعون اور ان کے ۱۰۰ قوم وہ وغیرہ کی طرح بھی اللہ کا قہر و عذاب نہ آجائے۔ ان ذکر اور قوموں نے بھی اپنے انبیاء کی مخالفت کی، اللہ نے وہ کام کو پس پشت ڈالا اور ان کی سرکشی پر اسے پتہ چل گیا۔ جب ان پر اللہ کے عذاب آئے تو کوئی بھی ان کو ان عذابوں سے نہ بچا۔ کارہ۔ بڑا گنہگار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کسی بڑے گنہگار پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ جس کا براہ راست اس کی ذات پر ظلم کرنے سے پاک ہے۔ جو اللہ خود اپنی سرکشی اور ظلم اللہ کی ہی ہے۔ عذاب کے آحق قسم سے ہیں۔ اللہ کی قسم کے کوئی ایسا شخص تو تم پر قیامت کے دن نہ ملے گا۔ عذاب کا بھی اندیشہ ہے۔ اس دن کچھ سے خدا نہیں اور آواز میری جا میری حق سے لوگوں سے بہت سے ہو سکتے ہیں گے۔ جو اللہ اور ان ہو گا جب وہ اپنے بھائیوں کو دیکھے۔ ان کے نہیں بھائیوں کی کوئی جگہ نہ نہیں گے۔ اس کا نہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قہر سے وہ دیکھے کہ ان کوئی چیز اسے کوئی چیز نہیں ہے۔ (ابن کثیر ۷/۱۰۹، ۱۱۰)

تفہیم کے معنی میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے بیان کیا کہ، سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں اور اورنگ والے اورنگ میں چلے جائیں گے تو موت کو دیکھ کر انتہہ و درد میں آئے اور یہاں آئے کہ پانچ گنا۔ پھر دیکھ کر ان کے دل سے ۱۰۰ گنا۔ اسے اہل جنت کے اندر سے نہیں اور اسے اورنگ والے سے کہ وہ موت نہیں۔ اس کا اس کا جنت و رحمت والے کے لئے رحمت حاصل ہوئی اور اورنگ والوں پر غم و غم کے لئے غم و غم ہو جائے گا۔ (عزلمی ۵۵۶، ۵۵۷)

## فرعون کی سرکشی و تکبر

۳۷-۳۸ وَ لَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ مَسْكِي إِذْ أَهْلَكْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ



اشہاب : راہیں، راستے، میز حیاں۔ دریاں۔ واحد سبب۔

کتاب : ہر پادوی، خسارہ۔ مصدر ہے۔

تشریح : اس مردِ مومن نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تمہارے پاس تو اس سے پہلے اللہ کے پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام بھی واضح و بالکل لے کر آچکے ہیں۔ وہ بھی لوگوں کو اللہ کی طرف جاتے تھے مگر تم ان امور میں بھی جو حضرت یوسف علیہ السلام نے کر آئے تھے شک ہی میں مبتلا رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم مایوسی کے عالم میں کہنے لگے کہ اب اللہ تعالیٰ کسی رسول کو نہیں بھیجے گا۔ جو لوگ بے جا کام کرنے والے، حد سے گزر جانے والے اور شک و شبہ میں مبتلا رہنے والے ہوں ان کو اللہ تعالیٰ اسی طرح گمراہ کر دیتا ہے۔ جو لوگ کسی سداور دلیل کے بغیر اللہ کی آجوں میں جھگڑتے ہیں تو ان کی اس کج بخشی سے اللہ تعالیٰ اور مومنوں کو سخت نفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جاہل و مغرور کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے جس سے اس کے اندر نور ایمان کے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں رہتا۔ اسی طرح مہر لگ جانے کے بعد ہر شدہ چیز کے اندر سے بھی کچھ باہر نکلنے کا امکان نہیں رہتا۔

فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ تم میرے لیے ایک بلند ترین عمارت بنواؤ شاید میں اس کے ذریعے آسمان کے دروازوں اور راستوں تک رسائی حاصل کر لوں اور وہاں پہنچ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں۔ میں تو رسالت کے دعوے میں موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اسی طرح فرعون کی بصیرت تباہ کر کے اس کی نظر میں اس کی بد اعمالیاں مزین کر دی گئی تھیں اور اس کو عقل و ہدایت کے راستے سے روک دیا گیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ کے بارے میں اس کی تمام تدبیریں غارت ہو گئیں۔

## دنیا و آخرت کی حقیقت

۳۸-۴۰: وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَهْدَاكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّمَا هِيَ الْحَيَوَةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۚ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۚ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اس مومن نے کہا اے میری قوم تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کی راہ بتاتا

ہوں۔ یہ نیا کی زندگی بھل چکا ہے اور آخرت کی ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ جس نے دنیا میں (اہل کی قوم کو اس کی رائی) کے برابر پرانے کلمے اور جس نے نیک کی خواہش اور عزت ہو یا محنت (بشرطیکہ) وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے جہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا۔

تشریح: عرب مومن نے صلح کا نام نہ لی رکھا اور فرعون کی ممانعت اور سرکاپا جہالت کی بات نہ ملے۔ پہلی قوم کے برائوں، عقیدوں اور خور و پیشرہوں کو مخاطب کر کے دوبارہ کائنات میں ترمیم کر کے ہماری بات مانو۔ میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسا راستہ بتاتا ہوں جس پر چل کر تم نیک و صالح بن جاؤ گے۔ یہ عرب مومن فرعون کی محنت، اپنی بات میں جھوٹ اور کاذب نے قاتلہ یہ ان کی عقل فی خواہش نہ رہا تھا۔ باقی جدید فرعون اپنے عظمت کے فرو میں نہیں نکلا، محض اسے رہا تھا۔ پھر مرد و عورت نے اپنی قوم کو دیا ہے یہ رغبت کرنے اور آخرت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے کہا کہ اے میری قوم! یہ نئی زندگی اور سلطنت و دولت اور بیش و آرام بھل چکا ہے۔ یہ دنیا آخرت کی لالچہ والی اور ہمیشہ بھرنے والی جگہ ہے۔ آخرت کی زندگی غیر فانی اور ہمیشہ عیش و آسائش والی ہے۔ وہاں کی راحت و نعمت بھی دائمی ہے اور عذاب و آگ بھی دائمی ہے۔ وہاں لوگوں کی حالت دیکھا ہے اور قریب کھانا حاصل۔ ان کی اور دنیا والوں کی زندگی سے مختلف نہیں ہو چکا ہے بلکہ یہ وقت ان کی تیاری اور فکر میں گزر رہا ہے۔ جو شخص دنیا میں نیک و اچھا ہے وہ آخرت کے روز میں نیکو کے برابر ہو جائے گا۔ اسی طرح مومن مرد یا عورت اس سے جو بھی دنیا میں نیک کا کرے گا اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں انہیں اعمال کے برابر نہیں بلکہ جنت کی رحمت سے جہاں حساب دیا جائے گا۔

## آل فرعون کا انجام

۱۔ وَیَقُولُ مَا بَآئَیْ اَدْعُوکُمْ اِلَیَّ لِلْعُبُوۃِ وَتَدْعُوْنِیْ اِلَیَّ النَّارَ  
تَدْعُوْنِیْ لِاَکْفُرَ بِاِلٰہِیْ وَ اَشْرِکَ بِہِ مَا لَیْسَ لِیْ بِہِ عِلْمٌ  
وَ اَنَا اَدْعُوکُمْ اِلَیَّ الْعَزِیۡزِ الْعَلِیِّ ۝ لَا یَسْرَمُ اَنْتَ اَنْ تَدْعُوْنَهَا  
اِلَیَّ لَیْسَ لَہٗ حَقُّوۃٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنْ  
مَّرَّةً اَنْ اِلَیَّ الشُّرُوۡکُ وَاِنَّ الْمُسْرِیۡنَ ہُمْ مَصْحَبُ النَّارِ ۝

فَسَبِّحْ بُرْهَانَ مَا أَقُولُ نَكْمًا وَفُحْصًا أَمْرِي إِلَى اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَصْنَعُونَ لَاحِظٌ قَوْلُهُ إِنَّهُ سَيُنَازِلُ مَا مَكْرُوهًا  
حَاقًّا بِأَلِّ فِرْعَوْنَ سَوْءًا الْعَدَايِبُ أَكْثَرُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا  
وَرُفُوحًا وَيَوْمَ تُنْفَخُ الْأَشْجَادُ تُبْلَوْنَ إِلَيْهِ فِرْعَوْنُ أَشَدُّ  
الْعَدَايِبِ ۝

اے میری قوم! یہ بات ہے کہ میں تو تمہیں یہ بات فی طرہ ۱۲۳ میں ادا کر  
مجھے تمہاری طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے دعوے دے رہے ہو۔ میں نے کہا کہ اگر  
مردوں میں اور اس کے ساتھ ایسے دشمن ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کوئی دلیل  
نہیں اور میں تو تمہیں غائب (اور) انکسے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ یہ بات  
یعنی ہے کہ تم جس چیز کی طرف مجھے بلاتے ہو وہ تو میری طرف ہے۔ نہ کہ  
قابل ہے اور نہ آخرت میں اس۔ یہ کہ ہم سب کو اللہ ہی کی طرف بلاتا ہے اور  
یقیناً وہ سے گزرنے والے ہی ازلی ہیں۔ سو آگے میں کہ تم میری باتوں کو  
دیکھ کر اگے اور میں اپنے معاملہ اللہ کے ہم ہوں۔ میں اللہ اپنے بندوں کو  
انکسے بلاتا ہے۔ سو اللہ سے اس (مؤمن) کو لوگوں کی باتوں سے مخلص  
دیکھ اور اس طرفوں کو اللہ سے سب نے انکسے۔ وہ انکسے نے میں نے انکسے  
(عالم ہر شے میں اور اللہ) تمام اسے پاتے ہیں اور میں ان قیامت قائم  
ہوئی تو حکم ہوگا کہ اہل ایمان کو تخت ترین عذاب میں ادا ہو۔

حور شب۔ لاخوہ پھین۔ نہ۔

افزائش میں پر آگے ہوں۔ میں کوئی ہوں۔ مغویض۔ شمار۔

وقف اس کے اسی کو مخطوطہ جمعہ۔ یہ قیامت۔ شمس۔

حاق اس نے پھیر لیا۔ ونازل ہوا۔ حقیقی ہے۔ شمس۔

تشریح: قوم فرعون کے سردار میں نے اپنا دھکا دے دیکھتے جاری تھے تو نے کہا کہ اے میری قوم  
کے لوگو یہ کیا بات ہے کہ میں تو تمہیں اللہ واحد و یکتا کی طرف بلاتا ہوں اور اس کے رسول کی تصدیق  
فی دعوت دے رہا ہوں اور تم مجھے انا کی باتوں کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے ان باتوں کی دعوت





## آل فرعون کی ذلت و خواری

۵۰-۴۷. وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضَّعِيفُ الْكَافِرُ الَّذِي  
اسْتَكْبَرُوا زَانًا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا قُلْ اَنْتُمْ مُعْتَدُونَ عَنَّا  
نُصِيبُهَا مِنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِي اسْتَكْبَرُوا زَانًا كُلُّ  
فِيهَا اِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِي  
فِي النَّارِ يَخْزَنُ لَكُمْ جَهَنَّمَ اَدْعُوا رَبَّكُمْ يُعْزِفْ عَنْكُمْ  
مِنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوا اَوَلَمْ تَكُنْ تَدْعُنَا رَبَّنَا بِاَلِهَتِنَا  
قَالُوا بَلَىٰ ۖ قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاؤُ الْكَافِرِينَ اِلَّا فِي  
صَلٰۤیٰۙ

جب کافرو دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ ان سے  
کہیں گے جو (دنیا میں) بڑے بنتے تھے کہ ہم تمہارے تابع تھے سو کیا اب تم  
ہم سے اس آگ کا کچھ حصہ بنا سکتے ہو۔ وہ بڑے لوگ جواب دیں گے کہ ہم  
سب ہی اس میں (بڑے ہوئے) ہیں۔ بیشک اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ  
کر چکا ہے اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ جہنم کے محافظوں سے کہیں  
گے کہ تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے  
(جہنم کے محافظ) جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی  
نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ دوزخی کہیں گے کہ ہاں (آئے تھے) جہنم  
کے محافظ کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا تو محض بے اثر ہے۔

تشریح: اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی قوم کے سامنے اس وقت کا حال بیان کیجئے

کہ اب دوزخ کے اندر داخل دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ ان لوگوں سے  
کہیں گے جو دنیا میں ان کے مقتدر اور پیشوا رہے تھے ہم تو دنیا میں تمہارے تابع تھے اور تمہارے  
ہی پہکانے اور درغلانے سے ہم نے کفر کیا تھا سو کیا آج تم ہمارے عذاب کا کچھ حصہ بنا سکتے ہو۔  
سرور اور رہنما اپنی پیروی کرنے والوں کو جواب میں کہیں گے کہ اب تو ہم سب ہی دوزخ میں پڑے



ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور ان کے لیے (اللہ کی) لعنت ہوگی اور (دوزخ کا) بدترین گھر ہوگا اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت (کتاب) دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔ وہ اہل عقل کے لیے ہدایت اور فصاحت تھی۔ سو آپ صبر کیجئے۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ کی مغفرت طلب کیجئے اور صبح شام اپنے رب کی تسبیح کرتے رہئے۔ بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یا کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو۔ ان کے دلوں میں نرا تکبر ہے کہ وہ اس تک بھی نہیں پہنچیں گے سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہئے۔ بیشک وہ سب کچھ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔

تشریح: بیشک ہم اپنے رسولوں اور مومن بندوں کی دنیا میں بھی مدد کرتے اور ان کا بول بالا کرتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے سے ظاہر ہے اور قیامت کے روز بھی اس وقت ان کی مدد کریں گے جب گواہ قائم ہوں گے اور اعمال کا سنا لکھنے والے فرشتے کو اسی دیں گے کہ بخیر ہوں نے اللہ کے احکام اپنی امتوں کو پہنچا دیئے تھے اور کافروں نے ان کی تکذیب کی تھی۔ کافر اگر اپنے اعمال بد پر دنیا میں معذرت کرتے تو ان کو نفع دیتی مگر دنیا میں تو وہ معذرت کی بجائے عمر بھر رسولوں اور مومنوں کی دشمنی پر قائم رہے یہاں تک کہ اگر ان کو ہزار برس کی زندگی بھی دیدی جاتی تب بھی وہ اپنی بہت دھرمی سے باز نہ آتے اور اپنے کفر پر قائم رہتے۔ جیسا کہ قوم فرعون نے کہا:

مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ نَلْتَكْفُرْ بِهَا ۖ فَمَا تَخُنْ لَكَ يَمْوُئِينَ

(اے موسیٰ) تو ہم پر ہمارا کرنے کے لیے کسی ہی نشانیاں ہمارے پاس لے آ، ہم کبھی تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے (الاعراف: ۱۳۲)۔

سو قیامت کے روز کسی قسم کی معذرت و نہامت کافروں کے کام نہ آئے گی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا پروردگار آپ کی بھی اسی طرح مدد کرے گا اور آپ کی تکذیب و انکار کرنے والوں کے لیے دنیا میں لعنت ہوگی اور آخرت میں بھی ان کو شدید عذاب ہوگا۔ جس طرح ہدایت کے لیے ہم نے مشرکین مکہ کو آپ کے ذریعے قرآن دیا اور وہ اس سے نفع اٹھانے کی بجائے اس سے مزہ موڑے ہوئے ہیں، اسی طرح آپ سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب ہدایت دی تھی اور بنی



التساعۃ : تھری، وقت، قیامت کا دن۔ قرآن مجید میں یہ لفظ جہاں جہاں آیا ہے اس سے مراد قیامت ہے۔

تشریح : یہ مشرکین کا آپ کو باتوں کو کیوں بھلا تے ہیں اور قیامت پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ کیا ان کو مرنے کے بعد زندہ ہونے پر تعجب ہے یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیکر اگر بنا تو انسان کو دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں کہیں بڑا کام تھا۔ جس پاک ذات عزوجل نے اپنی قدرت کا رستہ سے آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ مثال کے بغیر نیا سے نیا بنایا ہے اس کے لیے انسان کے جسم حقیر کو دوبارہ پیدا کرنا نہایت آسان ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقَدِيْرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰۤى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝

کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس بات پر قادر نہیں کہ ان آدمیوں کے مثل پیدا فرما دے کیونکہ زمین (وہ کاوڑ ہے) اور وہی کامل خالق اور خوب جانتے والا ہے۔ (نہج: ۸۱)

مگر جب اس کی قدرت میں زمین و آسمان جیسے عظیم اجسام کا پیدا کرنا اور دوسری مخلوق کے حقیر اجسام کا دوبارہ پیدا کرنا تو بہت ہی آسان ہوا لیکن اس کے لوگ حقائق اور حقائق میں غور نہیں کرتے اور اپنی غلطی و بہت کی بنا پر قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

میں صرف اندھا دہن چاہی کہ برائیاں ہی مرنے پر نکلے ایمان لائے اور انہوں نے ایک کام کئے اور حق و حجاب میں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی تو ان کو جہنم (کافراں) سے کوئی نسبت نہیں۔ انہوں نے حقوں کے ان کے اہل فرق سے بہت کم لوگ نصرت اور نصرت حاصل کرتے ہیں۔ کوئی یقین کرتے ہوتے کہ بے شک قیامت ضرور آئے گی۔ ان کے دل میں ذرا بے رحمی شک و شبہ نہیں لیکن بہت سے اور بھی یقین نہیں کرتے۔ (مواہب اللزوم: ۲۸، ۲۹، ۳۰)

## بندگی کی شرط

وَقَالَ لَكُمْ اَذْهَبُوا اسْتَجِيبُوا لِقَوْلِ الْكَافِرِ يَسْتَكْبِرُونَ  
عَنْ عِبَادَتِي سَبِّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّكُمْ رُوْتِ



خَالٍ عَلَىٰ شَيْءٍ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ قَالَىٰ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ  
كَذَلِكَ يُؤْتِكُمُ الْإِلَٰهَ كَاتِبِينَ ۚ كَانُوا يَاسِفُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ النَّكَرَ ۚ لَئِنْ رَضِ قُرْزَا وَاسْتَمَاعَا  
بَيْنَهُ وَصَوْرَكُمْ فَاخْشَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ  
مِنَ الْعَالَمِينَ ۚ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ ۚ هُوَ الَّذِي لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ ذُو الْعَرْشِ الْمُبِينِ  
لَهُ الْيَقِينُ ۚ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ

مندی نے تمہارے لئے رات بھر کی باتیں میں تمہیں کراہ دیا کہ گوروش  
بلا۔ چنگ لوگوں پر اند کا برا فعل ہے لیکن اکثر لوگ غوروش کرتے۔ اسی  
اللہ تمہارا رب ہے وہ ہر چیز کو چھانکے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں۔ سو تم کہنا چکے مگر تم ہو۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جھگڑتے رہے  
جوانہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے مندی نے زمین کو تمہارا۔۔۔ لیے قیام کی  
جگہ بنایا اور آسمان کو نہایت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو انکی انکی  
صورتیں بنائیں اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اس کے  
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو تم خاص امتقاد کے ساتھ اس کو پکارو۔ تمام  
تو نہیں مندی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تو انکو تم پھرے جاتے ہو تو لوٹانے جاتے ہو۔ لکھتے سے صدارت بھول۔

یہ جھگڑا ان کا کرتے ہیں۔ جھگڑا و جھگڑا سے مفسد رہا۔

تشریح: ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا ذکر فرمایا ہے تاکہ ان سے اس کی معرفت  
اور قدرت کاملہ کی یقین حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اللہ ہی نے رات کو سکن و راحت  
میں کرنے کا وسیع بنایا کہ ان پر ہر تھا کا نو آدمی رات کو نیند سے آرام حاصل کر کے اگلے روز کی  
سہولیات کے لیے تیار رہ کر ہو جائے۔ ان نے وہی گوروش بنایا کہ اس کی روشنی میں لوگوں کو ان سے  
کام کی سہولت و غلبہ معاش و قیام میں بہت ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کی بہت سی فضل و کرم کرنے  
والا ہے لیکن اکثر لوگ اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔

دن۔ رات کو چھ اترنے والا اور راحت و آرام کے مآمان میں کرنے والا ہی اللہ ہے۔ وہ واحد و یکتا ہے اور تمام چیزوں کا خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی مخلوق کی پرورش کرنے والا ہے۔ پھر تم دس کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو مخلوق ہیں اور انہوں نے کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کیا۔ ان کا دیکھو کہ سے پہلے کے مشرکین بھی اسی طرح جھٹکتے اور نفسانی خواہشات کے تابع و لاکھ قدرت کی نکتہ یہ کرتے رہے۔

اللہ ہی سے تمہارے لیے زمین کو قرار دی جبکہ وہ غرض کی غرض انجمنِ نبویؐ بنایا تا کہ تم اس پر عمل پیرا ہو سکو اور سکون و اطمینان سے زندگی گزار سکو۔ اس نے آسمان کو چھت کی غرض نکھڑا بنایا اور تمہیں بہترین صوفیوں، شیعہ اکیہ و اثنی عشریوں اور بہترین چیزیں کھانے کی دے دیں۔ جس نے تمہیں یہ تمام نعمتیں دی ہیں حقیقت میں وہی خالق و رازق اور تمہارا رب ہے۔ وہ وحی شان و افتاء ہمارے جہان کا رب ہے وہی زندہ ہے جس پر ہمگی موت نہیں، وہی اول و آخر اور دھابہ و باطن ہے۔ اس کی کوئی تکلیف دہاں نہیں اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سو تم اسی کو پکارو اور اپنے مشفق و مودعہ کرنے والے اسی کی عبادت کرو۔ تمام خوبیاں اسی اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (ابن کثیر ۱/۸۶، ۸۷/۸۴)

## آدمی کی حقیقت

قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِي الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُورِثُ أَنْ أَسْلِمَهُ  
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَسْخَرُ  
وَأَسْلَمَ ثُمَّ يَحْكُمُكُمْ يُخَوِّفُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيمُ  
الَّذِي يُبَيِّنُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ هُوَ  
الَّذِي يُبَيِّنُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے جن کو تم اللہ کے ہوا  
پیکار تے ہو اس بناء پر کہ میرے پاس میرے رب کی کوئی نشانہاں آتی ہیں  
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العظیم کے سامنے سرستیز غم کروں۔



(اللہ) رہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر خون کے  
ذریعہ سے۔ پھر وہ تمہیں بچے کی شکل میں DCA ہے، پھر انہیں برہنہ  
ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہچان سکو (برہنہ) تاکہ تم روزے نہ دو  
اور تم میں سے بعض پہلے قیامت ہو جاتے ہیں (نہیں یا جوانی میں) اور  
(بعض کو زندہ چھوڑ دیتا ہے) تاکہ تم مقررہ عرصہ تک جیو اور تاکہ تم عقل  
سے کام لو۔ دینی زندگی اور موت کا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا  
ہے تو وہ اسے صرف یہ کہتا ہے کہ جو چاہو وہ سوچو تاکہ۔

تشریح: اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین کو صاف صاف بتا دیجئے کہ چونکہ میرے پاس  
توحید والوہیت کی عقل ہوئی، وہ نہیں آجھی ہیں اس لیے مجھے ان تمام معبودوں کی عبادت سے روک دینا  
چاہیے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ مجھے تو یہی علم ہے کہ میں اپنی عبادت والہاقت وشرک سے  
پاک رکھوں اور صرف اللہ ہی کے سامنے سجدہ کروں۔ مٹی و دھواں ایک۔ مٹی تمہیں مٹی سے  
پیدا کیا، مٹی تمہارے باپ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔ پھر آئندہ کے لیے ان کا نطفہ  
نسل میں طبعاً قائم کیا کہ تمہیں نطفے سے اور پھر خون کے ایک ذریعہ سے پیدا کیا۔ اسی نے تمہیں  
ماں کے پیٹ سے بچے کی صورت میں نکالا۔ اس وقت تم ایسے مجبور ہوتے ہو کہ نہ اپنا کوئی نفع حاصل  
کر سکتے ہو اور نہ اپنی ذات سے کوئی ضرر، ورنہ سکتے ہو اور نہ شہر۔ حالانکہ یہ بچہ نہ کوئی... نہ اٹھاتا  
ہے۔ تم ہر چیز سے بے فکر رہو، یہ نیاز اپنے خالق و مالک کے بقدر قدرت میں ہوتے ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ  
نہ بعد میں دراصل کے ساتھ لطیف غذا سے تمہاری پرورش کرتا ہے اور تیار ہے۔ وہ باپ کو تمہارا  
خدمت پر لگا دیتا ہے۔ پھر اسی نے تمہیں زندہ رکھا تاکہ تم جوانی کو پہچان سکو۔ پھر اس نے تمہیں مزید  
زندگی دے کر برہنہ تک پہنچایا۔ تم میں سے بعض لوگ جوانی یا بچہ کو پہچانتے۔ پہلے ہی اوائے  
پہچانتے ہیں۔ یہ مبالغہ کوئی نفع دینا ہے تاکہ تم اپنی مقررہ زندگی کو پہچان سکو۔ دنیا کی کوئی طاقت  
اس مقررہ وقت کو گم نہیں کر سکتی۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے تاکہ تم سوچی سمجھو تاکہ اپنے عقیدہ میں  
کچھ نہیں۔ زندگی و موت سب اسی کے اختیار اور قدرت میں ہے۔ اس کے سوا کسی میں ہر قدرت نہیں  
۔ وہ سب کچھ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے کہ اس کو صرف اچھا سمجھتا ہے کہ وہ چاہتا ہے۔

## شرکیں کا انجام

۱۹۔ ۷۲۔ اَلَمْ يَرَوْا الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اَنْ يُّصَوِّرُوْنَ ۝  
الَّذِيْنَ كُنْهُنَّ اَكْثَرُ مِنْ اَوْسَافِهِمْ رُسُلًا مِّنْهُمْ يَكْفُرُوْنَ  
يَعْتَمِدُوْنَ ۝ اِذَا اُخْلِفَ فِيْ اَعْيُنِهِمْ وَالسَّلِيلُ ۝ يَتَّبِعُوْنَ  
فِي الْغَيْمِ ثُمَّ فِي السَّيْرِ يَسْتَجِرُّوْنَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ  
اَيُّنَ مَا كُنْتُمْ تُسَبِّحُوْنَ كُتُوْبَ ۝ مَنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا صَلُّوْا  
عَلٰى رَبِّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ قُلْ شَيْءٌ كَذٰلِكَ يُفْعَلُ  
۝ ثُمَّ اَنكَرُوْنَ ۝ فَاِيَكُم مِّمَّا كُنْتُمْ تُفَرِّجُوْنَ فِي الْاَرْضِ  
يَغْوِيْرُ الْاَعْيُنَ وَمِمَّا كُنْتُمْ تُفَرِّجُوْنَ ۝ اَدْعٰوْا اَنْبِيَآءَ جَهَنَّمَ  
لِيُخْرِجُوْا مِّنْهَا ۝ يَمْنُوْنَ اَلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو مدعی آسمان میں جھڑپتے ہیں۔  
کہاں جھک رہے ہیں۔ جن لوگوں نے (اللہ کی) کتاب کو جھنڈا یا دراز سے  
بھی جو ہم نے رسولوں کے سامنے بٹھایا۔ سو بہت جلد انہیں (اس نکتہ پر کا  
اجہام) معلوم ہو چکا۔ جب ان کے گروہوں میں طوفان و زلزلہ (پڑی)  
ہوئی (اور اور) جہنم کی طرف باٹھیلے یہ تمہیں لے کھولے ہائی میں  
۔ پھر وہ جہنم میں ہونگے۔ اے جہنمیتے۔ پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ کہاں  
ہیں وہ جن کو قرآن اللہ کا اثر کہ ظہور ہے۔ اللہ کے سوال۔ وہ کہیں گے کہ وہ  
سب ہم سے عیب ہو گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی چیز کو نہیں پھرتے  
تھے۔ اللہ کا طرفوں کوئی طرف نہ گمراہ کرتا ہے۔ یہ تو کا جہل ہے کہ تمہارا میں  
(حق) (مطلوبہ) (خوش) ہوتے تھے دراز ہوا کرتے تھے (اب) تم جہنم میں  
میں رہنے کے لیے اس کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ سو تجھ کر سنے  
اور ان کو آسمان پر اٹھا ہے۔

افضل حقوق جھڑپیاں اور غلطی۔

غافلہ۔ ان کی گرفتیں۔ اور غفل

لسمعلیٰ زنجیریں۔ اور مسلمفہ

پیشخزوان وہ جو کھینچے جائیں گے اور سر نہ جائیں گے۔ سحر سے مضرب۔

سحر خون۔ قہار ازلہ جو ہم توڑ دیتے ہو۔ مزاح سے مضرب۔

تشریح: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے ان آؤں کی حالت کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کو

آجوسا کا ٹکا کرتے ہیں اور اللہ نے یہ حال صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ملاقات کے بارے میں اس

کی عقلیں ماری تھی ہیں کہ بھائی کو چھوڑ کر بھائی پر سحر ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ

تعلیم کی وراثت کے اپنے پیغمبروں کو جوڑ نہیں دیے۔ کہ بھیجا تھا کہ جوڑ آوارہ۔ یہ سحر سے جدا

کون تھا۔ یہ حال معلوم ہو جائیگا جب ان کی گردنوں میں حلق ہو جائیگا۔ یہ پتی پتی آؤں کی اور خدا

نے فرشتے ان کے سامنے آئے ہوں گے۔ ان میں کھینچے جائیں گے۔ پھر ان کو آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

دوسری بقا ارشاد ہے

هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَلِّمُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ وَلَوْ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَ

بَيْنَ حَبِيبَتِهِمْ أَلَّنَّ

یہ ہے وہ جہنم جسے اللہ لوگ بھلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے بھائی

پائی کے درمیان۔ اور سارے پریشانی پھر آئیں گے (المومن ۶۳-۶۴)

مجران سے کہا جائے گا کہ تم دنیا میں اللہ کے واسطی کو پہنچتے تھے آؤ اور سب کچھ ہیں اور

تبداری نہ کر سکتے تھے۔ اور جنہیں اس بے بسی اور بے کسی کی حالت میں چھوڑ کر انہوں نے غائب

ہو گئے۔ مگر میں وہ بے دین کے کہ آؤ اور سب سم سے غائب ہو گئے۔ اور میں انہیں نکال دیتا ہوں۔

ان سے میں انہیں فائدہ نہیں ہوا۔ پھر انہیں اچھا خیال آئے گا کہ انہیں کے کہ ہم تو اس سے پہلے بھی ان

میں سے کسی کو نہیں پوجتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کبھی قربانی نہیں کی تھی۔

وَأَنذَرْتَنِيهَا مَا كُنَّا مُنْشِرِينَ

اے اللہ!۔ یہ میں جیسی قسم ہم مشرک نہیں تھے۔ (المومن ۶۳-۶۴)

نہ تو اللہ کی قافروں کو کسی طرح تم کو مارتا ہے اور نہ وہ تم سے نہیں لے۔ نہ تو ایسا ہے کہ

کہ تم رہے ہو کہ تم کو چھوڑ کر باطل مقلید اور غلاموں کو اچھا کھانہ بخش دیتے اور اتراتے تھے۔



پھر ہم ان کو آخرت کے درد ناک عذاب میں مبتلا کریں گے۔

پھر مزید تسلی کے لیے فرمایا کہ آپ سے پہلے بھی ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے حالات ہم نے آپ کے سامنے بیان کر دیے ہیں اور بعض کے واقعات ہم نے بیان نہیں کئے۔ کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر اپنی مرضی سے اپنی امت کی خواہش اور مطالبے پر معجزات اور عوارق عادات دکھائے، کیونکہ رسول کے اختیار میں کوئی چیز نہیں۔ اسی طرح یہ کفار مکہ جو آپ سے خاص نشانیوں اور معجزے طلب کر رہے ہیں وہ اللہ کی حکمت و مشیت کے تحت آپ کو نہیں دیکھ سکتے۔ اس لیے آپ کو اس پر رنجیدہ اور افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے جب چاہے گا ظاہر کر دے گا۔ پھر جب مخرجین و کفار ایمان نہ لائے اور اللہ کے رسول اور مومنوں کو ایذا دینے کے ارپے ہوئے تو اللہ کا عذاب آگیا اور انصاف کے ساتھ ان کا فیصلہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اپنے رسول اور مومنوں کی نصرت فرمائی اور باطل کی جڑ دی کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کیا اور مومنوں کو نجات عطا فرمائی۔

(مواہب الرحمن ۳/۱۷۷، ۲۲۱/۱، معارف القرآن مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۱۵۹/۱۶۰/۶)

## چوپایوں میں منافع

۸۱-۷۹: اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الرِّغَامَ لِتَزْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَ لَکُمْ فِيْهَا مَنَافِعٌ وَ یَتَّبِعُوْا عَلَیْهَا حَاجَتَکُمْ فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَ عَلَی الْاَفْئَالِ تَحْمَلُوْنَ ۝ وَ یُزِیْرُکُمْ فِیْہِیْہِٗٔ فَاَکْثٰی اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْکِرُوْنَ ۝

اللہ ہی نے تمہارے لیے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور تمہارے لیے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور تم ان پر (سوار ہو کر) اپنے سینوں میں چھپی ہوئی حاجتوں کو حاصل کرتے ہو اور تم ان پر اور بکشتیوں پر لدے پھرتے ہو۔ اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے مگر تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کر دے گے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ ہی نے انسانوں کے نفع کے لیے چوپائے یعنی اونٹ، بکائے، بھینس، بیل، بکری

بجینہ وغیرہ پیدا کئے۔ اس پر ان کے میں کئی ملکوں کا چھوٹا ملک تھیں۔ ان میں سے بعض بہت قلم سوار ہو کر دور دراز کا سفر کرتے ہو اور ان سے دور درازی کا کام لیتے تو وہ بلا غلطی کو کھاتے ہو۔ جیسے ایشیہ سے سواری کا کام بھی لیا جا چکا ہے اور اس کا گوشت بھی کھا جا چکا ہے اور وہ بھی جاتا ہے اسی خرما کھاتے اور گرمی وغیرہ کا گوشت کھاتے ہیں اور وہ بھی پیتے ہیں ان چہ پاؤں میں تمہارے لیے اور بھی قلم سے تیار نکالتا ان سے پاؤں، اذن، لہ، کھانوں وغیرہ سے نفع حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ان جانور اسی کو اس طرح تمہارے تابع کر دیا کہ تم ان پر سوار ہو کر اپنے اس مقصد تک پہنچ جاؤ جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ وہ مقصد طاقت ہو یا تمہاری حق یا نعیم و تعلم یا عباد اور حج کے لیے سفر ہو۔ یہی نہیں کہ تم میں چہ پاؤں پر سفر کرتے ہو بلکہ تم تو کشمیر پر بھی لو سے پھرتے ہو۔ اور خانی تمہیں اور بھی اپنی قدر کی نشان دہی دکھاتا ہے ساتھ اس کی نشان دہی میں سے تم کو نشان دہی کا انکار کر دے۔

### بے سود و توبہ و ندامت

۸۵، ۸۶ اَقْلَمُ يَسِيرُونَ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُونَ كَيْفَ كَانَتْ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرًا مِنْهُمْ وَأَسَدُّ قُوَّةً وَ أَثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ رَبِّهِمْ نَذِرَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا يَعْتَدُونَ ﴿٨٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ بَاسًا قَالُوا إِنَّمَا يَأْتِيهِمْ سَفَرٌ مِّنَ الْأَلْبَانِ وَ كَذِبٌ مِّنْ بَيْنِ الْأَعْلَامِ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا يَلْقَاكَ يَتَّبِعُهُمُ الْيَأْسُ إِنَّهُمْ لَمَارَءُونَ ﴿٨٨﴾ أَوْ يَأْتِيهِمْ سَفَرٌ مِّنَ الْأَلْبَانِ وَ كَذِبٌ مِّنْ بَيْنِ الْأَعْلَامِ ﴿٨٩﴾ فَلَمَّا يَلْقَاكَ يَتَّبِعُهُمُ الْيَأْسُ إِنَّهُمْ لَمَارَءُونَ ﴿٩٠﴾ قَدْ خَلَتْ لِي جِبَاؤُهُ وَ خَلَّيْتُ لَكَ الْكُفْرُونَ ﴿٩١﴾

کیا انہوں نے زمین میں جمل بھر کر اپنے سے پہلے والوں کا دنیا میں لکھا جو (تعداد میں بھی) ان سے زیادہ تھے اور تو سے میں زیادہ شدید تھے اور ان آئندہ میں بھی جو وہ زمین پر چھوڑے۔ سو ان کی کوئی ان کے بہت کام نہ آئی۔ پھر جب ان کے رسول ان کے پاس گئی تھیں ان کے لئے تو یہ تو یہاں تک کہ

اترے تھے اور ان کو اس خطاب نے آغوشِ ایمان کا دھڑلہ دیا اور انہوں نے  
 تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا خطاب دیکھا تو کہنے لگے کہ جہاد ہے۔ امداد  
 پر ایمان لائے اور ان کو اس خطاب کا انکار نہ ہوا۔ ان کو ہم میں سے ان کے ساتھ  
 شریعتِ ختم ہوتے تھے۔ سو اللہ سے دعا ہے کہ وہ کچھ سچا مان لائے اور ان سے جہاد نہ  
 آیا (یہ اللہ کا معمول ہے جو اس کے بندوں میں (میسرہ) سے) ہذا قرآن ہے  
 اور کافر خسارے میں رو گئے۔

تشریح: کیا یہ مشرکین ملک میں چلی پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان منکرین کا کیا برا انجام ہوا جو ان سے  
 پہلے کفر چکے ہیں۔ اور اللہ ان میں بھی ان سے زیادہ حق اور طاقت کے مہذب ہے۔ ان سے زیادہ قوی  
 تھے۔ اپنی دولت و حرمت اور عزت و عظمت کی چوشتیاں اور آقا و مہمات اور قلعے و قلاع و قلعوں  
 نے دیا جس کا پھوڑا ہے وہ بھی ان سے زیادہ مضبوط و مستحکم تھے لیکن ان کا مذہب ان سے بچانے میں ان  
 میں سے کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی۔ نہ ان کی نصرت و قوت، نہ نصرت و نصرت اور نہ دولت و  
 ثروت۔ کچھ بھی کام نہ آیا۔ یہ لوگ تو حقیقی عمارت کے جانے کے قابل کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر  
 روشن ہو گئے، کھلے پھرے اور پائیز تعمیرات بن کر ان کے پاس آئے تو وہ اپنے دلوں اور کمر پر تاز  
 اور غرور کرنے لگے اور پیغمبروں کی تعلیم کو حقیر جاننے لگے۔ پھر اللہ کے اس خطاب نے ان کو ایمان  
 دیا جو جوتے تھے اور خسرواں تھے اور ان کو نہیں مرے۔

پھر جب اللہ نے اس خطاب کی مشیت کو اُن کے دلوں کو مسرت کا یقین دیا تو انہوں نے کہنے لگے کہ ہم تم سے  
 دھم دیاں لائے اور ان سب چیزوں کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم اللہ کے ساتھ قرار دیتے ہیں۔ ہم  
 تھے۔ لیکن خطاب انہیں کو دیکھ کر ایمان لانا مقصود نہیں اس لیے ان کا ایمان لانا ان کے لیے سزا ہے  
 میں نفع بخش نہ ہو کیونکہ اللہ نے ایمان یا غیب پر ہم اور نہ اختیار دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہو گیا۔ ایمان تو وہی  
 مستحب ہے جو بالغیب اور بحالتِ اختیار ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون اور طریق پہلے سے چھڑا ہوا ہے کہ  
 زوالِ مذہب کے وقت ایمان لانا ہے اور یہ اور کافر تو ایسا ہمارے شر و بد ہے۔ ایک حدیث میں  
 ہے کہ فر فرے سے پہلے تک نہ تو یہ قبول ہے۔ جب وہ میرے میں آکا۔ وہ حق و حقیقت تک پہنچا کر  
 فرشتوں کو دیکھ لیا تو اب کوئی تو نہیں۔ (ابن کثیر ۸/۸۹، مسند ابی یوسف ۸/۸۹، ۸۰۱، ۸۰۲)

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### نجم السجدہ (سورۃ فصلت)

وجہ تسمیہ: اس سورۃ کے پانچویں رکوع میں سجدہ و تلاوت آیا ہے اس لیے اس کو نجم السجدہ کہتے ہیں۔  
اس کو سورۃ فصلت اور سورۃ المعارج بھی کہتے ہیں۔

تعارف: نام میں ۶ رکوع، ۵۳ آیات، ۹۹۱ کلمات اور ۳۲۵۰ حروف ہیں۔ مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سورۃ ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں زیادہ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اثبات میں دلائل بیان کئے گئے ہیں اور مشرکین کے جھوٹے دعوے اور مشرکوں کو بھی بتایا گیا ہے۔ اور قومیں اور ملت سے اعراض پر مشرکین و منکرین پر وعید و قہر ہے۔

(روح المعانی ۲۳: ۹۳، ۲۳: ۹۴، ۲۳: ۹۵، ۲۳: ۹۶، ۲۳: ۹۷، ۲۳: ۹۸، ۲۳: ۹۹)

### مضامین کا خلاصہ

- رکوع ۱: مشرکین کی بت و دعویٰ اور مومنین کا دائمی اجر مذکور ہے۔
- رکوع ۲: آسمان و زمین کی تخلیق، مشرکین کو مصلیٰ اور مادیات کا انجام بیان کیا گیا ہے۔
- رکوع ۳: مشرکین کے خلاف ان کے اعتقادات کو الہی اور کفار پریشانیوں کے تسلط کا بیان ہے۔
- رکوع ۴: آیات الہی کے انکار کا انجام اور مومنین کا اعزاز و انوار بیان کیا گیا ہے۔
- رکوع ۵: شرع میں تبلیغ دین کے آداب پھر توحید کے دلائل اور مشرکین کی سبکدوشی کا بیان ہے۔
- رکوع ۶: آخرت موعیٰ کی تفسیر، کافروں کا انجام اور مشرکین کی قیامت سے لیے شدید عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے۔



## ۱۔ حروف مقطعات

حَمْزٌ

ہم یہ حروف مقطعات ہیں جن کے معنی و مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

## مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی

تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ  
آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ بَشِيرًا وَ  
نَذِيرًا ۝ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ وَ  
قَالُوا قُلُوبُنَا فِيْ أَكْثَثَةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِيْ  
أَذَانِنَا وَقْرٌ ۝ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ ۝ فَأَعْمَلْنَا لَهُمْ  
عِلْمُونَ ۝

یہ (قرآن) بڑے مہربان اور رحم کرنے والے کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (یہ) ایک کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں۔ یہ قرآن عربی زبان میں ان لوگوں کے لیے ہے جو جانتے ہیں۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہے۔ پھر بھی ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا سو وہ سنتے ہی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل تو اس بات سے پردوں میں ہیں جس کی طرف آپ ہمیں بلارہے ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈالت گئی ہوئی ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے سو آپ اپنا کام کرتے رہئے ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

اکثۃ: حجاب و پردے، حائل۔ واحد: کھائی

الذین: ہمارے کان۔ واحد: آذان۔

وقر: بوجھ و بہرا پن، ڈالت، گرائی۔

تشریح: یہ قرآن ائمہ دین اور بعضی طرف سے ہانک لیا گیا ہے۔ یہ ایک فنی کتاب ہے جس کی باتیں مصلح ہیں ان کے معانی ظاہر ہیں اور ان کا کام مضبوط ہیں اور الفاظ و صیغ اور آسان ہیں۔ مجھے اس کی آیت میں سے

كُتِبَ الْحِكْمَةُ إِلَيْهِ ثُمَّ قُضِيَ مِنْ أَمْرِهِ حَكِيمٌ

وادی کتاب ہے جس کی آیتیں حکم و منسل ہیں۔ یہ کام عظیم (خیر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (۶۲)

اور کثرت سے

الَّذِينَ هُمْ بِالْبَاطِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَآيَاتِ خَلْقِهِ تَتَذَكَّرُ  
مَنْ يَكْفُرْ حَسِيبًا ۝

بطلان تو اس کے آگے کہ ف سے اس میں آسکتا ہے اور نہ پہچنے کی طرف سے۔ یہ تو خیم (معدہ کی طرف سے) زہر نہا گیا ہے۔ (احقر سیدہ ص ۳۳)

یہ قرآن اعلیٰ اور جے کی صاف اور سست عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے تاکہ اعلیٰ عربی میں اس کے معارف و معانی سمجھے میں دشواری نہ ہو اور وہ خود سمجھ کر دوسروں کو پوری طرح سمجھا سکیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عربیوں پر بہت احسان ہے کہ اس نے قرآن عربی میں نازل کیا۔ اگر یہ عربی نہ ہو، تو کسی اور زبان میں نازل ہوتا تو اہل عرب کے لیے اس کا پڑھنا اور سمجھنا دشوار ہو جاتا۔ اس کے باوجود اس نے اسی کو سب فتح دیا کیونکہ جس کو سمجھنا تھا وہ سمجھ سکتے ہوں۔ اللہ اعلم بالصواب۔

وَرَدَّ لِنُتَبِّهَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٥﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿٦﴾  
قُلْ قَلِيلًا يَكُونُ مِنَ السَّاعَةِ ﴿٧﴾ بَلِّغْ أَمْرِي بِمُسْبِيهِ ﴿٨﴾

یہ قرآنِ قدس العزیز کا نازل کیا ہوا ہے۔ اس نورِ وحی کو زمین نے کفرِ کفریہ کے لیے پھانسی دیا۔ کفرِ کفریہ نے اسے وحیِ وحی سے جو پوچھ گیا (یہ قرآن) صاف کفریہ قرار دیا۔ (شعبہ ۱۹۲، ص ۱۹۵)

یہ قرآنِ اتمہ کے روشنیوں کو بھارت دیتا ہے اور وہی کے دشمنوں کو خطاب سے زور دیتا ہے۔  
 بھی و کثیر لوگ اس میں غور و فکر کرنے اور اس کو جاننے سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جس

تو دیکھ کر طرف آپ ہمیں ڈار ہے ہیں اس کی طرف سے اور دے دل پر پروا ہے پڑے ہوئے ہیں اس لیے آپ کی امت ہماری کچھ میں نہیں آتی اور ہمارے کانوں میں ڈانٹ ٹل ہوئی ہے اس لیے ہم آپ کی بات نہیں سن سکتے اور ہمارے اور آپ کے درمیان اختلاف کا پردہ پڑا ہے اور اسے جو نہیں سیدھا ہمارے کے قریب آئے سے رات کا ہے سو آپ اپنے قریب کے مطابق عمل کر کے رہیں اور ہم پہنچا دے آپ پر عمل کریں گے۔ (ابن کثیر ۹۰: ۹۲، ۳، نظمیری ۸۰: ۲۸۱، ۲۸۰)

## مؤمنین کا دائمی اجر

۸۰۶  
قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ  
إِلَهُ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوا ۚ وَأَوَدِّ  
رَبِّي الْمُشْرِكِينَ ۝ أَلَمْ يَكُن لَّهُ يَوْمَ الْقَوْمَةِ الْكُوفَةُ ۚ وَهُمْ  
بِالْآخِرَةِ هُمْ كَاغُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ  
أَجْرٌ عِندَ رَبِّهِمْ ۝

آپ نہہ دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسے بشر ہوں (البتہ) میری طرف وہی (ازل) آئی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے سو تم وہی ہی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس سے سحررت طلب نہ کرو اور مشرکوں کے لیے بڑی ترابی ہے جو زکوٰۃ اور انہیں کرتے اور اور آخرت کے منکر ہیں۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے کئی قسم سے ہوتے ہیں اور یہ ہے۔

تشریح: اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مشرکین سے نہہ کہتے کہ میں تم ہی جیسا ایک انسان ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کئی انسان کو یہ قدرت نہیں کہ وہ کبھی کال بھیجے۔ البتہ مجھے یہ شرف اتنا دھلا کیا گیا ہے کہ مجھ پر وہ تعالیٰ کی طرف سے وہی نازل کی جاتی ہے۔ مجھے وہی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ تم سب کا معبود صرف ایک ہی خدا ہے اس لیے تم سب خالص توبہ کے ساتھ میری اطاعت کرو اور اس سے اپنے شرک و کفر کو مٹاؤ مٹاؤ مٹاؤ۔

حقیقت: یہ کہ شرک نہہ نے وہ لوگوں کے لیے یہی ہی جاہت و راہی ہے۔ توبہ و توحید کا فرار کرنے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "بیت

میں لا یوفون الزکوۃ سے مراد یہ ہے کہ وہ مال الہی کا قرا نہیں کرتے۔ قلمیہ کا قرا ہی نفس کی زکوۃ یعنی عبادت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرا قلمیہ کا قرا کر کے شرک کی گھاہ سے اپنے منہوں کو پاک نہیں کرتے۔ اسی آیت میں درپردہ مومنوں کو قرا اور کلمہ کی بھی ترغیب دی گئی ہے اور قرا نہ اپنے پرخت تہہ پر کی گئی ہے۔

بہک جو کلمہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے آخرت میں ایسا اجر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا کیونکہ آخرت کی کسی نعمت کو زوال اور فنا نہیں۔ جیسے ارشاد ہے

عَطَاةٌ غَيْرٌ مَّجْدُودَةٌ ۝

یہ نیک انکی دہلا ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔ (یوسف: ۱۰۸)

اور ارشاد ہے،

حَالَةٌ مِنْ لِقَاؤِ ۝

یہ نعمات کبھی ختم نہ ہوں گے۔ (نہ: ۵۴)

مغفرت و عفو سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ فرمائے کہ ہم دیا ہے کہ اس کے وہی نیک اعمال لکھ دے اور (صحت کی حالت میں) دو کیا کرے گا۔ اب اگر اللہ تعالیٰ اس کو شہرہ دے دیتا ہے تو (اس بیماری کی وجہ سے) اس کے گناہ دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور اگر (اس بیماری میں) اس کی موت واقع کر لیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور اس کو رحمت سے نوازتا ہے۔

(روح المعانی ۷/۸۰، ۸۱/۲۳، مطبوعہ ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء)

## آسمان وزمین کی تخلیق

۱۲۹  
قُلْ اَنِسْكُم تَتْلَفُوْنَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ مِنْ فِیْ یَوْمَئِذٍ  
وَتَجْعَلُوْنَ لَهَا اَنْدَادًا اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَبَسَّطَ فِيْهَا  
رَوَاسِیَ مِنْ تَحْتِهَا وَیُرْسِلُ فِيْهَا رِیْحًا فَمُتَّا نَهَا  
فِیْ اَبْیَعُوْا اَنْبَادُ سَوَّیَةٍ ۝ لَیْسَ بِیْلٰیۨنَ ۝ ثُمَّ اَسْتَوٰی رِیْ  
الشَّمْسُ وَرِیْ دُخَانَ فَقَالَ نَهَا وَیَلَا رِیْضَ اَنْتِیَا طَوْعًا

اَوْ كَرِهًا قَالْتَا اَسَدْنَا عَلٰى اَيِّ عِمْرٍ فَفَضَّلَهُنَّ سَبْعَ سَمُوَاتٍ  
فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا وَ عَزَّيْنَا  
الْاَسْمَاءَ الذِّنِّيَّاتِ بِصَلَابَتِهِنَّ وَ جَعَلْنَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرًا لِّلْعٰلَمِيْنَ  
الْعٰلَمِيْنَ

آپ کریمؐ کہنے لگے کیا تو اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو جس سے آسمان میں  
زمین کو پیدا کیا اور شہ (اسروں کو) اس کا شریک نہیں مانتے ہو۔ وہی تھا۔  
جہانوں کا رب ہے۔ اور میں نے زمین میں پہلا بنادنے اور اس (زمین) میں  
میرے ہر کھیت بھی اور اس میں اس (کے رہنے والوں) کی غذا میں بھی اس (میں)  
(یہ سب) چار دن میں (یعنی اس سال) کر کے اس کو (پانچ دن) چار دن چار دن۔ پھر  
وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا کہ (اس وقت) وہ دھواں سا تھا پھر اس آسمان  
اور زمین سے فرما پا کہ تم دونوں خوشی سے وہ کائنات پرستی سے۔ دونوں نے خوش  
کہا کہ ہم خوشی سے خوش ہیں۔ پھر وہ دن میں رات آسمان بنا دیئے۔ اور  
آسمان میں اس کا قمر بھیج دیا۔ اور ہم نے آسمان دنیا و پھر ان (آسمانوں)  
سے زمین دی۔ (اس کو) محفوظ کر دیا۔ یہ توحید غالب (اور) طبعی ہے۔

وواپس : بکے ہوئے پہاڑ پر چڑھ۔ واحد و اسف۔

لقولہا : اس کی غذا نہیں دامن کی خوراکیں۔ واحد قولنا۔

ذخاں : دھواں۔ جمع ذخاں۔

مصابیح : چار دن رات میں۔ واحد مصباح۔

تشریح : ہر چیز کا خالق و مالک اور ہر چیز پر حاکم و قادر صرف اللہ تعالیٰ ہی ذات ہے اس لیے ہر  
قسم کی مہارت بھی صرف اسی نور و اور ہے۔ وہی نے زمین بھی مخلوق کی اپنے نازل قدرت سے صرف اس  
دن میں پیدا کر دیا۔ اس لیے کہ اس میں اس کے ساتھ کھر و شرک نہیں کرنا چاہئے۔ جس طرح سب کا پیدا  
کر سنے والا صرف وہی ایک اللہ ہے بالکل ہی طرح سب کا پالنے والا بھی اسی ایک اللہ ہے۔ اسی نے  
زمین کے اوپر پہاڑ بنائے جو زمین میں انہوں کی طرح اترے۔ اس میں اس کو پہاڑ بنائے۔ کھتے ہیں۔  
پلے نہیں دیتے۔ وہی نے لوگوں کے فائدے کے لیے زمین میں بہت سی باتیں رکھ دیں۔ مثلاً اس کے

ان بعد تھے وہ لوگ ہیں۔ یہ نور، شیشہ، دیوار اور ہیر ہیں۔ ان سے نکلنے والے جہاں سے یہ  
جہاز کوئے تھوڑے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جو لوگ زمین اور اس کے مہمات سے ہوا۔ یہ  
دریائے کریں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ چاروں میں ہوا کرتی ہیں ان میں زمین جو پیدا ہوا،  
وہ ان میں اس کے اوپر پہاڑ اور درخت وغیرہ بنائے۔ اس طرح کچھ چاروں میں ہے۔

یہ سب کچھ یہ ان کے بعد وہ ان کی طرف سے تھوڑا ہوا جو اس وقت زمین پر تھا۔ پھر  
آسمان اور زمین سے فرمایا کہ تم لوگوں میرا حکم، خواہ میری قریب یا دوری اور خود و غرض دلی سے نہیں  
کرتے شرف حاصل کرو پھر ہر راجہ کی طرح حکمران بنو۔ کھڑے انی مہامی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
نے آسمان اور زمین سے ارشاد فرمایا کہ میں نے جو حکم تمہیں دیا ہے اس کی تعمیل کرو ورنہ میں تمہیں مجبور  
کرتا کہ اپنے حکم کی تعمیل کرواؤں گا۔ آسمان و زمین نے اس سے جواب دیا کہ میں نے حکم کی تعمیل سے  
بے خبر اور غیب حاصل میں۔ سو اس وقت پر بارہ وقت میں ان کے آواز سے آواز آیا اور ہم آواز  
میں اس کے من سے ہر قسم کی غلطی ہوئی قریب یا دور، آسمان دیا اور پچھتے ہوئے شہروں سے طوفان  
انوں، شیطانوں سے کھنڈ ہوا کہ وہ اللہ کے تعالیٰ امور میں سے کوئی چیز سن یا معلوم نہ کریں۔  
نکاحات کی تحقیق و عقد ہوا، اللہ سے مدد کی بات کہ وہ اس کا حق اٹھا کر مطلق کی زبردستی قوت  
موت اور ہم نے پورے کاوا سے۔ (ابن کثیر ۲/۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵،







ذلت و رسوائی کے عذاب کا جزو بنسکتا ہیں۔

آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تہذیب و تمدن کا مسلسل کئی روز تک رہی۔ پھر فرمایا کہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی رسوا کرنے والا ہے اور ان کو گھٹیں سے بھی مد نہیں دی جائے گی۔  
 جہاں تک قوم خود کا تعلق ہے تو ہم نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ان کو چار ایت کا راستہ بتا دیا تھا لیکن ایمان کے مقابلے میں انہوں نے جہالت اور کفر کو پسند کیا اور اللہ کے نبی کی تکذیب کرتے رہے۔ سو ان کو بھی اگلی بد اعمالیوں کی پاداش میں ذلت و رسوائی کے عذاب کی کڑک ملے آلیا۔ اور ہم نے مومنوں کو اس ذلت و رسوائی کے عذاب سے بچا لیا کیونکہ وہ ہم سے ڈرتے تھے۔

## منکرین کے خلاف ان کے اعضا کی گواہی

۱۹-۲۱: وَ يَوْمَ يُخَصِّرُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝  
 حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ  
 أَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا  
 لَوْلَا نِعْمَ شَهِدٌ ثُمَّ عَلَيْنَا ۚ قَالُوا أَنُظْهِرُنَا اللَّهُ  
 الْكَذِبَ ۖ أَنُطْقَ كُلُّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَلْيُحْشَرْ  
 تُرْجَعُونَ ۝

جس دن اللہ کے دشمن جمع کر کے دوزخ کی طرف ہائے جائیں گے تو ان کی  
 ہمتیں ٹٹائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے بالکل قریب آجائیں  
 گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی  
 گواہی دیں گی اور وہ اپنی کمالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف  
 گواہی کیوں دی وہ (کھالیں) جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے (قوت)  
 گواہی دی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی ہے اور اسی نے  
 جہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹاؤ گے۔

یَوْمَ يُخَصِّرُوا: ان کو روکا جائے گا۔ ان کی ٹولیاں ٹٹائی جائیں گی۔ ان کی ہمتیں ٹٹائی جائیں گی۔  
 وَجُلُودُهُمْ: جلدوں سے ہمارے مجبور۔

أَنُطْقَ: اس نے ہمیں بولنے کی طاقت عطا فرمائی۔ الطاق سے مانسی۔



جنہی ہے۔ اور، دوسرے (تو) کہہ کرے تو وہ تو نہیں یا ہے۔ 6۔

ایڈووکیٹ اس نے تجویز پر بار بار غور سے کیا۔ ایڈوانس ہے، نہی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اے اللہ! یہ سب لوگ میرے لئے ہیں۔

[illegible][illegible]

کفار پر شیاطین کا تسلط

وَقَضَيْنَا لَهُمْ قُرْآنًا فَذَرَوْهُ لَمَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
مَا خَلَفْتَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ  
قَبْلِهِمْ مِنَ الْوَحْيِ وَالْإِنشَاءِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَيْرِينَ ﴿٥٠﴾

اور ہم نے (اور ہمیں) ان کے ساتھ (وہ) ساتھی لگا دیے تھے جنہوں نے  
ان کے چھپنے والی ان کی نگر میں خود کو دیکھا تھا۔ وہ ان کے  
حق میں بھی (مطلب کی) بات پائی، اور ان کے جو ان سے پیسے گزرے  
ہوئے تھے اور انہوں نے ان کے حق میں چوری ہو چکی تھی، چھپے ہوئے  
میں نہادے میں رہے۔

فَتَبَيَّنَا لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُ السُّفَهَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ  
فَتَبَيَّنَا لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُ السُّفَهَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ

تشریح: مکرر یہ تو یہ کہ رسالت کے مکرر شرک اور کیا و آخرت پر توجہ دینے کی بات اور انہوں  
نے شیطان کو ان کے اس طرح سے کہہ کر یا جیسے ان کے کہے اور ان کا جھکا ہوا ہے کہ وہ  
یہاں طرف سے کہہ رہے ہوتے ہیں اور ان کے

وَمَنْ يَحْمِلْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَيَحْمِلْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَيَحْمِلْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ  
فَيَحْمِلْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

اور جو ان کے ذکر سے انحراف کرتا ہے ہم اس پر شیطان مسلط کرتے ہیں  
ہیں۔ مگر شیطان اس کی کافرین (ساتھی) کو چاہتا ہے (مخبر ۱۲۱)

ان شیطان نے مکررین کے برے کام جو انہوں نے پہلے کئے تھے یا بعد میں کرتے ان کی  
نگاہوں میں لایا جیسے کہ ان کے افعال۔ اور ان کے جہاد کی باتیں اور مستقبل کو دیکھ کر ان کے سامنے  
قرآن کیا اس طرح ان شیطان نے ان کے گروہوں کو آخرت کے انکار اور دوسری زندگی یعنی سرے کے بعد  
دوبارہ زندہ ہونے کی ٹھکانہ پر آ کر دیا۔

ان کافروں سے پہلے بھی بہت سے دشمن تھے جن میں ان کے بھی ایسے ہی افعال تھے جیسے ان  
کافروں نے ہیں۔ ان میں بھی ان کا تو یہ مافیہ کا وہ دھم دھم کر رہے تھے جیسے ان سے پہلے ان کی جہاد  
کا انہوں نے جو وہ ان کے افعال سے سارا اٹھا کر ان کے پیچھے رہے کہ ان کی افعال ان کے  
ان کے وہ وہ ہیں۔ ان کے بعد ان کے افعال ان کی طرح یہ بھی ان کی توجہ سے ہے کہ ان کے رسول  
یعنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت سے ان کو ان کی دشمنی کرتے ہیں۔

(ابن کثیر ۱/۲۹۷)

## مشکرین آیات الہی کا انجام

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذِهِ الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْمُونَ فَلَمَّا بَقِيَ الْقُرْآنُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَبْغُوا شَيْئًا وَلَا يَسْتَغْنُونَ أُولَئِكَ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کا مستوی نہیں اور وہ اس کے چار حصے ایسا نقل کیا کرے (اسی طرح) شاید قرعاً علیہ آجاء۔ یقیناً ہم ان کافروں کو جلتے خدا ہی کا سزا دیکھا کریں گے اور ان کو ان کے بارے اعلیٰ میں سزا دیں گے۔ اللہ نے وہی سزا کی سزا دی کی اور ان کی آگ ہے۔ انہی ان کے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ یہ ان کی سزا ہے کہ وہ ہماری آفتوں کا گھر بن گئے تھے اور ان کی سزا کے لئے ان کا کرکس گئے کہ ان کے بارے رہے انہیں وہ سزا دیں اور ان کے وہ سزا دیکھا دے جنہاں نے ہمیں گرا دیا تو تاکہ انہاں انہاں کو اپنے یہاں کے وہ سزا کر خوب اچلی کرے۔

انہوں نے فرغی و ذریعہ تک سب کچھ لکھ دیا ہے۔

تجلی: اسم غرق - کجی -

تشریح: منکرین نے آپس میں مشورہ کر کے اس پر اتفاق کر لیا کہ دوا اللہ کے حکام پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس کے احکام کی بے ادبی نہیں کرے گے اور جب قرآن پڑھیں گے تو شور و غل کریں گے۔ تو ان میں شک نہیں گئے۔ یہاں ادا کیا گیا جو انہیں نے سوچا تھا کہ اپنے خبیثہ کا باعث بنے۔

وَأَذِ قُرْبَى الْقُرْبَىٰ فَاسْتَجِبُوا لَهُ وَانصَبُوا لَعَنُكُمْ



تشریح: جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اعتراف اور اس کی وحدانیت کا اقرار کیا اور پھر مرتے دم تک اس پر ثابت قدم رہے اور اس کے احکام کے تحت اپنی زندگی گزارتے رہے تو موت کے وقت ان پر فرشتے نازل ہوں گے اور ان کو بشارت دیں گے کہ جس رب عزوجل کے پاس جا رہے ہو وہ تم پر بہت مہربان ہے اس لیے تمہیں عذاب سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور دنیا میں جو اہل و عیال تم نے چھوڑے ہیں ان کے بارے میں بھی غلامند ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمہارے رب کے حکم سے ان کی حفاظت ہمارے ذمے ہے۔ ہم تمہیں خوشخبری سناتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ جس جنت کا تم سے وعدہ کیا تھا اس کے ملنے پر خوش ہو جاؤ۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے رفیق اور ولی تھے اور تمہارے دل میں اچھی باتیں ڈالتے تھے اور شیطان سے بھی تمہاری حفاظت کرتے تھے۔ آخرت میں بھی اسی طرح تمہارے ساتھ رہیں گے تمہاری وحشت و دہشت دور کرتے رہیں گے۔ قبر میں، مشرق میں، اہل صراط پر غرض ہر جگہ ہم تمہارے ساتھ رہیں گے جب تک تم جنت میں داخل نہ ہو جاؤ جہاں تمہارے لیے ہر نوعت ہوگی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور تمہارے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تم طلب کرو گے۔ یہ سب کچھ اس پروردگار کی طرف سے بطور مہمانی اور اکرام کے ہوگا جو بہت مغفرت کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔ اس کا لطف و رحم اور اس کی بخشش و کرم بہت وسیع ہے۔

ابو نعیم نے لکھا ہے کہ عبادت ربانی نے تم اسجد و پڑھی۔ جب آیت تَسْجُدْ عَلَیْہِ السَّلَکَہُ پڑھیں تو کہنا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومن اللہ سے کو جب قبر سے اٹھایا جائے گا تو وہ فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہتے تھے اس سے ملیں گے کہ تم کچھ خوف و رنج نہ کرو اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اس کے حصول سے خوش ہو جاؤ۔ اس کے بعد اللہ اس کو خوف سے مامون کر دے گا اور اس کی آنکھوں کو غمخوار کھے گا۔

بزار، ابن ابی الدنیا اور ترمذی نے حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت کے اندر پہنچو گے کہ تمہاری آنکھیں کھلیں گی (ان کا گوشت کھانے کی) خواہش کرو گے وہ فوراً اپنے بنائے تمہارے سامنے گر پڑیں گے۔ (متلبری ۲۴۳، ۲۴۴/۸)

### صفات حمیدہ

۳۶-۳۳ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا  
وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۶﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا





ترک کر کے برداشت کو اختیار کرے۔ عقلمندی جائے اور گمراہی نہ رہے۔ عقل کی بجائے افواہ اور ہوا کی ہیر پھیر کی گت چننا دے اور ہر گمراہی بدی کو چمک فصاحت سے دھنسن کرنا ہے۔ مثلاً اگر وہ دانی پہنچا۔ تو اس کے مقابلے میں احسان کرے اور وہ کوئی جرم کرے تو اس کے مقابلے میں غصہ کرے۔ گمراہ و غلطی والے تو زلی سے بچا جائے اور اگر وہ بیوقوفی کرے تو اس کے مقابلے میں صبر اختیار کرے۔ جو شخص دشمن پر آہ و ہوا تو ماقات کے وقت اس کو سہم کرے اس کے نتیجے میں بدی دشمن بھی دینی دوست بن جائے گی۔ یہ بات اٹنی لوگوں کو نصیب ہوئی ہے جو ہنسنے لیتے اور غراہشات کی مخالفت نہ کرتے رہتے ہیں اور پشیمانی لوگوں کو ملتی ہے جو بڑے خوش نصیب ہیں۔

شیطان (سورۃ) سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ فراموشی نہ ہو مالک لیا کہ:۔ ہی نے شیطان کو حاکم و سرکار بنایا ہے کہ وہ مالک ہے۔ اس پر گمراہی نہ کرے۔ اس کے شر سے محفوظ رہ کر بھی سی کے اختیار میں ہے۔ بیک اور خوب مننے والا اور جتنے والا ہے اس لیے وہ حیرت ممل و اخلاص کو دیکھ کر حیرت تو نہیں کر تجھے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔ (سورۃ الزمر ۲۲، ۲۳، ۲۴)

## توحید کے دلائل

۳۱-۳۲. وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ زَكَتُمْ لَهُنَّ آيَاتُهُمْ قَبُولُ مَا هُوَ أَكْبَرُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ  
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَأْتِي السَّمَاءُ بِسُحَابٍ مُمِيزٍ  
عَلَيْهَا الْمَاءُ الْمُحَرَّرُ وَذَرَفَتْ مِنَ الْمَاءِ السَّامِ الْغَلِيظِ الْمَذْذُورِ  
يَكُونُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَافِظًا

۱۔ سورۃ الزمر اور سورۃ النحل میں اس کی تفسیر کی گئی ہے۔ سورۃ الزمر میں سورۃ النحل کے آیتوں کو مل کر اس آیت کو سمجھ کر دیکھیں کہ ان کو یہ کیا امر تم (مومن) اس کے عبادت گزار ہو۔ اس کے ایک چکر بھی نہ ہو۔ یہ تو جہنم (فرشتے) اللہ کے پاس ہیں اور وہ اس کی شہادت کرتے ہیں اور اس کی

وقت بھی آتے نہیں۔ اور اس کی نشانیں میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو  
جھکے والی (خشک) دیکھتا ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ  
روزانہ کھل جانے لگتی ہے۔ چٹک چٹک جس نے اس (خشک) زمین کو زندہ کیا  
ایسی قیامت کے دن ہم وہی کو زندہ کرے گا۔ بلاشبہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - وہ اکتا ہے، وہ دھکتا ہے۔ سماعہ سے مضارع۔

الغزوات: وہ حرکت کرتی ہے، وہ روزانہ ہوتی ہے۔ الغزوات: ماضی۔

وہم: وہ ہماری اور ہماری اور ہماری۔ رفوہ و رفوہ سے ماضی۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت کی نشانیں میں رات اور دن، سورج و چاند بھی ہیں۔  
رات کو اس کے اٹھ چروں سمیت اور دن کو اس کے اٹھ لوں سمیت اسی نے بنایا ہے۔ دونوں یکے بعد  
دیکر آتے جاتے ہیں۔ دن کا تعلق سورج سے ہے جب سورج ہماری نظروں سے غیبی ہوتا ہے تو  
چاند ظاہر ہو جاتا ہے۔ ۳۰ رات سے صحت و شدت ہے اور ۳۱ رات سے خشک و رطوبت ہے۔ ہر ایک کی  
منازل مقرر ہیں اور ان کی تخلیق بھی جدا جدا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے بنائے والے کے وجود  
اس کی وحدانیت اور صفات کاملہ پر دلالت کر رہا ہے۔ اسی لیے ہم چاند و سورج کو عبد نہ کہو۔ یہ تو حقوق  
دیکھو ہیں اور مخلوق کچھ سے کئے قائل نہیں ہوا۔ اگر تم خدا کے بندے نہ ہو تو اس خدا کو کچھ نہ کہو، جس نے  
ان چاروں کو پیدا کیا۔ پس اگر یہ لوگ اللہ کی عبادت اور توحید سے تنہا کریں اور اپنے کفر و شرک پر قائم  
ہیں تو اللہ تعالیٰ کو ان کی عبادت کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ اس کے سرب قریبے دن رات اس کی پاکی  
جان کرتے رہتے ہیں اور کسی وقت بھی نہیں آتے بلکہ اللہ کی پاکی جان کرنے میں ان کو نہ حاجت ہے۔  
اس کی قدرت کی نشانیں میں سے یہ بھی ہے کہ زمین فشوٹ کی حالت میں (خشک) پڑی  
ہوتی ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ کھل جانے لگتی ہے۔ اور خوب چٹکی چٹکی ہے۔ چٹک  
جس نے زمین کی روٹھ گئی کو زندہ کیا، اسی قیامت کے روز ہمیں کو زندہ کرے گا۔ چٹک و زندہ کرنے  
اور مردہ کرنے پر قادر ہے۔

## منکرین کی کج روی

۱۰۳-۱۰۴ اَلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۚ اَمْ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ  
فِي الْمَدَائِدِ ۚ اَمْ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ اَمْ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ اَمْ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ

وَلَقَدْ يَمَنَعُكَوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَالَّذِيْ كُرْ لَمَّا  
جَاۤءَهُمْ ۝ وَلَقَدْ يَكْتَبُ بِرَازٍ ۝ لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ  
يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفَةٍ تَنْزِيْلًا ۝ مِنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ مَا  
يُغَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قَبِلَ ۝ لِيَرْسِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝ اِنَّ دَبَّكَ  
لَذُوْ مَغْفِرَةٍ ۝ وَذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝

بھگ جو لوگ ہماری آہوں کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ  
نہیں۔ بھلا جو آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن و  
امان سے (بست میں) آئے۔ تم جو چاہو کرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ وہ سب دیکھ  
رہا ہے جو تم کرتے ہو۔ بھگ جن لوگوں نے قرآن پکڑی جانے کے باوجود اس  
کا انکار کیا (تو یہ ان کی جہالت ہے) حالانکہ وہ تو بڑی باوقار کتاب ہے۔  
جس میں باطل نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ یہ تو حکیم و حمید  
کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے  
رسولوں سے کہا گیا تھا۔ یقیناً آپ کا رب بڑا مغفرت کرنے والا بھی ہے اور  
دروناک سزا دینے والا بھی۔

بَلِّغْهُمْ: وہ توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں، وہ حق سے پھرتے ہیں۔ الخائف سے مضارع۔  
تشریح: جو لوگ ہماری آہوں میں کج روی کرتے ہیں یقیناً وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ ہم ان کو خوب  
دیکھ رہے ہیں اور ان کو سزا دینے پر بھی قادر ہیں۔ بھلا وہ شخص اچھا ہے جو آگ میں ڈالا جائے گا جیسا  
کہ ان مکذبین و مجرمین کو ڈالا جائے گا یا وہ شخص جو قیامت کے روز نہایت امن و سکون کی حالت میں  
آئے۔ سوا ب تم جو چاہو کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے اس لیے وہ تمہیں تمہارے  
اعمال کی سزا ضرور دے گا۔ جو لوگ اللہ کا پیغام نصحت (قرآن) آ جانے کے بعد اس کا انکار کرتے  
ہیں تو وہ درحقیقت اپنی کج روی، عناد اور حق سے بغاوت کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔ خود پیغام نہادندی  
میں کوئی کمی نہیں وہ تو بھلا ایک بلند پایہ اور عزت والی کتاب ہے۔ اس کے مثل کسی کا کام نہیں۔ باطل تو  
اس کے قریب بھی نہیں آ سکتا۔ یہ اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو حکیم و حمید ہے۔ اسے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم  
اگر یہ بد نصیب ایسی بلند پایہ اور حکمت سے لبریز کتاب پر بھی ایمان نہ لائیں تو آپ کو اس پر غصہ ہونے



بیان کی گئیں کہ ہر جگہ ان کو سمجھ دیتے۔ طالب علم عرب میں قرآن پڑھ کر زبان میں کتاب کیوں نہ آتا  
 لیکن اگر تھوڑا سا پڑھ لیا تو ان میں "پڑھ لگی زبان" میں کتاب کی زبان بھی نہیں سمجھ سکتا۔  
 آپ ان کو بتا دیجئے کہ قرآن ہی ان الفاظ کے لیے دانتوں کی طرح ہے۔ ان میں ان تمام  
 باتوں کے لیے دانتوں کی طرح ہے۔ ان میں سے ہر ایک دانت کی طرح ہے۔ ان کے ہر ایک دانت کی طرح ہے۔  
 ان آیتوں پر دیا گیا ہے کہ قرآن ہی ان الفاظ کے لیے دانتوں کی طرح ہے۔ ان میں سے ہر ایک دانت کی طرح ہے۔  
 ان کی طرح ہے۔ ان کی طرح ہے۔ ان کی طرح ہے۔ ان کی طرح ہے۔ ان کی طرح ہے۔ ان کی طرح ہے۔

وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ

## حضرت موسیٰ کی تکذیب

وَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاسْتَلِفَ فِيهِ وَتَوَلَّى كَيْدًا  
 سَاجِدًا مِنْ رَبِّكَ فَتَكْفُرُ بِآيَاتِهِ وَرَبِّهِ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ  
 وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَهُوَ كَأَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ

یہ کہ جس نے قرآن کو کتاب کی طرح سمجھا تو اس نے کفر کیا۔  
 بات نہ ہوتی کہ آپ نے قرآن کی طرف سے ایسا نہیں کیا جس میں  
 فیسرہ چاہتا ہے اور چاہتا ہے۔ اس کی طرف سے ایسا نہیں کیا جس میں  
 نے ان کو رد کر دیا تھا۔ اس نے یہ نہیں کیا جس میں  
 لیے کیا تھا۔ اس نے یہ نہیں کیا جس میں  
 نے ان کو رد کر دیا تھا۔ اس نے یہ نہیں کیا جس میں

فرباب شک محو و شے ۱۸۰۔ اوائی سے اسم قافی۔

اسٹاف : اس نے برائی کی، اس نے برا کا سر کیا۔ آخاند سے ماضی۔

**تشریح:** کفار کی یہ روش بدگشت آیت میں بیان ہوئی کوئی نئی اور جھپ نہیں۔ اللہ سے سامعین کے ساتھ ٹکرائیں، مکہ میں تھا، وہاں یہی رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے حضرت علیؓ علیہ السلام کو خطاب کیا تو ان میں بھی اختلاف آیا تھے اور ان میں جھلک یہ اور ستا ہو گیا۔ آپؐ دشمنی کے لیے ان روش پر قیید نہیں ہو چاہئے بلکہ حضرت موسیٰ کی طرح صبر کرنا چاہئے۔ اور آپؐ کا رب پہلے سے یہ فیصلہ نہ کر لیتا۔ وہ یہ مقررہ وقت یعنی قیامت تک ان کو رہنے میں مہلت ہے اور ان مقررہ وقت سے پہلے ان پر عذاب نہیں آئے گا تو ان کے کہہ توں کے سبب ان کا فیصلہ دینے میں ہو چکا ہو گا اور یہ انسانی میں عذاب والہی سے طلب نہ کر دئے جائے۔

بلکہ یہ لوگ مذاہبِ اَلہی کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے انہیں تردید میں لایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر دیا ہے کہ جو شخص کچھ کام کرتا ہے اس کا ثناء دای کو پہنچتا ہے اور جو شخص بے کام کرے گا ان کا وبال بھی وہی پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہ فرماتا۔ نہ کوئی کی نکی کو ضائع کرتا ہے اور نہ چکاروں کو جو سہرے یا دہرا دیتا ہے۔ وہ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف سے وہی موازنہ کرتا ہے جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

## کافروں کا انجام

[illegible]

قوامت کا حکم اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے اور جو (بھگ) بھگٹ اپنے خوشوں سے بھگتا ہے اور جو وہ جنس سے جوئی ہے اور جو (بچ) بچا جنتی ہے سب کا حکم اللہ ہی کا ہے اور جس دن اللہ اپنے کو بچا دے گا کہ کہوں چہا میرے شریکے اور نہیں کے کہ بہنو کہہ سکے کہ نہیں کہہ سکیں اور جن کو یہ لوگ (دانا میں)

پہلے پکارے تھے (قیامت کے روز) اوسے پہلے سے کم ہوجائیں گے اور وہ  
کچھ نہیں گے سارے بنے ہوئے جو اُن کی صورت تھیں۔

انکھانہا اس کے عارف، اس کے خوشے۔ واحد مکمل۔

معنصر یہ وہ گویا جن کی جگہ، محض سے تمام طرف، اکان۔

تشریح: قیامت واقع ہونے کا طائفہ کے ہر کسی کو کھنکھارے گا۔ اور یہی جگہ رہا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اس (قیامت کے علم) کی بنیاد پر ہے کہ یہی کی طرف ہے۔ (اعراف ۳۵)

وَلَا يَجْنِبُهُمْ يَوْمَئِذٍ آلُؤَاهُمْ

قیامت کے دن رشتہ کووند کے سوا کوئی نہیں مانے گا۔ (اعراف ۳۶)

پھر فرمایا: قیامت ہی نہیں بلکہ وہی کاظم و جز کو کچھ سے ہوئے سے یہاں تک کہ اگر کوئی

بھولے ہوئے سے نکلا ہے یہ عورت کو مل رہا اور بچہ جنا اور بچہ تپ ہوگا، لہذا ہوگا، لہذا سب اس کے  
علم میں ہونے ہے۔ زمین و آسمان کا کوئی ذرہ بھی اس کے وسیع صحت سے باہر نہیں۔ جیسے ارشاد ہے:

وَمَا تَطَّعُ مِنْ ذَرَّةٍ وَلَا يَعْصِيهَا

حیرۃ حمزہ ہے اور اسے کچھ نہ ہے (الانعام ۵۶)

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے استہدائے طور پر مشرور سے چمکے گا کہ جن

کو ہم دیا جس صبر کی عبادت اور محنت میں شریک کرتے تھے، آج اُن کیس ہیں۔ ان کو ان کی

حسب اس صحت اور پریشانی سے نجات دلا دیں۔ شرکین مراب آج ہی انکھوں کے سامنے اچھلے

شرک سے ہر دیکھا کا اظہار کریں گے۔ ان کے تمام مائل سلوا جن کو وہ پریشان چاہتے تھے، اب

ہو جیں گے۔ کوئی بھی ایسا نظریہ نہ لے گا جو اس کو کچھ نہ ہوئے۔ ان کو یقین ہو جائے گا کہ اللہ کے

طاب سے چمکا۔ کئی ذری صورت نہیں۔ یہاں تک یقین کے حقی میں ہے۔ (یوسف ۱۰۰)

دوسری تہذیب

وَرَأَى الْغَيُورُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا

عَنْهَا مَصْرُورًا

اور غیور لوگ جہنم کو دیکھیں گے تو ان کو یقین ہو جائے گا کہ وہ اس میں گرنے





کی دولت لے کر اپنے گھر میں ڈال لے لیکن جہاں اس کو کچھ تکلیف پہنچنا شروع ہوئی اور سبب  
ظاہری کا سلسلہ اس کے خلاف چلنے لگا تو وہ اس دنیا میں رہنے میں اذیتیں لگاتے۔ اس میں وہ بھی آمد  
اسباب پر نظر کر کے ہامید ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رہتا جو تو مطلقاً سبب اسباب  
ہے۔ اس ہامیدی کے بعد اگر بالفرض اللہ نے اس کی تکلیف نصیبت وہ اس کے لئے مصلحت سے ہمیشہ  
آرام اور راحت و سکون کا عامل بن رہا ہو تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میری سن تیرا اور رہا کرتے مصلحت سے  
اسی طرح ہوتا تھا۔ یہ تو میرا حق ہے جو مجھے ملنا ہی چاہئے تھا۔ اس وقت نہ اس کو اللہ کی سبب پائی ہو رہی  
ہے اور نہ وہ مایوسی کی کیفیت پر چند منٹ پہلے اس کے قلب پر طاری تھی۔ اب جیٹ و آرام کے نشتر میں  
ایسا محسوس ہے کہ آئندہ بھی کسی مصیبت اور تکلیف کے پیش آنے کا محسوس نہیں رہتا اور سمجھتا ہے کہ ہمیشہ  
اسی حالت میں رہے گا۔ اپنی اس خوش فہمی کے دوران اگر کبھی قیامت آئے تو اس کے لئے تیار ہے نہ اس  
خوشی سمجھتا کہ قیامت آنے والی ہے۔ اگر بالفرض قیامت آتی تھی اور مجھے اس وقت مرنا پڑتا تو سب سے پاس  
جاتا ہی پڑا تو مجھے یقین ہے کہ جس طرح میری ہاں نکھیں تھیں سے ہوں ہاں بھی ہوں گا۔ اگر میں اللہ  
کے نزدیک ہوں اور نالائق ہوں تو وہ مجھے دنیا میں نہیں آرام نہ دیتا۔

پھر فرمایا کہ ہم مصلحوں کو ان کی تمام برائیوں کے بارے میں غور و خفا نہیں کئے اور بلا تپ  
بہرہ ان کو شہرہ مذہب کا حرا و ملہ اور چھائیں گے جس سے بھائی بھائی۔ سوئی۔ جب ہم انسان پر کامل  
ہونے کے باوجود مال و اولاد و رحمت و شہرت کی جیسے اشیائے فرات سے تیار ہوتے ہیں تو جانتے ہی جانتے  
بھیر جیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو خوب لسی چیزیں دعا میں کرتے تھا ہے۔ زکریا ۱۲۵-۱۲۴

## بڑی گمراہی

۵۲-۵۱: قُلْ آوَدُّهُمْ إِنْ كَانَتْ مِنْ بَيْنِهِمْ نَفْسٌ تَحْتَمِلُ عَنْهُمْ يُدْ مِنْ أَصْلٍ  
وَسَوْفَ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَ  
فِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّكَ أَنْتَ الْحَقُّ ۚ أَوَلَمْ يَكُنْ لَكَ آيَاتٌ  
مِّنْ قَبْلِ هَٰذَا ۚ أَتَىٰ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّكُمْ فِي عُرْيٍ مِّنْ لِّقَاءِ  
رَبِّكُمْ ۚ أَوَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ آيَاتٌ ۚ

آپ کو دیکھتے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو تو ہم میں سے کفار نہ ہوں

ایسے شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اس کی خلعت میں (حق سے) ادا درجا پڑا۔ بہت جلد آزمائشی میں بھی ان کو اپنی نشانیوں دکھائیں گے اور نودان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ اس پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ قرآن حق ہے۔ کیا آپ کا رب ہر چیز پر گواہ ہونے کے لئے کافی نہیں۔ گواہ ہو جائے کہ یہ جوگ اپنے رب کی علامات کی طرف سے نیک میں پڑے ہوئے ہیں۔ گواہ ہو جائے کہ اللہ ہر چیز کا حاطہ رکھنے والا ہے۔

**تشریح:** آپ ان منکرین قرآن کو بتا دیجئے کہ اگر یہ قرآن جبراً کرہ حقیقت ہے، نہ تو حلال ہی کی طرف سے آج ہوا اور پھر بھی تم اس کا انکار کرو اور اس کو چھٹا دو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو پہلے سحر و جادو سے راد حق اور حیات سے بہت دور جا پڑا ہو۔ بہت جلد ہم اپنی قدرت کی نشانیوں کے گرد نودان میں بھی دکھائیں گے اور نودان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر ظہور ہو جائے کہ وہ قرآن اللہ کا بھیجا ہوا درحق ہے، اہل اسلام و توحید ہوں کی وہ مسطورت کے سلطان ہیں گے اور اسلام تمام دنیا کا غاصب ہوگا۔ سچ ہوا اور سچ کہہ کی نشانیوں خود ان کی اپنی جانوں میں ہوں گی کہ شریکین نہ تھے اور تھانہ شکاک میں زیادہ ہونے سے باوجود اٹھی بھرا الی حق کے ہاتھوں زبردور ہو جائیں گے

کیا آپ کے رب کی یہ بات آپ کی تقدیر سے لیے کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاهد ہے اور ہر چیز کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ ایسے طبع و خیر سے بڑھ کر اس کی شہادت ہو سکتی ہے۔ کسی معاملے میں اس کا گواہ ہونا ہی بات ہے۔ حقیقت میں ان لوگوں کو قیامت کے قائم ہونے کا یقین ہی نہیں حالانکہ اس کا آزمائشی ہے۔ اس کے باوجود وہ بے فکر ہیں، نیکیوں سے غافل اور برائیوں میں مبتلا ہیں۔ خوب ہی وہ کہ اس کا طبع ہر چیز کا حاطہ رکھنے والا ہے۔ ساری مخلوق اس کے قبضے میں ہے۔ وہ جو چاہے کرے تو اس کا ہاتھ نہیں روک سکتا۔ (ابن کثیر ۱۰۰۸/۱۰۵، مطبوعہ ۱۳۰۶ھ/۱۹۸۷ء)



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### سورۃ النور

وجہ تسمیہ: اس کی آیت ۳۸ میں مذکور ہے کہ مسلمانوں نے امور باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر اسے سورۃ النور کہا گیا۔ اس کو سورۃ فہم حسن بھی سمجھے ہیں۔  
تعارف: اس میں پانچ رکوع ۵۳ آیات ۸۶۶ الفاظ ۳۵۸۹ حرف ہیں۔ مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سورت ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہوئی۔ اولیٰ۔ ان میں سے ۱۱ اقوال دونی روایت میں ہے کہ اس کی چار آیتیں فہم حسن لاناہلکم عندہ اجزاء (۲۷ آیتیں) مستحکم ہیں جو ہجرت کے بعد مکہ میں نازل ہوئیں۔ اس سورت میں زیادہ وثائقات رسالت۔ اولیٰ۔ اولیٰ ۱۱۔ عظمت قرآن کا بیان ہے۔ ورنہ مفسرین۔ ہجرت کے لئے مہمیب۔ اب کہ یہ پہلی بدعاتوں کی سرانجام دہی تھیں۔ (۱۱۵: ۲)

### مضامین کا خلاصہ

- ۱۔ رکوع ۱: وحی الہی اور اولین و آخرین کے حق ہونے کے دن کا بیان ہے۔
- ۲۔ رکوع ۲: اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے کہ آسمان اور زمین کے خواہ مخواہ کا مالک اللہ ہی ہے۔ وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگی پیدا کرتا ہے۔
- ۳۔ رکوع ۳: مشرکین پر تو حید کا حکم لیا ہے جو ان کو اپنے خالق پر توحید کی دعوت دے گا۔ ان کے کام میں کئے گئے کام میں ہے۔
- ۴۔ رکوع ۴: دنیا و آخرت کی بھیجی کا بیان ہے۔ پھر مومنوں کو بشارت اور ان کے انعامات کا بیان ہے۔
- ۵۔ رکوع ۵: اس کی قدرت کی نشاندہی، سمندر و زمین کی فطرت، مومنین کی صفات اور عدل کے ساتھ مال لینے کا بیان ہے۔
- ۶۔ رکوع ۶: کفر و کفریہ، ایمان و ایمان، انسان کا شکر میں جان یا نسیا۔ چھ روزی نے سوائے و کیلیات مذکور ہیں۔

## حروف مقطعات

حَوْرٍ عَشَقٍ ۝

۱۲۱

یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے معنی دھند اور اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

## وحی الہی کی کیفیت

كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْنَا الرُّسُلَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ أَمْلَأَ الْعَزِيزُ  
الْحَقِّمَ نَهَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
تَكَادُ السَّمُوتُ يَنْفَطِرُونَ مِنْ قُورُونٍ وَاسْتَنْصَحَكَ يُسْمِعُونَ  
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَفْهَرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا إِنْ أَرَادَ  
هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ  
أَلَمْ يَحْضُرْ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝

۱۲۲

اور اللہ تعالیٰ جو ضرورت (اور انصاف) ہے، اسی طرح آپ پر اور آپ سے پہلے نازل ہوئے انبیاء پر وہی بھیجا رہا۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اسی کا ہے۔ وہی سب سے بڑا اور عظیم ہے۔ کچھ میرے نہیں کہ (اللہ کی وصیت سے) آسمانوں پر سے پہنچ جائیں اور زمین پر سے نہ پہنچ سکیں کہ رہے ہیں اور ان کی زمین کے لیے بخشش طلب کر رہے ہیں۔ آگاہ ہو جانے کہ اللہ کی صفات کرنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو (اپنا) کارساز قرار رکھا تو خداوند کو دیکھ رہے ہیں اور آپ پر وہی نازل ہے۔ اور انہیں۔

تفسیر: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جس طرح یہ قرآن وحی کے ذریعے آپ پر نازل ہوا ہے اسی طرح آپ سے پہلے نازل ہوئے پیغمبروں پر بھی وحی کے ذریعے کتابیں اور صحیفے نازل ہو چکے ہیں۔ وہ سب اللہ کی طرف سے نازل ہوئے جو بڑی عزت اور زبردست حکمت والا ہے۔

مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی کیفیت پر وہی تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک زنجیری کی گڑ گڑا ہٹ سکتا ہوں پھر کان لگا لیتا ہوں۔ ایسی وحی میں مجھ پر اتنی شدت ہوتی ہے کہ ہر مرتبہ اپنی روح نکل جانے کا گمان ہوتا ہے۔ حضرت عمارت بن یسار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹی کی مسلسل آوازیں طرے، جو مجھ پر بہت بھاری پڑتی ہے۔ جب وہ ختم ہوتی ہے تو مجھے جو کچھ کہا گیا وہ سب یاد ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ انسانی صورت میں میرے پاس آتا ہے مجھ سے باتیں کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد رکھ لیتا ہوں۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ سخت سردی کے دنوں میں بھی جب آپ پر وحی اترتی تھی تو وہی کی شدت سے آپ پیسے پیسے دو جاتے تھے یہاں تک کہ پیسے کی پوندیں خوشانی سے پکڑ لیتی تھیں۔

پھر فرمایا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی کا ہے۔ تمام مخلوق اس کے سامنے عاجز و مجبور ہے اور وہی سب سے بالا اور عظیم الشان ہے۔ اس کی عظمت و جلالت کا یہ حال ہے کہ کچھ بعید تھیں کہ آسمان اس کی ہیبت سے پھٹ چڑھے۔ فرشتے اس کی عظمت سے کھپکھپاتے ہوئے اس کی پاکی اور تعریف بیان کرتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔

جیسے ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ  
ذِكْرِهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عرش کو اٹھانے والے اور اس کے قرب و جوار کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہتے ہیں۔ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (مومن ۷)

پھر فرمایا کہ خوب سن لو کہ اللہ ہی ہذا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اسے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کاسا زقار و سے رکھا ہے ان کے اعمال کی دیکھ بھال میں خود کر رہا ہوں۔ میں خود ہی ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا۔ آپ کا کام صرف ان کو دکھاؤ کہ گناہ ہے۔ آپ کو ان پر اختیار نہیں دیا گیا کہ آپ ان کو اپنے مقصد کے مطابق ہدایت پر لے آئیں اور نہ آپ ان کے لئے وار ہیں۔ (ابن کثیر ۱۰/۶۱۰۵/۳)

## حشر کا یقینی ون

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ  
وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْآخِرَةِ الَّيْئِمُّ الَّذِينَ فِي  
الْأُخْرَىٰ وَفِي قُلُوبِهِم مِّنَ الشَّكِّ لَكَ بِأَن تَجْعَلَ لَّهُمُ  
وَعْدًا وَتَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۖ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ  
السَّمَاوَاتِ مَخْضِبِينَ ۖ أَتُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا أَتُؤْمِنُ  
بِأَنَّ هَٰذَا قَوْلُكَ الْحَقُّ وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ  
مَا يَشَاءُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِمَا أَبْصَرْتُ  
عِندَ رَبِّي وَكَفَىٰ

یہ بھی طعن ہمارے آپ کی طرف حریفانہ قرار دیا جاتا ہے کہ آپ نے کہا کہ اگر  
میں کے پاس کے لوگوں کو اردو نہیں اور قیامت کے روز سے میں نے فراموش  
کئے (واقع ہونے میں) کوئی شبہ نہیں (اس دن) ایک گروہ، جنہ میں  
ہوگا اور ایک گروہ، جنہ میں۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ  
میں سے جاتا ہے، پھر امت میں داخل کر دیتا ہے اور غلاموں کا کوئی حامی اور مدد  
کار نہیں۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو کافر بنا دیا تھا تو اللہ ہی  
دوسرے اور وہی دوسروں کو کافر کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: جس طرح آپ سے پہلے انبیاء پر وحی آتی رہی اسی طرح آپ پر بھی یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا گیا ہے جو عربی زبان میں بالکل واضح اور صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ سب سے پہلے آپ کے مین بسنے والوں کو دورانِ قیاموں کو جو اس کے لئے ضرور ہوتے ہیں، اُنہی کی تلافی سے داریے اور اُن کو اُن کے علاوہ سب سے نکال کر دیتے ہیں۔ آپ ان سب کو قیامت کے ان کا خوف بھی دلائے جو میدانِ جہنم میں قیامت کے آگے اور پھر ان کے جمع ہونے کا من سے اور جس کے لئے میں کوئی خوف نہیں ہے۔ اس دن کچھ لوگ سختیوں کے اور کچھ جہنم کے دوسری جگہ اور شاہ ہے:

ذَٰلِكَ يَوْمُ مَجْزُوٍّ لَهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمُ مَشْهُودٍ ۝  
وَمَا تُؤْخِرُهُ إِلَّا أَكْبَیْلٌ مُّعَدُّونَ ثِیْوَمَا یَاتِ لَا تَكْلُمُ  
نَفْسٌ إِلَّا بِآذَنِهِ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ

یہ (آخرت کا دن) ہر ایک ایمان ہوگا جس میں سب لوگ بیٹھ سکے جائیں گے اور وہ سب کے پیش ہونے کا دن ہے اور ہم نے اس کو ایک مقررہ مدت کے لیے ملوثی کیا ہوا ہے۔ جب وہ دن آجائے گا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر ہاتھ بھی نہ کر سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بہ جنت اور کچھ نیک ہیں گئے۔ (سورۃ ۳۰-۱۰۵)

اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی دین پر کر دیتا یعنی اسلام پر اور ان میں ایمان و نفاق اور توحید و شرک کا فرق و امتکاف نہ ہوتا لیکن یہ اس کی قسمیں اور مستطیع ہیں کہ وہ جس کو مانتا ہے ایمان و ہدایت سکے اور یہ اپنی رحمت میں داخل نہ کر لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کی بد نصیبی اور شکاکت فی وجہ سے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔ قیامت کے دن نہ لوگوں کا تذکرہ ہی ہوگا کہ ان کے عذاب کا دفع کر سکے اور نہ کوئی مددگار جو ان کو دوزخ سے بچائے۔ کافروں نے چھٹکے اللہ کے سوا دوسروں کو مانا حاکم اور کارساز بنا رکھا ہے اسی لیے وہ ان کی پرستش کرتے ہیں اور ان کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ اور کارساز تو اللہ ہی ہے جو مردوں کو زندہ کرے اور جہنم پر قدرت رکھتا ہے۔

## تمام خزانوں کا مالک

وَمَا اسْتَفْتَحْ فَفَتْحَتْهُ مِنْ شَيْءٍ ؕ خَلَقْتَ إِلَىٰ الْبَرِّ ذِكْرًا لِّلَّذِينَ  
رَبُّنَا عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَآلِیْهِ اُنِیْبُ ۚ فَاِطْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ  
جَعَلَ لَكُم مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَنْزَاجًا ۚ وَ مِنْ اَنْزَعَاهُ اَنْزَاجًا  
یَذَرُ ذِكْرًا فِیْہِ لَیْسَ یُغْنِیْہُ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَیْیُنُ  
لَهُ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ  
وَ یَقْدِرُ ۚ ذُرِّیَّتُہٗ یُحِلُّ شَیْءًا عَلَیْہُمْ ۝

۱۲-۱۰

جس چیز میں تم اختراع کرتے ہو اس کا لفظ اللہ ہی کے میرا ہے۔ وہی اللہ میرا رب ہے جس میں اسی پر مجھ و سر کرنا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیر کرنے والا ہے۔ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جڑ سے بنائے اور چھ پائوں کے بھی جڑ سے بنائے۔ اس طرح وہ

نہیں اس ( زمین ) میں پھیلا سکتا ہے۔ توئی اس کے مثل نہیں۔ دوست  
کچھ شے والا اور کہتے ہیں کہ۔ آپ۔ ان لوگوں کو زمین کی انہیں اس کے پاس  
ہیں۔ وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے پابنا  
ہے قفل کرتا ہے۔ نتیجہ دوم: چیز دہانتا ہے۔

یٰ عٰزِیٰ (۱)۔ عہد ہو پھر نہ (۲)۔ اور میں (۳)۔ (۴)۔ فضلہ سے اسم فاعل۔

یٰ عٰزِیٰ (۱)۔ عہد ہو پھر نہ (۲)۔ اور میں (۳)۔ (۴)۔ فضلہ سے مصدر۔

مقابِلہ: تمہیں (۱)۔ اور میں (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ فضلہ سے مصدر۔

یٰ عٰزِیٰ (۱)۔ عہد ہو پھر نہ (۲)۔ اور میں (۳)۔ (۴)۔ فضلہ سے مصدر۔

تشریح: اے لوگو! اگر کسی امر میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے پاس ہے۔  
وہ جو حکم فرما رہے اس پر یقین کرنا چاہئے کیونکہ وہی مہرچہ کا خالق و مالک ہے۔ اس کا حکم کسی کتاب  
اور اس کے رسول علیہ السلام کی طرف سے نہیں کیا جائے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى الْاَلِیِّ وَارْتَسِلُوْا

پھر اگر آپ میں تہوار (۱)۔ اختلاف ہو جائے تو اس میں اللہ اور اس کی طرف

رجوع کرو۔ (النساء: ۵۹)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تہرے لئے جو اللہ پر حاکم و قادر ہے اسی سے اس  
میں دشمنوں کی شرارتوں کو دفع کرنے اور کسرا امور میں کسی پر افتادہ اور مجروح نہ ہوں اور  
بہر کسی مصلحت سے کسی کی طرف رجوع نہ کروں۔ (۱)۔ اختلاف نہ کیا اور اس نے ارمینان کی تمام  
تکلیف کا خالق ہے۔ اس نے تمہاری کسی مجلس سے تہوار۔ (۲)۔ یعنی عورتیں پیدا نہیں اور  
بہ بیابان کے بھی جڑے پیدا نہ۔ (۳)۔ جاننے کی سبب سے اللہ تعالیٰ تمہاری اور چوہا یوں  
کی نرس پھیلا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس خالق و مالک پیدا کوئی نہیں وہ واحد و صمد ہے۔ اے شہ  
بے نھر ہے اور صفا (۱)۔ ہر سے۔ ہر سے عالم کا شہر ہے۔ مالک و حاکم اور مالک ہے۔ زمین و  
آسمان نے عزائے اسی کے فضلہ سے شے ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور  
جس پر چاہتا ہے مدد نہی تنگ کر دیتا ہے۔ (۲)۔ مالک و مالک کام نکتہ سے خالی نہیں اور اس کا استحقاق  
برائی مخلوق کو نہیں ہے۔ ہوتے ہیں۔



## مشرکین پر تو حید کا گراں ہونا

۱۳-۱۴: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا  
إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقْبِلُوا  
الَّذِينَ لَا تَتْلُوا فِئَةً كَبِيرًا عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ  
أَنْفُسُ يَجْتَنِبُوا إِلَيْهِ مِنْ بَنَاءٍ وَتَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝  
مَا تَتْلُوا وَلَا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَلَوْلَا  
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَفُضِّبَ بَيْنَهُمْ  
وَإِنَّ الَّذِينَ أَزْوَاجُكَ مِنَ الْكُفَّارِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ

مُذْرِبٍ ۝

اللہ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا  
اور جس کو ہم نے وحی کے ذریعے آپ کی طرف بھیجا ہے اور جس کا ہم نے  
ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرق  
نہ ڈالنا۔ مشرکوں پر وہ بات جاری گراں مقرر تھی جس سے جس کی طرف آپ ان کو بلا  
رہے ہیں۔ اللہ ہی جسے چاہتا ہے منتخب فرما لیتا ہے اور جو ان کی طرف رجوع  
کرنا ہے اس کی بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ وہ لوگ علم آجانے کے بعد کہانی کی  
خود سے باہم متفرق ہو گئے اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک مقررہ  
وقت کے لیے ایک بات ملے نہ ہو سکتی ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور  
جن لوگوں کو ان کے ہمہ کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک  
اور تردید میں پڑے ہوئے ہیں۔

تشریح: یہاں اللہ تعالیٰ نے اس صفت پر اپنے ایک انعام کا ذکر فرمایا ہے کہ اس نے تمہارا دین  
وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔  
اسے ظہیر صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پاس بھی دیا۔ یوں تو قائم رکھنے کا حکم بھیجا ہے اور آپ سے  
پہلے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کے ذریعے ان کی امتوں کو بھی وہی دین کو قائم رکھنے اور اپنی

خوشامد کی خبر دی، تعصب اور عناد کی بنا پر اس میں نقد نہ لکھنے کا حکم، یا تھا۔ پس دین اسلام کوئی نیا دین نہیں بلکہ یہی تمام انبیاء کا دین رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہر مذہب شریعی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کے انبیاء، اس کی کتابوں، اس کے فرشتوں، اس نے کئے بعد و بارہ خود کو کر کے بھلائے جانے، جو کچھ انبیاء و پیغمبرائے سب نے لکھے، اللہ کے احکام پر عمل کرنے اور مصلوح باتوں سے اجتناب کرنے کا نام دین اسلام ہے۔ سب شریعتیں اس پر مشتمل ہیں۔

اممہ اور ابو داؤد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جماعت کو ایک بالائت ترک کر لیا اس نے اسلام کی رکں اپنے گھسے سے نکال دی۔ ترجمہ کی نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس پیغام ذیہ اور حق کی طرف آپ لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کو بت پرستی ترک کرنے کا جو قسم آپ دیتے ہیں اس پر اہل حق و ایمان لے جاتے ہیں مگر مشرکین پر یہ بیعت بہت گراں گزرتا ہے کہ ان کے دلوں سے نہ بہت پرستی نکلتی ہے، نہ ان کی کچھ میں ذیہ آتی ہے۔ حقیقت یہ کہ بدایت۔ نہ تعالیٰ ہی نے، نہ جو میں ہے۔ اور جس کو جو بتا ہے اپنی بدعت سے بے خالص فرمایا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے ہے تو اللہ اس کو اپنی طرف ہی پہنچنے کی توفیق دے رہا ہے۔ حقیقت یہ کہ احکام حاصل ہو جانے کے باوجود آپس کے تعصب اور ضد بحث کی بنا پر مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی ایک مقررہ مدت تین دن کو مصلحت دینے کا فیصلہ ہو چکا ہوتا یعنی قیامت کا دن حساب و کتاب اور جزا و سزا کے لیے مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو دنیا میں بھی ان کا فیصلہ نہ ہوتا اور ان کو بد اعمالیوں کی سزا سنائی جاتی اور دنیا کی کچھ لیتی کہ حق سے اختلاف کرنے والوں کا انجام یہ ہوتا ہے۔ بیشک جن لوگوں کو یہود و نصاریٰ کے بعد کتاب و الہی دی گئی (مشرکین کہ) وہ اس کتاب کے بارے میں شک میں آج سے سوئے ہیں جس نے ان کو توحید میں ڈال دیا ہے۔ (عظیم ص ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵)

## آپ ﷺ کو دعوتِ حق کا حکم

فَإِذْ يَدْعُوكَ قَادًا وَسُلَاسًا وَاسْتَقِيمْ لِمَا أُفِيضَتْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ وَ  
فَلْيُأْمَرْكُم بِمَا آتَاكُمُ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ وَفِيهِ رَحْمَةٌ لَكُمْ



أَلَمْ يَكُنِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ لَكُمْ مَا يَذُرُوكَ  
نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ قَرِيبٌ يَسْتَحِيلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ  
آمَنُوا مُشْفِقُونَ إِنَّهَا آيَةٌ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
الَّذِينَ يُعَادُونَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي صُفِيَ بِهَا وَبَعْدَ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ  
يَعْلَمُونَ يَذُرُونَ مَنْ يَتْلَاهُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ

جو ملک اٹھنی سوچیں قیوں کرنے (الوں) سے اندر ہے۔ وہاں سے بھگوت  
 چلے آئے اور یہ ان کی جنت۔ اور انھوں نے ان پر (لکھا) کہ  
 ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔ یہ ہے جنت۔ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔  
 فرمائی ہے اور یہ ان کے لیے جنت ہے۔ آپ کو یہ معلوم تھا کہ جنت ہے۔  
 یہ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔  
 ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔  
 ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔  
 ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔  
 ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔ ان کے لیے جنت ہے۔

بعض اوقات: وہ بھگتا کرتے ہیں اور کہتے ہیں: "میں اُن سے منسوب ہوں۔"

[illegible]

الْيَمِينَ أَنْ يَقُومَ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ

وہ تک ہم نے اپنے مسخوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ نبھاواور ان سے صراحتاً یہ

اور میزانِ کامل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہو جائیں۔ (تذکرہ ص ۲۵)

پھر فرمایا: ”اپنے نوکیلا معلوم نہ کر مت کہ آپ آئے آل۔ ممکن ہے ۱۰۰ ہزارت قریب مسخوں نے

ہمدانے کا مسخ کیا ہوئی ہو کہ جس پر ایمان نہیں رکھتے اور خدا ان کو کیا ہے تو عظمت و

جست کا اور وہ جس نے اس کے برعکس مانا اس کا یقین رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کا آثار حق ہے

۔ اور اللہ کے کتاب سے اترتے اور قیامت کے تصور سے کانپتے ہیں جس قیامت کا وقت اللہ کے ہاں

سبکی و معصوم نہیں۔ جو لوگ قیامت کے آنے میں محنت اسی طرح کرتے ہیں اس کو شک ہے اور اس

حال پر نئے ہیں اور یہ۔ یہ جانتے ہیں۔ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ نے ان کو دیا ہے۔ ان کو

اپنے بندوں پر جو قسم بیان ہے۔ ۱۰۰ ہزارتوں میں سے جس کو چاہے کہ اللہ راہِ راستی پر ہے۔ اور

ہوئی تو تے اور نصیب دلا ہے۔ (ابنِ ابی عمیر ص ۱۰۰)

## تذکیروں کے ثواب میں زیادتی

۲۰-۲۱ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ لْيَضْحَكُوا بَرَكَةً فِي حَرْثِهِ تَوَمَّنْ كَانَ

ایک ذات (مقرر) نہ ہو سکی ہوئی تو اس میں قیصل ہو چکا ہوتا۔ یقیناً ان ظالموں کے لئے درجہ عذاب ہے۔ (قیصل کے دن) آپ ان ظالموں کو بیکس کے کردہ اپنے اعمال (کے وبال) سے زور دے ہوں گے۔ اور وہ ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور جنہوں نے انہوں میں ہوں گے۔ وہ جو چاہیں گے ان سے روپ کے پاس ملے گا۔ یہی بڑا فضل ہے۔

حزق : بھگتی۔ مصدر ہے۔

نصیب : حصہ، کٹاؤ، قسمت۔ تفعیضت۔

نسفین : اڑنے والے۔ انفقنی سے اسم ذل۔

تشریح : جو شخص آخرت کا غالب ہو ہم خود اس کی مدد کرتے ہیں، اسے قوت دیتے ہیں اور اس کی نیکیوں پر حاکم رہتے ہیں۔ کسی کی نیکی کو اس گناہ سے نہیں دیکھ سکتے ہیں، کسی کی مہارت کو اس کی فوٹو سے بھی زیادہ۔ غرض جس کے دل میں آخرت کی چاہت ہوتی ہے اس کو نیک اعمال کی توفیق ملتی رہتی ہے اور جس کی تمام خواہشیں حصول دنیا میں صرف ہوتی ہے اور آخرت کی طرف توجہ نہیں ہوتی تو آخر ہم چاہیں تو اس کو دنیا میں جگہ یہیں کے لئے نہیں آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اللہ کے دین کی پروا نہ کی۔ یہی جو بے مشرکوں نے جنوں اور شیطانوں کو ایذا پہنچا رکھا ہے۔ ان شیطانوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی تو وہ جو لوگوں کو قیامت تک اٹھلے سے گاؤں دنیا میں ہی ان کا قیصل ہو چکا ہوتا۔

اور ظالموں کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

قیامت کے دن تو دیکھو گے کہ یہ ظالم لوگ اپنے گنہگار اور مسی کی مزا سے خود غرور و دوس کے نمران کو عذاب سے بچائے والا کوئی نہ ہوگا۔ اور یہ اپنے اعمال کا مزد بھوک رہیں گے۔ ان کے ہر گنہگار جنہوں نے دنیا میں نیک اعمال کئے ہوں گے اور جنہوں نے باغیوں میں گرے گئے ہوں گے ان کے پاس بے پروا چھوڑنے کی جس کی روخوانی کریں گے یہی اللہ کا بڑا فضل اور ان سے ہے۔

## مومنوں کو بشارت

۲۳. ۲۴ خَلِیْلَ الَّذِیْ یُحِبُّوْا اللّٰهَ یُعٰبَدُوْا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَعْتَرِفْ حَسَنَةً نِّدَّةً مِنِّي فَهُوَ شَرٌّ لِّي إِن اللّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ  
أَمَّا يَقُولُونَ ائْتِنَا بِلَاغٍ عَلَى اللّهِ كَذِبًا فَإِن يَشَاء اللّهُ يَخْتِمْ  
عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيَسْمَعْ اللّهُ الْبَاطِلَ وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ يَكْمِئْتُهُ إِنَّكَ  
عَلَيْهِمْ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

یہ بشارت اللہ اپنے اُن بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے  
نیک کام کئے۔ آپ کہہ دیجئے میں اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں چاہتا بجز رشتہ  
داری کی محبت کے اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی ثوابی اور بڑھادیں گے۔  
بلکہ اللہ بخشے والا (اور) بڑا قدر دان ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ (خفیہ کرنے)  
اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ سو اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر میرا لگا دے اور  
اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بلکہ وہ دونوں  
کی باتیں جانتا ہے۔

تفسیر: وہ جلی کرے گا، وہ کماے گا۔ الخیرات سے مضارع۔

یضخ: وہ جو کرتا ہے، وہ مٹاتا ہے، وہ منسوخ کرتا ہے۔ مضغ سے مضارع۔

**تشریح:** گزشتہ آیتوں میں جنت کی نعمتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ اعمال صالحہ پر کاربند  
مومنوں کو جنت کی ان نعمتوں کی بشارت ہو پھر اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی طلب کر کے فرمایا کہ آپ  
ان مشرکین مکہ سے کہہ دیجئے کہ اس مشفقانہ وعدہ و نصیحت اور ہمدردانہ دعوت و تبلیغ پر میں تم سے کسی قسم کا  
معاوضہ طلب نہیں کر رہا صرف اتنا چاہتا ہوں کہ قرابت دار ہونے کے، تم سے جو میرے خاندانی  
اور نسبی تعلقات ہیں کم از کم ان کو نظر انداز نہ کرو۔ بسا اوقات تم اپنے اقارب اور رشتہ داروں کی تو بے  
موقع بھی حمایت کرتے ہو، تم اگر میری بات نہیں مانتے تو نہ مالو، میرا دین قبول نہیں کرتے یا میری  
تائید و حمایت میں نہیں کھڑے ہو تے تو نہ کسی عین کم از کم قرابت کا خیال کر کے علم و اذیت رسالتی  
سے تو باز رہو اور مجھے اتنی آزادی دو کہ میں اپنے پروردگار کا پیغام دنیا کو پہنچا سکیں۔ کیا میں اس کا  
بھی مستحق نہیں ہوں۔

جو شخص کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکی کے اجر و ثواب کو بڑھا دیتا ہے۔

جیسے ارشاد ہے

لَا تَنْتَهِیْ عَنْ قَوْلِیْ فِیْ ذَٰلِكَ حَسْبُنَا مَا فِیْ الْكِتَابِ  
وَأَنْتَ بِأَعْيُنِنَا ۖ

انتہائی آہستہ سے کہہ دوں گا کہ میں نے تم سے منع نہیں کیا کہ تم اس میں نہ کہو۔

سب اور اپنے دین سے پرہیز نہیں کرتے فرما رہا ہے۔ (الاحزاب، ۳۸)

یہی اللہ تعالیٰ کہ جس کو سربراہ ہشتاد سالہ سلطنتوں کی قدر و ثمن کا پتہ ہے اور جو  
ہر حاجت گزار کی بات سے اسے اپنی ہی نصیبی سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ یہ ہے جو ہر  
فرمان کو اللہ کی طرف سے نہ کہ انسان کی طرف سے سمجھتا ہے۔ اور ہر بات میں اسے اللہ کی طرف سے  
یہ امر یاد ہے کہ اسے یہ لوگوں بھی یاد ہیں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْكَ نَعَصٌ مِّنَ الْأَعْنَافِ لَآتَاكَ مِن بَيْنِ يَدَیْهِ  
تَعْرَافًا ۚ وَمِنَ الْأَعْنَافِ الْوَحْشُ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْطِیُّكَ

اگر تو بھول کر کہے کہ اسے ایک اونٹ کی طرف سے تو میری نواہت (نہی) کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کے  
گم گشت والے اور غم میں سے کوئی بھی نہیں دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ (وہ اونٹ) کہے۔

اور وہ اسے کہے کہ اس نے تجھے روکی کر کے تو میری نواہت (نہی) کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کے  
ساتھ یہ بھی کہا کہ اس نے اس سے تو اس کے لئے نواہت (نہی) کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کے لئے  
نواہت (نہی) کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کے لئے نواہت (نہی) کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کے لئے  
نواہت (نہی) کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کے لئے نواہت (نہی) کی گئی ہے۔

(قرآنی حکم، ۱۵، ۱۶، ۱۷)

## مومنوں پر انعامات

۲۸.۲۵ وَهُوَ الَّذِیْ یُعْطِیْ الْقَوَیِّمَ عَن عِبَادِهِ مِمَّا یَشَآءُ  
وَعَلَّمَ مَا لَمْ یَكُنْ یَعْلَمُ ۚ وَیَسْتَجِیْبُ الدَّاعِیْنَ ۚ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَیُؤْتِیْهِمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ وَیُكْفِرُونَ لَهُمْ عَذَابَ  
شَرِیْداً ۚ وَتَوَسَّطَ اللّٰهُ بَیْنَهُمْ وَبَیْنُ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ فِی الْاَرْضِ



وَكَيْفَ يُعْزِلُ يَفْقَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ كَذِبٍ عِنْدَهُ خَلِيفٌ جَمِيلٌ  
وَهُوَ الْفَرَسِيُّ يُعْزِلُ الْعَيْتَ مِنْ بَعْدِ مَا قُتِلُوا وَيَنْتَهِي  
وَحَمْدًا وَهُوَ الْقَوْلُ الْحَمِيدُ

وہی ہے بدوں کی تو کیوں فرماتا ہے وہ ان کے انہوں سے اور فرماتا  
ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور ان کی جانوں کو اسات حرامان  
اسے اور انہوں نے یہ کہہ کر ان کو اپنے فضل سے مراد اور یہ ہے  
اور اس کے لیے تحت خطاب ہے۔ اور خدا اپنے سب بندوں کے ہے  
وہ حق کش اور یہ تو دشمن میں خدا ہے۔ اسے نہیں ممانعت ہے  
ساتھ (جس قدر مناسب سمجھتے ہیں) انزال فرمادیتے ہیں۔ وہ ان کے  
بدوں (کی ضرورتوں) سے باخبر ہے اور خوب دیکھتا ہے۔ اس لوگوں  
کے نامیہ یہ جانے کہ بعد بدشمارات اور ان کی دست بردار ہے۔  
وہی کا سرور اور قاضی ہے۔

الغیت بدشمارتی غیوٹ۔

فقط وہ نامیہ جو کہے اور وہیں ہو گئے۔ فقط اسے مانتی۔

یُنْتَهِي وہ چھوڑتا ہے۔ منظر سے منہ پھرتا۔

تشریح: وہ اپنے بدوں پر اس قدر مہربان ہے کہ یہ — بدشمارتی — اسے اپنی برائی کی سے باز  
رہے۔ انہوں نے اس کے سامنے اپنے دل سے جو کچھ کہے تو وہ اپنے رحم و کرم سے اس  
کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور ان کے تمام مال  
کو دیتا ہے۔ وہ تمہارے برحق عمل کو بہ نصاب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔  
وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرماتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توبہ سے الیہ لے کر لیا ہے۔ اسی  
خوشی میں تو بھی نہیں کوئی حوالہ دیتا ہے جو یہاں یا اس کے — بلکہ وہ بدو اور — میں اس کی  
— کی کا جانور کہہ دیتا ہے۔ جو اسے وحاشا ہے۔ (ابن ابی شیبہ ۱۵۱)

مسئلہ کے معنی ابوہریرہ کی روایت سے یہاں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔  
یہ وہی ہے (مذکورہ) اور کہتا ہے کہ یہ ہے تو اللہ میں اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس کا یہ اور بھی

سے حضرت امان مسعودی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن سے جو یہ کر لیں وہ اپنے خادق طرح ہو پاتا ہے۔ (طہری ۳۰۴/۲)

وہ زمین و اعر اور ملک المال کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے خواہ وہ اپنے لیے انا کر میں یا دوسروں کے لیے اور اپنے فعل سے ان کو اور یاد و ثواب دیتے ہیں۔ کسی کے برعکس کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔ ان کے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق میں فراموشی کر دیتا تو وہ اپنی سرکشی و شرارت کے سبب حد سے بڑھ جاتے اس لیے وہ اپنے اللہ کے لیے مطاعی جتنا چاہتا ہے رزق پہنچاتا ہے۔ وہ ٹوبہ مانگا ہے، رزق اور قسمی کا حق کون کون ہے۔ جب تک وہ عداوت کا نگہ کرتے کرتے مایوس ہو جاتے ہیں تو ان سخت عداوت اور شدید حسیت کے وقت میں اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہارٹ اور رحم و رسانی سے پیدا کرتا ہے اس سے ان کی دلچسپی اور شہابی دار ہو جاتی ہے اور عداوت چھوڑ دیتے اور رجاتے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی مسکا کا رہنا اور حمد و ثناء کے لائق ہے۔

## قدرت کی نشانیاں

۱۲-۱۱ وَ مِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَ مَا بَيْنَهُمَا  
مِنْ دَابَّةٍ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ مَا أَصَابَكُمْ  
مِنْ مُبْسَاةٍ فَمَا كُنتُمْ بِهَا يَتَذَكَّرُونَ وَ يَعْلَمُوا أَنَّ تَوْبَهُمْ إِلَى اللَّهِ  
مَأْتِيَةٌ وَ يَعْلَمُوا أَنَّ إِلَى اللَّهِ مَصِيرٌ

اس کی آیتوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیداوار اور ان میں پائندہ اور  
کا چھوڑنا (بھی) ہے اور وہ سب چاہتے ہیں کہ ان کے اپنے پکار رہے ہو مگر  
ہو مصیبت پڑتی ہے تو تمہارے ہاتھوں کی کوئی ہے اور بہت سے لوگ ہیں جو  
اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ تمہاری زمین میں خدا کا جہنمیں کر سکتے اور اللہ کے سوا  
تجہ و اتونی یا نہ کر سکتے۔

تشریح آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی پیداوار کا بھی اس کی قدرت کی نشانیاں میں سے  
ہے جن کو اس نے آسمان و زمین میں پیدا رکھا ہے۔ قیامت کے دن وہ ان سب کو ایک ہی میدان میں

جمع کر کے گا جہاں ان کے جوش نرے گئے ہوں نے اردن میں عدلیہ انصاف لیا ہوا ہے گا۔ یہ  
 بدھ مہیتہ میں آگاہی ہے وقت پر سے ہی نرواقوں کا نتیجہ ہے لیکن بدھ تعالیٰ میں ہے۔ وہ اس سے  
 متاثر ہو کر صاف کر دیتا ہے وہ اس کا سب سے اعلیٰ کردار ہے کہ وہ اس کے وقتوں میں ہر جگہ  
 یہ کہ۔ بدھ تعالیٰ کے قیام کے لیے جس مصداق کا فیوض ہے یہ تم صفات ہی کے ساتھ رہا ہے  
 آج کل میں کہیں پائے گئے کہ اس صاحب کے میں تقی ہے اس کے لئے وہ بے شک ہے۔ اس کی ہی نہیں  
 یہ نہیں چاہئے کہ اس کو یہ ہوگا۔ یہ جو مہیتہ ہے اس کے لئے یہی کہ اس کے میں مہیتہ ہے۔ اس  
 حضرت جو ہر پوری راہ سے ہے کہ یہ ایک آپصل اللہ علیہ السلام کے بارگاہ میں ہے۔ ان کی اس  
 میں اس کا کہ۔ ان کی ہے (مطلبی ۹۰۳۶۹۰۳۶۵)

## مندروں کی تسخیر

۳۵۔ ۳۶ وَ مِنْ قَبْلِیْ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کُلًّا تَضَرُّعًا ۖ ذَٰلِکَ یَنْشَأُ مِنْ یَمَیْنِ

اَنْزِلْنٰهُ فِیْ ظُلُمَاسٍ ۖ رَّوَّا کَدَّ عَلٰی ظَهْرِہٖ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَآٰیٰتٍ لِّکُلِّ

صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۚ اَوْ یُوَفِّقُہُمْ یَمَّا اَسَمُوْا اَوْ یَعْمٰۤا عَنْ کَلْبِیْنِ ۚ اَوْ

یَعْمٰۤا ۚ اَلَّذِیْنَ یُعَادِیْہٗ فِیْ اَیْمٰنِ ۚ اَمَّا لَہُمْ مِنْ عِلْمِیْہِیْنَ

اس کی کہ اس میں سے پہلے جہازوں میں وہ اس میں سے ہیں۔ اس کے

جو ہے کہ اس کے لئے۔ یہ وہ وہ ہے کہ اس کے لئے یہ ہے۔ اس کے

روہ میں۔ یہ کہ اس میں۔ اس کے لئے اس کے لئے۔ اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

جو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

نوعیت۔ اور یہ دنیاؤں کی جہاں وہاں ہلاک کرتے۔ اس وقت سے پہلے۔

محض۔ ہمارے لئے ہے۔ جس کی طرف۔ جس کی طرف۔

تشریح۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

پہلے اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اور اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

اس کی طرف۔ اس کی طرف۔ اس کی طرف۔

## مومنین کی صفات

۲۹-۳۰۔ مَا أَوْفَيْنَاكَ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعٌ الْحَيٰوةِ النَّارِ وَمَا عَنِ الْمُلُوْهِ حَذِرٌ

وَأَنْتَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ يَنْبَغُ أَنْتَ وَرَبُّكَ تَخْلُقُ مَا تَشَاءُ وَتَخْتَارُ

يَجْعَلُونَ سُبْحَانَكَ عَمَّا يُشْرِكُونَ وَأَنْتَ تَخْلُقُ مَا تَشَاءُ وَتَخْتَارُ

يُغْفِرُونَ ۚ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَ  
أَمْرُهُمْ شُكْرًا بِمَتْنِمٍ ۚ وَذَكَرَهُمْ يَنْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ إِذَا  
أَمْرُهُمْ تَبَيَّنَ لَهُمْ فَهُمْ يُنْصِفُونَ ۚ

مومن جو کچھ کہیں، ایسا کیا ہے، وہ بھی زندگی کو، جتنے کے لیے ہے اور جو اللہ نے  
پس منہ والا ہے (اس نے) اللہ سے اور باقی رہنے والا ہے (اور) ان کے لیے  
ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جزئیہ و کلیہ میں اور  
بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو کھانا ہے تو سوا کرتے ہیں  
تین اور جو اپنے رب کا حکم مانتے اور فرمانماری میں نورانی کو ہر کام میں  
کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو کچھ ہم نے نہیں اے رکھا، نہ وہ اس میں  
سے خرچ کرتے ہیں اور جب ان پر زیادتی ہو تو ہر کام سے لیتے ہیں۔

تشریح: کافر دینوی، مل و مصالح اور اس کی ہوس میں آخرت کا اندازہ کرتے ہیں اور مال کی کثرت  
کی بنا پر اپنے آپ کو تمام جہان سے ممتاز ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس مقرب و ممتاز سمجھتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ  
نے کافران کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم اس بات پر مشغول و مشغور ہونا نہ چاہو کہ انہی کا اندازہ کرتے ہو اور اس  
ایمان پر اپنی غفلت کا عقیدہ کرتے ہو۔ تمہیں تو کچھ دیکھنا ہے۔ وہ شخص چاہے وہ کتنا ہی دینوی و دنیوی کا سامان  
ہے، غرض اس سے ہر ایک کی زندگی کے اختتام کے ساتھ ہی یہ سامان اس کا مدینہ آخرت ہو جائے گا۔ اس کے  
برعکس جو نعمتیں اور اجر و ثواب اللہ کے ہاں ہے وہ دیکھو اور جانتے رہے اور اللہ ہے اور ان لوگوں کے لیے  
ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب اور کام پر بھروسہ کرتے ہیں، کبیرہ و کناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے  
بچتے رہتے ہیں اور جب ان کو کھانا آتا ہے تو سوا کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں  
نے اللہ کی فرمائش پر داری کی امتداد کی پابندی کی، ان کے صحابہ اے انہی کے مشورے سے سب سے بہتر  
ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو کھانا دیا ہے وہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جب کسی  
طرف سے ان پر ظلم و زیادتی ہوتی ہے تو ہر کام کا جواب لیتے ہیں۔ طبرانی نے اس حدیث میں حضرت علی کی  
روایت نقل کی ہے کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ ایمان جو وہ اور اس مشورہ دے جو اپنے لیے  
اختیار کرتے ہیں۔ یعنی وہ ایسا نہ ہو کہ اپنے لیے ایک بات چاہے اور دوسرا دے اور اس نے خلاف  
مشورہ دے۔ (مسلمی ۸/۳۸)

## عدل کے ساتھ بدلہ لینا

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ  
عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ لَنَجْذِي الضَّالِّينَ ۚ وَلَمَّا اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ  
فَأَوْفَيْتُ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۚ إِنَّمَا الشَّيْءُ عَلَى الَّذِينَ  
يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْعُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ  
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ وَلَمَنْ صَبَرَ وَحَفِظَ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَشَيْءٌ  
مُعْزٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٦﴾

برائی کا بدلہ اسی جہتی برائی ہے اور نہ وہ عاف کر دے اور صلح کرے تو اس کا  
ثواب اللہ کے پاس ہے۔ جسے ایک اللہ خالص کو پسند نہیں کرتا اور جو اپنے  
اپنے ظلم کرنے کے بعد برائی کا بدلہ لے کر اسے لوگوں پر دینی سزا نہیں۔ اور اس  
توان ہے جو جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور عاف میں جہتی کرتی کرتے ہیں۔  
ایسی باتوں کے لیے اور کمال عذاب ہے اور جو میرا ہے اور عاف کر دے تو  
بقیہ برائی مست ہے کمال میں ہے۔

تشریح: ہر نبی نے اس میں دیکھی برائی کو دیا۔ جسے جس نے اس کے ساتھ ہی دیا۔

میں لینا ہے

فَمَنْ عَفَا عَفَا عَلَيْهِمْ فَأَعْتَدُوا عَذَابًا رِيبِيًّا ۚ مَا أَعْتَدِي  
عَلَيْكُمْ ۚ

پھر جو کوئی تم پر برائی کرے تو تم بھی اس پر اسی کی مانند برائی کر دو جو  
برائی میں نے تم پر ہی ہے۔ (البقرہ ۱۹۰)

وَإِنْ سَأَلْتُمْ عَنِ الْعَفْوِ فَقُلُوا رِيبِيًّا ۚ مَا أَعْتَدِي

اور اگر تم کو اللہ کا اس کو تم سے نہیں کہیں کہ تم نے ہی ہے۔ (تعلیل ۱۲۶)

لیکن جو شخص عاف کرے اور صلح معافی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذاب اس کا عذاب ہے

۔ جسے جس نے عاف کر دیا۔ جسے جس نے عاف کر دیا۔ جسے جس نے عاف کر دیا۔

۔ جو لوگ اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد اپنی قدر بدل لینے ہیں جس قدر ان پر ظلم ہوا ہو تو بیشک ایسے لوگوں پر بدل لینے میں کسی قسم کا مواخذہ نہیں البتہ گناہ تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں اور زمین میں ناخلاق شروفساد پھیلاتے ہیں۔ یقیناً ایسے ظالموں اور مشدوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ جس شخص نے اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لیا اور ظلم و زیادتی پر صبر کیا اور ظلم کرنے والے کو معاف کر دیا، بددعا کی اور نہ غلامت کی تو بیشک ایسا کرنا بڑی ہمت کا کام ہے۔ سو جو لوگ ان اوصاف کے ساتھ متصف ہوں گے اللہ کے ہاں ان کا بہت بلند مقام ہوگا۔

## کفار کی ذلت و رسوائی

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ قَبْلِي مِنْ بَعْدٍ ۖ وَتَرَى الظَّالِمِينَ  
لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَّةٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝ وَ  
تَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَشِيعَتٍ مِنَ الدَّنِّ لِيَنْظُرُوا مِنْ  
طَرْفِ حَافِيٍّ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ أُمْتُوا إِنَّ الْخَبِيرِينَ الَّذِينَ  
خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ  
فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَكُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ  
دُونِ اللَّهِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۝

جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی چارہ ساز نہیں اور آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم عذاب کو دیکھ کر (حسرت سے) کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) وہاں جانے کی کوئی کھیل ہے اور آپ دیکھیں گے کہ (اس روز) وہاں (جہنم) کے سامنے لائے جانے والے کفار کی ذلت سے بچنے جا رہے ہوں گے اور کن اٹھیں گے (دوزخ کو) دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ یقیناً وہی لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (آج) قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔ یاد رکھو! ظالم لوگ یقیناً دائمی عذاب میں رہیں گے (وہاں) ان کے کوئی مددگار نہیں جو اللہ سے الگ (ہو کر) ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی راہ (نجات) نہیں۔





## انسان کا ناشکر اپن

۵۰۔ اَسْتَجِیْبُوْا دَعْوٰتِکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّآئِیَ یَوْمًا لَا مَرَدَ لَہٗ مِنْ  
اٰلٰہِ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ قُلُوبِکُمْ یَوْمَہٗذَا لَا تَذٰکُرُوْنَ شَکِیْرًا ۙ قٰوْلًا  
اَعُوْذُوْا فَمَا اَرْسَلْنَا عَلَیْہِمْ حَافِیْظًا اِنْ عَلِیْتُ اَرْۤسَلْنَا  
وَرِیۡاۤءَکُمْ اَذَقْنَا لِلۡاِنۡسَانِ مِنْۢ دَعْوٰتِہٖ فِیۡہِ اَوْ اِنْ یَّصِیۡمُ  
سَیِّئًا عَرِیۡمًا ۙ قَدْ مَتَّ اٰیٰتِہِمْ ۙ قٰوْلًا اِلَّاۤ اِنۡسَانٌ کَفُوْرٌ ۙ یَلٰہِیۡ مُلُوْثٌ  
الۡغَوۡثُ ۙ وَ اَلۡاٰخِرَیۡنَ یُخۡفٰنُ مَا یَشَآءُ ۙ یَهَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ رِزۡقًا  
وَ یَهَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اَلۡبَدَ کُوْرًا ۙ اَوْ یُزَوِّجُہُمۡ ذُلُوٰلًا ۙ وَ اِنَّا لَآ  
وَ یَعۡمَلُ مِّنۡ رَّیۡۤسَآءِ عَاقِمًا ۙ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ۙ

نو کو! اپنے رب کا حکم۔ ان لوگوں کو کہ وہ ان آجائے جو اللہ کی طرف سے  
لئے وہاں نہیں۔ اس دن جہاد سے لے نہ کوئی پناہ کی جگہ ہوگی اور نہ تہا رہی طرف  
سے کوئی روک ٹوک کرنے والا ہوگا۔ پھر اگر یہ لوگ (موت حق) سے باز ہو  
تو ہم نے آپ کو ان پر کھینچنا کر نہیں بھیجا۔ آپ کے اے غوص  
(پچھاڑ کا کٹنچا) دیتا ہے اور یہ ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ دیکھاتے ہیں تو  
وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو اپنی بدامنیوں کی وجہ سے کوئی تکلیف  
مکین ہے تو چونکہ انسان بہت ناشکر ہے۔ "معاون اور دشمن کی طاقت اللہ  
کی ہے۔" وہ دیکھتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹوں دیتا ہے اور  
جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا نہیں دیتا اور بیٹیاں داکر دیتا ہے اور کھنچتا  
ہے اور داکر ہے۔ بیشک وہ سب سے علم والا اور کافی قدرت والا ہے۔

عقبتاً ہے اور وہاں نمود پیدا کرنا چاہیے

تشریح: قیامت آجانے سے پہلے اپنے تم اللہ کے حکام کو قبول کرلو اور اس کی اطاعت و اطاعت  
وہ دہری میں لگ جاؤ۔ جب قیامت کا دن آجائے گا تو کوئی اسے لڑنے والا نہ ہوگا۔ اس دن صحیح  
کسک جائے گا وہ لڑے گی اور تم نہیں بھبھکراؤ گے آپ لوگوں کو لڑنے اور اللہ سے غائب ہو سکو گے۔







## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سورۃ الزخرف

وجہ تسمیہ: اس سورت کا نام سورۃ الزخرف مشہور ہے کیونکہ یہ الفاظ اس کی آیت ۳۵ میں آئے ہیں۔  
تعارف: اس میں سات رکوع، ۶۹ آیات، ۱۳۰ کلمات، ۶۳۳ حروف ہیں۔ یہ سورت درتقدیر  
تجرات سے پہلے نہ تھی، زلزلہ ہوئی لیکن تقدیر کے نقل آیا گیا ہے کہ اس کی ایک آیت ۵۵  
وَ شَرَّ لِّمَنْ أُوْسِلْتَ مِنْ قَبْلِكَ مِنْ دَّوْمِیْنًا ..... تجارت کے بعد دینے میں  
زلزلہ ہوئی۔

اس سورت میں کتاب الہی کی حکمت و تقاضے کا یوں اور زلفی امور، نئے انزال مذکور ہیں۔

## مضامین کا خلاصہ

- |    |   |
|----|---|
| ۱۔ | انوار - سابقہ کے حال سے میرے دور رس پر چلنے کے جواب نہ گور ہیں۔                           |
| ۲۔ | تجلی کی پیداوار پر منبجہ و برکات، باپ دار فی انجلی تکلیف کا بت ہے۔                        |
| ۳۔ | حضرت پر ایک کام احادیث و احادیث و احادیث کا حکم ہے و احادیث و احادیث۔                     |
| ۴۔ | ذکر اجماع - تہ اعراف کی سزا اور قرآن کی کفایت عظمیٰ و کافیاں یہ لایا ہے۔                  |
| ۵۔ | قرعون و دوا مفرحون کا حل مذکور ہے۔  |
| ۶۔ | مصرے مثنوی ل مثال، ان کا پیغام توحید۔   |
| ۷۔ | توحید کی اہمیت، اہل جہنم کا دینی حق ہے اور خدا تعالیٰ کی۔ اہمیت امتیاز و دینی کا بیان ہے۔ |

## حروف مقطعات

سبحر

یہ حروف مقطعات ہیں جن کے تھیلے معنی امر و اعداء اور اس کا رسد ملی اللہ



مَرْفُوعَةً مُّطَهَّرَةً ۖ يَآئِدُنِي سَفَرَةٌ ۖ يَكْرَاهُ بَرْدَهَا ۖ

یہ بے قرآن صحت کی چیز ہے جس کا دل چاہے اسے قبول کرے۔ دو معزز

بلند مرتبہ اور مقدس بھینٹوں میں ہے اور ایسے لکھنے والوں کے ہاتھ میں ہے جو

ذی عزت اور پاک ہیں۔ (محسن ۱۶: ۱۱)

پھر فرمایا کہ تم ایسی توقع مت رکھو کہ ہم تمہاری زیادتیوں، شرارتوں اور حد سے گزرنے کے سبب کتاب الہی کا نزول اور دعوت و نصیحت کا سلسلہ بند کر دیں گے اور تمہاری برائیوں پر تمہیں سزا نہیں کریں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ ہم تمہاری اصلاح کے لیے تمہیں سزا بھی کریں گے اور وعدہ و نصیحت بھی دیا کہ تمہارے ہر اتمامِ جہت ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ کی تسلی کے لیے فرمایا کہ آپ اپنی قوم کی تکذیب پر نہ گھبرا ئیں بلکہ صبر سے کام لیں۔ ان سے پہلے جو قومیں گزری ہیں ان کے پاس بھی ہم نے اپنے رسول بھیجے تھے اور سب ہی نے اپنے اپنے نبیوں کا قصور ادا کیا۔ سو انجام کار ہم نے بھی ان میں سے بڑے بڑے سرکشوں کو ہلاک کر دیا جو ان مشرکین مکہ سے کہیں زیادہ زوردار تھے۔ اور ان کے واقعات کو ضرب المثل بنا دیا۔ جس طرح ان مشرکین و مفسدین سے پہلے والوں پر عذاب آیا اسی طرح ان پر بھی آئے گا اور یہ اللہ کی پکار سے نہیں بچ سکیں گے۔ (عربی ۲/۵۲۲، ۵۲۱)

## سواری پر بیٹھنے کے آداب

وَلَبِنَ سَأَلْتَهُمْ مِّنْ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَيَقُولُنَّ خَلَقْنَاهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۚ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً يَقْدَرُ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ نَخْرُجُكَوْنِ ۚ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمُ الْفُلُكَ وَالْأَنْعَامَ مَا تَرْكَبُونَ ۚ يُسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ شَتَّىٰ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُعْزِيْنَ ۚ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۚ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۚ





اسی پر انکار کرنے پر حج کو جوڑے جوڑے بنایا اور قہرا سے اپنے لشکریوں اور نہ پا سنے کا سنا جس پر تم سوار ہو کر بجو کر کا سڑ کر تے ہو۔ پھر جب تم ان جانوروں پر یوم و شب چٹو تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تجھے کیسے طاقتور اور قہرا سے قابو میں کر دیا ہے اور یہ انعام ان لوگوں کے روزانہ نعمتوں میں سے ہے جو ان کو تیرے کس جس کر دیا ہے۔ پھر ان کو جو میں نہیں کرنا چاہتا کہ میں نے ان کو اپنے لئے بدلے میں صرف لوٹ کر دے دے ہیں۔ ان شرابیوں و کفار کے لئے اللہ کی ظلو ق میں سے جہنم کو صاف اور اوشمیرا جیسا ہے۔ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا عین قتل کیا جائے۔ صریح شراب اور اللہ تعالیٰ کی ارامیت و رحمت کا انکار ہے۔ عین شرب انسان کا ناقص اور ناقص انسان ہے۔

جیٹ کی پیدائش پر رنجیدہ ہونا

[illegible]

کیا اس (اللہ) نے مخلوق میں سے جیساں خود کو ٹھیک اور صحیح قرار دیا ہے۔ جیسے وہ اپنے مالک کے لیے ان میں سے کسی ایک کا حق قرار دیا ہے۔ جس کو وہ زمین کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کا چہرہ سیاہ و بھورا ہے۔ اور زمین کو اس کے لیے کہا (اللہ اس کو ادا کرنا ہے) اور اس کے لیے چہرہ روشن کرنے اور چمکانے میں (چمکانے کا بھی کام ہے) اور ان کے لیے فرشتوں کو اور ان کے لیے بندے ہیں جو زمین پر اور آسمان پر ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے وقت صبر ہوا تھا۔ اللہ ان کی دعا کی بھی جاتی ہے۔ اور ان کو قیامت کے روز ان کے لیے ازاد کر دے گا۔ وہ کہنے ہیں کہ اگر تم نہ جانتے تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے تھے۔



انہام بھی بتا دیا اس لیے کافروں کا ملائکہ کی صورتوں کو چھپنے پر اللہ کی طرف سے واپس ملنے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ ان سے راضی ہے صحیح نہیں بلکہ صحیح یہ ہے کہ ان مشرکین کو جنہوں نے شرک کے ساتھ دنیا کو اختیار کیا، اپنی بد عملی کا نتیجہ جہنم کی صورت میں ضرور ملے گا۔

(مواہب الرحمن ۱۰۱-۱۰۵، ۲۵، مکتبہ اہل بیت ۳۴۱، ۳۴۲/۸)

## باپ دادا کی اندھی تقلید

۲۵-۲۱: اَمْ اَتَيْنَهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوا: اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا عَلَىٰ اُمَّةٍ وَاِنَّا عَلٰى اٰزِرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالُوْا: مُّشْرَفُوْهُنَّ اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا عَلَىٰ اُمَّةٍ وَاِنَّا عَلٰى اٰزِرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ﴿۲۳﴾ فَاَوْتَوْهُنَّ مَا يَٰهْدٰى وَمِنَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِمْ اٰبَاءَكُمْ قَالُوْا: اِنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهِ كٰفِرُونَ ﴿۲۴﴾ فَاتَّقِنَا مِنْهُمْ فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِيْنَ ﴿۲۵﴾

کیا اس (قرآن) سے پہلے ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کو وہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ (نہیں) بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اسی طرح آپ سے پہلے جب بھی ہم نے کسی بستی میں کوئی ذرائع والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ (ان کے رسول نے) کہا اگر میں تمہارے پاس اس سے بہتر طریقہ لایا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم تمہارا لایا ہوا دین نہیں مانیں گے۔ سو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ پھر دیکھو تو نکذ رہ گئے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

مستحب ٹھوٹی مضبوطی پکڑنے والے۔ استمسک سے اسم فعل۔

مُشْرَفُوْهُنَّ: اس (بستی) کے دولت مند، اس کے خوشحال۔ اَنْظُرَ سے اسم مفعول۔



ربنہائی کرے گا۔ اور وہ اسی کلمہ (توحید) کو اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ  
گئے تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ  
دادا کو خوب سامان دیا یہاں تک کہ ان کے پاس حق (قرآن) اور صاف  
صاف بیان کرنے والا رسول آگیا اور جب ان کے پاس حق آیا تو کہنے لگے  
کہ یہ (تو) جادو ہے۔ ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور کہنے لگے کہ یہ قرآن دونوں  
بستیوں (مکہ اور حاکف) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔

شان نزول: ابن المبرد نے قتادہ کی روایت سے بیان کیا کہ ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر یہ  
قرآن جس کا نزول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے حق (میں صاحب اللہ) ہوتا تو مجھ پر یا ابن مسعود رضی اللہ عنہما  
پر نازل ہوتا اس پر آیت وقالوا لولا نزل — الخ نازل ہوتی۔ (مطہری ۳/۸)

تشریح: مکرین قریش اگر اپنے باپ دادا کی تھکید کے دعویٰ میں سچے ہوتے تو ان کو حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کی اتباع کرنی چاہئے تھی کیونکہ دین کے اعتبار سے یہ لوگ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم کی  
طرف منسوب کرتے تھے۔ لیکن کافر و مشرک بیٹے اپنے نفس کا مطیع و فرماں بردار ہوتا ہے مگر عبادت  
جہالت سے اس کو اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب کر کے افتراء پاندہتے ہیں۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ  
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید خداوندی پر استقامت اور کفر و شرک سے بیزارگی بیان کی ہے۔  
چنانچہ ارشاد ہے: ووقت بھی قابل ذکر ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر اور اپنی  
قوم سے کہا تھا کہ جن باطل معبودوں کی تم عبادت کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ جس خالق  
عزوجل نے مجھے پیدا کیا ہے وہی معبود حقیقی ہے۔ اس لیے میں اسی کی عبادت کرتا ہوں۔ بلاشبہ وہی  
مجھے اپنے دین کی راہ دکھاتا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اسی بات کو اپنی اولاد میں باقی چھوڑا تاکہ ہر  
زمانے میں مشرک سے باز آتے رہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ کافر کفر کرتے رہے، دیکھتے اور دیکھتے رہے اور میں ان کو متاع دنیا و بتار با یہاں  
تک کہ جب ان کے پاس اللہ کا پیغمبر دین حق لے کر آگیا، اس نے واضح دلائل سے حق کو ثابت کیا،  
قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں اور حق و باطل کے فرق اور ان کے شرارت کو صاف صاف بیان کر دیا تو  
کہنے لگے کہ اللہ کا کلام اور نبی کے مجھ سے جادو ہیں۔ ہم اس کو نہیں مانتے۔ یہ مکرین اپنی سرکشی، ضد

اور بعض اصحاب سے حق کے خلاف باتیں بنانے لگے کہ اگر یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کام ہے تو پھر یہ کئے اور خدا نفع کے کسی دیکھ کر کسی سے تو وہی پر کیوں نہ مانی ہو۔ بخوبی نے لکھا ہے کہ پیغمبر نے کہا کہ کافروں کی مراد یہ تھی کہ تم میں جبریلین و جبرہ پر اور خدا نفع میں عید یا علی پر مانوس ہوتا۔ بعض نے کہا کہ میں وہیہ بنی علیہ و پر اور خدا نفع میں حبیب بن نمر بن حید ثقفی پر قرآن کا نزول مراد تھا۔  
(مکملہ ۱/۳۲۶، ۳۲۵)

## عظیمہ نبوت و رسالت

۳۵-۳۲: اَهُمْ يَقْسُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ مَنْ قَسَّيْنَا إِلَيْهِمْ مَوَاسِيَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيُفْتَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَخِرَ لَهَا مِنْهُمُ الشَّيْطَانُ وَقَوْلَا إِنَّ يَلُونَنَا النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ يَاسْ أَرْحَمِينَ لِيُؤْتِيَهُمْ شِقَاقًا مِنْ فَضْلِهِ وَمَعْلَاجًا عَلَيْهِمْ يُظْهِرُونَ لِيُؤْتِيَهُمْ آيَاتًا وَمُزَيِّنَاتٍ لِيُفَكِّرُونَ ۚ وَتَعْرَفُوا أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ لَنَا مَتَاءٌ الْحَقِيقَةُ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

کہا اور آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں بھی ہم خودوں کی بوزی تقسیم کرتے ہیں اور ہم ہی نے بعض کے درجات بعض پر بلند کر دیئے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں ۱۴۶ اور آپ کے رب کی رحمت اس (دولت) سے بہتر ہے جس کو یہ جہ کر رہے ہیں۔ اور اُمم یہ بات نہ بولی کہ سب ایک ہی گروہ ہو جائیں گے (کافروں کو پیش میں، یکجہ کر کے کافر ہو جائیں گے) تاہم دھماں کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی جھڑوں کو چاندی کی بنا، پتے اور زینے بھی (چاندی کے بنا دیئے) جن پر وہ چہ چہ ہمارے اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ ٹکیے لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سوا بھی (بہت وافور ہے) سچا اور یہ سب دنیا کی زندگی میں

قائد و اٹھانے کے لیے ہے اور آپ کے رب کے نزدیک آخرت تو صرف پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔

منقولاً: خدمت گار، تابعدار، عز اور مددگار۔

منطقاً: چھتیس، واحد منطق۔

إعترافاً: سونا کرنا، سونا بنانا۔ مصدر ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے کافروں کے مذکور و قول کی تردید میں فرمایا کہ کیا یہ لوگ رحمت خداوندی کے مالک ہیں کہ اسے تقسیم کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ دنیا کے مال و دولت، سرداری اور عزت و جاہات سے نبوت و رسالت کا کوئی تعلق نہیں۔ جس طرح دنیا کی نعمتیں تقسیم کرنے میں دو قادرونی ر مطلق ہے اسی طرح نبوت و رسالت کی عطا میں بھی دو قادر و مطلق ہے اس لیے وہ جس کو چاہے اس منصب سے سرفراز فرمائے اور وہ خوب جانتا ہے کہ نبوت و رسالت کا حق دار کون ہے۔ منکرین کا حال تو یہ ہے کہ ان کی اپنی روزیاں بھی ان کے قبضے اور اختیار میں نہیں۔ وہ بھی ہم ہی تقسیم کرتے ہیں اور ہم ہی درجہات کے اعتبار سے بعض کو بعض پر فوقیت دیتے ہیں اور ہم ہی نے بعض کو فنی بنایا اور بعض کو فقیر۔ کسی کو بلند مرتبہ بنایا اور کسی کو کم مرتبہ والا تاکہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار رہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے رہیں اور دنیا کا اللہ مکنسن و مونی چننا رہے۔ جو کچھ یہ لوگ دنیا میں جمع کرتے ہیں اللہ کی رحمت اس سے بہت بہتر اور افضل ہے۔ یعنی نبوت و رسالت کا شرف و نبوی مال و دولت اور عزت و جاہ سے کہیں بڑھ کر ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ نبی اور رسول کسی بستی کا دولت مند ہی ہوتا چاہئے۔

اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ کافروں اور مشرکوں کو دنیاوی عیش و راحت میں دیکھ کر لوگ جہالت سے یہ گمان کر لیں گے کہ کافروں کے پاس دنیاوی مال و متاع اور سونے چاندی کی کثرت اس لیے ہے کہ وہ اللہ کے محبوب اور پسندیدہ ہیں تو ہم ان کافروں کے گھروں کی چھتیس اور سیر حیاں چاندی کی بنا دیتے ہیں پر چڑھ کر دو چھتیس ہیں اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت اور سامان آرائش بھی چاندی کا بنا دیتے جن پر وہ تجھے لگا کر بیٹھتے ہیں۔ ہم سونا بھی ان کو وافر مقدار میں دے دیتے اس قدر سونے چاندی اور زیب و زینت کو دیکھ کر لوگوں کا ان چیزوں کی طرف مائل ہونا فطری تھا جس کے نتیجے میں وہ آخرت سے ترک تعلق کر کے صرف دنیاوی ساز و سامان اور زیب و

زیادت میں گئے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ بات حکمت الہی کے خلاف تھی اس لیے کافروں کو بھی دنیاوی دولت کم دی گئی۔ یہ سب بھی اس لیے کیا کہ ان کی دنیاوی دولتیں دغیر و کھن و نیوی زندگی کا سارا سامان بنے اور آخرت و دوسری تمام نعمتیں صرف پرہیزگاروں کے لیے ہیں۔ (ابن کثیر ص ۱۲۷)

اور اور بھی تھے حضرت ماکہ دہشی اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کیا اس کا گھر ہے جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور یہ اس نے لیے دئیے تھے جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں۔ اس کو بھی بتایا کہ جس کے گھر میں گھر نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سوئے کا یہ خانہ کا قریبی جنت ہے۔ (مستمی ص ۱۳۳) ترمذی اور ابن ماجہ میں اصل بنی سہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر دیکھ لیں پھر اس کے پرے براہ بھی ہوئی تو اس کا فرک یہاں دنیا کی کاپی نہ ہوتی تھی نہ پڑا۔ (ابن کثیر ص ۱۲۷)

## ذکر الہی سے اعراض کی سزا

۳۰۳۶ وَمَنْ يَعْصِ عَمْرُؤُا اَوْ لَوْ اَنَّهُ لَظَنَّ اَنَّهُ لَقِىَ لَهٗ شَيْطٰنًا فٰهٗوَلَهٗ قَرِيْنٌ ۝۱۰۰ وَ اَنَّهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنْ السَّبِيْلِ وَيَصْبُوْنَ اَنَّهُمْ يُهْلِكُوْنَ ۝۱۰۱ حَتّٰى اِذَا حُجَّتْ نَاۤءَالُ يَلِيَّتْ بَيِّنٰتٍ وَ بَيِّنَاتٌۢ بَعْدَ اَنۡسَلَخْنَا مِنْ اَلْقُرۡيٰنِ اَلْقُرۡيٰنِ ۝۱۰۲ وَلَنْ يَنْفَعَكَ الْيَوْمَ اِذۡ ظَلَمْتُمْ اَنۡ تَكْفُرُوْا فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۱۰۳ اَفَاَنْتُمْ تُشْفَعُ اَللّٰهُ اَوْ يُعۡذِرُ اَلنَّعۡصِ ۝۱۰۴ وَمَنْ كَانَ رَاقِیۡ صُلٰبٍ مُّبِيْنٌ ۝۱۰۵

جو اپنے رب سے باز رہے اور اگر وہ سوچے کہ اس کے لیے شیطان پیدا ہو گا تو اس کے لیے قریب ہے اور وہ (شیطان) انہیں راہِ راست سے روکتے رہے اور وہ ان کی گمراہی کرتے ہیں کہ وہ جنت پر ہیں جہاں تک کہ (تو مسرت کے راز) جب وہ ہمارے پاس آنے کا تو (اپنے شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تجھے اور میانِ مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ سو کیا ہی برا سا تھی ہے کہ جب تم ظالم ظہر پکے تو آج تم سب کا عذاب میں شامل



ہونا تمہارے لیے فائدہ مند نہیں۔ سو کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں

اور کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کو راہ راست دکھا سکتے ہیں؟

بغض: وہ اندھا بننا ہے، وہ غفلت کرتا ہے۔ غشو سے مضارع۔

تفطیض: ہم ستر کر رہے ہیں، ہم مسلط کرتے ہیں۔ تفطیض سے مضارع۔

فربین: ساتھی ہم نشین۔ مصاحب۔ جمع فربانہ۔

تشریح: جو شخص خواہشات انسانی میں منہمک ہونے اور دنیوی لذتوں میں مشغول ہونے کی وجہ

سے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت و بے رغبتی کرے جیسا کہ اہل کتاب سب کچھ جاننے کے باوجود اس

سے منہ موڑے ہوئے ہیں تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو دوزخ تک اس کا ساتھ نہیں

چھوڑتا، ہر وقت ساتھ لگا رہتا ہے، اس کو راہ حق سے روکتا رہتا ہے، لگتا ہوں اور بدکار بنوں کو آراستہ

کر کے اس کو دکھاتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ خیال پختہ کر دیتا ہے کہ جس طریقے پر وہ عمل کر رہا ہے

وہی ہدایت کا راستہ ہے مگر اس کی عقل ایسی مسخ ہو جاتی ہے کہ وہ اسی کو صحیح راستہ سمجھتا ہے۔ اس کی یہ

حالت برقرار رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز جب وہ ہمارے پاس آئے گا اور معاملہ مکمل

ہائے گا تو اپنے اس ساتھی شیطان سے برأت ظاہر کرے گا اور کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے

درمیان اتنا فاصلہ ہوتا جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے تو تو بہت ہی برا ساتھی ہے کہ تو نے مجھے

بھی گمراہ کیا۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ جس مصیبت میں پھونے پڑے سب شریک ہوں وہ قدرے بگلی

معلوم ہونے لگتی ہے مگر دوزخ میں ان شیاطین اور ان کی اتباع کرنے والوں کا عذاب میں شریک

ہونا کسی کو فائدہ نہ دے گا۔ عذاب کی شدت ایسی ہوگی کہ اس طرح کی معمولی باتوں سے اس میں

کچھ تخفیف نہیں ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے لوگوں کو دعوت و تبلیغ میں بہت کوشش کرتے تھے اور

چاہتے تھے کہ لوگ حق بات کو سن لیں اور سیدھے راستے کو دیکھ لیں مگر آپ جس قدر زیادہ کوشش کرتے وہ

لوگ اسی قدر اپنے کفر پر پختہ ہوتے اور حق کے خلاف عناد میں اضافہ کرتے۔ اس سے آپ کو رنج و ملال

ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آگہی کے لیے فرمایا کہ ہم نے اپنے علم قدیم اور عدل مستقیم سے ہر ایک کی

طبیعت اور جبلت پیدا فرمائی ہے۔ وہ اس سے تمہاد نہیں کر سکتا اور نہ آپ ان کی جبلت اور طبیعت کو بدل

سکتے ہیں۔ اس لیے آپ ایسے ازلی بہروں کے کانوں میں حق بات کی صدا نہیں ڈال سکتے اور نہ آپ



کی نرالی میں اللہ تعالیٰ نے انتقام لیا۔

آپ تو اللہ کے کلام و روایں و مکتوبات سے بکڑے رہے۔ اس پر عمل کرنے میں جو اللہ نے وحی کے ذریعے آپ پر نازل کیا ہے بلاشبہ آپ سید محمد رحمتے ہیں۔ یقیناً یہ قرآن آسمانی ہے اور آپ کی قوم قریش کے لیے تعلیم الشان شرف و رحمت ہے۔ آپ کے لیے تو کھانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حق طلب بنایا اور آپ کو نبوت و رسالت کے منصب سے سرفراز کر دیا اور آپ کی قوم آپ نے تو خدا سے اس کلام و وحی کی محاسبہ کی و یہ کلام ان کی زبان میں نازل کیا گیا اس لیے تیرا رحمت تک ان کو تمام اقوام پر شرف و صلی ہو یا لہذا ان کو چاہئے کہ جس حد سے وہ اس کلام کو سمجھ سکیں بہتر سمجھنے والے ہیں اسی طرح وہ اس پر سب سے مستعمل کرنے والے ہیں۔ عتق رب (قیامت کے روز) ہم سے اس بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا اور کہاں تک اس پر عمل کیا۔

کسی ایسے شریعت اور کسی نبی کی تعلیم میں اللہ تعالیٰ نے سادہ کسی مہربان کو کوئی قصور نہیں۔ تمام رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو وہی حجت و حق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت و ملت پر ہیں۔ تمام انبیائے قاصہ پھیلنے والے اور شرک کو مٹانے والے نبی نے شرک کی تعلیم نہیں دی اور اللہ نے کسی راہ میں اس بات کو جائز نہ رکھا۔ اس کے سوا کسی اور سے کسی پستی یا جہ سے۔ پھر ان مشرکین سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ان میں کوئی شرک نہ کیا اور ساری نے تین خداؤں کا عقیدہ کہاں سے نکال لیا۔ فرض قیام و دنیاوی تعلیمات سے نہ تو یہ خدا اللہ ہی ہے جس سے تمام ملامت و عیب و قصور کی توبہ کی جائے۔ ہر ایک تعلیم کی ہی وہی نرالی چاہئے۔ (اصول ابی الحسن ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴

ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے اسراء کے پاس بھیجا تو موسیٰ نے کہا کہ میں تمام جہان کے پروردگار کا رسول ہوں۔ پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری نشانیاں لائے تو وہ بے ساختہ ان پر پڑے گئے اور ہم ان کو جو نشانیاں دکھانے لگے وہ پہلے سے بڑھ کر ہوتی تھیں اور ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا کہ وہ باز آ جائیں اور (بر عذاب کے موقع پر) وہ کہتے کہ اے خداوند اگر اپنے رب سے دعا ہے لیے اس کی دعا کو جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے۔ بے شک ہم ضرور رافقہ راستہ پر آ جائیں گے۔ پھر جب ہم ان سے عذاب بننا چاہتے تو وہ وہاں سے ہٹ کر چلے گئے۔

بَنُحُوتٍ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوا فِي سَعَارٍ ۝

بنحوت: وہ توڑے ہیں۔ بھٹک سے مضارع۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا رسول بنا کر اپنے رسل و معجزات کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے سروروں کے پاس بھیجا کہ حضرت موسیٰ ان کو تو حید علیکائیں اور شرک سے بچائیں۔ حضرت موسیٰ نے فرعون اور اس کے لوگوں کے پاس جان کر کہا کہ بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ مجھے تمہاری چاہت کے لیے بھیجا گیا ہے لیکن فرعونوں نے اپنے نبی کی کوئی قدرت کی اور دلائل و معجزات دیکھ کر ان کو قبول کرنے اور ان سے چاہت حاصل کرنے کی بجائے ان کا تشویر اڑانے لگے۔ حضرت موسیٰ ان کو جو نشانیاں بھی دکھاتے وہ سب نشانیاں سے بڑھ کر ہوتی تھیں ان کی سرکشی اور غرانی بڑھتی ہی گئی۔ جب وہ کسی طرح ہار نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں مبتلا کیا کہ وہ غرانی سے باز آ جائیں۔ ان پر قتل کا عذاب آیا۔ لہذا انہیں جو نہیں آئیں، میں نے ان کو عذاب دے دیا۔

یہی ارشاد ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجُرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادَ تَوًّا  
وَالْغَمَامَ ۖ فَاَتْلَفْنَاهُمْ ۖ فَاسْتَجَبُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝

پھر ہم نے کملی کملی نشانیاں دکھ کر ان پر طوفان اور لڑی اور جرم اور مینڈک اور خون (کا عذاب) بھیجا۔ پھر یہی وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ جو تھے ہی

مجرم لوگ۔ (الاعراف: ۱۳۳)

جب بھی کوئی عذاب آتا تو کھلا دھکے دھرت ہوئی فی خوش دہائی کے نہیں، خاصہ کرتے۔ ان کے قول و قرار کرتے کہ آپ مینا دیتے سے اس عذاب کو دور کرنے کی دعا کیجئے۔ اگر یہ عذاب دور ہو گیا تو بیشک ہم ہدایت کو مل کر لیں گے آپ پر ایمان لے کر لیں گے اور یہی امرائیں کہ بھی آپ کے ساتھ کر دیں گے لیکن آپ اللہ تعالیٰ ان سے عذاب کو بلا دیں تو وہ پھر بدتر کی بات آتے اور دانتے ہیں، ان کے کا عہد ذکر لغزو و مسیحیت پر ہے۔ (ابن کثیر ۴/۱۲۸)

## قوم فرعون کی حماقت

۵۱-۵۲ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكٌ مِّمَّا تَصْنَعُونَ هَٰذَا أَنَا خَلِيفٌ مِّمَّنْ هَٰؤُلَاءِ هُوَ قَبِيلِي ۖ وَأَنَا يَمِينُكُمْ ۖ فَلَوْلَا أَلِيَّتِي عَلَيْهِمْ أَتُورُونَ مِمَّنْ ذَهَبَ أُوحًىٰ مَعَهُ فَاسْتَكْبَرَهُ مُقْتَرِبِينَ ۖ فَاسْتَفْتَىٰ قَوْمَهُ فَاطَّاعُوهُ ۖ وَارْتَمَوْا قَوْمًا فَيَسْجُدُونَ لَهُمْ فَلَمَّا نَسُوا مَا آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَأَعْرَفْتُمُ الْحَقَّ يَجْعَلْنَاهُمْ سُلَٰفًا وَذُرًىٰ يَلَذُّونَ ۚ

فرعون نے اپنی قوم میں ممانی اسرائیلی اور یہاں کہ سے یہی قوم اپنی مصری مسحت میری نہیں اور یہ میری میر سے (میں کے اپنے بہت ہی تیر - کیا تم پر کیجئے نہیں، بہت میں اس سے بہتر ہوں میں کی کوئی عزت نہیں اور ممانہ بول بھی نہیں سکتا۔ پھر یہاں نے اس پر ہونے کے ٹکڑے آپ سے اس کے سامنے ڈھٹے ہی پر پانہ سر آ رہے۔ اس فرعون اسے اپنی قوم میں نہیں سمجھی اور وہ اس کی قوم کے اول ہونے کے لئے میں آئے۔ یہ شک اور بھڑکی فرعون۔ پھر یہاں نے میں خدا اور قوم نے اس سے اسے سنا اور ان میں کفر کی تردید۔ پھر اس نے ان کو کیا نذر دلا دیا اور بعد اس کے لیے تم کو بہت (۵۱، ۵۲)۔

مہین ذیل، اسے عزت، حق، بھون سے صحت ہے۔



هَذَا صَوْرٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا يَصْنَعُ الشَّيْطَانُ إِلَّا فِتْنَةً لِّكَفَرٍ عَدُوٍّ  
قَرِيبٍ ۝

جب ایہ رسم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم کے لوگ (اہل مکہ) چلا  
'جئے اور کہنے لگے کہ ہمارے محبوب اچھے ہیں یا وہ؟ انہوں نے کھل جھگڑے  
کی غرض سے یہ بات کہی ہے وہ تو ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ زحمتیں تو کھلیں  
ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا تھا اور یہی کوئی امر نکلیں گے یہ نہ نکلتا  
(قدرت) ملایا۔ اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے جو زمین  
میں (تمہارے) امپ نشین ہوتے۔ بیشیادہ! جس کی قیامت کی ایک نشانی ہیں  
سو تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو ۱۱۔ یہی کی تاریخ مراد۔ یہی سیدھا  
دست ہے اور شیطان تمہیں (راہ حق سے) مارا نہ پاسے۔ سب شک وہ  
تبدیل و اخلاص نہیں ہے۔

بصاؤن وہ شور مارتے ہیں وہ دھپتے ہیں۔ حدیث سے مفہور۔

تفتروؤن۔ تم ضرور شک و شبہ کرو گے تم ضرور تردد و تردید کے۔ اعتراض سے مفہور۔ قانون تاکید۔

شان نزول: ان مردو یہ بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرشتوں  
نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا خیال ہے کہ اللہ نے قیامت  
لَا تَكْفُرُ وَصَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حُصْبٌ جَهَنَّمَ ۚ أَنْتُمْ  
لَهَا ذُرِّيُّونَ ۝

(۱۱، نیا، ۹۸)

آپ پر اس کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ ان فرشتوں نے کہا۔ یہ نہ کہ وہ فرشتوں کے ہاں  
عزیزی چاگ جاتی ہے۔ یہ سب بھی ہمارے محبوبوں نے ساتھ جہنم میں جو تھے۔ میں پرانت  
إِنَّ الْكَاذِبِينَ سَيَكُونُ لَهُمْ وَصَاةٌ أُولَئِكَ عَنْهَا  
مُبْعَدُونَ ۝

(۱، نیا، ۱۰۱)

وَلَقَدْ خَرَّبْنَا بَيْنَ قَوْمَيْنِ إِذَا قَوْمًا مِّنْهُ يَصْطَلُونَ ۝ وَ  
قَالُوا إِلَهُنَا خَيْرٌ مِّنْهُ هُوَ مَا خَلَقَهُ لَكَ (۱) فَجَدَلْنَا بَيْنَ هُم  
قَوْمًا خَصِمِينَ ۝ (الفرق ۵۸، ۵۷)

۵۸: ۵۷: (مترقی ۸/۲۵۲)

تشریح: آیت اسکے و مانعوں میں یہ ذکر نہیں کرتا جہاں کے مشرکین جن کو یہود  
طاعت میں دوسرے جنم کا اید میں ہیں وہ آیت میں تو صاف طور پر مشرکین کو خطاب ہے۔ تم اور  
تبار۔ وہ یہود جن کو تم پر ہے اور جنم کا اید میں ہیں۔ ان سے مراد وہ یہود ہیں جو آیت میں  
جیسے ظلم اور نفرت کے بندہ و پادشاہوں اور خود اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوں جیسے شیطان  
فرعون اور عمر و دغیر۔ مشرکین کا یہ کہہ سکتے ہیں کہ انصاری معصیت میں ہی مبادت کرتے ہیں اور یہود  
انصاری عبادت کرتے ہیں تو کیا انصاری معصیت میں ہی اور حضرت اسام بن یہود انصاری کے  
ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ اگر یہ جہنم میں نہیں جائیں گے تو ہم اور تبار۔ یہود بھی جہنم میں نہیں  
جائیں گے۔ مشرکین کی یہ بات اس لیے صحیح نہیں کہ حضرت مسیح اور حضرت عزیر علیہ السلام نے بھی  
نہیں کہا کہ ان کی عبادت کی جائے بلکہ وہ ہمیشہ ہمیں کو قوم کی تسلیم دیتے رہے۔ یہی صحت ہی اور  
ہی نے بھی اللہ تعالیٰ نے جو ان کو یہود بنا ہے کا حکم نہیں دیا۔ اگر یہود میں اور یہود بنائے اپنے  
یہود بنایا ہے کہے مطابق معصیت میں ہی اور حضرت عزیر و اسام بن یہود بنائے ان کی گواہی اور شہادت ہے۔

پھر فرمایا کہ مشرکین نے حضرت مسیح کی جو مثال پیش کی وہ حق و باطن میں قیامت کے لیے نہیں  
بند تھے بھڑا کرتے تھے کہ یہی پادشاہ ہے۔ یہی ہی جہنم والوں حضرت مسیح علیہ السلام نے جیسے نہیں نے بلکہ  
دو شخص اللہ کے بندے تھے جن پر ہم نے غلط کیا تھا اور ان کو نبوت کی نعمت سے رفق الیہ قدم ہی  
انکلی کے لیے اپنی قدر سے فائدہ نہ لے سکتے تھے کہ انہوں نے پاپ کے گنہگار بننے سے بھی تیار  
ہے۔ اگر ہم چاہتے تو ان میں سے فرشتے پیدا کر دیتے جو تمہاری جگہ تمہاری جگہ سے اور تمہارے  
جائیں گے اور ان میں پر آیا ہو گے۔ مسیح صحت کی قدرت ہے۔ یہی حضرت مسیح قیامت کی  
نیک علامت ہیں۔ ان کا پہلی مرتبہ تو غامض بنی اور پہلی کے لیے ایک ایمان تھا کہ وہ پاپ کے بغیر  
پیدا ہوئے اور عجیب عجیب مژدے دے گئے۔ ان کا دور ہی داتا قیامت کی علامت ہوگا۔ ان کے  
نزل سے لوگوں کو معلوم ہوگا کہ قیامت ہاں نہیں ہے۔ سچ قیامت کے آتے ہیں



ہرگز شک و شبہ نہ کر، اور نیکان وقت حیدر کا سیدہ عمارت میں نہیں تھا۔ بابو۔ تی چ چو۔ اس پر چلتے، ا  
کبھی کمرہوں دوک۔ بیان ہو کہ تیار، زنی و آئین شہنشاہیں اس رستے سے گزرتے۔ کیونکہ عمارت  
تھا۔ نہیں ہے۔ (میلن ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳،

حضرت عیسیٰ کا پیغام توحید

وَلَمَّا سَأَلَ يَحْيَىٰ بِالنِّيذِيرِ قَالَ قَدْ جِئْتُكَ بِالْجَحْمِ وَإِنِّي  
لَكُم مِّنَ الَّذِينَ يُخَوِّفُونَ فَيُؤَيِّدُ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۖ إِنَّ  
اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۚ  
فَاخْتَفَى الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَنُّوا مِنْ  
عَذَابِ يَوْمِ الْبَیْرِ ۚ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا لِنَافَةِ أَنْ تَأْتِيَهُمْ  
بَغْضَةٌ وَأَنَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ أَتَأْتِيهِمْ يَوْمَئِذٍ مِّنْ بَعْضِ  
لَيْعُنْ عَذَابِ اللَّهِ أَلَّا يَشْعُرُونَ ۚ

[illegible]

احولہ: کیر: دست - مہابہ: دست: واحد: حلیہ:

تشریح: جب دعوتِ مہنی ماہِ و نسواں کھلے محلات لے کر آئے تو انہوں نے اپنی قوم سے کہہ کر کشاں  
تجاء سے جس عظمت یعنی نبوت سے لڑا کیا ہوں، درجہ لے۔ یہی انہوں سے جو غفلت و بی خبری سے تھے  
ان میں سے جو حق سے من کو وہ بھی طور پر ظاہر کرنے سے پہلے آپ ان سے ملے اور نہ کہ ان میں







ان کی سرگوشتیاں اور ان کے مشورے نہیں سنتے۔ ہم ضرور سنتے ہیں اور

ہمارے کیجیے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔

يُخَفُّوْاۙ : دو ہکا کیا جائیگا وہ کم کیا جائے گا۔ فَعَفُّوْا سے مضارع مجہول۔

فَيُلْهَوْنَ : حیرت زدہ۔ ناامید۔ مایوس۔ اہللاً من سے اسم فاعل۔

مُكْثَفُوْاۙ : ٹھہرنے والے۔ رہنے والے۔ مَكْثٌ سے اسم فاعل۔

اَنْزِلُوْاۙ : انہوں نے طے کر لیا انہوں نے چلتا ارادہ کر لیا۔ اَنْزَلَ سے ماضی۔

نَحْنُ وَهُمْ : ان کی سرگوشتیاں، ان کا مشورہ کرنا، اور الہ کی بات۔ اسم بھی ہے اور مصدر بھی۔

تَشْرِيْحُ : گزشتہ آیتوں میں مومنوں کے لیے جنت کی نعمتوں کا بیان تھا۔ اب ان آیتوں میں

مکرمین و مجرمین کا حال بیان کیا گیا ہے کہ ہر ملک یہ نافرمان و دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

گے۔ وہاں ان کا عذاب نہ کسی وقت ہکا ہوگا اور نہ قطع ہوگا بلکہ اسی شدت کے ساتھ مسلسل جاری

رہے گا اور وہ تمام امیدیں ختم ہو جانے کے بعد مایوسی کے عالم میں اسی میں رہیں گے۔ بلاشبہ یہ

سب کچھ ان کی بد اعمالیوں اور نافرمانیوں کا بدلہ ہے۔ ہم نے ان پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں کی اور نہ ہم

کسی پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں بلکہ اپنی سرکشی اور عناد پر پختہ رو کر انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔

جب اہل جہنم ہر طرف سے مایوس ہو جائیں گے اور ان کو عذاب جہنم کے مل جانے کی کوئی امید باقی نہ

رہے گی تو بے قرار ہو کر جہنم کے دار و دروازے کہیں گے کہ اسے مالک اب ہم میں برداشت کی طاقت نہیں

تم اپنے رہتے سے ہماری موت کی دعا کرو تا کہ ہم عذاب سے چھوٹ جائیں، مالک انہیں جواب دے

گا کہ اب تم ہمیشہ اسی عذاب میں جتنا رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

رَاۤیَ يُعْصٰی عَلَیْہِمْ فِیْ سُوْرٰتِہٖمْ سَخَطٌ مِّنْ عَذَابِہَاۙ

نہ انہیں موت آئے گی اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ (فاطر: ۳۶)

جب ہم نے پیغمبر اور کتابیں بھیج کر ان کے سامنے سچا دین پیش کر دیا تو وہ اس کو ماننے کی

بجائے اس سے نفرت ہی کرتے رہے اور ناحق کی طرف مائل رہے۔ کیا انہوں نے کسی کام کا پختہ ارادہ

کر لیا ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اللہ کے پیغمبر کو ناکام بنا دیں

کئے تو اس نے بھی انہی کا حق تو نہ رکھی ہے۔ ظاہر ہے ان کی تدبیر اور تدبیر پر غالب نہیں آ سکتی۔  
 کیا ہوا کہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے دلوں میں پوشیدہ تھیں اور فقیہ سرکشیاں نہیں سمجھتے حالانکہ ہم اس  
 جیسے دوسرے خدا سے معرفت ان کے ساتھ ہیں، ان کی برائت اور نظر ان کو سمجھنے اور سمجھنے سے ہم  
 راہیں غیر ۱۳۲: ۱۱، ۱۳۲: ۱۲، ۱۳۲: ۱۳، ۱۳۲: ۱۴

## معبود حقیقی

۱۵۱ قُلْ مَنْ كَانَ لِلْكَرْخِزِ وَلَمْ يَكُنْ قَاتِلُ الْغَيْبِزِ ۖ سُبْحٰنَ  
 رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝  
 مَنْ ذَا الَّذِیْ یُخَوِّضُوْهُ وَیُلْعَبُوْهُ حَتّٰی یُلْقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ  
 یُوعَدُوْنَ ۚ وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ اِلٰهُ ۚ  
 هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ فِیْ یَدِیْهِ مَلٰئِکَ السَّمٰوٰتِ  
 وَالْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۚ وَیَعْلَمُ ذَا بَیْنِکُمُ السَّمْعُ وَ اَبْصَارُکُمْ  
 سُبْحٰنَ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۚ

تو کہہ دیجئے کہ اگر باغرض وہاں کے مونی اور مہوئی تو سب سے بڑے ہیں  
 میں نے کی مہوت کہہ سکتوں اور زمین کا رب اور آسمان کا مالک اس  
 پر کیا ہے کہ یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ یہ انہی تو کہہ سکتے ہیں کہ  
 میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں  
 میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں  
 میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں  
 میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں  
 میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں  
 میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں کہ میں نے سب سے بڑے ہیں

بِخَوِّضُوْهُ ۚ وَیُلْعَبُوْهُ حَتّٰی یُلْقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوعَدُوْنَ ۚ

تشریح: اسے اس سب سے بڑے علم اور آپ ان مشرکین کو سے کہہ دیجئے کہ اس خدا کے کوئی اور معبود

تو سب سے پہلے میں اسی کی عبادت کرنا چاہتا تھا کہ وہ مجھے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا پھر تم  
 جیسے اسی کے اولاد بنو کر رہے ہو۔ آسمانوں اور زمین اور حرفی کا مالک و خالق اس سے ہر نکل پاک اور  
 محراب ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ وہ فرد اور واحد و صمد ہے۔ اس کے کوئی اولاد اور مدعی و نظیر نہیں۔ آپ  
 ان کو ان کی پیروی و باتوں اور لہو و لہب میں چارے دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کو اس دن سے سابقہ پڑے  
 جس دن ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ان کو اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔ ان بد نصیبوں کے انکار  
 سے اللہ کی برکت اور شان بکریائی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آسمانوں میں بھی وہی عبادت کے لائق ہے  
 اور زمین میں بھی وہی عبادت کا مستحق ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ وہی حکمت کے  
 ساتھ کائنات کا انتظام کرنے والا ہے۔ اور وہی مخلوق کی ضرورتوں اور مصلحتوں کو جاننے والا ہے وہی  
 برحق والا ہے۔ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی کائنات پر اسی کی حکومت ہے اور قیامت پر  
 ہونے کا لمحہ وقت بھی اسی کو معلوم ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔ سب کو  
 اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے پھر وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

## عاجز و بے اختیار معبود

۸۸-۸۹: وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ  
 بِالْعِزِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ  
 اللَّهُ قَاتِلُ يُوقِلُونَ ۚ وَفِيهِ يَرْبِئُ ۚ هُوَ إِلَهُكُمْ فَكُونُوا  
 يُؤْمِنُونَ ۚ قَاتِلُ صَفَحَهُ وَخَرَّ سَلَامًا فَتَوَفَّ يَعْلَمُونَ ۚ

یہ لوگ اللہ کے سوا مہین کو پارتے ہیں وہ عبادت کا اختیار نہیں رکھتے مگر جو حق  
 کی گواہی دین اور اس کا علم بھی رکھیں۔ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس  
 نے پیدا کیا ہے تو وہ یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر یہ کہاں بیٹھے مارتے  
 ہیں۔ ہم ہے رسول کے یہ کہنے کی کہ اے میرے رب یہ لوگ ہیں جو ایمان  
 نہیں لاتے۔ سو آپ ان سے مزید پوچھ لیجئے کہ تمہیں سلام۔ بہت جلد ان کو  
 (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

صغیرؒ آپ سے پیچ لیں آپ بے نیاز تھے۔ صغیرؒ نے فرمایا:

تشریح: سکاڑا غارت خانہ جب باغی ہو گیا تو یہ عداوتی مجھے شہزادہ کی کوہنوا تو اتاری رہی ہے۔ وہ تو اس کی سفارش کا بھی اہل حق نہیں تھے کہ ان جہان میں و آخرت میں عداوت کرنے کی کوہنوا ہو۔ یہ وہ اب اس نے بھرا۔ یہ لیکن حوائج حق میں نہ تو قرار دیتے ہیں اور اس کی شہریت میں نہ ہیں نہ تھے۔ کے صغیرؒ نے یہ تو تمہاری شہادت میں نہ کہ اس نے کی۔ تو آپ ان سے یہ تمہیں کہ اس کو اس نے چاہا تو وہ لیا اور اس نے نہ تو اس کو چاہا۔ پھر یہ کہ اس نے بھلا دیا ہے اس کو اس وقت وہ تو اپنا خالق ماننے کے باوجود اس کی عبادت کرتے ہیں تو کھنکھاتی ہیں اور انکی بے اختیار ہیں۔ قسم ہے رسول کے کہ کبھی نہ اسے میرے پروردگار پر تو میری اس نے کہ نہ تیار ہو۔ آپ ان کے ایمان نہ دے۔ نہ نیکو نہ ہوں۔ اب آپ کی یہ شرط نہ کہ اس کی رحمت نہ آپ کو اس کا بدلہ نہ دے گا۔ یہ تو اس کو پہنچا دینا کہ اس نے اس کو چاہا۔ جب اس نے اس کو چاہا۔ بہت صدمہ تو اپنی بدحوالی میں اس کا نہ کی یہ تو اس نے۔

مخلص کے بہت قریب ہے۔ میرے ہی سب کیا۔ وہ سر نہ آج۔ گا۔

(پیشہ ۱۳۶۷ء، ۱۳۷۱ء، ۱۳۷۳ء، ۱۳۷۵ء، ۱۳۷۷ء، ۱۳۷۹ء - ۱۳۸۱ء)





## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سورۃ الدخان

وجہ تسمیہ: اس سورت کا نام الدخان مشہور ہے جو اس کی آیت ۱۰ میں آیا ہے۔

تعارف: اس میں تین رکوع ۵۹ آیات ۳۳۶ کلمات اور ۱۴۳۱ حروف ہیں۔ یہ سورت ہجرت سے

پہلے مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کا شمار ان عظیم سورتوں میں ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم فجر کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ گزشتہ سورۃ کے چھترہ مضامین تو میدان رسالت و

قرآن کی حقانیت اور ہجرین کے عبرت ناک احوال پر مشتمل تھے۔ اس سورت میں قرآن کی

عظمتوں اور جس رات میں قرآن کا نزول ہوا اس کی برکتوں کا بیان ہے۔

ابن مردودہ نے ابوالہامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص

دنے کی شب میں یا جنت کے دن سورۃ الدخان کی تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے

جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے۔ یہ یحییٰ نے مرفوعاً روایت کی کہ جو شخص دنے کی شب میں تم

الدخان اور سورت ناس کی تلاوت کرے تو صبح کو وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے

گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔

(روح المعانی ۱۱/۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴)

## مضامین کا خلاصہ

رکوع ۱: قرآن کی عظمتوں اور اس رات کی برکتوں کا بیان ہے جس میں قرآن کا نزول ہوا۔ پھر

قوم فرعون کی آزمائش مذکور ہے۔

رکوع ۲: فرعون سے نبیات اور شریکین کا انکار قیامت بیان کیا گیا ہے۔

رکوع ۳: منکرین قیامت کا انہام اور اہل تقویٰ کا حال مذکور ہے۔

## حرف مقطعات

..

دن کے محضی، مراؤنڈہ اور اسی کے مہال علی اللہ علیہ وسلم ہی بتر جاتے ہیں۔

قضا و قدر کے فیصلوں کی رات

٨٠٤. وَالْكِتَابُ الْمُدْنِ وَإِنْ أَتَيْتُمْ فِي كَيْفَةٍ فَعِلْيَةً لَأَكْتُمَنَّكُمْ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْغُيُوبِ

فَمَا يَفْرُقُ كَلَّ امْرِئٍ حَكِيمٍ : امْرُؤٌ عِنْدَنَا مَا رَأَى كَلَّ

هَرَمِيلِينَ : رَحِمَتْهُنَّ سُرْنَتْ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيكَ الْعَلِيمُ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ الْآلَافِ

۱۔ قسم ہے اس واسطے تھا۔ کی۔ چھینا ہم نے، جس کو ایک بار تیرے رات میں تارن

سُکھا ہے۔ بیشک ہم (غراب سے) اُڑاتے والے ہیں۔ تلی (رات) میں ہے۔

حکمت و علم کا فیلہ لیا جاوے۔ دور سے پاس سے علم یونہی ہے

خدا ہم ہی را آب و بر سوال نہ کر (بجھنے والا ہے۔ آب ہے۔ جس میں صبر و

ہے۔ بے شک وہ دنیا سے بے نیاز اور بے محتاج ہے، مگر وہ جو آسمانوں اور زمین

اور حجۃ الوداع کے روزانہ ہے۔ یہ روزہ ہے آخر فریضہ کے روزے والے روز۔

[illegible]

میں نے اس کے لئے ایک نیا مکان بنوا دیا۔

**تشریح:** قرعے اس لئے کہ فی جو نہایت الطبع اور روشنی سے جس سے نور و ہمت سے سارا عالم سنو۔

ہوا جس کے طوطے رات نے لوگوں کو غفلت و کراہی کی، رکتی سے اکابر کو ایمان و معرفت کی، دانش

علاقہ کی اور جو حال و حال کو ملحوظ رکھتی ہے۔ یہ کتاب اُنہی اُنہی ظہیر اللہ خان نے کہ ہم نے اس کو لوح

کشف کی ہے آج کل انہیں ایک اور کثرت، بہت بے غور قبیلہ، قبیلہ، عجمی، عربی، فارسی، انہیں ہر بات میں غار میں بیٹھ کر

مقامی سطح پر





صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کی) سب سے پہلے نشانی دھواں اور مٹی این مریم کا نزول اور ایک آگ ہوگی جو عدن کے کسی کنارے نکلے گی اور لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف ہٹا کر لے جائے گی۔ وہ پہرہ کو لوگ جہاں ٹھہریں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ حضرت حذیفہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھواں کیا ہوگا۔ آپ نے آیت یوم تلتلی السماء بدخان مبین نکالت فرمائی اور فرمایا کہ وہ دھواں مشرق سے مغرب تک فضا کو بھر دے گا اور چالیس شب دروز قائم رہے گا۔ مومن پر اس کا اثر صرف نیک کام کی مانند ہوگا اور کافر اس کے اثر سے ایسا ہو جائے گا جیسے نشتے میں مدھوش آدمی ہوتا ہے۔ دھواں اس کی ناک کے نشتوں، کانوں کے سوراخوں اور مہرے سے نکلے گا۔ احادیث سے جو بات ظاہر و ثابت ہے وہ یہ ہے کہ دھواں قیامت کی ایک علامت ہے جو آنے والی ہے۔ قرآن کریم کے ظاہری الفاظ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ قرآن نے اسے واضح اور ظاہر دھواں کہا ہے جسے ہر شخص دیکھ سکے۔ بھوک کے دھوکے سے اسے تعبیر کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ وہ ایک خیالی چیز ہے۔ بھوک و پیاس کی سختی سے آنکھوں کے آگے جو دھواں سامووار ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں دھواں نہیں ہوتا۔ قرآن کے الفاظ دھواں مبین کے ہیں اور اس کے بعد یفشی الناس آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ لوگوں کو ڈھانک لے گا۔

پھر فرمایا کہ ان منکرین کو اس عذاب سے عبرت و نصیحت کہل ہوتی، ان کے پاس تو صاف صاف اور کھول کر بیان کرنے والا غیبر بھی آچکا پھر بھی یہ لوگ اس سے روگردانی کرتے رہے، اس سے مت بچھڑے رہے اور کہتے رہے کہ یہ تو کسی کا سکھایا ہوا دجوانہ ہے۔ اگر بالقرض ہم جنت پوری کرنے کے لیے کچھ مدت تک عذاب کو ہٹا بھی دیں تب بھی یہ لوگ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئیں گے اور وہی کفر و شرک کریں گے جو اس سے پہلے کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن ہم ان کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑیں گے اس دن ہم ان سے پورا پورا بدلہ لیں گے۔ (ابن کثیر، ۳/۱۳۹، مظہری، ۲/۳۶۹، ۳/۸۷)

## قوم فرعون کی آزمائش

۱۷۱۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ  
أَنۡ أَذۡوَأِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّیۡ لَکُمْ رَسُوْلٌ ؕ اٰمِنُوْا ۙ وَ اَنۡ رَّا  
تَعٰلَوْا عَلٰی اللّٰهِ اِنِّیۡ اٰیٰتِکُمْ بِسُلٰطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۙ وَ اِنِّیۡ عَلٰتٌ بِرَبِّیۡ



كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَلْبَتِ وَجْجٍ ۖ وَارْدَةٌ وَمَقَامٌ كَرِيمٌ ۝  
وَمَنْعَةٌ كَانُوا فِيهَا وَكِيمِينَ ۖ لَكَ ذَٰلِكَ ۖ وَارْدَتُهَا لَوْمَةُ الْآخِرِينَ ۖ  
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ۝





## مشرکین کا انکار قیامت

۳۳-۳۴ اِنْ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُنَّ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتُنَا الَّذِیْ فِیْهَا وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِّیْنَ ۝ فَاتَّبِعْ اٰیَاتِنَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ سُبْحٰنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَاٰثِرٌ مُّجْبَرِیْنَ ۝

البتہ یہ (کافر) کہتے ہیں کہ بس یہی پہلی بار مرنا ہے اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ سو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ۔ بھلا یہ بہتر ہیں یا جی کی قوم جو ان سے بھی پہلے تھے۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کیا۔ یقیناً وہ گناہگار تھے۔

**تشریح:** بنی اسرائیل کے مذکورہ واقعات، قیامت اور قدرت خداوندی پر ایمان و یقین کے لیے سامان عبرت اور مضبوط دلائل ہیں مگر مشرکین مکہ یہ سب کچھ جانتے کے باوجود ایمان لانے کی بجائے کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد زندگی ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد نہ قیامت آئے گی، نہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور نہ حساب و کتاب اور جزا و سزا ہوگی۔ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنی اس بات میں سچے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور حساب و کتاب اور جزا و سزا ہوگی تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لایے تاکہ ہمیں آپ کی بات کے صحیح ہونے کا یقین آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان بد نصیبوں کو سمجھ کر دے ہوئے فرمایا کہ کیا یہ لوگ قوت و شہادت کے اعتبار سے قوم جی اور ان قوموں سے بہتر ہیں جو ان سے پہلے گزری ہیں، مثلاً عاد، ثمود و غیرہ ہم نے نافرمانیوں اور بد اعمالیوں کے سبب ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔ قوم جی یمن میں رہتی تھی۔ یہ لوگ نہایت طاقتور اور ہر طرح کے مادی ساز و سامان سے آراستہ تھے۔ جس طرح فارس کے لوگ اپنے بادشاہ کو کسڑی، درومد والے قیصر، مصر والے فرعون اور حبش کے ہر بادشاہ کو گھاسی کہا جاتا ہے اسی طرح یمن کے رہنے والے قیصر اپنے بادشاہ کو جی کہتے تھے۔ یمن میں جی کے لقب سے بہت سے بادشاہ گزرے ہیں۔ جس جی کا یہاں ذکر ہے بعض روایات میں ان کا ایمان لانا ثابت ہے۔ حضرت کعب فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم سے جی کی تعریف معلوم ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان قوم کی خدمت کی ہے، ان کی نہیں کی۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی کو نہ کہو، نہ مسلمان ہو چکا تھا۔ (ابن کثیر، ۳/۱۴۳، ۱۴۴/۱)

## فصل کا اون

وَمَا خَلَقْنَا الْعَمَلُوتَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعَيْبُتٍ ۚ مَا  
خَلَقْنَاهُمْ لَدُنَّا بِتَحْقِيقٍ وَلَكِنَّ الْكَافِرَ لَآ يَعْلَمُونَ ۚ يَوْمَ نَقْضُ  
بِشْقِئِهِمْ أَجْسِدَهُمْ ۚ يَوْمَ لَا يَخْرُجُ مِنْهُم مِّنْ مَّوْتٍ شَيْءٌ وَلَا  
هُمْ يَنْصَرُّونَ ۚ إِنَّكَ مِنْ سَرِيعَةِ رَاجِعٍ ۚ إِنَّكَ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ

ہم نے آسمانوں، زمینوں اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بے عیب بنایا۔  
ہم نے یہ انہیں یہ بلکہ ہم نے ہی خلق کیا کہ کافر یہ نہیں جانتے تھے کہ  
ہم نے انہیں اپنے لیے ہی خلق کیا ہے۔ اب کا قیام روضہ ہے۔  
دن کوئی روز ہے کسی اور سے ہے یہ کام نہ کرنے کا اور ان کی ادا کی جانے  
کی تکراریں پر اللہ مہربانی کرے۔ یہ نیک اور برا سے اور نیک اور برا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سمجھنے کے لیے کہ ان دنوں سے درمیان کی چیزوں کو بے  
کار اور بیکار کر کے جوڑ دیا ہے۔ ان دنوں کے کائنات ایک خدمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہے مگر وہ اپنے  
اور ان کی زندگی کے لیے ہی ہے۔ ان دنوں کے کائنات اور کائنات کے لیے ہی ہے۔ ان دنوں کے کائنات  
اور ان کے لیے ہی ہے۔ ان دنوں کے کائنات اور کائنات کے لیے ہی ہے۔ ان دنوں کے کائنات  
اور ان کے لیے ہی ہے۔ ان دنوں کے کائنات اور کائنات کے لیے ہی ہے۔ ان دنوں کے کائنات

اور ان کے لیے ہی ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعَيْبُتٍ ۚ مَا  
خَلَقْنَاهُمْ لَدُنَّا بِتَحْقِيقٍ وَلَكِنَّ الْكَافِرَ لَآ يَعْلَمُونَ ۚ

اور ہم نے آسمان، زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بے عیب بنایا۔  
ہم نے یہ انہیں یہ بلکہ ہم نے ہی خلق کیا کہ کافر یہ نہیں جانتے تھے کہ  
ہم نے انہیں اپنے لیے ہی خلق کیا ہے۔ اب کا قیام روضہ ہے۔

اور ان کے لیے ہی ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعَيْبُتٍ ۚ مَا  
خَلَقْنَاهُمْ لَدُنَّا بِتَحْقِيقٍ وَلَكِنَّ الْكَافِرَ لَآ يَعْلَمُونَ ۚ

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں بے کا، پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف لوٹ کر نہیں آتا۔ (المومن: ۱۱۵)

بے شک لوگوں کو زہم و کر کے قبروں سے اٹھانے اور بدلہ دینے کا وقت مقرر ہے۔ اس دن اول یا آخر سب بیچ ہوں گے اور اپنے اپنے اعمال و افعال کی جزا و سزا پائیں گے۔ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے ذرا بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کو کسی ذریعے سے عذاب سے بچنے میں کوئی مدد مل سکے گی سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے خود معاف فرما دے یا کسی کی شفاعت کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دے۔ وہ ایسا غالب ہے کہ جب وہ کسی کو عذاب دینا چاہے گا تو کوئی بھی اس کو عذاب سے نہ بچا سکے گا اور وہ وسیع رحمت والا ہے۔

## منکرین قیامت کا انجام

۵۰-۴۳ اِنَّ شَجَرَتَ الرَّقْمِۃِ ۙ طَعَامُ الَّذِیۡنَیۡمِ ۙ کَاٰمِلٌۢ فِی الْبُطُوۡنِ ۙ کَعَلٰی الْحَمِیۡمِ ۙ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ ۙ لِیۡ سَوَآءُ الْعَاجِیۡمِ ۙ ثُمَّ صُبُّوا۟ فَوْقَ رَاسِہِ مِنْ عَذٰۤیۡبِ الْحَمِیۡمِ ۙ ذٰلِکَ اَنْتَ الْعَظِیۡمُ الْکَبِیۡرِ ۙ اِنَّ هٰذَا اَمَّا لَکُنۡتُمْ بِہِ تَسۡتَوۡنَ ۙ

بے شک رقم کا درخت گناہ کا رکھا گیا ہے جو تجس کی مانند چیت میں کھوتا رہتا ہے (اور) کھولتے ہوئے گرم پانی کی مانند۔ اس کو پکڑ لو اور ٹھیسے دو۔ دروغ کے ٹھوس چٹک لے جاؤ۔ پھر عذاب دینے کے لیے اس کے سر پر کھون پانی ڈالو (اس کو) پکھو۔ بے شک تو بڑا معزز و مہرم سردار (بڑا) ہے بے شک یہ وہی ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

المہمل: تھیل کی چھٹ، چھپا، چھلا ہوا تانبا۔ اسم ہے۔

یعلیٰ: دو جوش مارے گا، دو ایلے گا۔ غلی سے مضارع۔

اعتلوہ: اس کو تھیت کر لے جاؤ، اس کو تھیل کر لے جاؤ۔ غلی سے امر۔

صبلوا: دو ایلے گئے، دو گرائے گئے۔ صبت سے ماضی مجہول۔

تسترون: تم شک کرتے ہو، تم تو کرتے ہو۔ افترون سے مضارع۔

تشریح: یہاں اس سزا کا بیان ہے جو منکرین قیامت کو آخرت میں ملے گی، چنانچہ ارشاد ہے کہ جہنم





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سورۃ الحجۃ

وہی تسمیہ: اس سورت کی آیات ۲۸ میں ۵۵ الفاظ ہیں: ان کے تحت ۱۷ آیتیں آئی ہیں۔ یہ سورت مکہ ہے۔

تعارف: اس میں چار ترویج، ۱۲ آیات، ۸۸ کلمات، ۱۱۱۱ حروف ہیں۔ یہ سورت مکہ ہے۔  
 قرطبی نے اپنی تفسیر، جابر، وکرمہ کے قول میں یہ سورہی ۲۰۰۰ تہ ہے۔ ابن عباس  
 قمار، وکرمہ نے کہا کہ اس میں پندرہ آیات، ۱۱۱۱ حروف، ۱۱۱۱ حروف ہیں۔  
 اس کا نزول مدینہ میں معرکہ حق میں ہوا۔ اس سورت کی ابتدا قرآن و عظمت  
 کے حق سے کی گئی ہے۔ اس کے بعد قرآن و عظمت کی قدرت و عظمت اور معجزاتی کی  
 تفریحی پہلوئی، امید ہے۔ (مترجم القرآن، ۱۰/۲۵۰-۲۵۱، ج ۱، ص ۲۵۰-۲۵۱)

## مضامین کا خلاصہ

- ۱۔ ترویج: قدرت کا اعلان، انبیاء اور کفار کی چٹائی کا بیان ہے۔
- ۲۔ ترویج: اللہ کی نعمتوں اور برکتوں، ان کے فائدہ کی احوال کا بیان ہے۔
- ۳۔ ترویج: اللہ کی رحمت اور رحمت کا بیان ہے۔
- ۴۔ آخرت: اللہ کی رحمت اور رحمت کا بیان ہے۔

## حروف مقطعات

ح

اس کے معنی: اللہ کی رحمت اور رحمت کا بیان ہے۔

قدرت کاملہ کی نشانیاں

تَزِيلُ الْكَتَابِ مِنْ شَيْءٍ الْغَيْرِ فَيَكُونُ رَأً فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ لَا يَبْطُلُ يَلْمُؤُهُمْ رَأً وَكَانَ حَسْبُكَوَا قَائِلَتُ  
مِنْ دَلِيلِ آيَاتِ نَقُومِ لِيُقَوِّنُونَ وَاحْتِلَافِ الْكَلِمِ وَالْأَهْلِ  
وَمَا أَتَى مِنْ شَيْءٍ مِنْ رَأً قَائِلَتُ الْغَيْرِ يَلْمُؤُهُمْ  
سَوِيَّةً وَتَصْرِيفِ الْكَلِمِ آيَاتِ نَقُومِ لِيُقَوِّنُونَ يَدْفَعُ آيَاتِ  
نَقُومِ سَوِيَّةً وَاحْتِلَافِ قَائِلَتُ حَسْبُكَوَا الْغَيْرِ وَاحْتِلَافِ  
يُؤْمِنُونَ ۝

یہ کتاب غائب (اور) نکلنے والے اللہ و طرف سے نکلنے والی ہے۔  
یہ مختلف جانور، مین میں موجود ہیں۔ یہ (انسان) کا قتل کرنے والے  
ہی نکلتے ہیں۔ اور غریب و کمزور کی چیزیں، ان کی قوموں سے پیچیدہ  
قوموں کے لیے بڑی کتابیں ہیں جو تحقیق سے جڑا ہوا ہے اور ان کے  
پہلے میں اور اس روح (یعنی) ان کے لیے ان کے ہمارے  
ہون کے۔ ان کے میں پھر اس (یعنی) ان کے درمیان میں  
ہو ان کے پہلے میں ان کے قوموں کے لیے بڑی کتابیں ہیں جو  
مسلک و پیچیدہ ہیں۔ یہ ان کی تحقیق میں جو پیچیدہ و غریب  
ہیں۔ پھر ان کے اس فیصلوں کے بعد ان کے ہون ان کے

[illegible]





کار ساز بننا رکھا تھا اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (قرآن تو سراسر) حیات ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔

غائب بہت چھوٹا بیتان تراش۔ الفک سے سباز۔

رجحہ۔ سخت عذاب آفت۔

تشریح: ہلاکت و بربادی ہے ہر قسم نے فقر و فاقہ کا مار کے لیے کہ وہ انہی کی آیتوں کو سنتا ہے جو اس کے سامنے عبادت کی جاتی ہیں مگر ہر گئی اپنے کفر کا فراموشی پر غرور و تکبر کے ساتھ اس طرح عبادت کرتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔ اے ولیہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے لوگوں کو جو کچھ سنا دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سے لیے ایسا دردناک عذاب ہے۔ اگر کسی وقت وہ وہی شکستوں میں سے کوئی نجاتی جان پڑے جتنی اس کو قرآن کا چہرہ پہنچ جائے تو فوراً اس کا حال ازلے لگتا ہے۔ جس طرح انی یہ لوگ میرے کلام کی اجازت کرتے ہیں گل قیامت کے روز میں بھی ان کو بڑی دردناک اور ذلت و رسوائی کی سزا دی جائے گی۔ ان کے جیسے جہنم ہے یعنی ان سے وہ جہنم کے درمیان دیا گیا۔ لوگ مائل ہے۔ بولیں یہ دنیا سے کوئی کریم ہے جہنم کا عذاب ان کو تیر کر ان پر مسلط ہو جائے گا اور اس وقت دنیا میں سے ہونے والوں میں سے کوئی کامیاب اور بابر بھی ان کے کام نہ آئے گا اور نہ وہ معبود کامیاب ہوں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا بنا کر سزا بنا رکھا تھا۔ ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔ جو قرآن تو سراسر حیات ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔

## اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

۱۵-۱۴ اِنَّهُ الْاَلِیُّ سَخِرَ لَّكُمْ الْبَسْرَ یَبْصِرُ الْغُیَّ وَ یُورِی الْغُیْبَ وَ یَسْتَبْشِرُکُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَ سَخِرَ لَّکُمْ فَاِیَ الْکُتُبِ وَ مَا فِی الْاَنْۡحَامِ جَمِیْعًا وَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَعْمُرُوْا اَیْدِیْنَہُمْ لَا یُوجِدُوْنَ اَیَّامًا اَللّٰهُ یَبْصِرُ قَوْمًا یَّہْتَبِیْوْنَ مِّنْ عِیْلِ صَاحِبًا فِیْۤہِ وَ مِّنْ اَمَلٍ فَعَلِیْہَا ثُمَّ اِلٰی رَبِّہُمْ رُجْعُوْنَ ۝



میں بڑی نشانیاں اور دلائل ہیں۔ آپ مومنوں سے کہہ دیجئے کہ وہ صبر و تحمل کی عادت ڈالیں۔ مکررین کی کڑوی کسلی سن لیا کریں اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کر لیا کریں تاکہ اللہ مسلمانوں کو صبر کرنے کی جزا عطا فرمائے یا کافروں کو پوری سزا دے، جو شخص کوئی نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لیے کرتا ہے، اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو شخص برائی کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر چسے گا۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹا جائے گا تاکہ وہ جہنمیں اعمال کے مطابق ثواب یا عذاب دے۔

## بنی اسرائیل میں فرقہ بندی

۱۶۔ ۲۰ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَآءَ نِيلَ أَنْ يَكْتِيبَ وَ الْحُكْمَ وَ النَّبُوَّةَ وَ رَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ فَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَ آتَيْنَاهُمْ مِيثَاقًا مِنَ الْأَمْرِ قَمًا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًا بَيْنَهُمْ ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ لَمْ جَعَلْنَكَ عَلَى شَيْءٍ حَكِيمًا ۝ الْأَمْرَ فَاتَّبَعَهَا وَ لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَ إِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَ اللَّهُ وَ لِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝ هَذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت دی تھی اور ان کو پاکیزہ رزق عطا کیا اور (ان کے زمانے میں) ان کو تمام اہل جہان پر فضیلت دی تھی، ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے سو انہوں نے ہم آجائے کے بعد آپس کی ضد سے باہم اختلاف کیا۔ بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان امور کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقے پر (قائم) کر دیا سو آپ اسی طریقے پر چلتے رہیے اور ان نادانوں کی خواہشات پر نہ چلیے۔ یقیناً یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں آپ کے ذرا کام نہیں آسکتے، بے شک کافر ایک دوسرے کے دوست ہیں اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ ہے (جو ہر چیز پر قادر ہے) یہ (قرآن





اپن معبود بنانے لگا اور جس طرف اس کی خرافات پھیلنا پائی تھی وہ اسی طرف بھل چڑھا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اس کی اختیار کی، مگر اسی میں چھوڑ دیا ہے، اور اس کے کانوں اور دلوں پر پردہ لگا دیا ہے اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیتا ہے اس لیے اب نہ وہ بصیرت کی بات کر سکتا ہے اور نہ اس کی آیات پر غور کر سکتا ہے۔ اس گمراہی اور یہ نفسی کے بعد کون ایسے شخص کو ہدایت دے سکتا ہے۔ یہاں تک بھی نہیں سمجھتے۔

(مکرمی، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰)

## باطل عقائد

۲۳-۲۰ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْدِكُنَا  
إِلَّا الدُّهُورُ وَمَا نُنْفِذُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْ عِندِنَا هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ  
وَلَا تَسْأَلُهُمْ إِنَّمَا يُجِيبُهُمْ مَا كَانَ حَظُّهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا  
اٰنْتَوُا بِآيَاتِنَا إِنَّ كُنُوزَكُمْ مَصْرُوفِينَ ۝ قُلِ اللَّهُ يُجِيبُهُ ثُمَّ  
يُزَيِّنُ لَهُ مَا يَشَاءُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنْ  
اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

دو کہتے ہیں کہ یہ تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے (اسی دنیا میں) ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں اور ہمیں تو صرف زمانہ ہی ملاک کرتا ہے اور انہیں اس کا بدلہ ملے گا۔ وہ شخص اکل سے کام لیتے ہیں جب ان کے سامنے ہر دلی واضح آیات سلامت کی جاتی ہیں تو ان کے پاس اس توں بے سوا کوئی دلیل نہیں کہ اگر تم سچ ہو تو ہمارے پاس دلائل کو لاؤ۔ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہمیں زندہ کرتا ہے پھر ہمیں موت دیتا ہے پھر ہمیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس (کے بارے) میں ڈر اور شبہ نہیں۔ نہیں انہوں نے نہیں سمجھتے۔

شانِ نزول: ان جبر وادمان اور کفر کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ اہل جاہلیت (کافر) کہا کرتے تھے کہ اداات اور ان کا چکر ہمیں ملاک کرتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مکرمی ۳۸۷/۸)

تشریح: یہاں ان مشرکین خدا کے باطل نظریے کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور قدرت کا انکار

کہرتے ہیں اور کائنات کی ہر چیز کو زمانے اور اس کے انتظامات کی طرف منسوب کر دیتے ہیں کہ سب کچھ زمانہ ہی ہے، اس کی پشت پر کسی خالق و قادر کی طاقت و ارادہ کا درخشاں ہے اور نہ زمانے کا کوئی خالق ہے۔ اسی لیے اس فرقے کو ہر یہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب زمانہ ہی کرتا ہے۔ نہ خدا ہے اور نہ خدا کا حکم اور نہ موت و حیات کا کوئی مالک۔ بس انسان دنیا میں یونہی آجاتا ہے اور یونہی مر جاتا ہے۔ ان کی موت و حیات کسی کے حکم و ارادے کے تابع نہیں۔ یہ فرقہ حوادث و اوقات اور عزت و ذلت اور فلاح و نقصان وغیرہ کو بھی و ہر کی طرف منسوب کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں۔ کسی زمانے میں ہم مر جاتے ہیں اور کسی زمانے میں زندہ ہو جاتے ہیں۔ موت و حیات کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے اور ہمیں صرف زمانے ہی کی گردش سے موت آتی ہے۔ سب انتظامات اور تبدیلیاں زمانہ ہی لاتا ہے۔ یہی مؤثر و کارساز ہے۔ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کو کچھ بھی خبر نہیں اور ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے۔ ان کا گمان تو محض انکس ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ وہ لوگوں کو برا کہہ کیونکہ حقیقت میں اللہ ہی وہ ہے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زمانے کو برا کہنا اس خیال پر مبنی ہے کہ وہ ہی تمام حوادث و مصائب لاتا ہے۔ حقیقت میں حوادث لانے والا اور تمام مصائب پڑا کر دینے والا اللہ ہے۔ جس دہر کو برا کہنا حقیقت میں اللہ کو برا کہنا ہوا۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ جب ان لوگوں کو ہماری آیات چڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر واضح اور صاف طور پر دلالت کر رہی ہیں اور شکرین کے عقیدے کے خلاف کلمہ ثبوت پیش کر رہی ہیں، تو اس کے جواب میں ان کی دلیل اور حجت صرف یہ ہوتی ہے کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا تو ہمارے باپ و دادا کو زندہ کر کے آؤ۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی جس میں زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے پھر قیامت کے روز جس کے واقع ہونے میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں اور جس میں جزا و سزا کے لیے بیع کرے گا لیکن اکثر لوگ اس کی قدرت کو نہیں جانتے کہ جو پروردگار ایک مرتبہ زندہ کرنے پر قادر ہے اس کے لیے مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا کچھ دشوار نہیں۔

(مظہری: ۳۸۸، ۳۸۹/۸، معارف القرآن، مولانا کاندھلوی، ۳۹۸/۷)

## آخرت کے احوال

۲۹-۲۷ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُؤْمِنُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَ تَرَىٰ كُلَّ اُمَّةٍ جٰثِيَةً كُلَّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا الْيَوْمَ تُحْجَرُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ هٰذَا الْكِتٰبُ يَتْلُوْهُ عَلٰیكَ رَبِّ الْحَقِّ ۝ لَا تَاْتَاكَ السَّمْعُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

آسمانوں اور زمین میں اللہ کی حکومت ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن ہل پھل ہی نہ رہے گی۔ (اس روز) آپ ہر امت و قہقروں کے ہل کرنا ہوا دیکھیں گے۔ ہر امت کو اس کے ذرا کمال کی طرف ڈالا جائے گا۔ آج تمہیں اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہے ہمارا کتاب (تہجد احوال) ہر (جو تہجد) بارے میں سچ کچ بول رہا ہے۔ بیشک ہم تہجد۔ اعمالی نمونے ہیں۔

جانیئے: زانو کے ہل کرنا ہونی، قہقروں کے ہل پھنے والی۔ جنوں سے ہم نابل۔

نسبہ: ہم لکھواتے ہیں۔ استفسار سے مضمر ہے۔

تشریح: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ جس لیے وہ جس طرح چاہے: آسمانوں اور زمین میں اپنے حکم جاری و نافذ کرے۔ اس کا ہر ارادہ اور فیصلہ اہل ہے۔ وہ یہ کی کوئی طاقت اس نے دے اور قہقروں کی ہل گئی۔ قیامت کے روز تمام بھونے اور پھل پرست خدائے میں ہوں گے۔ وہ دن ایسا ہولناک اور شدید ہوگا کہ ہر فرد، خوف کے مارے قہقروں کے ہل کرنا ہوا ہوگا۔ یہ سن اکت ہوگا جب جہنم سے مائی جائے گی اور ایک بھر جمہوری لے گی جس سے ہر شخص کا پ، جسے گا اور اپنے قہقروں پر کر جائے گا۔ اس وقت ہر ایک کی زبان سے نفسی نفسی نکلے گا۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قبریں جہنم سے پاس زانو پر جھکے ہوئے ہو کر رہیں گی۔

پھر کوئی نہ توں کے اعمال ناموں کی طرف بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہیں تہجد کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہے ہمارا جہنم جو تہجد بارے میں قہقروں کی بول







کہ آج ہم تمہیں بھلائے دیتے ہیں جیسا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا لھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لیے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کی بنی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ تو یہ اس (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ پس تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمان اور زمین اور تمام عالم کا رب ہے۔ آسمانوں اور زمین میں تمام بڑائی اسی کے لیے ہے اور وہی غالب (اور) حکمت والا ہے۔

خانی: اس نے گھبرایا، وہ نازل ہوا۔ حقیقت سے ماضی۔

یَسْتَعْتَبُونَ: ان کی توبہ قبول کی جائے گی، ان کا مدد قبول کیا جائے گا۔ التضرعات سے مضارع مہمل۔  
تشریح: قیامت کے روز محکرمین کی تمام بد اعمالیاں جو انہوں نے دنیا میں کی تھیں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس مذاب کا وہ دنیا میں تفسر آڑتے تھے وہ ان پر مسلط ہو جائے گا اور ان سے کیا جائے گا کہ جس طرح تم نے دنیا میں اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا آج ہم بھی تمہیں بھلائے دیتے ہیں۔ اب تمہارا لھکانا جہنم ہے اور کوئی نہیں جو تمہاری کسی قسم کی مدد کر سکے۔ تمہاری یہ سزائیں اور ذلت و رسوائی اس وجہ سے ہے کہ دنیا میں تم نے اللہ کی آیتوں کا خوب تفسر آڑ لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور تمہیں بھی خیال بھی نہ آیا کہ ایک دن تمہیں اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے سو اب تم دوزخ سے بھی نہ نکالے جاؤ گے اور نہ تم سے کوئی معذرت اور توبہ قبول کی جائے گی اور نہ اس کا امکان ہے کہ وہ کسی طرح اللہ کو راضی کر لیں۔

پس تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین اور سارے جہان کا پروردگار ہے۔ آسمانوں اور زمین میں وہی کی سلطنت اور بڑائی ہے۔ وہ بڑی حکمت اور بزرگی والا ہے۔ ہر چیز اس کے سامنے پست ہے اور ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ وہ ایسا زبردست ہے کہ اس پر کوئی غالب نہ آسکے اور اس کا کوئی کام یا فیصلہ حکمت سے خالی نہیں۔





## حروف مقطعات

ح ۱

ان کے معنی و مراد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سمجھ جاتے ہیں۔

## کائنات کی تخلیق کا مقصد

۱۶۲

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ  
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا أَزِلَاجًا مَّشْرُوعًا وَاللَّهُ يَنْزِلُ  
عَلَيْهِ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّهِ مَآئِدًا مِّنْ دُونِ الْمَاءِ  
أَوْ يَفُوتُ مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ  
إِن يُنْزِلُ يَكْنُثُ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَرُهُ مِنْ عِنْدِهِ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ أَوَمَنَ أَصْحَابُ يَتْلُوهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَن يَأْتِيهِمْ  
يَتَخَيَّبُونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفُورُونَ  
وَرَأَوْا سُحُورَ النَّاسِ تَوَلَّوْا لَهُمْ كُنُودًا وَعَادُوا بِمَا عَندهُمْ يُعْمَلُونَ

یہ کتاب غالب (اور) نعمت والے اللہ کی طرف سے ماہی کی ہوئی ہے۔

ہم نے آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو

بھتریں تو یہ کہے ساتھ اور ایک مہینہ سے لے کر پندرہ ماہ کے درمیان

میں چیز سے لے کر ماہی کے لئے ماہ سے لے کر پندرہ ماہ کے لئے

قرآن کو نازل کیا کہ اللہ کو پھر آخر میں جو چاہے وہ

زمین کا کون سا حصہ چاہے یا وہ آسمانوں کے لئے یا زمین کے لئے

آخر میں چاہے جو میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا وہ

قرآن ہو (۱۶۲) اس سے پھر کہہ دو کون ہو جو کہ کوئی چیز

(۱۶۳) (۱۶۴) کو پکارتا ہے جو کیا ہے اللہ اس کی دعا کو قبول نہ کرے

ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو اور (قیامت کے روز) جب لوگ

جائیں گے تو وہ باطل معبودوں کے دشمن بنیں گے اور ان کی عبادت ہی  
میں منکر ہوں گے۔

تشریح: یہ کتاب (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو نہ لب و لہجہ میں نہ  
قوت و عظمت میں وہ ہے ان کے لئے کی غصہ فرماں والا ہے جس کا نکلنا ان کے لئے کائنات نعمت کے ساتھ ان کتاب  
کو نازل کیا ہے۔ آیتوں اور آیتوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو ان کے لئے رکھ دیا اور باطل  
پیدا نہیں کیا بلکہ ان کے لئے اس کو سرسبز اور بہترین تہیج سے آمیزہ مقروضات کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ان کے لئے  
میں نہ تہیج کی خوشی ہے اور نہ افسانہ کا فرار، بدیا میں لوگوں کی قسمت کے ان جذباتوں کے لئے آتی ہے۔ ان کے  
جس میں ان کو آراء و خیالات اور عقاید میں کو معلوم ہوئے گا ان میں نے اپنا حق و مفاد بیان کیا ہے۔

۱۔ یہ خبر سلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے بروئے سخن کہ ان کے ساتھ ان کو ہم پر بیٹے ہو، ٹھیک  
دیکھ دیکھیں گے کوئی۔ سین پیدا کرے۔ آسمانوں کی تخلیق میں من کا ان حصہ ہے۔ قیامت کے دن کہ  
آسمانوں اور زمین اور سب چیزوں کا پیدا کر کے ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک  
ذکر کا بھی اختیار نہیں۔ بدیا میں ان کو عبادت کر کے فرماں کی امر قرآن کے ۱۱۰۰ میں کی  
عبادت کے واسطے میں ہے جو تو میرے پاس میں سے پہلے کہ کوئی کتاب یا سابقہ ایجاد کی کوئی ان کی  
ات لیا جو مستحق ہی نہ ہو۔ اور نہ ان کو ان کو گواہ ہو کہ وہ نہ بھول کر ہیں جو ان کو چاہے جو  
قیامت تک ان کی یاد رکھ کر اب نہیں دے سکتا۔ یہی نہیں بلکہ ان کو اپنے پکارے جانے کی بھی خبر نہیں  
نہیں کہ وہ ان کو عبادت میں یا نہ تہیج اور نہ ان کو عبادت کے لئے نہ تہیج۔ ان کے لئے نہ تہیج  
معرفت میں ان کے لئے نہ تہیج۔ قیامت کے دن وہ ان کو ان کو ان کے لئے نہ تہیج۔ ان کے لئے نہ تہیج  
باطل معبودوں کو جاریوں کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔ سب یہ  
ہے کہ مشرکین کے باطل معبودوں کو ان میں ان کے کام نہ تہیج میں اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کو  
باطل معبودوں کی پرستش کرنے والوں سے زیادہ دیکھ دیا اور ان کو دیکھا ہے۔

## منکرین کی تکذیب اور افتراء

وَيَوْمَ نُنْفِثُ فِيهِمْ آيَاتِنَا يَهَيِّجُ فَاِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْحَقِّ لَيَجْعَلُنَّ  
هُمْ هٰذَا بَعْضُ مَعْصِيَةٍ زَاۤلِمٍ يَقُوْلُوْنَ اَفْتَرٰهُ عَلٰى رَبِّنَا اَفْتَرٰهُ

فَلَا تَسْکُونُ لِي مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفْعِلُونَ فَبِئْسَ  
کَفٰی بِہٖ شَہِیْدًا بَیِّنٰی وَبَیِّنٰکُمْ وَهُوَ الْعَفُوُّ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰﴾

جب ہماری واضح آیتیں ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ منکر اس بچی  
ہات کو جو ان کے پاس کھلی ہوئی ہے صریح جاہد کہتے ہیں بلکہ وہ کہہ دیتے ہیں  
کہ اس (نبی) نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر  
میں نے اس کو اپنی طرف سے بلا لیا ہے تو تم میرے لیے اللہ کی طرف سے ذرا  
بھی اٹھیا نہیں رکھتے۔ وہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم اس (قرآن) کے پارے  
میں کہہ رہے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان اٹھیا رہن (گواہی) کے لیے  
وہ کافی ہے۔ وہی بہت مغفرت کرنے والا (اور) بزرگوار کرتے والا ہے۔

نَفِیْضُوْنَ : تم شروع کرتے ہو، تم (ہاتوں میں) مشغول ہوتے ہو۔ اخاصۃً سے مضارع۔

تشریح : ان منکرین کو اپنے انجام کی ذرا بھی فکر نہیں اور یہ لوگ کسی نصیحت پر دھیان دیتے ہیں  
بلکہ جب ان کافروں کو اللہ تعالیٰ کی واضح آیات اور کھلے احکام سنائے جاتے ہیں تو یہ اس حق کو جو ان  
کے پاس آپکا ہے، صریح جاہد کہتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ اس سے بھی زیادہ جھج اور انہو کو  
کہتے ہیں کہ اس قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی گھڑ لیا ہے اور پھر اس کو اللہ کی طرف منسوب  
کر دیا ہے۔ اسے مشرکین مکہ تم ذرا سوچو تو کسی کہ جو شخص ہماری عمر بندوں پر جھوٹ نہ بولے وہ خود بخود  
اللہ پر جھوٹ بول کر اپنے آپ کو ایک ایسا عظیم مصیبت میں پھنساے گا جس سے بچانے والا کوئی  
نہیں۔ اللہ پر جھوٹ لگانا انتہائی جرم ہے۔ اسے رسول ﷺ آپ ان مشرکین کو کہہ دیجئے کہ اگر  
بالقرض میں جھوٹا اور مضتری ہوں اور اس قرآن کو میں نے اپنی طرف سے بلا لیا ہے اور میں اللہ کا سچا  
رسول نہیں ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس جھوٹ اور بہتان پر مجھے سخت ترین عذاب دے گا اور تم تو کیا  
سارے جہان میں کوئی ایسا نہیں جو مجھے اس کے عذاب سے بچھڑا سکے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے :

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۱﴾ لَّا خَذَّ نَامِنُهٗ بِالْاِیْمٰنِ ﴿۲﴾  
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہٗ الْوَتِیْنَ ﴿۳﴾ فَمَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ عِنْدَ حِجْرِیْنِ ﴿۴﴾

اگر یہ ہم پر کوئی بات نالایقہ تو ہم اس کا واہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی رنگ گردان  
کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی بھی اسے نہ بچا سکتا۔ (الحاقہ ۴۳، ۴۴)

تم اس قرات کے بارے میں جو کچھ ہاتھ نہیں پڑا ہے ہو اللہ تعالیٰ ان کو خوب ہدایت دے۔ یہی  
 اور تفسیر دینی ہوئی ہوتی اس سے پوشیدہ نہیں۔ لہذا تم ان بے ہودہ خیالات کو چھوڑنا اپنے انجام کی فکر نہ کرنا۔  
 وہ اپنے غم غیظ کے موافق ہر ایک کے ساتھ معاملہ کرے گا اس لیے میں اپنے اور تمہارے درمیان ای  
 کو کو ابھیرا ہوا ہوں۔ وہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر ہے اور کون افلاک  
 پر ہے۔ اور بہت ہی مفصلت کرنے والی ہر بات ہے۔ اور قرباب بھی اس کی طرف رجوع نہ کرنا۔ اور اپنی  
 طرفوں سے باز آنا چاہو تو جو تمہیں بھی صاف نہ کر دے مجھ کو تم پر ہم نہ مانے گا۔ (بخاری ۵۵۲۰، ۵۵۲۱)

## قرآن کی سچائی کی شہادت

۱۰۹: قُلْ نَاكُنْتَ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكْفُرُ  
 إِنِّي أَخَافُ إِلَّا مَا يَفْعَلُ بِي إِلَىٰ مَا أَتَاكَ إِلَّا بِنُورٍ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قُلْ  
 أَتَدْرُسُونَ إِن كَانَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اللَّهُ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ  
 شَاهِدٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَسْرَأُ بَعْلًا عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَّا بِي وَأَمَّا بَلَدُكُمْ  
 إِنِّي أَخَافُ لَأَنفَعَنِي الْعَوْرَةُ الظَّالِمِينَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں اور نہ مجھ پر معلوم کر  
 میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں تو بس اللہ ہی کی قیادت میں  
 ہوں جو میرے طرف اپنی بھیجی جاتی ہے اور میں تو اس صاف صاف قرآن  
 والا ہوں۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ تو کھانا کھانا کر رہا ہے (قرآن) اللہ ہی کی طرف  
 سے ہوا و تمہارے اس کا انکار کیا ہوا، یعنی اسروئیل کا ایک کوس کی فاصلہ بھی  
 دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لایا ہو اور نہ نے تکبر نہ کیا۔ وہ ایک اللہ کا رسول  
 ہدایت نہیں دیتا۔

یہاں اللہ کا انوکھا ہونا۔ صفت مذکور ہے۔ اسم فاعل اور مفعول دونوں مستعمل ہیں۔ مستعمل ہونا ہے۔  
 تشریح: اسے مشرکین کی قہر مری باتوں سے بچا پا کیوں ہو۔ تم ہو۔ میں کوئی انوکھی چیز نہ کرتا نہیں  
 آیا۔ جس طرح مجھ سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیے اللہ نے رسول کرتے رہے اسی طرح میں بھی اللہ  
 کا شاہکار وارسل ہوں۔ سنا ہے انبیاء اللہ کی خبر اپنے چلنے لگنے میں۔ مجھ پر وہی نئے دار یہاں کا کام



نازل ہوتا ہے۔ جس طرح سابقہ انبیاء نے لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کی دعوت دی میں بھی تمہیں اسی کی توحید کی دعوت دیتا ہوں، شرک و بت پرستی سے روکتا ہوں۔ پھر تمہیں میری نبوت و رسالت کو ماننے اور ایمان لانے میں کیا تاثر ہے۔ میرا کام تو صرف اللہ کا پیغام اور اس کے احکام پہنچانا ہے مجھے اس سے کچھ سروکار نہیں کہ میرے کام کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا اور تمہارے ساتھ کیا کرے گا۔ میری کامیابی اور ناکامی اللہ ہی کے علم میں ہے اور تمہاری نافرمانی اور سرکشی کا انجام بھی وہی جانتا ہے۔ ان سب باتوں سے بے پرواہ ہو کر میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف دینی بھیجی جاتی ہے۔ میں تمہیں تیرے دینی ایمان پر مجبور نہیں کرتا۔ میں تو تمہیں لغو و مصیبان کے ہولناک نتائج سے صاف صاف آگاہ کرنے والا ہوں۔

آپ ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ قرآن حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور تم پھر بھی اس کا انکار کر رہے ہو تو تمہارا کیا انجام ہوگا۔ تم اس کی تکذیب کر رہے ہو حالانکہ اس کی سچائی اور صحت کی شہادت وہ کتابیں بھی دے رہی ہیں جو اس سے پہلے سابقہ انبیاء پر نازل ہوئی رہیں۔ بنی اسرائیل کے جس شخص نے اس کی سچائی کی شہادت دی وہ حقیقت کو پہچان کر اس پر ایمان لایا لیکن تم اپنے تکبر اور ضد کی بناء پر اس کی اتباع سے نفی ہی چراتے رہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

جمہور مفسرین کے نزدیک شہد شاہد من ہسی اسرائیل سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہوں نے ہزاروں برس پہلے گواہی دی کہ بنی اسرائیل کے اقارب اور بھائیوں (بنی اسماعیل) میں سے اسی کی مجلس ایک رسول آنے والا ہے۔ (ابن کثیر ۱/۱۵۳، ۲/۱۵۳، ۳/۱۵۳، ۴/۱۵۳)

## کفار کی ذہنیت

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا تَوَكَّلْنَا خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا  
إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ  
وَمِنْ قَبْلِهِ كَتَبَ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۖ وَهَذَا كِتَابٌ  
مُصَدِّقٌ لِّسَانِ عَزَازِيْلَ الَّذِي نَذَرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَبُشْرَى  
لِلْمُحْسِنِينَ ۖ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

۱۱-۱۳

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٠٠﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ  
خَالِدِينَ فِيهَا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠١﴾

کافر مومنوں سے کہیں گے رائے (قرآن یا دین) کا پھر مولا تو یہ (مسلمان) ان کی طرف ہم پر جنت دے رہے اور جہنم (جہنم) ان کو جس سے جہنم نصیب نہ ہوئی تو کہیں گے کہ یہ تو ان پر نہ پہنچا ہے۔ اس سے پہلے وہی فی کتاب ثابرو اور رحمت تھی اور کتاب اس کی تصدیق کرتی ہے اور ان عربی زبان میں ہے کہ کلمہ میں کو ادا کرے اور کسی نے ۱۱۵ھ کو بظاہر کہے۔ جن قوموں نے کہا کہ وہ اس کا ہے پھر وہ (اس پر) تو نہ رہے تو کیا اس سے ان کا ان کا خوف ہوگا۔۔۔ انھیں ان کے یہ لوگ میں جنت ہیں۔ ان کا ہمیشہ رہیں گے۔ (یہ) پہلے ہی ان کو میں کا یہ دہرے تھے۔

تشریح: کافر مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ نردین سلام پھر اور فرما کا وہ جہنم کا اور قبول کرتے ہیں یہ نیچے رہے گئے لوگ ملائکہ اور صحابہ اور خلیفہ و غیرہ پر جنت کے لئے جاتے کیونکہ ان لوگ اللہ کے قبول میں شرف و اعزاز اور عقل میں ان سے بہت زیادہ ہیں اور بہت بڑا فی طرف بہت کرنا اور ان کا ہے ان کے یہ دین جہنم کا تو ہم جیسے تھے منہ سے عزت و اعزاز اسے لوگ ان علموں اور کلموں پر مشہور و بہت کرتے۔ اب ہم نے اس دھور میں یہ قول ہم نے اس میں کوئی بڑے نہیں۔ مگر وہی ہم قبول اور سچے عقل کی بنا پر اس کی مکمل باتیں کرتے ہیں۔ اب یہ لوگ دین حق کی جہت نہ یا سچے اپنی غلامت کا۔ ان کے یہ قرآن پر ان کا نام رکھتے گئے کہ یہ تو ان کے لئے ہے جس کو ان کے لئے انھوں نے خود کو یا تو۔ یہ اس دھور میں ان کے لئے ہے۔ اب وہی دین بات کہنے کے طور پر نہ کیا کہتے تھے۔ وہ بھی ان کے یہ دین تھا۔ یہ بھی ان کے یہ دین ہے۔

اس سے پہلے عربی مہدی علیہ السلام کی کنزہ قرابت ان کے لئے نام تھی مہدی مادی چاہنے والی اور رحمت ان کا سامان تھی اور یہ قرآن ان کی بہت فصیح و بلیغ حوالہ زبان میں ہے قرآن ان کی ان کی ان کی تصدیق کرنا ہے اور علموں کو تو قرأت کے عذاب سے ڈراتا اور ان کی کو بہت فی ان کی جانتا ہے۔ اب کہ جو لوگ دل کے اعتقاد اور ایمان انھیں نے ساتھ اللہ تعالیٰ کو اپنے رب کہنے ہیں اور پھر ان پر بہت فہم رہتے ہیں تو ہم نے کے بعد ان پر نہ کوئی عذاب جہنم کا خوف داندہ پڑ

ہوگا اور وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ اہل جنت ہیں اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

## والدین کے حقوق

۱۵-۱۶ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَمَسْلَكَهُ فُضْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ اَشُدُّهُ وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنِّي شَكَتُ اِلَيْكَ وَلِئِنْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ نَتَّخِلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَحْنَا وَرَعْنَا سِيَّاتِهِمْ فِيْ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الْوَسْطٰى الَّذِيْ كَانُوْا يُوعَدُوْنَ ۝

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ ہیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت سے بننا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ پھرانے کا (زمانہ) تیس مہینے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس انعام کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا اور یہ کہ میں ایسے نیک کام کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں بھی، خیر رکھ۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول کر لیں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر کر لیں گے۔ (یہ لوگ) اہل جنت میں سے ہوں گے۔ اس سچے وعدے کی بناء پر جو ان سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا۔

نکڑھا : ناپندہ ناگوار۔ اسم ہے۔

تصاویر : ان کا دور پہنچا ، اس کا ہر اکوئلہ معدوم ہو گیا ہے۔

اور غرض : جسے تو فیقہ فرما ، تاریخ سے مراد۔

تصاویر : یہ محال کرتے ہیں ، اہم ، راجد کرتے ہیں ، تعاون سے تصاویر۔

تشریح : قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد نعمات پر اپنے حق کے ساتھ ماں باپ کا حق ان کو

فرمایا ہے کہ ان کو سوجھ بوجھ کی تو اللہ تعالیٰ ہی سب لکھتا ہے ، لہذا اسباب میں اس میں اللہ کے وجود کا ثبوت ہے۔

سبب : یہاں اگر پہلے اللہ تعالیٰ کے حقوق کا ذکر تھا ، اس آیت میں والدین کے حقوق کا ذکر ہے۔

چنانچہ رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ نے ان کو والدین کے ساتھ جو عطا کر کے ، انھیں وصیت کرنے اور

عطا کرنا بھی کا حکم دیا ہے۔ اور یہی حکم ارشاد ہے۔

وَقَضَىٰ ذَٰلِكَ لَكُمْ عِندَ اللَّهِ لَوْلَا ذَٰلِكَ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ بَلَاءً لَّكُم مِّنْ ذَٰلِكَ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

اور آپ کا یہ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ اگر اس کی وجہ سے نہ کرنا اور

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (سورہ نساء ۲۳)

آیت کے شرع میں حسن سلوک کا حکم دیا ، اور باپ و ماں کے لیے ہے۔ اس کے بعد اس

کی مشقت کا ذکر ہے کہ اس میں چھوٹے بچے کی ماں کی محبت و مشقت ، یہی ارشاد ہے کہ اس میں

وہ اس کی تکفیل اور اس میں اس کی تحریف صرف اس ہی اور اس کی قربانی پر ہے۔ اس لیے والدین

سورہ کی ریا اور سختی ہے۔ ان کے بعد اس میں اس کے فرماؤ کو قبولی میں سے حسن سلوک اور

اپنی ماں سے۔ پھر اس میں اس کے پھر جو قریب تر رشتہ دار جو اس کے بعد ہیں۔

پھر فرماؤ کہ اس میں اس کے مشقت کے بعد بھی اس کو مشقت سے بڑھتی ہے کہ اس میں

یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے ہی رکھی ہے ، اور اس میں اس کے لیے نعمت ہے۔

یہی اس کے لیے اس میں اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اللہ تعالیٰ نے اس پر اس میں اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

لہذا یہ نعمت اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ

اور اس میں اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اور یہاں میں اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے



(میں باپ) نے فریاد کرتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) کچھ نہیں ہے۔  
ایمان ہے۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر وہ (دکا کہتے ہیں کہ یہ  
کھڑے اچھے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ کچھ لوگوں ہیں جن پر اس لوگوں نے  
ساتھ اللہ کا قول دیا ہے اور وہ ان کے پیچھے نہیں آئے۔ انہوں نے  
نہیں ہے۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

نعمتی قوموں میں۔ وہ دیکھ کر ان کو رخصت ہو کر  
حلب دوڑ گئے۔ حلف دے کر۔

تشریح: ان باپ کے حق میں ٹیپ کیا گیا تھا کہ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کے  
بیان کے بعد ان کی برائیوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ اپنے باپ کے ساتھ ان ہیں۔  
انہیں غصہ کواں ہے۔ ان باپ نے ایمان کی دعوت دی اور انہوں نے جواب میں غرور کیا۔  
تو کہا کہ انہوں نے فریاد کیا کہ اس بات سے کیسا ڈراؤں؟ تو کہ قیامت کے دن دوبارہ اللہ کے  
مجھے قبر سے نکال دے گا۔ انہوں نے پہلے بہت ہی تپک مچائی تھی اور ان میں سے کوئی بھی  
زندہ نہ رہا۔

تو کہ جنت کے مال میں اب ہندو بہت ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے بیٹے اور  
تو ان کے فرار کے اور بیٹے کے کہتے ہیں کہ یہ کہہ دیا۔ اللہ اور قیامت کے دن وہ  
ان کے ایمان کے آئی ہیں۔ لیٹ ہے۔ اللہ کے وعدہ کرنے والے اور وعدہ کرنے والے  
۔۔۔ وہ وعدہ دیا۔ ان میں سے کوئی نہ تھا۔ ان کے لئے کوئی ایسا نہیں تھا۔  
بے لکھنؤ کی غصہ کی بولی کہ ان میں سے کوئی نہ تھا۔ ان کے لئے کوئی نہ تھا۔

جس طرح ان سے پیسے ملے اور انہوں نے اس کی جہالت میں بہت ہی سستی ہو گئی تھی۔  
جنت میں ان باپ کے لئے ان کے وعدہ اور قیامت کے مگر بھی جہالت کے سستی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے  
وہ دست سے ان کے لئے میں قیامت پر ایمان دیا۔ ان کے لئے ان کے لئے  
ضائع کر دیا۔ ان سے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
غفلت و حماقت کے اصل میں ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

## کافروں کے نیک کاموں کا بدلہ

۲۰-۱۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۱۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۲۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۳۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۴۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۵۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۶۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۸۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۰ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۱ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۲ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۳ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۴ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۵ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۶ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۷ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۸ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۹۹ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۱۰۰

ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے مطابق (الگ الگ) اور بے ہیں اور تاکہ (اللہ) ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافروں کا روزگار کے سامنے پیش کئے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا) تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے سو آج تمہیں اس بادل پر دولت کے مذاپ کی سزا دی جائے گی کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔

تشریح: اعمال کے تفاوت سے اہل جنت کے مختلف درجے ہیں۔ اسی طرح اہل دوزخ کے بھی علیحدہ علیحدہ درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ درجہ بندی حکمت و مصلحت کے تحت کی ہے تاکہ ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔ نہ کسی کی نیکی کا ثواب کم کیا جائے گا اور نہ کسی کے جرم کے مذاپ میں زیادتی کی جائے گی، قیامت کے روز ہر کافر جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی لذت کی چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے مقرر کی تھیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو اور دنیا میں ان سے ثواب لے لیا ہے۔ دنیوی زندگی کو تم نے غفلت و نافرمانی میں گزار دیا۔ اس لیے آج تمہیں تمہاری نافرمانیوں اور اس غرور و تکبر کی وجہ سے جہنم و دنیا میں ناحق کیا کرتے تھے، دولت کی سزا دی جائے گی۔ (مطہری، ۳۰۶-۳۱۱، ۸، ۱۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم پر ایک ایک مہینہ گزر جاتا تھا کہ (ہمارے گھر میں) آگ نہیں جلتی تھی۔ صرف پانی اور کھجور ہوتی تھی (جس پر اسرافات ہوتی تھی) ہاں اللہ جزا دے خیر دے انسان کی عورتوں کو، وہ کبھی چر بے کے طور پر ہمیں دودھ بھیج دیا کرتی تھیں۔

امام احمد و ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا کہ مسائل راہیں اسی نزدیک آتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے رہتے تھے۔ مگر ہالوں و بھیڑیوں کا تھنا نہیں ملتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ہالوں کی روٹی و کھجور کی بدلتی تھی۔

نذوقی نہ ذوق اب ان میں کھڑے رہنے کی روایت ہے۔ یہ بیان کیا سوال اللہ میں ان کا پورا علم نے فرمایا جو شخص تم کو سے روزی پر اللہ سے راضی ہو تو تو اللہ (اس کے ہاتھوں سے) اس کی

ہمکا۔ (مطہری ۱۰۹/۱۹۶)

## حضرت ہود کی دعوت و توحید

وَمَا كُنَّا عَاوِلًا إِذْ أَنْزَلْنَاهُ فِي الْكَافِرِينَ ۚ وَقَدْ خَلَّيْنَا لَهُ  
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْقِهِ أَنْ تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنِّي  
أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَإِشْرَاقُنَا يُغْنِي  
عَنْ رَبِّهِمْ فَاَنبِئْهُمْ بِمَا تَعْبُدُونَ ۚ إِن كُنْتُمْ مِنَ الْعَابِدِينَ ۝

آپ قوم ماہر بیان کا زور لیجئے کہ اب انہوں نے اپنی قوم کو انہی  
افعال میں راقی تھی اور یقیناً اس سے پہلے اور اس نے بعد میں انہی نے انہی  
کو رہے ہیں کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہ قبل مجھے تم پر ایک  
بڑا دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ وہ (ماہر کے ہوئے) کہنے لگے کہ کیا آپ  
ہمارے یا میں ان لیے آئے ہیں کہ ہمیں آپ سے مراد اس کی ہر شے سے راق  
انہی۔ اور آپ نے ہیں تو جس (خدا) کا وہ عبادت ہے وہ اسے لے آکر

افعال میں رہتے تھے مستعمل قوم دار لیجئے۔ چنانچہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ماہر نے اللہ  
کا نام ہونے میں ہے۔ (احمد حقیق)

ذاتہا قوم کو انہی کے کا تو ہم اچھے و لے کا افک سے بھرنا ہے۔  
تشریح: وہ تعالیٰ نے اس میں سے صلی اللہ علیہ وسلم کی سعی نے لیے ذرا بک کہ اس طرح آپ نے قوم  
آپ کو بھلائی ہے یہی طریق ماہرہ و قوم نے بھی اپنے انہی کی عبادت کی۔ آپ قوم ماہر نے بھائی





سے نکلتے : چچو واما ز پھیلنے کی ۔ پھر وہ ایسے دوڑنے کو ان کے مکانات

کے اور آگے دھکیلتے کہ یہ تو انہیں پھر سوں کو انی طرف سے آگے دیتے ہیں ۔

خبر سنا : چچو نے کہا : انہیں پھر سوں کو انی طرف سے آگے دیتے ہیں ۔

زحیم : ان کی آگیاں ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

منظورنا : بارش کے بعد ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

نظر : ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

تشریح : ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔ ان کے مکانات سے آگے دیتے ہیں ۔

(جہاں ۵۵۹، ۵۶۰)

## قوم عاؤ کا انجام

وَلَقَدْ مَكَنَّاكُمْ بَيْتًا ۖ شَكَرْتُمْ فَبَرَّوْا ۖ وَبِعَصَا لَهُمْ سَعَا ۖ  
بِإِصْرٍ أَوْ أَهْلًا ۖ تَنَاوَلْتُمْ عَنْهُمْ صُلُوبًا ۖ لَئِنْ بَصُرْتُمْ بِهِمْ

اَفَذَلُّهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِذْ كَانُوا يَتَّخِذُوْنَ اَيَّاتِ اللّٰهِ وَحَاثِیْهِمْ  
مَا كَانُوا بِهٖ يَسْتَفِیْضُوْنَ ۚ وَلَقَدْ اَهْلَلْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْغُرٰی  
وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝۱۱۰ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ  
اَتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ  
ذٰلِكَ اَفْکُهُمْ وَمَا كَانُوا یَعْتَرُوْنَ ۝۱۱۱

ہم نے انہیں (قوم عادی کو) ان چیزوں میں قدرت دی تھی جن میں تمہیں نہیں  
دی اور ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے لیکن چونکہ وہ  
اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے اس لیے ان کے کان، ان کی آنکھیں اور  
ان کے دل ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑا رہے تھے  
تھے اسی نے ان کو آگھیرا۔ یقیناً ہم تمہارے آس پاس کی بستیوں بھی ہلاک  
کر چکے ہیں اور ہم نے (اپنی قدرت کی کئی ہی) نشانیاں بیان کیں تاکہ وہ  
لوگ باز آجائیں۔ پس ان لوگوں نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اللہ  
کے سوا جن کو اپنا محبوب بنا رکھا تھا ان معبودوں نے ان لوگوں کی مدد کیوں نہ کی  
بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ تو ان کا محض جھوٹ اور بہتان تھا۔

اَفَلَنذَنُہُمْ : ان کے دل، ان کے قلوب۔ واسطہ فلواذ۔

یَتَّخِذُوْنَ : وہ انکار کرتے ہیں۔ جَحَدٌ سے مضارع۔

صَرَّفْنَا : ہم نے طرح طرح سے بیان کیا، ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا۔ نَصَرَ نَف سے ماضی۔

اَفْکُهُمْ : ان کا جھوٹ، ان کا بہتان۔

تشریح : اے مشرکین مکہ جو قدرت و طاقت، دنیوی مال و اسباب اور اولاد و غیر وہم نے قوم عادی کو  
عطا کئے تھے وہ تمہیں نہیں دیئے۔ ان کے بھی کان، آنکھیں اور دل تھے تاکہ وہ ان سے ان کے بناتے  
والے کی قدرت پر استدلال کریں اور ان نعمتوں کی قدر جان کر ہمیشہ اس کا شکر ادا کرتے رہیں لیکن  
جب دشمنوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور ہمارے عذاب کا شکر اڑایا تو ان کو اس عذاب نے آگھیرا  
جس کی وہ جتنی اڑایا کرتے تھے اور ان کے اعطاء کان، آنکھ، دل و مال و اسباب اور اولاد و غیرہ ان  
کے کچھ بھی کام نہ آئے۔ اسی طرح تمہاری قوت و شوکت اور مال و اولاد بھی اللہ کے عذاب کے سامنے

۱۔ شیعہ ہے یا نہ ہے ۔ پھر تم کو حج کی ضرورت ہو

اسے اہل مکہ اقم اپنے آس پاس علی گھڑا لیا اور دیکھا کہ جس قدر رشتوں اور ان کی بہنیاں، بیست و بار کردی گئیں اور ان کو ان کے گرو تلوں کی بھی سزا دی گئی۔ مثلاً قوہ شہور اور قوم سوط کی بہنیاں بھی اسی طرح تہ ذرا دی گئیں جس طرح قوسہ کی سستی جاہ کی گئی۔ اہل مکہ اپنے چہارتی مذاہب میں ان بہنیوں کے قریب سے گزرتے ہیں مگر ان سے حیرت حاصل نہیں کرتے۔ ہم نے ان قوموں کو اپنی قدرت کی باتوں پر بار بار دیکھا میں تاکہ وہ اپنے کی طرف لوٹ آئیں مگر وہ اپنے گرو تلوں سے باز آئے اس لیے بلک کر رہے گئے۔ انہوں نے قریب حاصل کرنے کے لیے لنگ کے ساتھ ان کو اپنے معبود پر دکھا تھا۔ عذاب کے وقت وہ ان کی مدد تو کیا کرتے تھے کہ وہ دوسرے ہی سے غائب ہو جاتے۔ انہوں نے سو اور سو روپے کا مہیوہ قرار دیا۔ ان کا مکتب جھوٹا ہے۔ ان کے اہل اور ان کے پیروں کا شمار

(مفتی محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی)

## جنّات کا قرآن سننا

وَأَوْصَوْهُمْ بِالَّذِي نُهُوا عَنْهُ مِنَ الْحَيْثُ يَسْقُطُونَ. تَقْرَأُونَ فَلَمَّا  
حَضَرُوا قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا تَلَوْنَا لَكُمْ قُرْآنًا مِّنْ قُرْآنِهِمْ  
تَضَعُونَ أَيْدِيَكُمْ قَالُوا يَقَوْمُ إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا يُنْزَلُ مِنْ بَيْنِ  
يَدَيْهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَعْنِي رَأَى الْحَقُّ شَرِيفًا  
طَرِيقَ مُسْتَقِيمٍ يَقَوْمُ إِنَّا جِئْنَا بِالدَّلِيلِ وَأَمْرٍ بِهِ  
يَعْلَمُ لَكُمْ مِّنْ دُونِكُمْ وَلَئِنْ كُنْتُمْ مِنْ عَدَائِ اللَّهِ وَالْآلِ الْيَوْمِ  
يُحِبُّ دَارَهُ الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأُمُورِ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ  
دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أَوَلَمْ يَكُنْ فِي هَٰذَا حَسْبٌ فِيمَن ۖ

ہم نے جنس کے ایک کردار کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن میں یہ  
 جیسے وہاں پہنچے تھے تو کہنے لگے کہ وہاں میں ہو جاؤ۔ پھر جب وہ تھکے ہوئے  
 وہاں تو نہایت کاورنے کے لیے ابھر پلے گئے۔ وہ کہنے لگے کہ اسے جلدی  
 قوم اسلام نے یقیناً اس کتاب میں بے ہوشی کے بعد مار لی تھی ہے۔ جو اپنے

سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، حق اور راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلائے دئے کی بات (مانو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے کناہ معاف کرنے والا ہے۔ اور تمہیں دردناک عذاب سے بچھڑائے گا اور جو شخص اللہ کی طرف بلائے والے کی بات نہ مانے گا تو وہ زمین میں کہیں بھاگ کر (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اللہ کے سامنے اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لاف بھی کراہی میں ہیں۔

نقوذا جماعت، جن سے دس افراد پر مشتمل جماعت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ منافعدار۔ یعنی غنم۔ وہ تم کو پناہ دے گا۔ وہ تم کو محفوظ رکھے گا۔ اجارے سے مفادرت۔

شان نزول: اہلِ نبی شیعہ نے حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نکلے میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ اسی وقت کچھ جن اربہ جہ رہے تھے قرآن میں کرکچے پڑھنے لگے اور جب قرآن سنا تو کہنے لگے کہ کھ شوش ہو توچہ سے سنو۔ یہ بھی تو تھے میں سنا ہے ایب (کا) م، ذابو تھ۔ اس پر اللہ نے نیا بیت، نزل فرمائی۔

تشریح: ہم نے بیت کی ایک جماعت کو قرآن سننے کے لیے آج کی طرف متوجہ کیا۔ جب وہ قرآن سننے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شوش ہو جاؤ۔ قرآن کا حق یہی ہے کہ جب اس فی کلمات کی جائے تو سب سننے والے شوش و روج کے ساتھ سنیں۔ پھر جب قرآن کی کلمات فہم ہوئی تو جماعت کی جماعت و مائی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم کو اس امر کی دعا دی کہ وہ اپنے اور خدا کی سب سے ڈرانے کے لیے دعا کی جلی کی۔

جنوں کی اس جماعت نے اپنی قوم کے پاس جا کر ان کو خطبہ کر کے کہا کہ ہر ایک کتاب میں کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلے نازل ہوئے وہاں تمناؤں پر ویت و انجیل و توراہ کی تصدیق کرتی ہے۔ اور کچھ عطا ہوا۔ اور اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم کے لوگو! قرآن کی طرف بلائے والے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لو اور ان پر ایمان لے آؤ۔ اس کے جیسے میں اللہ تمہارے کناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے والے کی بات نہیں مانے گا تو وہ اللہ و زمین میں مظلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ اس کو عذاب ایسا ہی ہے تو وہ اللہ کی دستگیر سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اور اللہ نے اس کو فانی



لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے۔ (المومن ۵۷)

پھر فرمایا کہ جتنا وہ ہر چیز پر قادر ہے اس لیے مرنے کے بعد زندہ کرنے پر بھی وہ بڑی طرف قادر ہے۔ قیامت کے روز کافروں کو دوزخ کے سامنے لا کر پھینکا جائے گا کہ کیا یہ دوزخ جس کا تم دنیا میں اللہ کر رہے تھے امر واقعی نہیں ہے؟ کیا اب بھی تمہیں اس میں شک و شبہ ہے اور تم اب بھی اس کا انکار و تکذیب کرتے ہو؟ اس وقت اقرار کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا اور وہ کہیں گے کہ ہاں سچ ہے۔ خدا کی قسم اب ہمیں (رو بہ) اب بھی شک و شبہ نہیں۔ سو اب تم اپنے کلمہ و انکار کا مزد چکھو۔

## آپ کو صبر کی تلقین

۳۵ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعِزِّ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ سَيُؤْتُونَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَدَّاهُمْ يَهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْغَافِقُونَ ﴿۳۵﴾

آپ (بھی) صبر کیجئے جیسے اولو العزیز رسولوں نے صبر کیا اور ان لوگوں کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کیجئے جس دن یہ لوگ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کے بارے میں ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (ان کو ایسا محسوس ہوگا) گویا کہ وہ دن کی ایک گھڑی (دنیا میں) رہے۔ (آپ کے لئے تو پیغام) پہنچا دیتا ہے۔ سو وہی برباد ہوں گے جو نافرمان ہیں۔

تشریح: اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی طرف سے کھینچنے والی ایذاؤں اور تکلیفوں پر آپ بھی صبر کیجئے جس طرح آپ سے پہلے مائی ہمت پیغمبروں نے کیا تھا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: گویا وہ مہر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مار مار کر بولہبان کر دیا تھا لیکن وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے۔ یہ لوگ نادان ہیں۔ (عالم ابنی سے مراد آپ کی اپنی ذات مبارک تھی)۔

پھر فرمایا کہ ان لوگو پر جلد عذاب الہی نازل ہونے کی دعا نہ کیجئے۔ عذاب تو اپنے مقررہ وقت پر آکر رہے گا۔ جس روز یہ اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے اس دن ان کو

ایں معلوم ہو گا کہ ٹھویں ہجر میں سے سرانجام کفری انعام میں سے کئی عذاب کی سزا سنائی گئی ہے۔

كَانَ يَوْمَ يَرَوْنَهَا تَنَزُّلَ الْمَائِدَةِ فَاتَّخَذُوا مِنْهَا دُعَاةَ الْمَوْتِ بَيْنَ أَصْبَاحِهِمْ

پس اس وقت کیا ہے؟ ظاہر ہے تو ایسا محض ہرگز پایا، یا محض صرف ایسا

صحیح: ایک مقام پر لکھ دیا ہے۔ (آخر ص ۳۹)

وَيَوْمَ يُخْرَجُ كُلُّ كَافِرٍ يُدْعَىٰ إِلَىٰ مِائِدَةٍ مِّنَ الْمُتَنَاهِدِ

ہاں، ہم ایسے ہی نہیں ہیں جو محرمات کے لیے ہوا ہو، نہ ایسے

۱۰۰۰ روپے کی رقم ہے۔ (۱۰۰۰ روپے)

خبر فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے والدین علیؑ و فاطمہؑ نے نصیحت کی ہوئی طرح

ہذا کی۔ یہ ان کو بے فکری نہ مانے تو اس کے لیے کہہ کر پیش۔ جس سوانے کا کیا ہے تو ان کے لیے

مقامات سے ذرا کم نہیں کیا جائے گا۔ (معلقہ ۱۳ و ۱۴)









فرمائے گا اور دنیا میں ان کی برائیوں کی عادات چھڑا کر ان کا حال درست کر دے گا اور وہ دن بدن نیکی میں ترقی کرتے رہیں گے اور ان کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کفار باطل اور کفار راستے کو اختیار کرتے ہیں اور اہل ایمان باطل کو چھوڑ کر صحیح راستے پر چلتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے کھول کھول کر مثالیں بیان کرتا ہے۔ مخرجین اور نافرمانوں کے لیے ان لوگوں کی مثالیں ہیں جن کے نقش قدم پر چل کر بعد والے گمراہ ہوتے ہیں۔ اہل ایمان اور فرماں بردار لوگوں کے لیے بھی مثالیں ہیں جن کی پیروی کر کے وہ نہایت کامیابی کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہی وہ معیار ہے جس پر اعمال کی بری یا اچال کی اصلاح موقوف ہے۔

(مکملہ ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۸ فی ۵۶۲، ۵۶۱، ۵۶۲)

## جہاد میں سختی کا حکم

۴۔۳ قَاذِیَیْقِیْمُہُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰی اِذَا اَخَذْتُمُوْهُمْ فَضْلُوْا اَلْوُفَاقَ لَا فَاَمَّا مَّا بَعْدُ وَاِذَا فَاذَآءَ حَتّٰی تَضَعُ اُخُوْبَ اَوْ زَارِعًا ذٰلِکَ ۚ وَتُؤِیْضَآءُ اللّٰہُ لَا تُنْصَرِّ مِنْهُمْ وَ لَکِنْ لَّیْبَلُوْا بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ ۚ وَالَّذِیْنَ قَتَلُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ قَتَلْ فَلَیْ یُصِلْ اَعْمَالُکُمْ ۚ سَیَّهْدِیْہُمْ وَ یُصِلْہُمْ بِاللّٰہِ ۚ وَ یَذِیْلُہُمْ اَلْجَنَّةُ عَزَّوَجَلَّ ۚ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصَرُّوْا اللّٰہُ یَنْصَرِّکُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامُکُمْ ۚ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَتَنْصَرُّوْا اَصْلَ ۚ اَعْمَالُہُمْ ۚ ذٰلِکَ یَا اَیُّہُمْ کَرِہُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاَحْبَطْ اَعْمَالُہُمْ ۚ

جس گروہ کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں مار دینا تک کہ جب خوب قتل کر چکے تو (جو زندہ رہیں) ان کو خوب مضبوط پکڑ لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے بلا معاوضہ چھوڑ دو یا معاوضہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ لڑنے والے اپنے چھیڑ رکھ دیں۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ ایک دوسرے کے ذریعے تمہارا استعجاب لے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے

جاتے ہیں تو اللہ ان کے دلوں کو سرگراشتہ نہیں کرے گا۔ اللہ ان کو مقصود تک پہنچا دے گا اور ان کے حال کی اصلاح کر دے گا اور ان کو بہشت میں داخل کرے گا جس سے ان کو ذرا ہپا کے ذریعے دہشت میں (مشرکوں کو) یا خدا - اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی رو کر اگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں بہت ثمرہ دے گا جس کو لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تاجی ہے اور اللہ نے ان کے افعال پر یاد کر دیے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے احکام سے روئے: (۱) دکان کو ٹاپ بند کیا، سو اللہ نے ان کے دلوں کو سنا کر فرمایا۔

الوہاب: خود نہیں۔ واحد ربیہ۔

الْحُجُجُتُ مَوْحِنٌ: حق نے ایمان کو غم میں مبتلا کیا، تم نے ان کی بہت غمزدگی کی۔ (الْحُجُجُتُ سے ماضی۔

الوہابی: قید، بندش۔ اسم ہے۔

نَفْسًا: چاہی، اہل، اللہ سے مل گیا۔ محدود ہے۔

تشریح: یہاں مسلمانوں کو حقیقی احکام دیے گئے ہیں کہ جب کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے اور دست بردست لڑائی شروع ہووے تو ان کی خوب کر: نہیں مارو۔ پھر کافی خونریزی کے بعد جب تمہاری دھمک بیٹھ جائے اور دشمن کا زور ٹوٹ جائے یعنی ہار جائے تو ان کے باقی لوگوں کو معبودی سے ہٹ کر قید کر لو تاکہ وہ بھاگ نہ جائیں۔ لیکن ہے وہ اس قید و بند سے عبرت حاصل کر لیں اور مسلمانوں کے پاس رہنمائی کو اسلامی تعلیمات میں غور کرنے کا موقع مل جائے اور ان میں سے کچھ لوگ حق کا راستہ اختیار کر لیں۔ جب لڑائی ختم ہو جائے اور سحر کر چکا ہو جائے تو پھر تمہیں صرف وہ باغی کا اختیار ہے کہ یا تو قیدی لے کر چھوڑ دیا کچھ لئے بطریق مسلمان کے طور پر قیدیوں کو چھوڑ دو۔ لیکن ہے اس طرف بعض شہداء سے صحت، ملوک اور مسن اخلاقی سے متاثر ہو کر تمہارے دین سے محبت کرنے لگیں اور باقی غلام بن کر رہیں۔ مشرکوں کے ہمارے میں یہی ختم ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو خود ہی کافروں سے انتقام لے لیتا اور تمہارے جہاد کے طریقے ان کو قوم عادی و محدود کی طرف ہٹا دیتا۔ لیکن اللہ نے جگہ اور قتال کا نظم اس لیے دیا کہ وہ قوم میں سے بعض کی بعض کے ذریعہ جانچ کر لے یعنی مسلمانوں اور کافروں کی جانچی ہو جائے یعنی مسلمان کافروں سے جہاد کر کے ثواب کے مستحق ہو جائیں اور کافروں کو مسلمانوں کے ہاتھوں سزا دی جائے تاکہ کچھ لوگ کفر سے باز آجائیں اور بعض لوگ کفر پر قائم رہ کر دوزخ کے مستحق ہو جائیں۔ قریم

سے جولوگ جہاد کے دور ان اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے خواہ ظاہر وہ یہاں کا حساب نظر نہ آتے ہوں لیکن حقیقت میں وہ کامیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ انجام دے گا ان کی محنت و محنت لگانے لگائے گا اور دونوں جہادوں میں ان کے حالات کو درست رکھے گا اور ان کو بہت میں داخل فرمائے گا جس سے جہاد کو دوائے حیات کو دینا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ تم لوگ! یا میں اپنی تدبیروں دہانہ گھریوں کو دے دوں یا ان سے غناخت نہیں کرتے یعنی غناخت مل جانتا اچھے لوگوں اور اراکے گھریوں کی رکھنے والوں کے

اے ایمان والو! اگر تم نہ کہے، میں اور میں کے رسول صل اللہ علیہ وسلم کی مدد کر کے تو اللہ تمہیں تمہارا سے دشمن پر فتح دے گا اور میرا ان جہاد میں تمہیں ناکستہ نہ رہے گا اللہ کی مدد سے تمہارا سے قدم بھی نہیں ڈگمگائیں گے۔ اس کے برعکس کافروں کے لیے تباہی اور بلا کثرت ہے اور اللہ ان کے اعمال خالص کر دے گا۔ اس لیے کوئی اچھا اور نیک شخص ان کے کام نہ آئے گا۔ کافروں کی بلا کثرت اور تباہی کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول کے جوئے کا کام کو نہ لیا جس نے اس لیے ان کے تباہی اعمال پر دھوکے دیے۔ اگر یہ لوگ ایمان کی حالت میں خلیج کے کام نہ لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہر اچھا چیز دے۔

{ بخاری ۵۴۲۳، ۵۴۲۴، ۵۴۲۵، ۵۴۲۶، ۵۴۲۷، ۵۴۲۸، ۵۴۲۹، ۵۴۳۰، ۵۴۳۱، ۵۴۳۲، ۵۴۳۳، ۵۴۳۴، ۵۴۳۵، ۵۴۳۶، ۵۴۳۷، ۵۴۳۸، ۵۴۳۹، ۵۴۴۰، ۵۴۴۱، ۵۴۴۲، ۵۴۴۳، ۵۴۴۴، ۵۴۴۵، ۵۴۴۶، ۵۴۴۷، ۵۴۴۸، ۵۴۴۹، ۵۴۵۰، ۵۴۵۱، ۵۴۵۲، ۵۴۵۳، ۵۴۵۴، ۵۴۵۵، ۵۴۵۶، ۵۴۵۷، ۵۴۵۸، ۵۴۵۹، ۵۴۶۰، ۵۴۶۱، ۵۴۶۲، ۵۴۶۳، ۵۴۶۴، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶، ۵۴۶۷، ۵۴۶۸، ۵۴۶۹، ۵۴۷۰، ۵۴۷۱، ۵۴۷۲، ۵۴۷۳، ۵۴۷۴، ۵۴۷۵، ۵۴۷۶، ۵۴۷۷، ۵۴۷۸، ۵۴۷۹، ۵۴۸۰، ۵۴۸۱، ۵۴۸۲، ۵۴۸۳، ۵۴۸۴، ۵۴۸۵، ۵۴۸۶، ۵۴۸۷، ۵۴۸۸، ۵۴۸۹، ۵۴۹۰، ۵۴۹۱، ۵۴۹۲، ۵۴۹۳، ۵۴۹۴، ۵۴۹۵، ۵۴۹۶، ۵۴۹۷، ۵۴۹۸، ۵۴۹۹، ۵۵۰۰، ۵۵۰۱، ۵۵۰۲، ۵۵۰۳، ۵۵۰۴، ۵۵۰۵، ۵۵۰۶، ۵۵۰۷، ۵۵۰۸، ۵۵۰۹، ۵۵۱۰، ۵۵۱۱، ۵۵۱۲، ۵۵۱۳، ۵۵۱۴، ۵۵۱۵، ۵۵۱۶، ۵۵۱۷، ۵۵۱۸، ۵۵۱۹، ۵۵۲۰، ۵۵۲۱، ۵۵۲۲، ۵۵۲۳، ۵۵۲۴، ۵۵۲۵، ۵۵۲۶، ۵۵۲۷، ۵۵۲۸، ۵۵۲۹، ۵۵۳۰، ۵۵۳۱، ۵۵۳۲، ۵۵۳۳، ۵۵۳۴، ۵۵۳۵، ۵۵۳۶، ۵۵۳۷، ۵۵۳۸، ۵۵۳۹، ۵۵۴۰، ۵۵۴۱، ۵۵۴۲، ۵۵۴۳، ۵۵۴۴، ۵۵۴۵، ۵۵۴۶، ۵۵۴۷، ۵۵۴۸، ۵۵۴۹، ۵۵۵۰، ۵۵۵۱، ۵۵۵۲، ۵۵۵۳، ۵۵۵۴، ۵۵۵۵، ۵۵۵۶، ۵۵۵۷، ۵۵۵۸، ۵۵۵۹، ۵۵۶۰، ۵۵۶۱، ۵۵۶۲، ۵۵۶۳، ۵۵۶۴، ۵۵۶۵، ۵۵۶۶، ۵۵۶۷، ۵۵۶۸، ۵۵۶۹، ۵۵۷۰، ۵۵۷۱، ۵۵۷۲، ۵۵۷۳، ۵۵۷۴، ۵۵۷۵، ۵۵۷۶، ۵۵۷۷، ۵۵۷۸، ۵۵۷۹، ۵۵۸۰، ۵۵۸۱، ۵۵۸۲، ۵۵۸۳، ۵۵۸۴، ۵۵۸۵، ۵۵۸۶، ۵۵۸۷، ۵۵۸۸، ۵۵۸۹، ۵۵۹۰، ۵۵۹۱، ۵۵۹۲، ۵۵۹۳، ۵۵۹۴، ۵۵۹۵، ۵۵۹۶، ۵۵۹۷، ۵۵۹۸، ۵۵۹۹، ۵۶۰۰، ۵۶۰۱، ۵۶۰۲، ۵۶۰۳، ۵۶۰۴، ۵۶۰۵، ۵۶۰۶، ۵۶۰۷، ۵۶۰۸، ۵۶۰۹، ۵۶۱۰، ۵۶۱۱، ۵۶۱۲، ۵۶۱۳، ۵۶۱۴، ۵۶۱۵، ۵۶۱۶، ۵۶۱۷، ۵۶۱۸، ۵۶۱۹، ۵۶۲۰، ۵۶۲۱، ۵۶۲۲، ۵۶۲۳، ۵۶۲۴، ۵۶۲۵، ۵۶۲۶، ۵۶۲۷، ۵۶۲۸، ۵۶۲۹، ۵۶۳۰، ۵۶۳۱، ۵۶۳۲، ۵۶۳۳، ۵۶۳۴، ۵۶۳۵، ۵۶۳۶، ۵۶۳۷، ۵۶۳۸، ۵۶۳۹، ۵۶۴۰، ۵۶۴۱، ۵۶۴۲، ۵۶۴۳، ۵۶۴۴، ۵۶۴۵، ۵۶۴۶، ۵۶۴۷، ۵۶۴۸، ۵۶۴۹، ۵۶۵۰، ۵۶۵۱، ۵۶۵۲، ۵۶۵۳، ۵۶۵۴، ۵۶۵۵، ۵۶۵۶، ۵۶۵۷، ۵۶۵۸، ۵۶۵۹، ۵۶۶۰، ۵۶۶۱، ۵۶۶۲، ۵۶۶۳، ۵۶۶۴، ۵۶۶۵، ۵۶۶۶، ۵۶۶۷، ۵۶۶۸، ۵۶۶۹، ۵۶۷۰، ۵۶۷۱، ۵۶۷۲، ۵۶۷۳، ۵۶۷۴، ۵۶۷۵، ۵۶۷۶، ۵۶۷۷، ۵۶۷۸، ۵۶۷۹، ۵۶۸۰، ۵۶۸۱، ۵۶۸۲، ۵۶۸۳، ۵۶۸۴، ۵۶۸۵، ۵۶۸۶، ۵۶۸۷، ۵۶۸۸، ۵۶۸۹، ۵۶۹۰، ۵۶۹۱، ۵۶۹۲، ۵۶۹۳، ۵۶۹۴، ۵۶۹۵، ۵۶۹۶، ۵۶۹۷، ۵۶۹۸، ۵۶۹۹، ۵۷۰۰، ۵۷۰۱، ۵۷۰۲، ۵۷۰۳، ۵۷۰۴، ۵۷۰۵، ۵۷۰۶، ۵۷۰۷، ۵۷۰۸، ۵۷۰۹، ۵۷۱۰، ۵۷۱۱، ۵۷۱۲، ۵۷۱۳، ۵۷۱۴، ۵۷۱۵، ۵۷۱۶، ۵۷۱۷، ۵۷۱۸، ۵۷۱۹، ۵۷۲۰، ۵۷۲۱، ۵۷۲۲، ۵۷۲۳، ۵۷۲۴، ۵۷۲۵، ۵۷۲۶، ۵۷۲۷، ۵۷۲۸، ۵۷۲۹، ۵۷۳۰، ۵۷۳۱، ۵۷۳۲، ۵۷۳۳، ۵۷۳۴، ۵۷۳۵، ۵۷۳۶، ۵۷۳۷، ۵۷۳۸، ۵۷۳۹، ۵۷۴۰، ۵۷۴۱، ۵۷۴۲، ۵۷۴۳، ۵۷۴۴، ۵۷۴۵، ۵۷۴۶، ۵۷۴۷، ۵۷۴۸، ۵۷۴۹، ۵۷۵۰، ۵۷۵۱، ۵۷۵۲، ۵۷۵۳، ۵۷۵۴، ۵۷۵۵، ۵۷۵۶، ۵۷۵۷، ۵۷۵۸، ۵۷۵۹، ۵۷۶۰، ۵۷۶۱، ۵۷۶۲، ۵۷۶۳، ۵۷۶۴، ۵۷۶۵، ۵۷۶۶، ۵۷۶۷، ۵۷۶۸، ۵۷۶۹، ۵۷۷۰، ۵۷۷۱، ۵۷۷۲، ۵۷۷۳، ۵۷۷۴، ۵۷۷۵، ۵۷۷۶، ۵۷۷۷، ۵۷۷۸، ۵۷۷۹، ۵۷۸۰، ۵۷۸۱، ۵۷۸۲، ۵۷۸۳، ۵۷۸۴، ۵۷۸۵، ۵۷۸۶، ۵۷۸۷، ۵۷۸۸، ۵۷۸۹، ۵۷۹۰، ۵۷۹۱، ۵۷۹۲، ۵۷۹۳، ۵۷۹۴، ۵۷۹۵، ۵۷۹۶، ۵۷۹۷، ۵۷۹۸، ۵۷۹۹، ۵۸۰۰، ۵۸۰۱، ۵۸۰۲، ۵۸۰۳، ۵۸۰۴، ۵۸۰۵، ۵۸۰۶، ۵۸۰۷، ۵

بقوام سابقہ کا انجام

۱۳۰-۱۳۱- اَقْلَمُ بَيِّنَاتٍ إِلَى الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ لَعَنَ اللَّهُ عَذَابُهُمْ وَلِيُغَيِّرَ أَمْثَالَهُمْ ذَلِكَ يَنْزِلُ  
عَلَيْهِمْ سُبُوحًا مُتَوَاتِرًا وَأَنَّ الْكُفْرَ لَا يَرْجُو نُصْرًا مِنْ  
اللَّهِ يَدْرُسُ الَّذِينَ آمَنُوا وَأَمْلَأُوا طَائِفًا مِنْ جَهَنَّمَ خَبَرُ مَنْ  
فِيهَا إِلَّا نَهْرٌ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فِيهَا يَمْشُونَ وَيَأْكُلُونَ ثَمَرًا تَاخُلُ  
الْأَعْيُنُ عَنْ أَلْفَاظِهِمْ لَا يَلْمِزُ أَحَدٌ قَرِيْبَهُمْ أَشَدُّ  
قُوَّةً مِنْ قُوَّتِكَ الَّذِي أَخْرَجَكَ أَهْلَكَهُمْ فَلَا تَنْصِرُ لَهُمْ ۝

کیا ان لوگوں نے زمین میں جہنم پر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا

تو جرات سے پہلے نذر رکھے ہیں۔ مرنے انھیں غلامی اور فاقوں کے  
 یہی وہی طریقے ہیں۔ انھیں میں یہاں سے تھوڑے تھوڑے  
 جانوں کا جی ہوا نہیں۔ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم  
 تیرے قہقہے، تیرے انکس، اپنے دلوں میں داخل کر کے تجھے نہیں  
 چاہی ہیں اور چاہتے ہیں وہ (مرد یا عورت) جو مالکہ و خدیجہ ہیں وہ  
 اس طرح کہتے ہیں اس طرح یہ بولنے لگتے ہیں اور ظلم ان کا عطا  
 اور (اب) اس سے زیادہ نہیں اس کے آپ دیکھو گے۔ ہم نے ان کو ہلاک  
 کر دیا۔ ان کو دیکھو کہ کتنا برا ہے۔

دُھڑا اُکے نے چاہی: "وہ اس نے اُکھڑا ۱۱۱۔" نقدیہ سے ہاتھی۔

عقلمندی : سنی چارہ زندگی اور اخلاقیات کا مجموعہ ہے۔

تشریح: ایمانی شخصیتوں کے لئے زمین میں حرم پر نہیں لڑنا ہوتا ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ  
مخلوق کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اس کے لئے نیک ہو اور نہ ہی حرام پر ہوگا۔ ان کے لئے یہ حق اور  
یقین و سلامتی ہے کہ ان کے لئے کسی طرح کا عذاب یا کوئی چیز نہیں ہے۔  
ان کے لئے ان تمام نعمات سے جو کہ اس دنیا میں ہیں، ان کی ہر ایک نعمت ہے اور وہ ان کے لئے ہیں  
اور یہ ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے یہ نعمتیں ہیں جو کہ ان کے لئے ہیں اور ان کے لئے ہیں  
ان کے لئے ہے۔ یہ سب ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے یہ نعمتیں ہیں جو کہ ان کے لئے ہیں  
اور ان کے لئے ہیں۔ ان کے لئے یہ نعمتیں ہیں جو کہ ان کے لئے ہیں۔ ان کے لئے یہ نعمتیں ہیں جو کہ ان کے لئے ہیں۔

پھر اور شہر سے

لَا يَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ نَزْلَهُ مِنْ فَوْقِهِمْ لَقَدْ عَجَبُوا مِنْ عِدَّتِهِمْ لَقَطُنَ

$$f^{\pm}(z) = \{f^{\pm}(z)\}_{\alpha \in \mathbb{N}} \text{ and } f^{\pm}(z) = \{f^{\pm}(z)\}_{\alpha \in \mathbb{N}} \text{ and } f^{\pm}(z) = \{f^{\pm}(z)\}_{\alpha \in \mathbb{N}}$$

اس سے ہمیں طاقت ملے گی۔ وہی مہم جو کہ جس کو ان کے پیروں میں بھی ان خط اب سے ہمیں پھر کے لئے میں اور ان کے لئے ہے۔ یہ شک ہے جو کہ ان کے لئے اور انہوں نے ایک دوسرے کے لئے کوئی اور ایک دوسرے کے لئے ہے۔ یہ ہے کہ ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔

مرے اڑاتے رہے ہیں اور جانوروں کی طرح کھانے کی حرص کرتے ہیں، اپنے نعم حقیقی سے ناقل ہیں، اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور نہ اپنے انعام پر سے وقار کرتے ہیں، ان کا شکرا جہنم ہے، اسے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتلی ہی استیساں انکی نہیں جتنے رہنے والے قرعہ و طاقت کے اعتبار سے آپ کی حقیت رہنے والوں سے جنسوں نے آپ کو اُمّی سے نکال دیا ہے، انہیں نہ لانا و طاقتور تھے، انہیں نہ اُمّی نہ نہایت سرد و باران کا کوئی مددگار بھی نہ تھا۔ اسے مشرق میں مذہم قوم عابد و شہور اور مدینہ والوں کے انعام سے جو بہت حاصل کرو، تیس ایسا نہ ہو کہ نصیب بھی اسی طرف لانا نہ کرو دیا جائے۔

## اہل سعادت کے انعامات

۱۰- اَلَّذِينَ كَانَ عَلَىٰ بَيْتِهِمْ زَيْنٌ مِّنْ رَبِّهِمْ كَذَّبُوا عَنْهُمْ لَقَدْ سَأَوْا عَمَلًا  
وَالْبُحُورَ اَقْوَامًا مِّثْلَ الْمُنْتَفِعِينَ وَوَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا  
اَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَآَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّيِّنٍ يَّمُرُّ بِضُفَّةٍ  
وَالْأَنْهَارُ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ تَظْلِيْبُ بَيْنَ الْمُزِجِ وَآَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى  
وَلَهُمْ فِيهَا مِّنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ كَذَلِكَ هُوَ  
خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيْمًا مُّقْفَصًا مَّعًا هَذِهِ (۱۰)

پھر نہ جنس پہنے کی طرف سے ایک واسطے راستے پہ ہو، کیا وہ اس شخص کی  
نہ ہو سکتا ہے جس کے ہر حد و حال ان کی نگاہ میں خوشنما ہے، اپنے لئے جہاں  
ارواح اپنے نفس کی عواذ انوں کی اطلاع نہ پہنچا، اسے بہشت کا پہرہ کا  
سے وہ دیکھ گیا ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ ان میں ایسے پانی کی نہریں  
ہیں جن میں ذرا تغیر نہ ہوگا، اور وہ وحشی کی طرح نہیں ہیں جس کا ذائقہ ہمارا  
نہیں دے لے گا۔ اور شراب کی انکی نہریں ہیں جس میں پیتے والوں کے لئے  
بلائی نہ ہوتی ہے اور ہر حال صاف شہد کی نہریں ہیں اور ان کے لئے وہاں ہر قسم  
کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوئی، کیا ایسے  
لوگ اس کی مانند ہو سکتے ہیں۔ پھر ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہیں۔ اور جنہیں  
کہوں ہو پانی پلایا جائے گا جو ان کی آگ کی تھک نہ دے لے گا۔

اسی۔ سخت پر پور و پختیر بدس ہائے الاز۔ اس سے اس کا فاس۔  
 مپ۔ وودھائے لہار۔ سمجھیں ہے۔  
 خضر۔ بگوئی شراب۔ مجھ خضر۔  
 علی۔ شہد۔ نہ وہ ذات دوزن کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہی الحسنی و غنسل۔  
 حمضا۔ کھم تار پانی۔ یہی حدیث۔  
 فعد۔ آتیں۔ وادھعنا۔

تشریح۔ یونیس اپنے رب کے واسطے پڑھتا ہے۔ اس میں عمر کی طرف سے یہاں ہوتا ہے جو پانی، اعلیٰ میں  
 ۲۔ پھر پھر ہوا اور اپنے نفس کی خواہشات پر جتن ہو اور جس کی پی ہاں ہوتا ہے۔ جس جنت کا  
 یہ نیز گھر سے ادا کیا گیا ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی چیزیں تھیں۔ ان کی  
 میں جو بھی خراب نہیں ہوتا اس کی بوجہ ہے۔ وہ نہ وہ خواہش ہے۔ اس کے لئے یہ ہے۔ اس میں  
 بہت سی چیزیں ہیں۔ وہ کہ ہیں اس کے لئے۔ اس میں ذرا بھی فرق نہیں آتا خواہ کتنا ہی وقت گزر جائے  
 و اس میں بہت سی چیزیں شراب کی ہیں جس میں پیچے والوں کے لئے ہر اس لذت ہی ہے۔ یہ۔  
 یہ کی شراب کی خیریت اس کی جو تا کو رزق و نہ اس میں ہی خیر اور خیر ہوگا۔ جو انسان کو نہ ہوا  
 و خواہش ہوتی ہے۔ اس میں بہت سی چیزیں ہوں گی جو اس کے اندر نہ ہوں گی۔  
 آمیزش ہوگی۔ وہ نہ کھیں گے کھلیں گے۔

سستی اور لذت کے لئے حضرت معاویہ بن حیدر کی روایت سے یہ بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں  
 نے خود اپنے رب سے کہا کہ میں نے اس کے لئے ہر ایک چیز کو لیا ہے۔ ان کے لئے ہر ایک چیز  
 کا وہ اپنے اور وہ۔ وہ اور ہاں اور شراب کا وہ ہے۔ یہ ہر ایک سے بہتر ہے۔ ان میں  
 پہلی۔ اس طرح کی و اس کی حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سی چیزیں ہیں جن کے پہاڑ سے بہت کم کھلی ہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لئے ہیں۔ ان کے لئے ہر ایک چیز کا وہ ہے۔ ان میں  
 سب نعمتیں ہیں۔ ان کے لئے ہر ایک طرف۔ ان کے لئے ہر ایک طرف۔ ان کے لئے ہر ایک طرف۔  
 یہ تمہیں اپنے پروردگار کے طرف سے ہوا ہے۔ یہ تمہیں تمہیں کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہر ایک طرف۔  
 پہلے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے ہوئے سنا ہے کہ جتنی بھی چیزیں ہوں گی



پہل درخت سے توڑے گا فوراً اس کی جگہ دیرپا ہی دوسرا پھل لگ جائے گا۔ حضرت امین عباس نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی پھل ایسا نہیں جو جست میں نہ ہو۔ مٹھا ہو یا کڑوا یہاں تک کہ چٹل بھی۔

کیا وہ لوگ جن کو مذکورہ بالا نعمتیں حاصل ہوں گی ان کافروں کی مانند ہوتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور ان کو کھول ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنکھوں کو گلے گلے کر دے گا۔

یافثؑ یہ دونوں پر ایمان نہیں ہو سکتے۔ (مظہری ۳۲۷-۳۲۹/۸)

## منافقین کی جہالت

۱۶-۱۹: وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا: يٰلَئِنَّ أُولَٰئِكَ الْغَلَّةَ مَاذَا قَالِ أَيْفَآءُ ۖ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَهْتَدُوا ۖ وَلَهُمْ هُدًى وَآثَرُهُمْ يَقُولُهُمْ ۖ فَمَنْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ ۚ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَهُمْ أَنْ يَنْبَغَهُمْ ۖ ذُكِّرَهُمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَاسْتَغْفِرُوا لِذَنبِكُمْ ۖ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۖ

ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ نے ابھی کیا کہا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو تقویٰ عطا فرماتا ہے۔ پس وہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے۔ سو اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں۔ پھر جب قیامت ان کے پاس آ جائے گی تو ان کو سمجھت کہاں میسر ہوگی سو آپ یقین رکھیے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی خطاؤں کے لئے استغفار کرتے رہیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔ اور اللہ جہاں آہد و رفت اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے۔



[illegible][illegible]

منافقین کا جہاد سے وہشت زدہ ہونا

وَيَقُولُ الَّذِينَ سَوَّلُوا لَهُ يَدِيكَ مَوَدَّةً أَوْ دَافِعَةً مَوَدَّةً  
مُحَلَّلَةً وَدَكَّرُوا فِيهَا بَقِيَّتًا رَأَيْتُ فَتَلَوِي فِي يَدَيْهِمْ  
مَوْصُلًا يَنْظُرُونَ رَأَيْتُ يَنْظُرُ الْمَعْشِيُّ حَلْفَةً مِنَ الْمَوْصِلِ  
فَأَوَّلِي لَهُمْ طَائِدًا وَقَوْلِي هَعْوُوفًا فَإِذَا حَزَمَهُ الْأَمْرُ قَلَّوْا  
صِدْقًا لِلَّهِ كَانَ خَيْرَ لَّهُمْ فَمَنْ حَصَمْتُمْ إِنَّ ثَوْلَكُمْ أَنْ  
تُعْبُدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطُّوا أَيْحًا تَقَطُّوا وَلَيْسَ لَكُمْ  
لَهُمْ أَقْدَارًا فَتَعْلَمُونَ وَتَعْلَمُونَ أَيْحًا تَقَطُّوا وَلَيْسَ لَكُمْ

مذکورہ امر میں وہ کہیں نہ جتنے ہیں، بلکہ ان کے لیے ایک اصول ہے کہ ان کے لیے  
ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے



## منافقین کو شیطانی دھوکہ

۲۸-۲۹ اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالٌۢ هَٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ  
اَرْتَدُّوا عَلٰی اَدْبَارِهِمْ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ الْهُدٰىۙ  
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْۙ وَاَمْلٰى لَهُمْۙ ذٰلِكَ يَا نَهْمٌۢ قَالُوْا لِمَ لَمْ يَنْزِلْ  
كَرِهًاۙ مَا نُنْزِلُ اللّٰهُ سَطِيْطٌۭ عَلٰكُمْۙ فِىۢ بَعْضِ الْاَمْرِۙ وَاللّٰهُ  
يَعْلَمُ اَسْرَارَهُمْۙ فَكَيْفَۙ اِذَا تَوَفَّيْتُمُ الْمَسِيْكَةَ يَصْرُخُوْنَ وُجُوْهُهُمْ  
وَاَدْبَارُهُمْۙ ذٰلِكَ يَا نَهْمٌۢ اتَّبَعُوْا مَا اسْتَعْطٰ اللّٰهُ وَكَرِهُوْا  
رِضْوَانَهُۥ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْۙ

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے چڑھے ہیں۔  
پہلے جو لوگ سیدھی راہِ ظاہر ہو جانے کے بعد اپنی پشت پھیر کر ہٹ گئے  
تو شیطان نے ان کو دھوکہ دیا اور ان کو بڑی امیدیں دلائی۔ یہ اس لئے ہوا کہ  
انہوں نے ایسے لوگوں سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی (کتاب) کو ناپسند کرتے  
ہیں کہا کہ بعض کاموں میں ہم تمہارا کہنا مان لیں گے اور اللہ ان کی پوشیدہ  
باتیں خوب جانتا ہے۔ سو (اس وقت ان کا) کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی  
روح قبض کریں گے اور ان کے منہ اور جھٹھوں پر ماریں گے۔ یہ اس لئے ہوگا  
کہ وہ اسی راستے پر چلے جو اللہ کی ناراضی کا موجب تھا اور انہوں نے اس کی  
خوشنودی کو پسند نہ کیا سو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

سوال: اس نے ٹیکہ دیا، اس نے قریب دیا، اس نے نذرت دلائی، قسوت ہائی سے ماضی۔  
افسوس: اس نے دور کی بھائی، اس نے ذلیل دلائی، اس نے مہلت دلائی۔ افلا سے ماضی۔  
استحط: اس نے بڑا کر دیا، اس نے ناراض کر دیا، اس نے تاغوثی کر دیا۔ استحط سے ماضی۔  
تشریح: کیا یہ لوگ قرآن کریم میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفلت اور پتھریوں کے  
تالے چڑھے ہوئے ہیں کہ ان کے اندر نصیحت داخل ہونے کا کوئی راستہ ہی نہیں رہا اس لئے کوئی کلام  
ان پر اثر ہی نہیں کرتا۔ اگر بالفرض اس حال میں یہ لوگ قرآن پر غور بھی کریں تب بھی یہ اسے سمجھ  
نہیں پائیں گے۔ یہ منافقین اسلام کا اقرار کرنے اور اس کی سچائی ظاہر ہو جانے کے بعد وقت آنے



سے پہچان لیں گے یہاں تک کہ معلوم کر لیں کہ تم میں مجاہد کون ہیں اور مہر کرنے والے کون اور ہم تمہاری حالتوں کا بھی امتحان لیں گے۔

اَضْعَافُ ثَلَاثٍ ۚ اُنْ كِي لَا يَنْفَعِي اَنْ يَدْعُوْا اَنْ كَا حَسْبُ ۚ وَاِنَّهُمْ لَفِي شَكْكِ مَلَاٰئِكَةٍ ۚ

سَبْعُ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ ۚ اَنْ كَا حَسْبُ ۚ اَنْ كَا حَسْبُ ۚ اَنْ كَا حَسْبُ ۚ اَنْ كَا حَسْبُ ۚ

تشریح: کیا منافقین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں چھپی ہوئی عیاری و دکاری اور حسد و عناد کو مسلمانوں پر ظاہر نہیں کرے گا۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ ان کا بغض و عناد اور خبیث باطن ظاہر ہو کر رہے گا۔ ان کو امتحان و آزمائش کی ایسی بجلی میں ڈالا جائے گا کہ سب کھرا کھولا الگ ہو جائے گا۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم چاہیں تو ان کے وجود آپ کو دکھا دیں اور آپ کو نام نہام مطلع کر دیں کہ کھانا فلاں آدمی منافق ہیں مگر یہ نعمت الہی کے خلاف ہے۔ آپ تو ان کو علامات اور نشانات ہی سے پہچان لیں گے۔ آپ کو ان کی بات چیت اور طرز کلام سے صاف صاف پتہ چل جائے گا کہ کون منافق ہے کیونکہ مخلص اور منافق کی بات چیت کا انداز الگ الگ ہوتا ہے۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ بہت سے منافقین کو آپ نے نام نہام پکار کر اپنی مجلس سے اُٹھا دیا۔ یہ تو ممکن ہے کہ بندوں سے تمہاری کوئی بات چھپی رہے مگر اللہ تعالیٰ تمہارے اُتھے پر سے تمام کاموں سے واقف ہے خواہ تم ظاہر کر کے کر دیا چھپا کر کرو۔ پھر فرمایا کہ ہم جہاد کا حکم دے کر تم سب کا امتحان ضرور لیں گے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہیں اور کون مہر کرنے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں اور ہم تمہارے اندرونی احوال کا بھی امتحان لیں گے۔ (بخاری ۵۶۸-۵۶۹/۲)

## جہاد سے بچنے کے لئے صلح کی ممانعت

۳۵-۳۶ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدَّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاقَّوْا اِلَیْهِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی ۚ لَنْ يَضُرَّوْا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَسَيُحِطُّۢهُ اَعْمَآءُ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اطِيعُوْا اللّٰهَ وَاطِيعُوْا الرَّسُوْلَ وَلَا تَطْلُبُوْا اَعْمَآءَ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدَّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ لَكَافِرُوْنَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُمْ ۚ فَلَا يَنْفَعُوْا وَتَدْعُوْا اِلَی السَّلٰمِ ۚ وَ اَنْتُمْ اِلَّا عَلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَبْرِكَ لَكُمْ اَعْمَآءُ لَكُمْ ۚ





یہ آیت بھی ان ہی لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے ہمارے موقع پر کافروں کو حجاز دیا تھا۔ پھر فرمایا: اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعلان کو ضائع نہ کرو۔ بہاؤ اللہ کی عبادت میں محنت اور پابست کرنا اس وقت مقبول ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق ہو۔ محض اپنے عشق یا نفس کی خواہش کے تحت کیا ہو اس یا عزت ضائع جاتے گی۔ جو کافر دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اسی حالت میں ان کی موت واقع ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کو باجرسوف نہیں کرے گا جس لئے کہ اللہ کے پاس کفر و شرک کی معافی نہیں۔ سوائے سوسنا تم کافروں کے ساتھ اپنے میں عاجزی اور کمزوری کا اظہار نہ کرو اور جنگ کی غلیبوں سے ٹھہرا کر ان کو صلح کی دعوت نہ دو ورنہ دشمن شیر ہو کر تمہیں رہا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے تم ہی غلب پاؤ گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہارے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ وہ تمہیں جھوٹ سے بچوٹی نیکی کا بھی پورا پورا اور ثواب دے گا۔

### اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا

۳۸-۳۹: رَبَّنَا اتَّبِعُوا الدِّينَ نَاصِحِينَ وَ لَقَدْ كُنَّا مِنْكُمْ شُرَكَاءُ فِي مَا كُنْتُمْ تُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ كُنَّا مِنْكُمْ شُرَكَاءُ فِي مَا كُنْتُمْ تُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ كُنَّا مِنْكُمْ شُرَكَاءُ فِي مَا كُنْتُمْ تُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ كُنَّا مِنْكُمْ شُرَكَاءُ فِي مَا كُنْتُمْ تُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

دینی زندگی تو کھل سمیل کرنا ہے اور اگر تم ایمن و تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے۔ اس مطلب نہ کرے گا۔ اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگے اور زور دے کر، کہے تو تم کھل کر نہ لگو اور (اللہ) تمہاری ناگواری ظاہر کرے۔ دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ملا دیا جاتا ہے۔ پھر تم میں سے بعض غفل کرنے لگتے ہیں اور جو شخص غفل کرتا ہے وہ خود اپنی ذمہ سے غفل کرتا ہے اور اللہ کسی کا محتاج نہیں اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم وہ کراؤ گے تو اللہ تمہاری جگہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## سورۃ الفتح

وجہ تسمیہ: یہ سورت حدیب کے موقع پر نازل ہوئی۔ اس میں صبح حدیب کو فتح میں کہا گیا ہے، اس سے اس کا نام الفتح ہو گیا۔

تعارف: اس میں ۲۹ آیات، ۵۶۸ کلمات اور ۲۵۵۵ حروف ہیں۔ یہ سورت واقعہ حدیب کے موقع پر ۶۱ھ میں مدینہ میں ۱۰۰ بیتوں کے درمیان دورانِ سفر نازل ہوئی۔ اس لئے یہ سورت مدنیہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کے لئے اور کفار کے لئے اور فتح تکمیل کی بات ہے۔ نیز بیعت رضوان جیسے حکیمانہ واقعہ اور حضرت عباؓ رضوان اللہ علیہم کے فتوحات و کمالات کا بیان ہے۔ اس کے اہم مقامات میں سے دو مقامات ہیں: حدیب کے موقع پر ۱۰۰ بیتوں کے کفار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کے پادشہ کی عداوت اور اسلام کی شان و شانِ دین کے لئے کفار و کفار کے لئے مسلمانوں کو فتح نہ کی گئی تھی۔

## مضامین کا خلاصہ

- ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال مذکور ہے۔
- ۲۔ شروع میں منافقین کے بیچوں بیچوں کا بیان ہے۔ چنانچہ ان کو توڑ دیا گیا۔ ان سے ساتھ ہے جو نے کی مخالفت ہے جو اللہ حدیب میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ ان میں مستقبل کے معرکوں کی خبر دی گئی ہے۔
- ۳۔ بیعت رضوان کا بیان اور دشمن کی ہتھکڑیاں تھامنے پر تلنے کی بات اور حدیب کے موقع پر ۱۰۰ بیتوں کی مخالفت بیان کی گئی۔
- ۴۔ آپ کا خواب اور صحابہ کرام کے فضائل مذکور ہیں۔



فنعاصینا پڑھ کر سنائی۔ ایک صحابی نے عرض کیا! کیا یہ فتح ہے، آپ نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بلاشبہ یہ فتح عین ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی فتح حدیبیہ کی صلح سے بڑھ کر نہیں ہوئی۔ بغوی نے حضرت ہرادی کی روایت سے بھی یہی بیان کیا ہے۔ زہری نے کہا کہ صلح حدیبیہ سے بڑی اور کوئی فتح نہیں ہوئی۔ اسی کی وجہ سے مشرکوں کو مسلمانوں سے ملنے چلنے اور اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا۔ جس کے نتیجے میں بکثرت لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ ضحاک نے کہا کہ بغیر اسے فتح عین ہوگی۔ یہ صلح فتح ہی کا ایک حصہ تھی۔ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اس صلح کو فتح اس لئے فرمایا کہ یہ صلح اس وقت ہوئی تھی جب آپ مشرکوں پر غائب آچکے تھے۔ اسی لئے صلح کی درخواست مشرکوں کی طرف سے کی گئی تھی۔ یہی صلح فتح مکہ کا ذریعہ بنی، اس کے بعد آپ کو باقی عرب کی طرف متوجہ ہونے کی فراغت ملی اور خیر سمیت بہت سے مقامات فتح کئے۔

پھر فرمایا کہ آپ کو فتح عین اس لئے دی گئی تاکہ آپ کو یہ چار کمالات حاصل ہو جائیں۔

**۱. غفرانِ دنوب:** اللہ آپ کی تمام اگلی گنہگاریاں معاف فرما دے، واحد ہی وغیرہ نے مجاہد، سفیان ثوری اور ابن جریر سے نقل کیا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ زمانہ رسالت سے پہلے اور رسالت کے بعد جو گنہگاریاں ہوئی ہوں وہ سب معاف ہیں۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں ذنب یا عصیان جیسے الفاظ ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ ان کے عالی مقام کی مناسبت سے ایسے کاموں کے لئے استعمال کئے گئے جو خلافِ اولیٰ تھے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد آپ اس قدر عبادت کرتے تھے کہ راتوں کو کھڑے کھڑے پاؤں سوج جاتے تھے۔ صحابہؓ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس قدر محنت کیوں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو آپ کی سب اگلی گنہگاریاں معاف فرما دے گا۔ آپ جواب میں فرماتے کیا میں اس کا شکر گزار بندہ ہوں۔

**۲. اتمامِ نعمت:** آپ پر اپنے انعامات کی تکمیل کر دے۔ آپ کے دین کو کامل اور تمام اور ان پر غائب کر دے۔

**۳. صراطِ مستقیم کی ہدایت:** ہدایت کے معنی منزل مقصود کا راستہ دکھانا یا اس پر پہنچانا ہے۔ انسان کی اصل منزل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کا حصول ہے جس کے لیے شمار درجات ہیں ایک درجہ حاصل ہونے کے بعد دوسرے اور تیسرے درجے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

جس سے کوئی بڑے سے بڑا اولیٰ نہ تھا نہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی نبی و رسول۔

” **نصر عزیز:** ایک کامیابی اور نفع جو نہ یہ مضبوط اور مستحکم ہو اور جو کسی مخالفت اور بغاوت سے متاثر نہ ہو سکے۔ (معارف القرآن: مفتی محمد شفیع، ۶۶، ۸/۶۷، ۸۱، ۲۱۵۷۳) ”

**مختصر واقعہ حبیبہ:** حبیبہ ایک کنوئیں کا نام ہے۔ اس کنوئیں سے متصل ایک کمرہ سے قاتل کے قاتل پر اسی نام (حبیبہ) سے ایک بھتی قیارت میں اس کا گھر سے حرم میں رہا باقی حصہ طہ میں ہے۔ حبیبہ واقعی سے پہلے شمال ۹ ح میں ہے یعنی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنوارا میں ایک خواب دیکھا کہ آپ صبح پکڑاؤ کے بعد وہ کمرہ میں اس کے ساتھ داخل ہوئے۔ کچھ لوگوں نے سر منڈوا گئے اور کچھ نے سر کے الی متروکے۔ یہی حالت میں آپ نے انیسویں گئی لی اور بیت اللہ میں داخل ہو گئے۔ انہی مہتمم اسماء کا خواب وہی ہوتا ہے اس لئے اسی سورہ کے واقعہ جبرائیلی تھا کہ غریبہ میں اس کے لئے کوئی مہینہ پاساں تھیں نہیں کیا کیا تھا اس لئے یہ بیت اللہ کی یہ تھا نہ ناپا یہ شہدہ وہی حاصل ہو چکا۔ اور قیمت یہ خواب فتح مکہ کے وقت ہمارا ہوا تھا۔

صحابہ کرام آپ کا قہر سن کر کہ جانے اور بیت اللہ کا حوالہ کرنے کے لئے بنے قہر اور جیسے اور انہوں نے قہر بڑی شہرہ کر دی۔ آپ نے بھی یہی شہرہ کر دی اور اس میں پاس کے قہار میں بھی اعلان کر دیا۔ پھر بڑی قہر و ہرجا آپ نے دینے سے روانہ ہو گئے۔ آپ کے ہمراہ ۱۰۰-۵۰۰ سپاہی ۱۶ صحابہ کرام تھے۔ قریش کو جب قہر نے آراہ اور راہ گئی کی خبر ملی تو وہ پریشان ہوئے کیونکہ ذیقعدہ ان درست ہونے میں سے تھا جن میں چار حرم کے لئے جانے والے تھے کورائے کا کسی کو حق نہیں تھا۔ مسئلہ لوہ کا قافلہ بھی ایسے لوگوں پر مشتمل تھا جو احرام باندھے ہوئے اور غیر مسلح تھے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے قریش نے یہ سب دیکھا پھرتے ہو اپنی اتالی تھیں کے لئے طے کیا کہ مسلح لوگ کوئی قیمت پرے میں داخل نہیں ہوتے۔ یہ کہے۔

ابو بن مہدیان جنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قہر کی خبریں معلوم کرنے سے پہلے ذیقعدہ سے گئے بھیجا تھا وہ دے سے واپس آ کر مذہب و اشرافہ میں آپ سے ملے اور عرض کیا تو قریش کو آپ کی اطلاع ملی تھی ہے۔ وہ غور توں اور بچوں کے ساتھ مقام ذی ثوی میں ٹھہرے۔ اس سے چند سب سے تھیں تھا کہ معاہدہ کر لیا۔ جب کہ وہ آپ کو کسی قیمت پر بھی نہ دے سکتے تھے وہیں سے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیبہ کے قہر کی آواز سے پر قیوم فرمایا جہاں ایک کڑھے میں غمورا

ساپانی تھا جو کتوں کے دستوں سے جلد علی قسم ہو گیا۔ کتوں نے جاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے  
 فکریں سے ایک جبر کمال نر فرمایا کہ اس کو کڑھے میں گاڑ دو۔ اسی وقت پانی جوش مارنے لگا اور سب  
 کتوں نے خوب سیر ہو کر رہا۔

۱۔ **قریش کی مخالفت** : قریش مکہ میں مسلمان ہونے لگے اپنے قبیلے نے چند لوگوں کے ہمراہ آپ سے ملاقات کی اور قریش کے حواشی سے پارہ میں بتایا۔ آپ نے جواب میں فرمایا ہم کسی سے لڑنے نہیں آتے بلکہ ہمرو کرنے آئے ہیں پھر یہ لڑنے قریش کے پاس ہوا کہ ان کو آپ کی عقلوں سے مطلع فرمادے۔ اس کے بعد قریش کی طرف سے عمرو بن مسعود، عقیس، ابوبکرؓ نے آکر آپ سے گفتگو کی۔ پھر آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ قریش کے پاس جان کر ان کو دعوت اسلام اور اطلاع دو کہ ہم ان سے لڑنے نہیں آتے ہم صرف کرو کرنے آئے ہیں بلکہ پہنچ کر حضرت عثمانؓ نے قریش کے سرداروں سے ملاقات کر کے ان کو آپ کا پیغام پہنچایا مگر سب نے یہی کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے کے میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر قریش نے حضرت عثمانؓ کو حواف کی اجازت دیدی مگر انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک حواف نہیں کروں گا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا حواف نہ کر لیں۔ اسی اثنا میں آپ وغیرہ کی کہ حضرت عثمانؓ کو یہ کہہ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک میں ان سے بدلہ نہ لے لائیں یہاں سے فرست نہیں کروں گا۔ پھر آپؐ سے جو لوگ دوستہ کے لئے طلب فرمایا اور ان کی درخت کے نیچے فون سے بیعت لی جس کے سالے میں آپؐ اپنے ہمراہ تھے۔ اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ بیعت کے بعد حضرت عثمانؓ بھی کج رسالہ لائیں پہنچ گئے۔ قریش کو جب بیعت کا علم ہوا تو وہ عجب اور خوفزدہ ہو گئے اور مبلغ پر آمادہ نہ ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے علی بن عمر کو بغیر بنا کہ مبلغ کی شرائط کرنے کے لئے بھیجا۔ یہ نہیں نہایت قبیح و مبلغ مقررہ درویشوں سے طلب قریش کرتے تھے۔

**مسلم کی شرائط:** احادیث میں جو صلح کی شرائط مذکور ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ دس سال تک فریقین میں جنگ بند رہے گی اور کوئی کسی سے خیانت نہیں کرے گا۔  
۲۔ مسلمان دس سال گرنے کے بغیر داغیں چلے ہاں نہیں۔ قاعدہ سال آ کر عمرہ کرے۔  
۳۔ دس سال گرنے کوئی تعمیر سامان نہ لائیں۔ خود ارکشی بنام میں جو صرف تین دن کے قیام کریں۔  
۴۔ قریش کا کوئی آدمی مجاہد نہ بنے جائے تو اس کو داغیں لگا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان ہو جائے۔

مرد عرصی کے ساتھ ملکر نے سرخووں میں سے انکس نکالیں تو ان کے دل اچالے میں نہ  
ماہی نہیں ہو جاتے تھے۔

۵۔ جب قبائلی سرخوؤں کے ساتھ ہا میں موسم کے میں شریک دیا گیا۔

۶۔ کچھ میں پیسے سے مقبرہ کی سداں کو اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں اور ان مسلمانوں کے لئے  
ان کی محسوسات میں روج دیا جاتا ہے ان کو دیا جاتا ہے۔

### صلح کے فوائد

۱۔ مسلمانوں و اقوام کی حق تسلیم۔ ۲۔ دور سے دور کے آپس و اختلافات کے دورانیہ  
فرہمیں میں سے میں کے ساتھ چاہیں مایگانہ ساجد کرتے۔

۳۔ اس میں نہ جنگ نہ کرنے کے معام کے۔ ۴۔ مسلمانوں و مسلمانوں کے لئے اور اور  
تبادل میں تیزی سے سلام کی اشد اشد کا موقع دیا۔ اس کے نتیجے میں صرف دوسرا سے عرصے  
میں مسلمانوں کی تعداد میں سے بھی زیادہ ہو گئی۔

۵۔ آپ نے اسلامی حکومت کو بھی طرہ کے انکساری و مری قوانین چاہئے اور ان کے طبعی حاشہ۔  
نکھل تہذیب و تمدن کی تھیں۔ ۶۔

۷۔ مسلمانوں کو ملنے کی بدست سے ان کے لئے جو فوائد ملے ہیں ان کے لئے۔  
تیسرے کے لئے سلام کی۔ ۸۔

۹۔ صلح کے نتیجے میں مسلمانوں نے امن و امان کے لئے جو فوائد حاصل کیے۔  
میں یہود کا کہہ کر ان کے لئے کیا اور کیا کیا۔ ان اوقات سے ان کے لئے اور ان کے  
اور ان کے لئے جو فوائد ملے۔ (پانی النعم ۳۰۲-۳۰۸)

## نزول سکینت

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزِيدَهُمْ  
وَقَالَ اللَّهُ إِنَّهُ عَمَّا حِثِّمُوا يُبَيِّنُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَالْآيَاتِ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُبَيِّنُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَالْآيَاتِ  
تَجَرُّوْنَ مِنْ تَحْتِهَا أَرْبَابُ حَدِيدٍ فِيهَا وَتُفَكَّرُ عَنْهَا سُبُحَانَ  
وَكَانَ ذِيكَ جَدُّكَ اللَّهُ قَوْلُكَ عَطِيَّاتُ وَتُعَدُّكَ السَّعِيدِينَ





تا کہ مسلمانوں کو اپنے ایمان و یقین کے ساتھ نصرت و فتنی کا بھی چلتا پھرتا ہو جائے۔ پھر وہ کبریات و کوار کے ساتھ چسکوں رہے۔ ان میں تو ابھی اضطراب نہ تھا کیونکہ انہیں اللہ کی نصرت پر کامل یقین اور محسوس تھا۔ فتح و نصرت کا تعلق اسباب و آخرت تھا، پر نہیں بلکہ اس کا انحصار تعالیٰ اس کے فضل اور مہربانی پر ہے۔ اسی لئے موسیٰ اللہ پر کامل مجرب و متوکل کے اس کے وعدہ و نصرت پر چلتا یقین رکھتا ہے۔ اور اپنے سے کئی گنا اور ہر طرح کے سامان حرب و ضرب سے یس و یمن پر غلبہ پالیتا ہے۔ اس کے بعد نکس کا فخر کثرت و سامان حرب پر نظر کر کے اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے وہ اللہ کی رحمت و مدد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور انجام کار مسلمانوں کے مقابلے میں غلوب ہو جاتا ہے۔

پھر لڑ جائے۔ اللہ نے لشکر آسمانوں میں بھی ہیں اور زمین میں بھی آئے اور دیا تا توان مہر طوں اور مشہوروں تو آجہلی لشکروں یعنی فرشتوں کے ذریعے پامال کر دیتا تھا۔ منہ زمین سے لشکر سے کام لیا یعنی مساکین کرسم کے رلوں میں قوت و افسران و دے کر ان کو زمین میں خدائی لشکر بنادیا۔ غلام ہے خدائی لشکر سے کون مقابلہ کر سکتا تھا۔ اولیٰم و یقیم ہے اس لئے اگر وہ جنہیں صلح اور ترکہ لڑاں کا حکم دے تو ضرور اسی میں بدستری اور سخت ہوئی۔ مگر نصیب ترک لڑائی کے قسم پر کسی قسم کا رد نہیں ہوتا چاہئے۔ یہ قسمی مدد و نصرت ہے اللہ ہی کی طرف سے حکمت اور مصلحت کے تحت ہوتی ہے اسی لئے وہ اس نے آسمانی لشکروں کو ظاہر نہیں فرمایا بلکہ مخفی رکھا تا کہ منافقین مضطرب ہو جائیں اور کفار و غیر ہو کر آئے تو ہمیں اور مسلمانوں اور منافقین میں امتیاز نہ ہو جائے تاکہ اللہ صمدین مریوں اور صمدین عورتوں کو ان کی جنتوں میں داخل کرے جن کے کچھ نصیرت نہ ہوئی ہیں اور وہ ان میں بیٹھ رہیں گے ان کے بہادر سے جو سنے میں اللہ وان نے مکا ہوں کو دور کر دے گا۔ اللہ کے ایک ایک حکیم کامیابی ہے۔

اس کے بعد منافقین نے جہانجام کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بدے گمان رکھتے ہیں عذاب دے گا۔ ان پر یہ وقت آئے والا ہے۔ آخرت میں ان پر اللہ کا غضب العنت ہوگا اور ان نے اللہ کے لئے و نہی کیا نہ کر رہی ہے جو برا سمجھا ہے۔ آیت میں کہیں اسو۔ سے ان منافقوں کا بیان ہے جو م۔ نے ہینڈ سے چلے وقت مسلمانوں کے ساتھ نہیں آئے تھے اور بہانے کرتے ہیں پھر ٹھٹھے تھے ان کا خیال تھا کہ شریکین کے ساتھ مسلمانوں کی مدد بھی ضرور ہوگی اور مسلمان لڑائی میں تیار ہو جائیں گے ان میں سے ایک بھی زندہ و ایس نہیں آئے گا کیونکہ وطن سے دور ہوئی تھیں، دشمن کا دھوکا ایسے میں ان





قرآن میں بھی رسول اللہ سے زیادہ سچے وعدے والا کون ہے۔ سو تمہیں اس قرآن و فرشتہ پر خوش ہو جانا چاہیے اور یہی عظیم کامیابی ہے۔ (سورۃ النور: ۱۱۱)  
ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی راہ میں کموار تو لی اس نے اللہ سے بیعت کر لی۔

پھر فرمایا کہ جس نے بیعت کے بعد عہد شکنی کی تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور جو اپنی بیعت پر قائم رہے گا تو اللہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ آیت میں اصل بیعت کا ذکر ہے وہ بیعت رضوان ہے جو عمر و حدیبیہ کے موقع پر بڑول کے ایک درخت کے نیچے حدیبیہ کے میدان میں اس وقت ہوئی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بیٹھام دے کر کھائے پیا تھا اور قریش نے اُن کو وہاں روک لیا تھا اور بعد ازاں اُن کی شہادت کی خبر مشہور ہو گئی تھی۔ اس سے آپ کو اور مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اب ہم یہاں سے فیصلہ کر لیں نہیں گے۔ اس وقت آپ بڑول کے ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے صحابہ کرامؓ سے جہاد پر بیعت لی، صحابہؓ آتے تھے اور آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہتے تھے کہ ہم لاتے لاتے مرجھائیں گے اور ہرگز کسی صورت میں میدان سے منہ نہ موڑیں گے۔ تقریباً چودہ سو صحابہؓ نے بیعت کی۔ بعض روایتوں میں ۱۳ سو اور ۱۵ سو کی تعداد بھی آئی ہے۔ اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ اس بیعت سے مشرکین کا نپ اٹھے۔ اُن کے پاس جتنے مسلمان تھے انہوں نے سب کو چھوڑ دیا اور صلح کی درخواست کرنے لگے۔  
(ابن کثیر: ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵)

## منافقین کے حیلے بہانے

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا  
فَاَسْتَغْفِرُنَا يَقُولُونَ يَا لَيْسَ بِهِمْ مَالٌ نَلِيسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ  
يَمْلِكُ تَكْفُرُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ  
نِعْمًا بَلْ كَانَ اللَّهُ يَتَعَمَّلُونَ خَيْرًا ۝ بَلْ فَلَمَنْ تَتَّبِعُوا لَنْ  
يَنْقَلِبَ الرُّسُلُ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَذَرَيْنِ ذٰلِكَ  
فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوِيًّا ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝ وَ



آ سکتے سب وہیں سرک جاتیں گے۔ ان عباس اور مجاہد نے کہا کہ آیت میں اعراب سے قبائل قطار مزینہ، جہیز، فوج اور مسلم کے بدوی مراد ہیں۔ جب حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ چلنے کی دعوت دی تو قریش سے لڑائی کا ڈر ان کے دلوں میں بیٹھ گیا۔ ان کے خیال میں مسلمان کمزور تھے اور قعداد میں بھی کم تھے اس لئے ان کی شکست یقینی تھی اسی لئے انہوں نے جانے سے گرج کر کہا اور آپ ﷺ کی دعوت کو نال دیا۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان صحیح سلامت مدینہ واپس آ گئے تو ان لوگوں نے ساتھ نہ جانے کی معذرت پیش کی کہ ہمارے اموال اور اہل عیال کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں تھا اس لئے ہم ساتھ نہ جاسکے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری کوتاہی کو معاف کر دینے کی دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ اعراب یہ بات کہیں گے اور اللہ نے آپ کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ یہ لوگ جو معذرت کریں گے اور معافی کی درخواست کریں گے وہ محض زبانی بات ہوگی ان کے دلوں میں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ آپ ان کو جواب دے دیجئے کہ تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہ لوگوں کے بھیہ خوب جانتا ہے۔ اگر اللہ تمہارے مال و لوازم نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا تم گھر میں رو کر اسے روک دو گے یا اگر وہ تمہیں کچھ خاکہ و پٹھانا چاہے اور تم سفر میں ہو تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی مشیت و ارادے کے سامنے کسی کا کچھ نہیں چلتا۔ اس کو منظر نہیں تھا کہ تمہیں اس مبارک سفر کے فوائد حاصل ہوں اور نہ آپ منظر ہے کہ میں تمہارے لئے استفادہ کروں۔

حقیقت یہ ہے کہ تمہارا پیچھے رہ جانا کسی مگر کے باعث نہ تھا بلکہ قرآنی کے طور پر تھا تمہارا خیال تھا کہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میں پگرام اپنے گھروں کو بھی نہیں لوٹ کر آئیں گے۔ شیطان نے اس خیال کو تمہارے دلوں میں مزین کر دیا تھا۔ تم اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں برے گمان رکھتے تھے اور تم کو اپنے برے گمانوں اور بد اعتقادیوں کی وجہ سے تھے ہی براہ ہونے والے لوگ۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر غلوں کے ساتھ ایمان نہ لائے تو ایسے مکہ مکرمہ کے لئے ہم نے دیکھی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے۔ وہی مالک و تصرف ہے وہ جسے چاہے معاف کر دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ وہ قادر مطلق ہے اور بڑا مقدر کرتے والا مہربان ہے جو اس کی طرف جھکے اور اس کا دروازہ کھلے تو اس کے لئے وہ اپنا دروازہ کھول دیتا ہے خواہ اس نے کتنے ہی گناہ کئے ہوں۔ وہ نہ صرف تو یہ قبول اور گناہ معاف فرما دیتا ہے بلکہ وہ مہربانی

سے ٹوٹے ۲۲ ہے۔ (مقامی ۵۰.۲۰ فی صد ۸۰.۵۰)

## خیبر میں ساتھ لے جانے کی ممانعت

۱۵ سَيَقُولُ الْمُطَلِقُونَ إِذَا نُطْلِقْتُمْ إِلَىٰ مَعَانِمَ إِنَّا تَعَذُّوهَا  
فَأُولَٰئِكَ مَنَعُكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ فَلَئِنْ  
تَشَاجَرْتُمْ لَنَذْكُرَنَّ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلِ قَوْلِ الْمُطَلِقِينَ إِنَّا  
تَعَذُّوهَا لَئِنْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا

جب تم قسمن سے بدلتے ہو گے، وہاں لے جانے کی ممانعت کی بات  
پہنچی ہو گی، تو وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے حکم کو بدل دے۔ آپ کہہ دیجئے  
کہ اللہ سے میری فرمائش ہے کہ تم یہ نہ کرو۔ ساتھ نہیں چلے گئے۔ ۱۰۰  
نہیں کہ تم ہم سے جدا نہ کرو۔ بلکہ وہ بیت کی کرکھتے ہیں۔

المطلقہ قرچلے۔ الطلاق سے، اس۔

دو زبان ترجمہ کو مجھنا دو۔ (آخر سے)۔

تشریح: حد پیر سے دافن تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ماہ پہلے میں قرچلے دو۔ پھر  
ایسا ہی الطلاق کے حد میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے خیبر پر چلے جانے کی جہاں لہذا یہاں آ رہے  
فرمانہ وہاں آپ کے موقع روٹی ہیں۔ نے بدعتی کی ۱۰۰ دیکھ کا قوسوں کو آج کر کے دیتے پر جہاں ترائی  
تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خیبر روٹی سے پہلے ہی "عنقریب میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فرمایا اور فرما کہ جو وہاں  
حد پیر سے حد میں آپ کے ساتھ نہیں گئے تھے وہاں آپ ساتھ پہنچے تو آپس کے یہ عقد وہاں نہ ہو  
اور بیت کی امید روا ہے۔ آپ ان کو بتا دیجئے کہ تمہاری درخواست سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے یہ کہنے  
کہ تم اس حد میں جاؤ۔ ساتھ نہ لے کر نہیں جاؤ گے یہ کہ تم جس سے جی چاہو کہے تمہاری حد میں ہیں۔ یہ  
تھے جس نے خیبر کی حد سے حد میں تھوڑا کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خیبر کی حد سے حد میں تھوڑا کوئی حد نہیں۔  
یا ہے کہ ان کو ان کو ان سے حد میں نصیحت کے وقت تمہاری حد میں ہو کہ تمہارے۔ اب یہ تو کہ چاہتے  
ہیں یہ معرکہ خیبر میں شریک ہو کر اللہ کے کلام کو بدل دیں۔

پھر فرمایا کہ حد پیر میں شرکت نہ کرنے والے اعراب اب یہ کہیں گے کہ اللہ نے اس بار  
میں تمہاری نافرمانی نہیں کرو۔ یہ کہ تم لوگ ہم سے حد نہ کرے۔ تو کہ ہم مال نصیحت میں تمہارے ساتھ شریک



ہو رہی تھیں گے اور یہ جتنے ہو کر جو واقعوں، حوادث، شہادت کا حصہ تھا، اس کی اور بات ہے، حقیقت یہ کہ حق ہے تو بہت سی سمجھتے ہیں۔

## مستقبل کے معرکوں کی خبر

قُلْ إِنَّمَا خِفَافٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ سَيَرُّنَ إِلَى قَوْمٍ كُوفٍ بَارِبِ  
شِدِّينَ يَغَافِرُونَ أَوْ يُبَدِّلُونَ فَإِنْ طَبَعُوا يُؤَيِّدُوا اللَّهَ أَجْرًا  
حَسَنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا  
أَلِيمًا لِّمَن سَلَ الْأَمَنَى حَرَبًا وَزَكَّ عَلَى الْأَعْرَابِ حَرَبًا  
وَمَا عَلَى الْبَرِيَّةِ حَرَبًا وَمَنْ طَبَعَهُ فَلَهُ وَرَسُولُهُ بِمَا جَنَّدَهُ  
جُنُودًا مِّنْ عِندِهِ الْأَنْفَرُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يَكُنْ بِمَا عَزَّاهَا أَلِيمًا

آپ نے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ قومیں سے آئیں، جتنا کہ بہت جلد تم آئیں گے  
تو قوموں کی طرف جانے پڑے، تم ان سے لڑنے والے اور اعلانِ قبول  
نہیں۔ مگر تم ان سے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا مدد دے گا کہ تم  
دیکھو، ان کی آواز سے جیتا، تم ان سے پہلے پہلے جیتے ہوئے تمہیں دے گا، یہ  
کے گا، لڑا دے گا (جنگ میں مدد فرمائے گا) اور اللہ تعالیٰ  
پروردگار ہونی کا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسولِ اصلی سے  
وہم (وہم) کی اساعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے انہوں میں سے کسی  
کے پیچھے نہیں چلے گا، ان کی۔ اور جو شخص رسولِ اللہ تعالیٰ سے  
دور رہے، آپ دے گا۔

قُلْ إِنَّمَا خِفَافٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ سَيَرُّنَ إِلَى قَوْمٍ كُوفٍ بَارِبِ

مگر، عوام سے صفت دہر

تشریح: قوم، یہ خبر کے واسطے جسے غفلت سے دیکھتے تھے، وہ قوم، یہ خبر میں ثابت ہے،  
وہ کیا قوم، لافان میں یہ رسول کیسے تھے، ان میں سے بعض، یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ  
مذہب پروردگار سے قریبی ہے، میں جیتا، ہے، ان کی قومی قومی میں ان سے اپنے دلوں  
نہیں، اللہ تعالیٰ سے قریبی ہے، اللہ تعالیٰ سے قریبی ہے، اللہ تعالیٰ سے قریبی ہے

نکھڑوں کو دیا گیا ہے مگر خلفین حدیب میں سے جو لوگ مکمل مسلمان ہیں اور دل سے جہاد میں شرکت  
پاسج ہیں ان کے لئے دوسرے مواقع "نے والے ہیں۔ قرآن کریم نے ان مواقع کو ایک خاص  
چشتوں کی صورت میں بیان کیا ہے جس کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونے والا ہے۔

(معارف القرآن مفتی محمد شفیع، ص ۸۷)

پیامبر اللہ تبارک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلب کر کے فرمایا کہ آپ حدیب سے  
مواقع پر پیچھے رہ جائے والوں سے کہہ دیجئے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں تو نہیں جاسکتے لیکن اس سے بعد بہت  
سے مہر کے پیش آنے والے ہیں۔ بڑی سخت جنگجو قوموں سے مسلمانوں کے مقابلے ہوں گے۔ یہ  
سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ تو میں مسلمان ہو کر یا جزیرہ غیرہ کے کرامت کے فرماں  
بردار نہ ہو جائیں۔ اگر تمہیں واقعی جہاد کا شوق ہے تو اس وقت رادشہ مت دیئے۔ اگر اس وقت تم اللہ کی  
عبادت کرو گے تو وہ تمہیں بہترین پندہ دے گا۔ وہ تمہیں اس وقت بھی تم نے روگردانی کی جیسا کہ حدیب  
کے مواقع پر کر چکے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

جنگجو قوم سے کوئی قوم مراد ہے اس میں کئی اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک ہوازن کا قبیلہ  
ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے ضیف کا قبیلہ مراد ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اس سے مراد اہل ندرت یا اہل  
ہمدوم ہیں جن سے خلفہ راشدین سے لے کر اہل لڑائیاں ہوئیں اور بعض کے نزدیک کوئی خاص  
قبیلہ یا گروہ مراد نہیں بلکہ نطق جنگجو قوم مراد ہے جو ابھی تک مقابلے پر نہیں آئی۔ نہ بڑی اور مقامات  
ہیں کہ اس سے بنی ضیف مراد ہیں یعنی اہل یامہ جو سیلہ کذاب کے ساتھی تھے آنحضرت واقع بن خدیج  
نے کہا کہ ہم یہ آیت پڑھتے تھے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ قوم سے کون لوگ مراد ہیں یہاں تک کہ  
حضرت ابو بکر نے بنی ضیف سے بڑے کے لئے لوگوں کو دعوت دی۔ اس وقت ہم سمجھے کہ قوم سے مراد بنی  
ضیف ہیں۔ اکثر مفسرین کا یہی قول ہے۔ یہودی نے بھی وہی کوترجیح دی ہے۔

یہودی نے لکھا ہے کہ جب مذکورہ آیت ۱۶ نازل ہوئی تو معذور لوگوں نے دریافت کیا  
یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اس پر یہ آیت ۱۷ نازل ہوئی کہ جو شخص اندھا یا لنگرا ہو یا  
بنا ہو اس پر جہاد فرض نہیں ہے پہلے دونوں ہڈی اندھا یا لنگرا ہو یا، مستحق ہیں اور تیرا اندھرتی یا  
بنا ہوا شخص ہے یعنی بنا ہوا صرف باری کے زمانے میں ہوا ہے۔ باری سے تیرا دست ہونے کے بعد وہی





نہایت تو انہیں جلدی معافرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیتے تاکہ  
سوملوں کے سے یہ ٹیپ نمونہ ہو جائے تاکہ وہ کہیں سہل سے نہ  
پر چل سکے۔ ٹیپ ٹیچ (ٹیچنگ) اور ٹیپ ہے جو تیار سے تیار نہیں آتی۔ وہ  
اللہ کا عطا کردہ دست میں ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مخالفہ قیمت کے مال۔ وہ حد مضیق۔

کھٹ: اس نے روک دیا، اس نے ہار رکھا۔ ٹکٹ سے ہٹاؤ۔

تشریح: عیب کی فتح اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے من فیست کے بعد ابھی اللہ تعالیٰ  
نے مسلمانوں سے بہت سے مخالف کام نہ دفر۔ مہینہ تو اب بعد کے زمانے میں حاصل نہیں کئے۔ ان  
مخالفہ سے قیامت تک حاصل ہونے والی تمام نعمات اور ان کے اصول قیمت سرور میں جن پر ابھی  
ان کو قدرت نہیں۔ ان نعمات میں ایک سب سے پہلے فتح کہہ دینی اس سے بعض معجزات کے اس  
سے فتح کہہ مروی مگر افلا عام ہیں اس لئے قیامت تک ہونے والی نعمات اس میں شامل ہیں  
اگرچہ خیر کے مخالف اہل حد یہی ہے نئے نئے مکر ان کے بعد ان نعمات کے اصول قیمت  
سب کے لئے عام ہیں۔

بھڑکایا کہ اس نے لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے تاکہ اہل ایمان کے لئے یہ ہاتھ  
اور سے وہ دھرم کے سچ ہونے کا ٹیپ نمونہ بن جائے یعنی اللہ نے دھرم کے سچا ہونے پر ان کا ایمان  
اور زیادہ بڑھ ہو جائے اور انہیں لوگوں کے راستے پر ڈال دے تاکہ وہ اللہ کو نعم سرکام میں اللہ پر بھروسہ  
کرنے لگو اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قیمت میں کھٹ اہل الفناص میں غنائی کا میخ ہے۔ آئندہ  
ہونے والی چیزوں کو۔ غنی کے معنی سے جان کر قرآن کا محاورہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے اہل خیر کو اپنی قوت دکھانے کا موقع ہی نہیں دیا۔ انہی کہتے ہیں کہ قبیلہ معقنات خیر نے یہود کا میخ  
ٹھا جب اس قبیلہ کو ہنری کہ روح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیر پر چڑھائی کہ وہی ہے تو وہ یہودی تیار  
کے ساتھ یہودی ہو گئے لے نکلے مگر اللہ نے ان سے دھرم میں باب نہ دیا اور ان کو یہ اندیشہ  
ہوا کہ یہودی کہ کہیں ایمان نہ ہو کہ ہم یہودی نہ ہا کے لئے جا رہے۔ اور مسلمانوں کا وہی القبر نامی سر  
سوداگی میں ہمارے گھروں پر حملہ کرے اس لئے ان میں سے کوئی بھی یہودی ہو نہ سکا۔

(ماہنامہ ۲۰۰۲ء، شمارہ ۱۰۰، القرآن منہل جو شیعہ ۹/۹۷)

## مشرکین پر غلبہ

وَنُوفِتِلُّكُمْ الْاٰیٰتِیْنَ كُفِّرُوْا تَوَلَّوْا اِلَّا ذَا رِثَّةٍ زَاۤیِدٌ وَّوَلَّوْا  
وَلِیًّا ذَا رِثَّةٍ صَبْرًا ۝ سَلَّمَ اِلَیْهِ الَّذِیْ قَلْبُكَ خَلَجَ مِنْ قَبْلِ ۝  
وَمَنْ یَّجِدْ یُسَلِّمُوا اِلَیْهِ سَلَامًا ۝ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ عَنْ یَدِیْهِمْ  
عَنْكَفٌ وَّ اَیَّدَ بِكُفْرِهِمْ یَبْطِنُ كَلْفٌ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اُظْفِرَ كُفْرُ  
عَلَيْهِمْ ۝ وَكَانَ اِلٰهُهُمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یَصِیْرًا ۝

مکہ کا قہر ہے دے تو ضرور جیتی بھیج کر جو گئے پر نہایت کوئی دانی نہ اور نہ  
ہر کار۔ اللہ کا یہی دستور پہلے سے چلا آ رہا ہے اور آپ نہ کہ دستور میں  
بروز اور بدل نہپا میں کے۔ اور اللہ حق یہ کہتا ہے میں نے کئے ہاتھوں کو تم۔ سے  
اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے خاص کئے میں روک دیا بعد اس کے کہ اس نے  
تسلیں ان پر لٹا دیں کہ وہ تو ضرور جو تمہارے ہے واللہ اعلم: کچھ رہا ہے۔

تشریح: حدیبیہ کے موقع پر آزمائش کی گئی تھی۔ تجارتی قوافل میں مسلمان ہی غالب رہتے اور کفار پیچھے  
بھیج کر بھاگ جاتے اور ان کو کوئی مددگار بھی نہ سنا مگر اللہ کی حکمت کا نشانہ یہ تھا کہ فی الحال فرشتوں  
میں صلح ہو اور صلح کی تعلیم اللہ ہی پر کا ہے سے مسلمان مستغنی ہوں جب اہل حق اور اہل باطل میں فیصلہ نہ  
مقابل ہو جائے تو فرما۔ اہل حق ہی غالب ہوتے ہیں اور اہل باطل مغلوب و شہرہ کئے جاتے ہیں۔ اللہ  
خدا کا ہمیشہ ساتھ ہیں دستور چلا آ رہا ہے کہ اللہ کے الیہ اور علیہ اللہ کے دشمنوں پر غالب رہتا ہے پس  
ارشاد ہے

رَاٰیَظُنَّ اَنَّا وَرِیْثُیْنَ

یہ غیب میں اور میں سے رسول غالب آئیں گے۔ (الحجرات: ۲۱)

اور ارشاد ہے

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

یہ ایک ایسا کارکن کہ وہاں غالب رہنے گا۔ (المائدہ: ۵۶)

اس کا اشارہ یہ ہے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بھی اسی دستور کے تحت خیر

پائے گا۔ یہی آسمانی نفا ہے آپ کے بارے میں سابقہ انبیاء فرما گئے ہیں کہ یہ پھر جس پر گرسے گا اس کو چور چور کر دے گا اور جو اس پر گرسے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔

مشترکین مکہ نے اپنے کچھ آدمی نویوں کی شکل میں حدیبیہ میں بھیجے تھے تاکہ وہ موقع پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ شہید کر دیں یا مسلمانوں میں سے جو اکاؤنٹا لوگ ان کے ہاتھ آ جائیں ان کو ستائیں۔ چنانچہ انہوں نے بعض لوگوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ بھی کی، اشتعال انگیز کلمات کہے اور ایک مسلمان کو قتل بھی کیا۔ صحابہ کرام نے ان میں سے بعض کو زندہ گرفتار کر کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان کو معاف فرما دیا اور کچھ انتقام نہیں لیا۔ آیت و هو الذی کف ھدیھم اسی کے بارے میں نازل ہوئی اور اس میں اسی قسم کے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔

(عشائی، ۲/۵۸۱، فتحی، ۳/۳۵)

## حدیبیہ کے موقع پر جنگ نہ ہونے کی مصلحت

۲۶-۲۵: هُمْ الَّذِیْنَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَانْهَدَىٰ مَعْبُودَاتِهِمْ فَاَنْ يَّبْلُغَ مِيعَتَهُمْ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ اَنْ تَطَّوُّهُمْ فَتَصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعْزَرَةٌ يَّغْيَرُ عَلَیْہُمْ لَیْدٌ یُّخِلُّ فِی رَحْمَتِہِ مِنْ نِّسَاءٍ لَّوْ تَرٰی لَوِ الْعِدَّ بَنَی الَّذِیْنَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا اِذَا جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا فِی قُلُوبِہُمْ الْحَمِیَّةَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیَّتَہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلَزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی وَ کَانُوْا اٰحْقَ بِہَا وَ اٰهْلُہَا وَ کَانَ اللّٰهُ یُحِلُّ شَیْءًا عَلَیْہَا

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور جنہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا اور قربانی کے جانور بھی اپنی (ذبح ہونے کی) جگہ پہنچنے سے رکے رہے۔ اگر (اس وقت مکہ میں) بہت سے مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے، نہ ہوتیں اور یہ کہ تم ان کو جس ذوالوگے بھراؤن کی وجہ سے سے جنہیں بھی ایسے کام کی بنا پر نقصان پہنچا جاتا جو تم نے بے خبری میں کیا (تو ان کا فرائض

کا قصہ ہی تمام کر دیا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا) تاکہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور وہ (کلمہ گو) کافروں سے الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو کافر تھے ہم ان کو دردناک عذاب دیتے۔ جب ان کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کو بھڑکی اور ضد میں یہ بہت کی تو اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں پر تسخیر کا فیضان فرمائی اور ان مسلمانوں کو پرہیزگار بنائی، یہ بات پر کفر، رنج اور وہ اس کے بل اور مستحق تھے اور اللہ بہ بخیر کو خوب جانتا ہے۔

مَعَكُوفًا ۝ بَدَنِيًّا يَوْمَ يَكُونُ الْعَقَبُ ۝ فَتُفْصَلُ

تُفْصَلُ ۝ تَرَانِ كُورَةً اَلْوَلُ ۝ ثُمَّ اَنْ كُورَةً اَلْوَلُ ۝ ثُمَّ اَنْ كُورَةً اَلْوَلُ ۝ ثُمَّ اَنْ كُورَةً اَلْوَلُ ۝

مَعَكُوفًا ۝ اِذَا ضَرَبْتَ اَتَافُفَ ۝ اَلْوَلُ ۝

تُفْصَلُ ۝ وَفُF

تشریح: یہ اہل تکدی ہیں جنہوں نے کفر کی اور حد یہ ہے کہ وہ جس مسجد حرام جانے اور قربانی کے باوجود حرم کے اس لئے تک پہنچے کہ وہ کہیں سے روکا نہیں لے جا کر دنیا کرے گا عام دستور اور معمول ہے۔ قربانی کے یہ جو حد یہی می کر کے رہے اور مجبوراً وہیں نہ گئے گئے میں آجہر اور رنج و عجز اور تہمت اور پردہ ایسا کہ گئے ہوئے تھے اور مسلمان ان کو پوری طرح جانتے نہ تھے کہ وہ کون کون سے مشرکین کے ساتھ ملا رہی ہو جاتی تھیں مسلمان نے خبر لی کہ تمہارے ہاتھوں پامال ہو جائے اور کافروں کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا کہ مسلمان ہمدردوں کو بھی نہیں چھوڑتے اسی لئے فی خاص قابل و قابل رہا یہ تھا کہ وہ مسلمان مکتوب رہیں اور اس نے مثال ہر اقل کی یہ حالت اللہ تم پر اپنی رحمت نازل کرے، اللہ جس پر چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے۔ آخر نے میں بھی مسلمان مشرکین سے کلمہ اور امتزاج دیتے کہ مسلمان ان کو پہچان کر اہل کلمہ کے مصائب سے محفوظ رکھے تو ان کفار کے حالات کا قصہ یہی تھا کہ ان کو اپنی حالت مسلمانوں کے ہاتھوں سخت برا لگوا دی جاتی۔

پھر فرمایا کہ وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب مشرکین نے اپنے دلوں میں اپنی ضد کو بڑھا دیا، جب تک کہ یہ کلمہ نہ تھا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عروج دیا جائے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بھیجے اور اگر وہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے صرف محمد بن عبد اللہ کو میرا جائے وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب باتیں کون فرمائیں اور مسلمانوں نے سخت مصداق کے باوجود اللہ کے رسول کے ارشاد کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ پھر اللہ نے معجزانہ ان کو



وہاں میت عطا فرمائی اور انہوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور جنگ پر قدم نہ رکھنے کے باوجود لڑائی سے باز رہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (مطابق ۵۸۲، ۵۸۱، ۲/مکرمی ۳۳، ۳۲)

## آپ ﷺ کا خواب

۲۷-۲۸ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِمْرًا أَوْ بَيْنَيْنِ مُحِيطَيْنِ رُءُوسُكُمْ وَسُكُفُكُمْ مَقْصُورِينَ لَذَلِكَ فَتَنَّا قَبْرِيكَ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ يُظَاهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكُنِيَ بِإِلَهِهِ شَهِيدًا ۝

یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو اسے کے مطابق سچا خواب دکھایا کہ اثناء اللہ تم امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے بغض سر منڈ والے ہوئے اور بغض بال کٹر والے ہوئے کسی اندیشے کے بغیر، سوا اللہ کو وہ معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ پھر اس نے اس (فتح مکہ) سے پہلے ہی ایک نذر یکہ کی فتح دیدی (یعنی غیر کی فتح) اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ حق ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

مُحِيطَيْنِ: بال منڈ والے والے سر منڈ والے۔ تَخْلُقُ سے اسم فاعل۔

مَقْصُورِينَ: بال کٹر والے والے کم کرنے والے۔ تَقْصِيرُ سے اسم فاعل۔

شان نزول: حدیث میں جب صلح مکہ ہو گئی اور یہ بات چینی ہو گئی کہ عمر واداکے بغیر مدینے واپس جانا ہے تو صحابہ کرام کے دلوں میں غموک پیدا ہونے لگے کہ آپ ﷺ مدینے میں جو خواب دیکھا تھا کہ ہم مکہ میں امن و امان کے ساتھ داخل ہوئے اور عمر و کر کے ملحق اور قصر کر لیا تو (معاذ اللہ) آپ کا خواب سچا تھا اور منافقین نے مسلمانوں کو طعن دیا کہ تمہارا رسول کا خواب سچ نہیں ہوا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے کہنے کے لئے مدینے میں خواب دیکھا تھا اس میں سال کا یقین

نہیں تھا مگر صحابہ کرام نے خیال کیا کہ شاید یہ اسی سال ہو جس لئے انہوں نے آپ کا خوب سن  
 دیا۔ اس وقت تک کہ جہنم اور ای سال ہوا کا وہ نہ آیا۔ آپ نے بھی اپنے مصائب نے اشتیاق نہ  
 دیا۔ ان کی سواقت قربانی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمتیں تھیں جن کا ظہور صلح حدیبیہ کے وقت  
 ہوا۔ جب صلح مکمل ہو چکی تو حدیبیہ سے واپسی کے وقت بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ السلام  
 آیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن و امان سے کچھ دن داخل ہوں گے اور واپس کریں گے۔ آپ نے  
 فرمایا کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہی سال ایسا ہوا صحابہ نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ورنہ  
 اسی طرح ہو کر رہے گا۔ امن و امان کے ساتھ کہ پہلی تربیت اللہ کا احسان کر کے اور تم میں سے کوئی  
 سرخرو نہ ہو اور کوئی ہنس نہ کرے اور وہاں کسی قسم کا خطر نہ ہو گا چنانچہ حدیبیہ سے واپس  
 اسی طرح ہو چکی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسی کو جان فرمایا ہے کہ وقت اللہ سے اپنے رسول کو چاہیے  
 تھا ورنہ اللہ کی قدرت میں تو یہ بھی تھا کہ وہ ای سال تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے اور نہ کرنے  
 کی سعادت نصیب فرماتا تھا ایک سال تک تاخیر کرنے میں بڑی مصیبتیں تھیں جن کو اللہ خوب پہنچا  
 ہے اور تم نہیں جانتے تھے وہی مسلمانوں میں سے ایک خیر کی فتح بھی ہے کہ سلسلہ توں کی قوت  
 اور امان میں اضافی ہو اور نہ وقت اسوں کے ساتھ ہو اور کریں۔

اللہ ہی نے اپنے رسول پر حق کو پے دین اور جہالت کے ملاء (قرآن) کے ساتھ بھیجا  
 تاکہ نہ دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور علیہ السلام علیہ السلام  
 (شرعیین) کو آپ کے سامنے ساتھ رسول کا لفظ لکھنے سے گرا کر رہتے ہیں تو آپ اس پر فخر و غرور  
 نہ ہوں گے کہ آپ کی رسالت پر اللہ کی گواہی کافی ہے جس نے آپ کی رسالت کو کافران اور کلمے مجرات  
 سے ثابت کر دیا ہے۔ آپ کے اللہ کا رسول ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

(بخاری: ۳۵۸۳، معارف القرآن مفتی محمد طبع ۸۹، ۸۱/۹۰)

## صحابہ کرام کے اوصاف

۴۹  
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَهَيَّاءُ  
 بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكُوعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَ  
 رِضْوَانًا لِّرِضَائِهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ نِيرَانُ السُّجُودِ ذَلِكَ

مَكْلَمًا فِي التَّوْبَةِ وَمَكْلَمًا فِي الْإِيمَانِ كَذَرَجَ آخِرِهِ شَطْنَهُ  
فَازَرَهُ فَاسْتَعْلَفَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاءَ لِيُعْطِ  
يَهُمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ  
مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٥﴾

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت  
جس آئیں میں رسول، اسے مخاطب تو انہیں دیکھے گا کہ وہ رکوع کر رہے ہیں  
سجدہ کر رہے ہیں اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلب گار ہیں۔ ان کی لٹکانی  
سجدوں کے اثر سے ان کے چروں پر نمایاں ہے۔ ان کے یہ اوصاف تو ریت  
اور انجیل میں آئے ہیں، ان کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے کہ اس نے پیٹے  
زمین سے سوئی کی طرح ایک پتی نکالی پھر اسے مضبوط کیا۔ پھر وہ موٹی ہوئی  
اور اپنے ستے پر سیدھی کھڑی ہوئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ ان سے  
کافروں کا بیج ملے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے  
بیک کام کے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سُبْحَانَهُ: اُن کا علیہ ان کا چہرہ، ان کی علامت۔

شَطْنَهُ: اُس کی سوئی، اُس کی کوئیل، اس کا پیچ۔ جَع شَطْوَةً۔

ازَر: اُس نے قوی کیا۔ مَوَّءَ اَزْرَقًا سے ماضی۔

سَوْقِهِ: کھیتی کی نالیں، اُس کی جڑیں، اُس کے ستے۔ واحد ماضی۔

تشریح: پھر اللہ کے سوا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو پورے قرآن میں القاب و اوصاف کے ساتھ مخاطب  
فرمایا ہے جیسے یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، یَا أَيُّهَا الْمَوْءُودُ، یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ وغیرہ۔ جن چار مقامات پر آپؐ کا نام  
مبارک مذکور ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ (الاحزاب ۱۳۳) ۲۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا أَحَدٍ مِنْ  
رِجَالِكُمْ (احزاب ۴۰) ۳۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ (احزاب ۴۰) ۴۔ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
(الحج ۲۹) اس کے برعکس دوسرے انبیاء کو نام کے ساتھ پکارا گیا ہے جیسے یَا إِبْرَاهِيمَ، یَا مُوسَىٰ، یَا عِيسَىٰ۔  
یا یَحْيَىٰ وغیرہ۔ حدیث کے صلح نامے میں جب حضرت علیؑ نے محمدؐ رسول اللہؐ کہا تو مشرکین مکہ نے اس

نومہ - محمد بن عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے قسم سے اس کو قبول کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آپ کے نام مبارک کے ساتھ رسول اللہ کے الفاظ استعمال کر رکھے ہیں۔ آپ قیامت تک یہی طرح چلے گا اور لکھا جائے گا۔

اس کے بعد صحابہ کرام کی صفات بیان فرمائی ہیں کہ وہ کلام کے لئے بہت سخت اور آہیں میں مبراہن ہیں کیونکہ ان کی ذوقی اور فہمی اور محبت و عداوت سب اپنے نفس کے لئے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے جو ایمان کا اعلیٰ مقام ہے۔ سبھی بخاری میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے بغض کیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ (بخاری ۱۰/۱۰۰)

پھر فرمایا: "وَلَوْ كُنْتُمْ رُوحًا مَرْبُورًا فِي مَشْقُولٍ"۔ جتنے ہیں۔ ان کو دیکھئے۔ ان کے نام اور اس کا سر میں مشغول پائیں گے۔ سو پہلا وصف ایمان کی علامت تھی تو دوسرا وصف مال غنمی کی علامت ہے کیونکہ ایمان میں سب سے افضل مال نماز ہے۔ رُوح اور جسد کے فرق ان کے چہرے سے نمایاں ہوتے ہیں۔ اس سے مراد وہ نیکان نہیں جو مجاہد کی وہبت بعض لوگوں کی پیشانی پر پڑ جاتا ہے بلکہ وہ افراد ہیں جو حق اور ہر ذمہ سے آزاد ہوں گے۔ چہرے پر مشاہدہ کئے جائے ہیں اس ثابت میں اگر فقط تو دیکھتے تو قہر نہ جاسکتا ہے۔ یعنی ان کے کلمہ مبارک کے لئے نہ تو وہ اوصاف کی مثال ہو سکتے ہیں۔ ان کی محبت اور انجیل میں ان کی تہذیب اور مثال بیان کی گئی ہے کہ وہ ایسے ہیں جیسے بولی کا شہ کار زمین میں بنائے گئے تو پہلے وہ ایک کتروہی سوئی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ پھر اس میں شمشیر نعلی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ طہرین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شہداء میں بہت کم اور کمزور تھے۔ پھر رفتہ رفتہ ان کی قہار اور قوت واقعی رہی یہاں تک کہ ان کے اوصاف کے ساتھ ان کی آپ نے ساتھ میں شریک ہونے والوں کی تعداد نہایت کم ہو گئی۔

اگر تو ریت کی بجائے انجیل پر وقفہ کیا جائے تو معنی یہ ہوگا کہ کہ جوروں کے نور کی انسانی نوریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی اور کزور سے طہرہ و مثال ہے۔ اور حضرت مسیح نے پیچھے سٹی و تریجہ دی ہے اللہ تعالیٰ نے سب سے اہم ضعف نے بدوقت اور قوت کے بعد عزت میں لئے سفاطمہ ہائی کہ ان کو کٹر کافر صدق آئے۔ میں علیہ۔ سو چلوں ایمان الہی انہوں نے ایک کام کئے تو اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ (معارف القرآن مفتی محمد شفیع، ۱۱/۱۰۵)

بسم الله الرحمن الرحيم

## سورة الحجرات

وجہ تسمیہ: اس سورت کی چوتھی آیت میں "توحیم" کے لفظ کے بارے میں ہے کہ جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اسی مناسبت سے اس کا نام الحجرات مشہور ہو گیا۔

تعارف: اس میں ۴ رکوع، ۱۸ آیات، ۳۴۳ کلمات اور ۶۷۱۳ حروف ہیں۔ یہ سورت بالاجماع حدیث ہے، یعنی ہجرت کے بعد مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں آداب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حقوق رسالت گایان ہے کہ امتی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا کیا حقوق عائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو جو فضائل و کمالات عطا فرمائے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہی کے سبب سے تھے۔

## مضامین کا خلاصہ

- رکوع ۱: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و حقوق اور جمہونی فیروغ کے تحقیق کرنے کا حکم ہے۔ آخر میں لڑائی کی صورت میں مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرانے کا حکم ہے۔
- رکوع ۲: ایک دوسرے کا دھاتی الزائے، بدگمانی اور بغیبت کی ممانعت گایان ہے۔ پھر فضیلت و بزرگی کا دھار اور ایمان و اسلام کا فرق مذکور ہے۔ آخر میں اعراب کی طرف سے اپنے ایمان کا احسان بتاتا بیان کیا گیا ہے۔

## رسول اللہ ﷺ کے آداب و حقوق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعُدُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَاسْتَقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ



پہلے بولنے کی کوشش نہ کرو اور جو حکم وہ دین اس پر بلا چلوں وہ چاہے اہل کرو۔ ہر معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی فرماں برداری اور تعظیم اسی وقت ہمیں ہونے کی وجہ سے دل میں اللہ کا خوف ہوگا۔ بیشک اللہ تمہارے سب اقوال کو سننے والا اور تمام افعال کو جاننے والا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اصل مقدمہ اللہ کے رسول کے سامنے پیشی واقعی کی حماحت کرتا ہے۔ آیت میں اللہ کا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے کیا گیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اللہ کے رسول پر تقدم گویا اللہ پر تقدم ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک آپ کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ آپ کی تعظیم اللہ کی تعظیم اور آپ سے بے ادبی اللہ سے بے ادبی ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

جس نے رسول کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء: ۸۰)

اور ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ

بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ یقیناً اللہ ہی سے بیعت

کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے (الفج: ۱۰)

پھر فرمایا کہ جب تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرو تو اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کو اس طرح مخاطب نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہو۔ جیسے ارشاد ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ

بَعْضًا

تم رسول کے بلانے کو ایسا نہ سمجھو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو جلاتے

ہو۔ (النور: ۶۳)

بلکہ آپ سے گفتگو کے وقت ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کا یہ راجہ راہیال رکھنا چاہئے کہیں ایمان نہ ہو کہ ذرا سی بے اعتدالی سے تمام اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں یہ بھی نہیں ملے۔ آپ ﷺ کے انتقال فرمانے کے بعد روزِ مبارک پر حاضری اور آپ کی اطاعت سننے اور چاہنے کے وقت بھی اسی طرح ادب و احترام ملحوظ رکھنا چاہئے۔

## آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم کے ثمرات

۳ **إِنَّ الَّذِينَ يَفْعُلُونَ أَصْوَابَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ أَتَيْنَ  
أَمْثَلَهُنَّ اللَّهُ فَلَوْ أَنَّكُمْ يَلْمَعُونَ لَهُمْ مَغْفُورَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ**

یہ حدیث رسول اللہ کے سامنے اپنی آراء میں پست رکھنے جیسا یہ وہی  
لوگ ہیں جن نے ان کو اللہ نے تعویٰ کے لئے آما لایا ہے۔ ان کے لئے  
مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

یَفْعُلُونَ وہ ہتھیار کھینچتے ہیں اور ہتھیار کھینچنے سے مغفرت ملے گی۔

**شان نزول:** ابن جریر نے عمر بن خطاب بن قیس بن ثمالی کی روایت سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ  
بابیہ اللہ بن عمرو لاسر لعلوا۔ اصل انکم فوقی صوت الہی نازل ہوئی تو حضرت طاہر سے یہی  
میں بیٹھ کر رہ گئے۔ حضرت عائشہ بن عبدی اللہ سے فرمایا کہ وہاں سے اٹھ کر آؤ۔ حضرت  
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میری آنکھ  
باندھ ہے۔ حضرت عائشہ نے یہ کہہ کر چلے گئے اور حضرت عائشہ کی ہلکی بندھوٹی اور وہ دعا میں بار بار  
کہتے تھے اور پھر جاکر اپنے آپ کو چیلہ بنت عبد اللہ بن علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں اپنے کھڑکے کے  
بندھوٹی بندھ کر رہا ہوں۔ تم لوں کا وہ اندازہ ہے کہ وہ کہنے کو سے کی کیوں سے بڑھ جاتا۔ خدا کی قسم  
میں اس میں سے نہ نکلوں گا یہ سن کر یا تو مرجاؤں یا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو مجھ سے راضی کرے۔  
وہ حضرت عائشہ نے آپ ﷺ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت عائشہ سے کہتے ہیں کہ  
تو آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ثابت ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ نے میں جگہ پہنچے تو حضرت عائشہ  
اپنے ہاتھوں میں تھے۔ یہ دونوں کے کہنے کے لئے کہ ان کو کھوڑا ہاندھنے کی قسم میں بندھاؤ۔ حضرت عائشہ  
نے ان سے کہہ کر۔ چلو رسول اللہ علیہ السلام بار بار کہتے ہیں۔ انہوں نے کہہ کر چلے گئے۔  
کے ٹیل نکال دو۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے راستہ لے کر حضرت  
فرمائی۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ میری آنکھ ابھی ہے مجھے خوف ہے کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں  
نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تم ان بات سے خوش نہیں کہ قرآن کا ہر حرف تعریف و ثناء  
نزد اللہ شہادت کی سب سے بڑی شہادت ہے اور حضرت عائشہ کو کہے۔ یہ سن کر حضرت عائشہ نے



کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ اور آپ کی بشارت پر راضی ہوں۔ اب میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کبھی آواز اُٹھانی نہیں کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر ۳/۲۰۶، مظہری ۹/۳۲۰، ۳۱)

تشریح: جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی وجہ سے آپ کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو کمال تقویٰ سے خالص کر دیا۔ ایسے متقی اور پرہیزگاروں کے لئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے۔ اگر ان لوگوں سے کبھی بے وحیائی میں ایسی حرکت واقع ہوئی جس سے آواز بلند ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دے گا اور ان کی حسن نیت پر ان کو ثواب عظیم دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے آہستہ آواز سے بات کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور ایسے لوگ کمال کے انتہائی درجے پر فائز ہیں اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُٹھنی آواز سے بات کرنا اور شور و غل مچانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی برا ہے۔ بنوئی نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت سے بیان کیا کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت آہستگی سے بات کرتے تھے۔ حضرت ابن زبیر کی روایت میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی پست آواز سے بات کرتے تھے کہ آپ سن بھی نہ پاتے تھے اور (دو بارہ) دریافت فرماتے تھے۔ (مظہری ۹/۳۳۰، ۳۳۱)

## آپ ﷺ کا ادب و احترام

۵۔۳ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَكَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْحَبَشَةِ لَا يَتَّقُونَ  
وَكُتُوبَهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ نَكَانَ حَيْثُ أَلَهُمْ وَاللَّهُ  
عَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شان نزول: احمد، ابن جریر، ابوالقاسم البغوی، طبرانی اور ابن مردودہ نے صحیح سند کے ساتھ اپنی سطور

میں جب اللہ کے مقررہ وقت آئے تو میں نے اس کے سامنے یہ دعا کی کہ میری صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ بھلاؤں۔ کچھ اسی مذہب و علم انسانی حرف کلی آج ہے۔ آپ نے اسے نواں بنایا۔ عیسوی دہائیوں میں سے کبر ستارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف کرنا بڑی کامیابی کا سہارا بنی۔ نہایت کوشاں کام کیا ہے۔ آپ نے فراموشی، انکسار اللہ تعالیٰ کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت میں اللہیں ہادوسک الخ نازل فرمائی۔ (احادیث معانی ۳۹/۲۰۷)

اس سے زیادہ اور بڑا فرق ہے جس میں آپ نے جو کچھ ہمیں اس وقت سے دیا ہے وہ ہم نے پہلے انہوں نے ہی دیا تھا۔ ان سے سب سے زیادہ کوشش کرنا ہے کہ وہ اللہ کے نام کے ساتھ مل جائیں گے۔ میں نے فرمایا ہے کہ یہ اللہ کی بات ہے۔ اللہ کی بات ہے اور اللہ کے ساتھ ملنے سے آپ کو سب سے زیادہ ملے گا۔ اس پر یہ آیت آئی ہے کہ آپ نے میرا دین کیا ہے اللہ نے سنی دین کی طرف سے اسے نبی دین کی طرف سے۔ (ابن کثیر ۱۰۸/۱۰۷)

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ان آدمیوں میں ان قوموں کی خدمت فرمائی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حجر اس کے نیچے جا کر آئیں اور اپنے اور بکارت میں۔ اس میں سے ان لوگوں سے کمال ہیں۔ آپ کی خدمت اور آپ کے رسولین کے لیے معلومات وقت آپ کے ہاتھ میں آتی ہیں اور آپ اور اللہ کے درمیان اختلاف ہوں گے اس کو جاننے والے آپ کو اطلاع دیتے ہیں اور آپ کے ہر تشریف لے جانے تک انتظار کرتے ہیں جب آپ باہر تشریف لائے گئے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وقت بات کرتے رہیں ان کے حق میں رہے ہوں اور اس میں دین و دنیا کی بھرتی تھی۔ یہ ایسے لوگوں کو اپنی تعمیر و نام نہاد کرنا بہرہ مستحق کرنی چاہئے تاکہ نہ بہت عافیت کرے اور نہ ہارے۔ اور انہیں اللہ کی طرف سے دین و دنیا کے ہاتھ میں لے کر لے گا۔ (احادیث معانی ۳۹/۲۰۷)

## فاسق کی خبر کی تحقیق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن  
تُحْمِلُوا قُتُلًا بِيَهْتِلَاءٍ فَيَحْضُرُوا عَلَى مَا فَتَنَكُمْ سِرًّا  
وَأَعْلَمُوا أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَوَيْظُكُمْ فِي تَنْبِيهِ قَوْمِ الْأَمْرِ

لَعَنَكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَ فِي قُلُوبِكُمْ  
وَكُوزَةً إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ  
الزَّٰلِقُونَ هَضَبًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اے ایمان والو! اگر کوئی غاصق تمہارے پاس کوئی خیر لے کر آئے تو خوب  
تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں ایذا پہنچا دو پھر اپنے کئے  
پر پچھتانے لگو اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔ اگر وہ تمہاری  
اکثر باتیں مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ، لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا  
محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا اور کفر و گناہ اور نافرمانی  
سے تمہیں خطر کر دیا۔ یہی لوگ راہِ راست پر ہیں اللہ کے فضل اور انعام کے  
باعث اور اللہ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔

فَيَسْئَلُ: تم بیان کرو، تم ظاہر کرو، تم تحقیق کرو۔ فَيَسْئَلُ سے امر۔

عَنْتُمْ: تم کو تکلیف پہنچی، تم مشقت میں پڑے۔ عَنْتٌ سے ماضی۔

شان نزول: اکثر مفسرین کے مطابق یہ آیتیں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل  
ہوئیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبیلہ بنی مصطلق سے زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجا تھا۔ مسند احمد  
میں آئم المؤمنین حضرت جوہرہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت عمارت بن ضرار خزاعی رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے  
اسلام کی دعوت دی جو میں نے قبول کر لی اور مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ نے زکوٰۃ کی فرضیت سنائی۔  
میں نے اس کا بھی اقرار کر لیا اور کہا کہ میں اپنی قوم کے پاس واپس جاتا ہوں اور ان میں سے  
جو ایمان لائیں اور زکوٰۃ ادا کریں میں ان کی زکوٰۃ جمع کرتا ہوں آپ میرے پاس فلاں وقت میں  
کسی کو بھیج دیجئے میں اس کے ہاتھ جمع شدہ مال زکوٰۃ آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔

حضرت عمارتؓ نے واپس جا کر مال زکوٰۃ جمع کر لیا جب مقررہ وقت گزر چکا اور آپ  
کا کوئی قاصد نہ آیا تو انہوں نے اپنی قوم کے سرداروں کو جمع کر کے ان سے کہا کہ یہ تو ناممکن ہے کہ اللہ  
کے رسول اپنے وعدے کے مطابق آدمی نہ بھیجیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی  
وجہ سے ہم سے ناراض نہ ہو گئے ہوں اور اس بنا پر آپ نے مال زکوٰۃ کے لئے اپنا کوئی قاصد نہ بھیجا

یہ کتاب کے فتنے ہوں تو اس بابا کے کریم خود مدینہ منورہ چلیں اور آپ کی خدمت میں پیش  
آئیں۔ چنانچہ یہ حضرات ہندوں راجا کے لئے پہنچ گئے۔ اور انہوں نے مصلحتاً یہ امر مزید  
عقرواں کا قاصد بنا کر بھیجے۔ چلے گئے اور ان کے دربار میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں  
ملائے گئے راجا کے پاس جاؤ۔ پھر ان کے دربار میں آئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے انہوں  
کی صحبت کے لئے یکجا دیں۔ انہوں نے جنیوں نے دینے کے قریب رہا ہے انہوں نے انہوں  
کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرزندوں کو دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے انہوں  
کی طرف بھیجے تھے۔ انہوں نے انہوں کے پاس آئے۔ انہوں نے قاصد الیہ و راجا کو انہوں کی بلانے کے  
تقدیر کے ارادے ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہوں کے پاس آئے۔ انہوں نے انہوں کو  
دیکھا۔ انہوں نے انہوں کے پاس آئے۔ انہوں نے انہوں کو دیکھا۔ انہوں نے انہوں کو دیکھا۔

مفسر نے حارثؓ کی آیت **لَا يَخْشَى الْفِتْنَةَ** کے دامن میں سے فتنہ کے لئے ان سے روکتے ہوئے یہ کہنے کے لئے کہ وہ بھی برائے ناس ہیں۔ اور میں نے آدمی کو بھی گھس کر کاٹ دیا، حضرت حارثؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ ہے اس لئے کہ اس نے اپنے کو پھر رسول بن کر بھیجا۔ یہ میں نے انھیں دیکھا اور انہیں دوسرے پر اس کے بعد میں خود اس بار سے حاضر ہوا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مجھ سے ناراض نہ ہوئے ہوں اور میں نے وہ حد بھی چاہی۔ اسی پر جو میں نے تم تک مال نہ دیا۔

$$(p, t = 7, t = 8, \frac{1}{2} \in G)$$
[illegible]





اگر کسی امت کو ان میں اختلاف ہو جائے تو ان میں ملاپ کروا پا کر اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اگر تم ان سے ڈرتے رہے تو امید ہے کہ اللہ تم پر مہربان ہو گا وہ ان کے خوف خدا اور تقویٰ ہی کی تمام احوال کی اصلاح کا ملکہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایت اور رحم بے پناہ کا موجب ہے۔

بنو نضیر وغیرہ نے حضرت سہیل کی دعا سے بے یونانیاں ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کی کئی تکلیف نہ کرے نہ کالی : ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حالت پر ہمت کرے اس کا بھائی ہے اللہ اس کی حاجت پوری کرے اور بتا ہے وہ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت کی تحفوں میں سے کوئی عین روز کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی پرورش کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پرورش کرے گا۔ (متحدی ۱۳۵)

## باہم مذاق اڑانے کی ممانعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُوا قَوْمًا مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْكُمْ وَلَا نَبَأُ مِنَ بَيْنِهِمْ إِلَّا بُشْرًا مَحْذُومًا ۚ وَمَنْ سَخِرَ مِنْهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَكُنِ مِنَ الْكَافِرِينَ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَقْيَابَ لِلْأُقْيَابِ ۚ بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

اے ایمان والو! کوئی قوم سے دوسری قوم کا مذاق نہ اڑاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے بہتر ہوں اور تم سے خیر ہو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شخص سے تین بار مذاق اڑاؤ تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اور ان سے پیروی نہ کرو۔ اچانک لوگوں کے مذاق اڑانے کے بعد برا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

لَسَوْفَ يَأْتِيكُمْ بِهِمْ جُنُودٌ لَهُمْ شَرَابٌ وَلَهُمْ أَمْهَاتٌ وَلَهُمْ نِسَاءٌ مُرْتَدَاتٌ ۚ

لَسَوْفَ يَأْتِيكُمْ بِهِمْ جُنُودٌ لَهُمْ شَرَابٌ وَلَهُمْ أَمْهَاتٌ وَلَهُمْ نِسَاءٌ مُرْتَدَاتٌ ۚ

تشریح: قرطبی کہتے ہیں کہ حضور اور استوا یہ ہے کسی کی تھمتہ وہ تھمت کے لئے اس کے کسی عیب کا اس طرح انکار کرنا کہ کوئی نہ جانتے ہو۔ جس طرح یہ بیان ہے وہ بے کسی طرح بات چیت میں آئے اس





## وَتَقْوَالَهُنَّ إِنَّا اللَّهُ تَوَّابٌ رَحِيمٌ

اے ایمان والو! محبت سے کلموں سے بچ چکے تھیں بدتمیزیوں کا دیتیں۔

اور یہ ساری باتیں کہہ کر وہ تمہیں سے کوئی کمی نہیں کرتے۔ یہ تمہارے

کوئی بڑے مرد ہیں جو ان کو توبہ کا سہارا دے گا۔ تمہیں یہ بات

تو نے ہی اور اللہ سے سنا ہے۔ اور یہ چکے وہ تو تمہارے لئے اور تمہارے

تشریح: یہاں مومنوں کو اللہ کے ایمان کو مذمتی سے بچ کر پورے بدلہ دینی کے لئے اور ایمان

کا وہ توبہ دینی کے لئے بعض لوگوں کو جو بات اور چیزیں کہہ رہے ہیں کہ یہ تو ہے۔

میں سے بڑی خرابیاں ہم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ کے فیضان کی کمی کرتی ہے اس لئے کہ

میں نے ایمان کا وہ توبہ دیا ہے۔ مذمتی کی زبانوں کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

کی توبہ دینے کا یہی ہے۔ چنانچہ اللہ کی توفیق کے ذریعہ اللہ کی توفیق کے لئے اور اس

اسلم نے فرمایا نبوت زمانا سے بھی زیادہ سخت بہت بری ہے صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت زمانا سے زیادہ سخت کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اسی زمانا کو کہتا ہے جو تو پر لیا جائے تو یہاں وہ حاکم ہو گا۔ چاہے یہاں نبوت نہ کرے والے کو تو اللہ ان اہل سنت تک پہنچائی نہیں دے گا جب تک ان شخص صحابہ نہ کہو گے جس کی نبوت کی گئی ہو۔ (مطہری ۵۳-۵۶ء)

## فضیلت و بزرگی کا معیار

۱۳ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے مختلف خاندان اور قبیلے بنا دیے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ بزرگی والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ چنانچہ اللہ غریب جاننے والا اور پوری طرف سے خبردار ہے۔

شیان نزول: انجمنی نے مقال کا بیان غلط کیا ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم سے اٹھ بھال بنی اللہ عدتے ایسی نبی صحت پر چڑھا کر ان انی مہر دین اسد نے دان کن امر نبیہ اللہ کا شعر ہے کہ جو ان دیکھنے سے پہلے میرا پھر گیا۔ حادثہ بنی جہام نے کہا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کا لے کرے کے سوا کوئی اور سوزن نہیں ملے۔ سہیل بن عمرو نے کہا اگر اللہ چاہے گا تو حاکم کو بدل دے گا۔ الامنیان۔ نے کہا میں اپنی زبان سے کچھ نہیں کہوں گا مجھے ڈر ہے کہ میری زبان سے جملہ نکلے گا اس کی اطلاع آگاہ کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے گا۔ اس پر جب وکیل حبہ اسلام تازی ہوئے اور ان لوگوں نے جو کچھ کہا اس کی اطلاع آپ کو دے دی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو طلب فرمایا اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس کی باز پرس کرتی۔ انہوں نے اپنی باتوں کا اقرار کیا اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطہری ۴۱۵۶ء)

تشریح: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے تمام لوگوں کو ایک مرد یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور ایک عورت یعنی حضرت حوا علیہا السلام سے پیدا کیا ہے اس لئے سب ہی انسان اور نسب ایک ہے۔ حضرت آدم



تمہارے ایمان میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ چٹک نہ بیٹھے۔ ایمان سے۔ جو کہتے تھے کہ میں جو کچھ ایمان سے رسول پر پڑے ایمان اور شک میں نہ پڑیں اور اپنے اموال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں۔ لیکن لوگ اپنے ایمان میں سنبھلے ہیں۔

یوں کہ انہوں نے شک کرتے ہیں کہ اللہ فرماتے ہیں۔ انہیں اللہ سے مفارقت۔

یہ سب کچھ وہ تم کو کھنڈ کرے گا۔ ولنت سے مفارقت۔

شانِ رسولؐ نے لکھا ہے کہ نبی اللہ کے کچھ ذاتی کھانے مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے زیادہ ہوئے اور بظاہر مسلمان جو کچھ لیں باہر میں وہ وہیں نہیں تھے۔ ان لوگوں نے دینے کے واسطے (تھکے)۔ بہت کی، کچھ ٹھیک سے جہاد دینے میں چیزوں کے ساتھ کرنا شروع کر دیے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس کے بعد کہ وہ اسے آپ سے دیا۔ انہیں پروردگار تعالیٰ نے وہ ہم سارے مسلمان اور اہل ایمان کو دے کر انہیں لڑنا قرار دیا کہ ان سے یہ سب جنگ کی چیز مسلمان ہو گئے لیکن پھر آپ سے بھی نہیں دے۔ اس کا حکم ہے کہ وہ اس سے لڑیں۔ ان علیہ وسلم پر اپنے اسلام کا اعلان دیکھنا چاہتے تھے۔ ان صدقات کے طلب کار تھے۔ ان پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ فتح ۵۹/۱۹)

مفسرین: ترجمہ احوالی: اللہ میں داخل ہوتے ہی اپنے ایمان کا ہر سو پڑھ کر دھوئی کر کے لے گئے تھے حالانکہ حقیقت میں ان کے دلوں میں ایمان پختہ نہیں ہوا تھا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے دعوے سے روکا کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طلب کر کے لڑنا چاہیے کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ کچھ ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا اس لئے تم یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم مسلمان بنائے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فریاداری میں آ گئے۔

ایسا کہ ان کی ذہنی خاموشی کا نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اور ان سے ان کے ایمان کا پیمانہ نہ دے کر نہ سب جہاد میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ اب اس میں بھی ارباب کا ذکر ہے و مرفق نہ تھے بلکہ وہ مسلمان ہی تھے مگر اب تک ایمان ان کے دلوں میں کچھ طور پر حکم نہیں دے رہا تھا۔ اس سے کہ وہ جہاد میں لے کر نہ جاتے تھے۔ ایمان کا دعویٰ کر رہے تھے۔ ان سے انہیں وہ پختہ ایمان نہ تھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

و فرماں برداری کرتے رہو گے تو مجھے کمزور و عجز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ میں سے کسی شخص سے جو میں نے ابھی کی تہن کی ہے کہ وہ جو شخص پر ولی کا کہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبر ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے کلام سے فرما رہا ہے اور اس کے ساتھ میری کامیابی ہے۔

چنگ کا ایمان واسطہ صرف دو ٹوک ہیں جو مذکورہ بالا حوالہ احسن اعلیٰ کا نام پر غلطوں وال سے یقین رکھتے ہیں اور آپ کے لاء یہ وہ دین ہے جسے احمد کاندھلہ و شہر نہیں کرتے اور اپنے ناموں اور وجوہوں سے مذکورہ نامی چیزوں کو کرتے ہیں۔ یہ لوگ اگر اپنے ایمان کا دعویٰ کریں تو وہ اپنے دعوے میں کئے ہیں۔ (ابن اثیر ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰)

عرب کا احسان جتنا:

قُلِ اتَّقُوا اللَّهَ يَذَرِكُمْ آلِهَتَكُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِي السُّبُوتِ  
وَمَا فِي الْأَرْحَامِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَسْأَلُونَ عَلَيْكَ  
أَن تَأْتِيَهُمْ قُلُوبُهُمْ لَا تَأْتِيَهُمْ عَلَىٰ إِحْسَانِكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُوتُ  
عَلَيْكُمْ أَن هَدَيْتُمْ إِلَىٰ بَيْتٍ إِن كُنْتُمْ حَقِيقِينَ إِن اللَّهَ  
يَعْلَمُ غَيْبِ السُّبُوتِ وَالْأَرْحَامِ وَ اللَّهُ بِبَصِيرٍ يَسْأَلُونَ

آپ کہہ دیجئے کہ یہ تمہارا اللہ کو اپنی دینہ داری جتانے کا حوالہ ہے اور آپ کہہ دیجئے کہ یہ اللہ ہے ان چیزوں اور وجوہوں اور زمین میں ہیں اور اصل یہی کو جاننا ہے۔ یہ لوگ آپ پر اپنے اسلام لانے کا احسان سمجھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے احسان لانے کا احسان نہ دیکھو بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ میں نے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی، اگر تم واقعی مہذبہ آدمی ایمان میں سچ ہو۔ دیکھو اللہ ہی قاتلوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جاننا ہے۔ یہ جو باتوں پر تمہارے ہاتھ لگے۔

شہانِ نزولؑ زادروز بالا آئیں مازلی ہونے کے بعد چھ ماہی رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے اور عرض کیا کہ ہم آجے مونکہ میں تھیں اللہ جانے کہ وہ ایسے کسی۔

پڑا بیت ایل نازل ہوئی۔ (نمبری ۵۵: ۹)

تشریح: اے خیر صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اے اللہ کے کبریا کے کہہ دیجئے کہ یہاں تم اللہ تعالیٰ کی جتنی بندگان اور ملائکہ و فرشتوں اور زمین کی ساری چیزوں سے باخبر ہے۔ آسمانوں اور زمین کا کوئی ذرہ بھی اس سے مخفی نہیں۔ وہ تو جبرائیل و میکائیل کے واسطے کہہ دے گا کہ اے اللہ تعالیٰ! جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب اس کو معلوم ہیں۔ اور میں نے کہا ہے کہ جبرائیل و میکائیل کی ضرورت نہیں۔ تم تو اپنی کائنات درست کرنے کی فکر کرو۔

جو اے اللہ! آپ نے انعام کرنے کا ارادہ کیا ہے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے اسرار سے ان کا حق سمجھ کر نہ رہو۔ تم جو سلام کہیں کرنا چاہو، یعنی اتنا ہی کہو کہ وہ اس کے حق کا علم بھی سمجھیں ہی ہے۔ لا۔ انکرہ۔ چچہ ایمان کے دعوے میں سچ نہ ہو اور تمہارے قول کے مطابق تمہارا ایمان اللہ سے ساتھ ہے تو یہ اللہ ہے۔ اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی نہیں بلکہ تمہارے اللہ کا یہ انعام و احسان ہے۔ انہوں نے حسب ایمان کی خوشی دی۔ بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی مخلوق کو جانتا ہے اور جبرائیل و میکائیل کو خوب دیکھ رہا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ پر آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ تمام احوال و افعال حتیٰ کہ ہونے کے بعد اور نہ بھی جانتا ہے تو اس رب العالمین سے کسی کا ایمان و اطاعت اور اس کا نظام و خلق کیسے مخفی رہ سکتا ہے؟





## مضامین کا خلاصہ

- ۱۔ کلام خداوندی کی عظمت، ہرگز جن اور اس کی نعمتوں کا بیان ہے۔ آخر میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ کا نام کیسے پکارنا چاہیے اور قرب ہو کر دعا مانگنا ہے، پھر مشرکین کا انجسام ہونا بیان کیا ہے۔
- ۳۔ ہرگز، دعوت مشرکین کو تنبیہ اور قیامت کے روز ملائکہ کا پہنچنا بیان کیا ہے۔

## حروف مقطعات

قرآن میں بعض حروف ایسے ہیں جن کو اس حروف سے کہیں نہیں جانتے تھے۔ ان حروف کو مقطعات کہتے ہیں۔ ان کی اصل مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

## کلام خداوندی کی عظمت

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ الْعَظِيمُ ۝ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ الْكَاذِبُونَ هَذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ۝ لَوْلَا إِعْذَارُ رَبِّنَا مَا أَتَيْنَا هَٰذَا هَٰؤُلَاءِ زُجُجَتْ كَتَبٌ حَفِيفٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَآتَا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مُبِينٍ ۝

قرآن میں ہے ہرگز وہ جسے قرآن کی، بلکہ انہیں اس پر تعجب ہے کہ ان کے پاس انہیں سے ایک زمانے والا آیا۔ سو کافر کہنے لگے یہ تو عجیب چیز ہے۔ کیا سب خبریں اور وحی ہو گئی؟ تو وہ بار بار دہریوں سے کہتا رہتا ہے ہرگز۔ ہم ان (کے ان اجراء) کو جانتے ہیں جن کو کوئی نہ کرتی ہے



اور ہمارے پاس تو وہ کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔ بلکہ انہوں نے دین حق کی تلمذ کی جب کہ وہ ان تک پہنچ گیا سو وہ اطمینان میں چلے ہوئے ہیں۔

ترجمہ: معنی، خاک۔

مترجم: اَلْجَمْعُ ہوا کام، اَلْجَمْعُ ہوئی بات۔ مزوج سے مفعول کے معنی میں صلت مشبہ۔  
تشریح: قسم ہے اس بڑی شان اور عظمت والے قرآن کی جس میں آگے یا پیچھے کہیں سے بھی باطل داخل نہیں ہو سکتا جو حکمتوں اور تعریفوں والے خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حقیقت قیامت سے ڈرا ہے ہیں یقیناً جیسے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ لوگ اس قرآن اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتے اور اس کے ذریعے ہدایت اور سعادت حاصل کرتے لیکن افسوس کہ اہل مکہ اس پر ایمان لانے کی بجائے اس پر تعجب کرنے لگے کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک خبردار کرنے والا آیا جو ان کو عذاب آخرت سے خبردار کرتا ہے۔ اور کہنے لگے کہ یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے۔ جب ہم مر جائیں گے اور ہمارے جسم ریزہ ریزہ ہو کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم دوبارہ زندہ ہوں گے۔ یہ تو بالکل ناممکن اور عقل و عادت اور امکان سے بہت بعید ہے۔ ہم ان کے جسم کے ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو زمین کھا کر کرم کرتی ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان کے جسم کے ذرے کہاں گئے اور کس حالت میں ہیں، کوئی چیز ہمارے علم سے باہر نہیں اور ان تمام ذرات کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے ذرا دشوار نہیں۔ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں یہ تمام تفصیلات موجود محفوظ ہیں اور جس میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ اپنے منہ و سرکشی کی بنا پر حق آ جانے کے بعد بھی اس کو جھٹلاتے ہیں اور حیرت و تردید میں پڑے ہوئے ہیں۔

## زمین اور اس کی نعمتیں

۱۱-۶ اَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَيَّنَّنَا دَرَجَاتَهَا وَزَيَّلْنَا مَآثِقَهَا مِنْ فَوْقِهَا ۖ وَالْأَرْضَ حَصْرًا مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۖ تَبْصِرَةٌ وَتَذَكُّرٌ ۚ يُغْنِي عَنْ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۖ وَكَرَّمْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَبَّنًا

وَحَبِّ اَحْصِيْدٍ ۝ وَالْفَخْرِ بَيْقَتٍ لِّهَا طَلْعٌ مُّصِيْدٌ ۝ يَذْنُو  
لِلْعِبَادِ وَاَحْيِيْنَا بِهِ بَلَدًا مِّنْ بَنَاتِ كَنْزِكَ اَنْزَوْنُوْهُ ۝

کیا کہیں نے اپنے اپنے آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے تیار کیا اور اس  
کو نہایت دی ہے۔ اور اس میں جگہ (تک) نہیں۔ ہم نے زمین کو  
چیلوایا ہے۔ اور اس میں پہاڑ فل دینے ہیں اور ہم نے اس میں برسم کی  
خوش نمایاں آگاہیں تاکہ ہر درجہ کرنے والے بندے کے لئے نصیحت  
اور ہدایت کا دریچہ ہو۔ اور ہم نے آسمان سے برست والا پانی برسا یا پھر اس  
سے باغ اکاٹے۔ اور کٹے کا لہو اور گجور کے بلند درخت جن کے نوٹے تہ  
پتہ ہیں۔ بندوں کو رزق دینے کے لئے۔ اور اس پانی سے ہم نے مرد و زمین  
کو زندہ کیا۔ اسی طرح قیامت کے دن قبروں سے نکالے ہو گئے۔

فَرُوْجُ : شرم کا ہیں اشکاف۔ واحد فُوج۔

رُوْاسِي : جھے ہوئے پہاڑ اور جھ۔ واحد رُاسِيَة۔

بِهَيْجٍ : بارش، آواز، خوش منظر۔ ہنج سے صفت ہے۔

نَصِيْرًا : دکھانا، سمجھانا۔ مصدر ہے۔

مَصِيْدٌ : کٹی ہوئی قیمتی چیز سے کہ ہوا۔ حصاف سے صفت ہے۔ یعنی منسوب۔

نَسَبٌ : بلند بالا، اعلیٰ لیکن۔ منسوبی سے اسم کامل۔

مَطْعٌ : خوش، گھجور کے درخت کا پہاڑ پھول۔ واحد مَطْعَةٌ۔

مَصِيْدٌ : نوپ کے تہ پتہ اور مے ہوئے، صفت۔ سے صفت ہے۔ یعنی منقول۔

تشریح : مشرکین نے قیامت کے روز مردوں کو زندہ کرنے کا دعائے جانے کو انہیں خیال کرتے ہیں۔

انہیں لوگ اپنے اپنے آسمان اور زمین قراروں کو نہیں دیکھتے جن سے ہم نے آسمان کو طرین کیا ہوا ہے

اور اس کی جڑوں میں خود نہیں کرتے کہ ہم نے اسے جوئے آسمان کو کسی ستون کے بغیر آگے بلندی پر قائم

کر رکھا ہے اور ہزاروں و کھوں سال گزارنے پر بھی اس کے دھک میں کچھ فرقہ آدہ نہ اس میں کوئی

پہید اور شکاف نظر آیا اور نہ کوئی راز۔ اور یہی جگہ ارشاد ہے

اَللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ مَا كَانَ لَیْ فِیْ خَلْقِ السَّٰمِیْنَ وَالدَّٰخِلِیْنَ  
مِنْ قُوَّةٍ مَّا يَشَاءُ ۚ اَللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

كَوْنَيْنِ يَتَقَلَّبُ اِلَيْهَا الْبَحْرُ وَخَاسِدًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان اور نیچے پیرائے۔ (اُسے تعجب) تو خدا کی اس صفت میں کوئی غلط نہ دیکھے گا۔ تو بھر نکادیں کرو کیونکہ اسے کس نے کوئی غلط نظر آتا ہے۔ پھر بار بار خود رکنے دیکھو تیری نکادیں اور بار بار خود تیری طرف لوٹ آئے تھی۔ (النک ۲۰۳)

ہم نے زمین کو پھیل کر بچھا دیا اور اس میں پہاڑوں کو بنادیا تاکہ وہ غلے کے ٹکڑے نہ ہو۔ ہر طرف سے پانی میں مغمی ہوئی ہے۔ ہم نے اس میں ہر قسم کی خوشنما اور فرصت بخش چیزیں۔ ہر جزہ اور پھل آگائے۔ اور دریاں بگھارنا رہے۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا ذَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا بنوایا تاکہ تم نصیحت و نصیحت حاصل کرو۔ (اللہ رب العزت ۲۱)

آسمان اور زمین اور اس کی قدرت کاملہ کے اور بے شکائے حیران کن معجزے کے لئے آسمانی اور زمینی کا در پھر ہیں جو اللہ کی طرف رجوع کرے اور ان عجائبات قدرت کو دیکھ کر ان کے خالق و مالک کو پہچانتے۔ ہم ہی آسمان سے برکت والا پانی برساتے ہیں جس سے پاجات، پھل، پھل، پھل کے دانے جن کے کھیتوں کو کھانا پاتا ہے، اور لیے لیے کھجور کے برکت جن کے خوشے خوب خوردہ ہوئے اور پھل سے لہو سے ہوتے ہیں۔ یہ مخلوق کی دوزیہ ہیں۔ اسی پانی سے ہم مرد و زین کو زندہ کرتے ہیں کہ وہ تر تازہ ہو کر پھلنے پھوٹنے لگتے ہیں اور پھل سونے میں ان سے جوہر ہوتے ہیں۔ یہ ان میں حشر میں بھی تمام انسان اسی طرح زندہ ہو کر نکل آئیں گے۔ یہ موت کے بعد وہ بار بار زندہ ہونے کی مثال ہے۔ (الان کثیر ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲)

## اُمم سابقہ کی ہلاکت

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ النَّوْثِ وَتِلْكَ الْأَوَّلَىٰ ذُنُوبُهُمْ ۚ وَكَانَ قَوْمُ نُوحٍ  
وَصَالِحٌ نُّوحًا ۚ وَأَصْحَابُ الْأَنْبِيَاءِ قَوْمٌ مُّشْرِكُونَ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ  
الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدُ ۝ أَفَعَبَّيْنَاهُمَا الْخَلْقَ الْأَوَّلَىٰ بَلْ هُمْ فِي

### فُتُورِ قَوْمِ خَلِيقِ جَدِيدِ ①

ان سے پہلے قوم نوح اور کنوئیں و انوں اور قوم شعور نے بھلا دیا۔ اور قوم عاد اور فرعون اور موط نے بھائیوں نے ان کے رہنے والوں اور قبیلی قوم۔ سب رسولوں کو بھلا دیا۔ سوئے اعداء و عذاب پر راہنہ رہا۔ تیار ہم چلی بار پیدا کر کے تھکے تھے بلکہ یہ قوم از سر نو پیدا ہونے کے بارے میں شک میں نہ آئے ہوئے ہیں۔

عیناً ہم تھکے تھے۔ نام ماحولہ تھکے۔ عیٰ سے ماضی۔

نسب تھک۔ جب۔ صوبہ۔ ع۔ مصدر ہے۔

تکثر صحابہ ان مشرکین کے سے پہلے قوم نوح، اصحاب الرس، قوم شعور، عاد و فرعون، موط کے بھائی اصحاب الابابہ اور قوم تنجیب و قبیروں کی تخریب کر چکے ہیں۔ تخریب انبیاء ان کو جس پر سے ناک انہوں اور عذاب سے ادا کیا تھا وہ ان پر آ کر رہا۔ کسی کو طغیان سے بلکھایا تھا۔ کوئی از حیوں۔ یہ طغیان ہوا کسی کو بلکے لئے تھا وہ کسی از زمین میں دھنسا کر نیست و نابود کیا اور کسی از آسمان سے پتھروں کی بارش سے بھلا دیا۔ یہ سب قوم تھکے و تھکے ہیں جو اللہ کے رسولوں کی تخریب کرنے والوں کو پیش آئے۔ تاریخ عالم اس کی کوہ ہے حاشا کہیں کوہ کوڑا چاہئے کہ جسک انسان کو بھی وہی طرح کا کوئی عذاب بلاتے و برباد کر دے۔ بچے فرمایا کہ جب یہ کھوکھے تھے تو ان کا پیدا کرنا نہ ہوا۔ ابھی بھائیوں پر اتنا عذاب یہ رو بہ رو کر دے گا کہ ان کو بھائیوں سے نہ کرے۔ خدا تھک چلی۔ اللہ کرنے کے مقابلے میں وہ بار آور کرنا تو بہت آسان ہوتا ہے۔

ذکر قوموں کا تفسیر علی اور بن ابی ہے

۱۔ **قوم یوح** حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو نوح و پچاس برس تک اللہ کے عذاب سے ادا کیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو بھلا دیا ہے۔ آخر طغیان نے ان کو آتھرا۔ رسولانے ان قوموں کے جو حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے۔ سب فرق ہو گئے۔

۲۔ **اصحاب الرس** یہ اس قوم کی قوم تھکتے ہیں جس کی منزلہ پتھروں سے ملانی تھی۔ یہاں وہ ان کو اس پر آ کر جو جنس قوم کے بچہ کو گھونٹنے والا تھا۔ صاحب کاسوں کے مطابق اس سے نسب شعور سے

بقیہ لوگ مراد ہیں۔ انہوی نے ضحاک کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت موت کے ایک شہر ماضور میں ایک کنواں تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد چار ہزار تھی جو حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ مقام حضرت موت آ کر آباد ہو گئے تھے۔ یہیں حضرت صالح علیہ السلام کی موت واقع ہوئی، اسی لئے اس مقام کا نام حضرت موت ہو گیا یعنی حضرت صالح کی موت اس جگہ حاضر ہو گئی۔ یہ لوگ ایک طویل مدت تک یہاں رہے اور رفتہ رفتہ انہوں کو پوچھنے لگے۔ اللہ نے ان کی ہدایت کیلئے ایک پیغمبر کو مبعوث فرمایا مگر ان کی سرکشی بڑھتی گئی آخر اللہ نے ان سب کو اور ان کے کنوئیں کو زمین میں دھنسا دیا۔

۳۔ **قوم ثمود:** قوم ثمود نے بھی اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا۔ ان خاندانوں کی ہ فرامی کے نتیجے میں ایک شدید طبع کے عذاب نے ان کو تباہ کر دیا اور سب کے سب اپنے گھروں میں زمین سے چھنے ہوئے مر گئے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے۔

۴۔ **قوم عاد:** یہ لوگ خوب لمبے ترکتے تھے اور اپنے ذیل ذول اور قوت و شہادت میں خرب الخشب تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے حضرت ہود کو مٹایا، ان کی کھدیب کی آخر ہوا کے طوفان کے عذاب نے آ لیا جو سات رات اور آٹھ دن تک ان پر مسلط رہا اور ان کو بچ جانے سے آکھاڑ پھینکا۔ مرنے کے بعد یہ لوگ زمین پر ایسے پڑے ہوئے تھے جیسے گجور کے درخت کے ٹکڑے کھلے ہوں۔

۵۔ **قوم فرعون:** مصر کے مشہور بادشاہ کا لقب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون اور اس کی قوم مخالف کی طرف بھیجا تھا مگر انہوں نے حضرت موسیٰ کی کھدیب کی اللہ تعالیٰ نے ان پر متعدد عذاب بھیجے۔ مثلاً پانی کے طوفان کا عذاب، لڑی کا عذاب، جوؤں کا عذاب، مینڈکوں کا عذاب، رخنوں کا عذاب۔ جب وہ اپنی سرکشی سے کسی طرح باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عرق قلوب (احمر) میں غرق کر دیا۔

۶۔ **اخوان لوط:** حضرت لوط علیہ السلام کی امت مراد ہے۔ جن کا قصہ کئی جگہ گزر چکا ہے۔ انہوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور انجام کار عذاب الہی میں ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے سنگریلے پھیرے جو ہر ایک کے لئے الگ الگ نشان زدہ تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے اہل و عیال کے سوا سب ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی تھی۔ جب حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے اہل و عیال بہستی سے اٹھے تو ان کی بیوی پیچھے رہ گئی تھی۔ وہ کافروں میں سے تھی اس لئے ہلاک کر دی گئی۔

۷۔ **اصحاب الایکھ**۔ ایک کھٹے مکمل کو کہتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے ہی مقام پر آ جاتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف بھی بنا کر بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے بھی اپنے پیغمبر کی تکذیب کی تا آخر ایک (آنکھیں) سامنے کے خطاب نے ان کو کھڑا کر دیا۔ سخت کڑی کی وجہ سے سب لوگ یہ خانوں میں جا چکے وہاں بھی گرمی محسوس ہوئی تو باہر نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک آنکھیں واپس کے کھڑے سے سایہ کر دی۔ اب سب لوگ اس بار دل کے نیچے تن ہو گئے تو بار دل سے ایک آگ بری اور سب میں آگ ہو گئی۔

۸۔ **قوم لوط**۔ آج بھی یہ بادشاہ کا لقب ہے یہ شخص میر کا بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حج کی خدمت میں فرمائی بلکہ اس کی قوم کا فرمان دیا۔ حضرت عیسیٰ فرمائی تھیں کہ حج کو ہر مسافر کو اور اسلام ملے آئے تھا۔

پس خاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے آسمان کو بغیر کسی شکاف اور فتنے کے بنایا زمین کو پھیلائی پہاڑوں کو بھیا آسمان سے پانی نہ سایا پانی سے کھیتوں کو نکال دیا اور ہم سب دیکھتے ہوئے اعتراف کرتے ہوئے کہ ہم ان سب چیزوں کو پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوتے تو ان کی بارگاہ تخلص سے کیسے عاجز ہو سکتے ہیں۔ تخلص اول تخلص دوم سے آسان نہیں تھی۔ پھر نیا وجہ ہے کہ تخلص اول کا موافق کرنے والے تخلص دانی کا تکرار کرتے ہیں۔

(المطہری ۶۳، ۶۷، ۶۸ معارف القرآن، مکتبہ محمد شفیع، ۱۳۵۰، ۶۱، ۶۳، ۶۴)

## رگ جان سے قریب

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعَلْنَاهُ الْإِنْسَانَ بِهٖ نَفْسًا وَنَعْنُ  
كَقَرِّبَ رَحِيمٍ مِنْ حَبِيبٍ نُوْرِيْدُۙ اِذْ يَتَنَفَّسُ الْمُسْتَقِيْمَۙ عَنِ الْيَسِيْمِۙ  
وَعَنِ الشَّامِلِ قَعِيْدُۙ مَا يَفْقَهُ مِنْ قَوْلٍۙ اِلَّا لَدَيْهِ رَحِيْمٌۙ  
عِيْدُۙ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّۙ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْدُۙ  
بِعِيْدُۙ وَنُفِثَ فِي السُّمُوْمِۙ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِۙ وَجَاءَتْ  
مَلَكُۙ نَفْسٍۭ مَعَهَا سَاسُۙ وَثِيْمٌۙ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا  
فَلَمَّا عَنَّكَ غَفَاكَ لَبِصْرُكَ الْيَوْمَ سَرِيْدُۙ

اور ہم بھی نے اُن کو پیہ انگیا ہے اور کمان نہیں اٹے تو جانتے ہیں جو اُن کے دل میں تڑپا ہے میں اور ہم اُن کی آگ جوت سے بھی آیا وہ اس نے قریب ہیں۔ جب وہ اپنے والے (فرشتے) کے بیٹے ہیں۔ نیک و انیس طرف اور دوسرا نہیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔ انسان منہ سے کوئی لفظ نکالنے نہیں داتا مگر وہ نیکبایان اُن کے پاس لھنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور اس کی غی (قریب) آتی ہیں۔ یہ وہ ہے جس سے تو حرقہ اور صبر چھوٹتا دیا جائے گا۔ یہی عذاب ہے وہ سے کام نہ لے۔ یہ بھٹکے (میدان قیامت میں) اُن حرمین سے گا کہ اُن سے ساتھ نیک انسان کو ہم اور اُن سے (۱۰) دکان اور ایک اُن کے (اعمال) کی کو اتنی اپنے وہ عیبنا تو اُن دن سے غافل رہا اور ہم نے توہرے سے تختہ کا پروہ دیا اور آج یہی گا وہ جوت سے

حقیقی - خیالی - حقیقی - خیالی -

وزیر تعلیم و تربیت: مولانا محمد رفیع

بیطرفی دہ لیتے ہیں وہ افہام کر گئے ہیں۔ تنقیہی سے بھرا رہا۔

لعینہ      اُس کے ساتھ

رَبِّهِمْ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَوْدِيّ عَنْ عَفْرِتِ بْنِ

عقیده: موجود و ضروری، پایدار و محتمل است.

مسکذا: بیوش علامات آکراچی - مسکرات.

نصفہند      دو مرتباً سے دو کھانے، ۲/۱ پانی اور کثیر آٹا ہے۔ سونڈ کے قدر - ۵۔

[illegible]

- ۷۰ -

عطاء، کب حیران فغاٹ کا، پراوا، چری بہانت عطا عطا

حلیہ : وہاں پہنچے : (دوسرے) میں حلفہ (بیانی) سے گفت مر۔

تشریح: یہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنے آپ پر جو اس کے ارادے اور فیصلے نہ تو ہیں:

پاکستان میں نوسٹرو پیو کی شہرت اور اہم تمام پڑوں کا مدد کے لئے رہا ہے۔





كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۖ ذَٰلِكَ مَثَابَةُ الْمُصِيفِ مُعْتَدٍ قَرِيبٍ ۖ ذَٰلِكَ نَذِيرٌ لِّكَ  
مَعَ نَذِيرِهَا ۖ اخْشَوْهَا قَوِيَّةً فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۖ قَالَ قَرِينُهُ  
وَلَيْسَ بِأَطْحَشَ مِنْهُ وَلَكِنْ كَانَ فِي حَسَنٍ بَيِّنٍ ۖ قَالَ لَا تَحْتَسِبُوا  
لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۖ مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ  
وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۖ

اس کے ساتھ رہنے والا فرشتہ ہے گا یہ اعمال کا مدح خاصہ ہے جو میرے پاس  
تھا۔ تم انہوں پر کا فر نہیں رہو جنہم میں ڈال دو جو غلبہ ہم سے روکنے والا ہے  
سے بڑھنے والا اور غلبہ کرنے والا تھا۔ جس نے اللہ نے ساتھ دہندوں  
کو معذور بنا دیا تھا۔ سوا سے سخت عذاب میں ڈال دو۔ آپ کا ساتھی  
(شیطان) کہے گا کہ۔ ہمارے رب میں نے اس کو گواہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ  
(خود ہی) گواہ بنا کر (حق سے) دور کر دیا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ میرے سامنے  
بھڑکے ہوئے کرو۔ میں تو پہلے ہی تمہارے پاس (عذاب کی) امید بھیج چکا تھا۔  
مجھے ہے اس بات میں کہ میں نے لائے اور میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

قرینہ : اس کا ساتھی، اس کا ہم نشین۔ مع قوما۔

عید : عداوت رکھنے والا مخالف۔ غنودۃ صفت مذیہ۔ بیع غنودہ۔

مناف : بہت منع کرنے والا۔ بغی منع سے مراد۔

تشریح : انسان کے اعمال پر جو فرشتہ مقرر ہے قیامت کے روز وہ اس کے اعمال کی شہادت دے گا۔  
اس لیے محاکمہ میں اس کا اہل ذمہ میرے پاس تیار ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سائق اور نگرانوں  
اور عتوں کو حکم دے گا کہ تم انہوں پر اس شخص کو جہنم میں ڈال دو جو قرآن و حدیث سے انہوں کو  
نے دوسروں سے روکنے والا اور حد سے بڑھنے والا اور میں نے ہمارے میں غلبہ و غلبہ میں ڈالنے والا ہے  
اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود بنائے ہوئے ہوں۔ اس وقت اس کا ساتھی شیطان  
کہے گا کہ اے ہمارے پیروکار! میں نے اس کو گواہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود ہی پر لے دے گا۔  
کہ اسی میں ہوا ہوا تھا۔ میں نے تو اس کو صرف دعوت دی تھی اور اس کو تو حق و ہدایت کا دعوت بھی پہنچی  
تھی۔ یہ تو خود قصور وار ہے کہ اس نے میرے اختیار سے باہر حق کی دعوت کو گمراہی کی دعوت

لوگوں! افسوس کہ اور بڑے رفیت تمام نگرانی کی راہ پر چلتا رہا۔ جب یہ محکمہ ہو۔ ہی ہوئی تو نہ تعوی فرما سکتا تھا کہ جس سے سامنے جھکواست کرو۔ اب اس سے کوئی فائدہ نہیں، میں تو اپنے ضمیروں اور تقویوں کے ذریعے پہلے ہی تمہارے پاس وید بھیج چکا ہوں اور یہ بتا چکا ہوں کہ کس قسم کی ایسا برا ہوگی اور کوئی شخص بھی ایسے اعمال کی جڑا یا سزا سے نہ بچ سکے گا۔

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ:

ہے قبلہ اللہ اس کو صاف نہیں کرے گا کہ اس نے ساتھ کسی کو خرید  
یا بیع کیا ہے۔ اس نے سو جس کو بیع کیا ہے یا بیع کیا ہے۔ (النساء: ۴۸)

اس نے اب میری طرف سے مفقاتی سپید کرکھو۔ ص ۱۱۰ نوں اہل ہے۔ میں نے ان  
پر ابھی غلظت نہیں کر سکا۔ اور نہ میں کسی توہمیت کے ساتھ نہ کسی توہمیت کے ساتھ  
میں نکلتا ہوں۔ بلکہ جب اس کا کہنا اس کے اقرا اور جوت سے اس پر جوت ہو جاتا ہے۔ تو جوت نہ  
ہے۔ (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰) (۱۱۰)

## جہنم کی وسعت

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتَ وَنَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ۝  
وَأَذَلَّتْ أَجْنَعُهُ لِنُفُوسٍ غَيْرِ آلِهَا مَا تَوَسَّدُونَ  
لَهُنَّ أَذْيَابٌ حَافِيَةٌ ۝ مَنْ خِشِيَ الرَّحْمَنََ الْعَلِيمَ ۝ وَجَاءَ  
بِعَذَابٍ غِثِّيٍّ ۝ يَذُوقُوا فِيهِ ذَٰلِكَ يَوْمَ تُنْفَخُونَ ۝ ثُمَّ مَا  
يَسْكَنُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝

جس دن ہم دوزخ سے نکلیں گے کہ کیا تو بھر پھلی اور وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے اور جنت پر بیڑ گاروں کے قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ رہے گی۔ یہ ہے وہ جنت جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہر رجوع کرنے والے (اور) یاد رکھنے والے کے لئے جو بن دیکھے اللہ سے ذرا تار باور (اللہ کی طرف) رجوع ہونے والا دل لے کر آیا (اس سے کہا جائے گا) تم اس جنت میں ملاحتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کو جنت میں وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔

افضل: تو بھر پھلی ہوگی۔ افضل: ماضی۔

أزلفت: و قریب کی جائے گی، و نزدیک کی جائے گی۔ اذلاق سے ماضی مجہول۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اس کو جنوں اور انسانوں سے مجرورے گا اس لئے قیامت کے دن جنوں اور انسانوں میں سے جو لوگ جہنم کے قابل ہوں گے ان کو اس میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا کہ کیا تو پہلی جہنم کہے گی کہ کیا کچھ مجرم اور گنہگار باقی ہیں۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنہگار جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اور وہ زیادتی طلب کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھے گا تو وہ کہے گی بس بس۔

اُس وقت جب کہ کافروں کے سامنے قہر و خد اوندی کا یہ فیض ناک منظر ہوگا تو جنت پر بیڑ گاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی اور فرشتوں کے ذریعے ان کو بشارت دی جائے گی کہ یہ ہے وہ عظیم نعمت جس کا دنیا میں رسولوں کے ذریعے تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ جنت کی یہ بشارت ہر اس متقی کے لئے ہوگی جو ہر کام میں اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا اور گناہ کے کام سے تو یہ کرنے والا ہوگا۔ اور اپنی شرم گاہ کو بدکاری، مال کو اسراف اور لہو و لعب میں صرف کرنے سے اور اوقات کو بے کار مضائقہ کرنے سے حفاظت کرنے والا ہوگا۔ جس نے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ جہان اُس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھتا وہاں اپنے رب سے خشیت اور پرہیز گاری اختیار کی اور خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوا تو ایسے لوگوں کے لئے جنت نزدیک کر دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اس میں امن و ملاحتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہی دن ہمیشہ رہنے کا ہے۔ اس دن پر بیڑ گار وگ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ پھر یہاں سے کبھی نہ نکالے جائیں گے اور نہ یہاں کبھی موت آئے گی۔ جنت میں ان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کریں گے بلکہ



کے اعتبار سے ان سے کہیں زیادہ تھے۔ انہوں نے زمین میں خوب فساد کیا تھا، لمبے لمبے سڑکرتے تھے، ہمارے عذاب کو دیکھ کر پناہ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے مگر ان کی تمام کوششیں بے سود رہیں اور ان کو کہیں پناہ نہ ملی۔ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر اور اس کی پکڑ سے کون بچ سکتا ہے۔ سوائے مشرکین مکہ تم بھی یاد رکھو کہ جب میرا عذاب آئے گا تو تم کہیں جائے قرار اور جائے پناہ نہ پاؤ گے اور تمہیں نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہاری خمیر اہل مکہ کی طرف رافع ہو یعنی اہل مکہ ملکوں ملکوں گھومے پھرے، گزشتہ امتوں کی ہستیوں کی سیر کی، آوارہ قدیم۔ دیکھے تو کیا انہوں نے اقوام پارینہ کے بچاؤ کا کوئی مقام بھی پایا کہ ان کو بھی اپنے بچاؤ کی توقع ہو سکے۔ ویکل اس میں ہر شخص کے لئے عبرت و نصیحت کا کافی سامان ہے۔ جس کا اول پاک صاف یا کم از کم وہ اللہ کی باتوں کو توجہ اور اہتمام سے سنتا ہو اور ان میں غور و فکر کرتا ہو۔

پھر فرمایا کہ اس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ روز میں پیدا کر دیا اور اسے ذرا بھی ٹکان نہیں ہوئی۔ سو آپ یہودیوں کے اس قول پر صبر کیجئے کہ اللہ تھک گیا۔ پھر اس نے آرام کیا۔ آیت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مشرکین جو قیامت کا انکار کرتے ہیں اور آپ کی باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں تو آپ اس پر صبر کیجئے کیونکہ جو خدا ابتدائی تحقیق پر قادر ہے وہ ان کو دوبارہ زندہ کرنے اور ان سے انتقام لینے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ آپ تو اس طلوع و غروب آفتاب سے پہلے اور رات کے کچھ حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد اپنے رب کی تسبیح و تہلیل کرتے رہے یعنی ہر وقت اللہ کی یاد میں گئے رہے۔ شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سو بار سبحان اللہ پڑھتا ہے۔ قیامت کے دن کوئی اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا ہاں اس شخص کا عمل اس سے بہتر ہوگا جو دوسرے نیک اعمال کے ساتھ یہ عمل بھی کرتا ہے۔ شیخین نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی کہ جو شخص ایک دن میں سو بار سبحان اللہ و الحمد و چھتا ہے اس کے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ خواہ مستدر کے برابر ہوں۔ (ابن کثیر ۲/۲۳۰، ۲۳۱، مظہری ۳/۷۷، ۷۸)

## قیامت کے روز زمین کا پھٹنا

۳۵-۳۱ وَاشْفَعُ يَوْمَ يَنفَاؤُ النَّارُ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ الْحَقُّ وَ

شَیْبَةٍ وَرَبِّكَ الْمُصِيبُ يَوْمَ تَقُوفُ أَرْجُلُكَ عَنْ مَقَامِكَ  
ذَٰلِكَ حَتَّىٰ تَرْجِعَ إِلَىٰ يَسِيرٍ: اُنْحَنُ اُنْحَنُ بَعْدَ يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ  
عَلَيْهِمْ بِعَبِيدٍ قَدْ كُنتَ تَتَكَبَّرُ فِي الْأَرْضِ مِنْ غَيْفٍ وَيَعْبُدُونَكَ

اور اس کو کہ اس ان کیسے پکارا۔ نہ والا قریب کی قریب سے پکارے گا۔ جس  
ان کے پاس نہ کر چیزیں میں سے وہ (غیروں سے) اٹھنے کو ان پکارا۔ بیشک  
ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم کی مارتے ہیں اور ہم ہی طرف موت کو  
آتا ہے۔ جس دن۔ میں ان (مردوں) پر سے پھلے جانے لگی اور یہ اور سے  
ہونے (اٹھیں گے) اور پھل کر لینا ہم پر بہت آسان ہے۔ جو کچھ چاہے  
ہے میں میں خوب معلوم ہے اور آپ ان پر۔ نہ دینی کرنے والے نہیں۔  
موت آپ تو اس شخص (انجمن) کے رہے جو میری وجہ سے مرنے والا ہو۔

تکرمح: خوب سنو کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ آپ کیسے پکارے گا اور قریب کی قریب سے پکارے گا۔  
فاس دن لوگ ایک جگہ کو کھینچ کر لیں گے۔ یہی وہ دن ہوگا جس میں مردے اور مردہ اور مردہ  
ان قبروں سے نکل پڑیں گے۔ یہی دن ان کی قبر سے خواہ مرنے سے بعد کے ان کے جو۔ اس میں  
نہیں آئے گئے ہوں یا میں کرنا کہ ہوئے ہوں یا مرنے میں فرق ہوگا ہوں یا مرنے کی فہم  
نہیں آئے گئے ہوں یا میں مرنے سے سب ہی زمین سے نکالے جائیں گے

یلا شہرح: یہی دن وہ دن ہے جس میں ہر ایک مردہ مرنے میں اور ہر مردہ مرنے میں ہر ایک مردہ مرنے میں  
وہ مردہ کرنا ہوگا۔ مردوں کو زندہ کر کے اس مردہ کو بجا جائے گا۔ ان کو حساب و کتاب کے لئے بھاڑ  
کے گا۔ ان روز میں پھٹ جائے گی اور لوگ اٹھ کر چلیں گے اور نہ ہونے میدان میں جگہ  
اور ہے ہوں گے۔ انوں وہاں طرف سے کرنا جو مرنے کے لئے میری آواز ہے۔ کہہ رہے ہیں جو چاہتے  
ہیں اور آپ (میں) کو کھینچ کر لیں گے۔ یہی دن ہے۔ آپ کا کام زیادہ ہی آسان  
نہیں۔ آپ نہ تو کسی کو بڑی مہربانی سے دیکھتے اور نہ کسی کو بے مہربانی سے دیکھتے ہیں۔ آپ  
جو مرنے والے ہیں ان کے ذہن کے لئے جو مہربانی ہے آپ کی مہربانی ہے۔

(موت آپ لڑیں ۲۰۰-۲۰۳/۲۰۶)







مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ ان چار قسم کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جو کلموں سے قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کا یوہو امر فرمایا ہے وہ یقیناً حق اور سچ ہے اور صاحبِ کتاب جو اس پر اسرارِ اضرار واقع ہوئے والی ہے۔ اس روز خدا کی کوئی تکی نہ ہوگی اور نہ کوئی اپنی ہدایت کی سزا سے بچ سکے گا۔ پھر آسمان کی قسم جس میں فرشتوں کے چلنے کے راستے ہیں۔ جسے انجیل کے انطربین و جندِ محمدؐ کی امت کے بارے میں پرانہ و نیا دوس میں بھی بچ گئے۔ سو خدا کی کوئی تکی نہ ہوگی۔ یہی اور نہ کسی عینِ زمانے پر متفق ہو۔ ہم لوگ دوسری حق بات نہیں کہتے۔ اور آج اس کا کلام ہے۔ یہی تہذیب کی بے تعلقی اور کفر کی عقل ہے۔ پس انسان اپنے لئے قرآن و سوا دوسری زبانوں سے محروم نہ ہو۔ اسی محروم رہنا ہے۔ چھوٹی اور بڑی زبانوں کے لئے اور دوسری اور عالمی زبانوں کا انکار کرنے والے غارت ہو گئے۔ غصت اور جھالت نے ان کو اذیت دے کر ان کی سے غافل کر رکھا ہے۔ وہ حق پرانہ مذاق کے ساتھ پرچہ پڑھیں کہ قرآن اور بے کلامی کے کلام کا یہ امتیاز دیکھ کر ان کے دلوں کو تادو کہ جب وہ دیکھتے کہ حق کو آتش پر جلایا جائے گا۔ ان کو اندر سے مرنے لگیں۔ اور ان کے ہونے آ۔ اس وقت اس کے کلام کے کوئی اثر نہ رہے گا۔ اور ان کے دلوں میں یہی ہے اور خدا کے دلوں میں اس کی ترجمانی اور ہے۔ (مطالعہ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱

پہلے وہاں میں بھی نہیں رہے تھے اور اب وہاں سے تھے۔ جو شب  
میں استیوار رہتے تھے وہاں نے بال میں بالکل وہاں ہو گئے وہاں  
کا حق تو وہاں نہیں رہے وہاں نے انہیں میں وہاں رہتے ہی وہاں  
توں وہاں وہاں ہی وہاں میں بھی وہاں نہیں رہے وہاں وہاں وہاں  
نہرے وہاں وہاں نہ رہے وہاں میں نہ رہے وہاں وہاں وہاں  
نہرے وہاں کہ وہاں انہیں حق ہے جتنے وہاں رہتے وہاں

یہ محفل ۲۰۰۳ء میں ہوا۔ فطیمہ بیگم نے شرکت کی۔

**سُطُوْر قَمَرِيَّةٌ اَلْمَعْنٰى سَطْوَةٌ**

[illegible]

پھر ملایا کہ اپنے پیاروں اور غریبوں کی فلاح کے لئے دعاؤں کے لئے زمین میں بھیجے گا۔



مراؤ۔ چنانچہ وہ فوراً چلا۔

صحنہ اُس نے محمدؐ کو دیکھا تو اس نے یہ نہ کیا۔ صحنہ نے منی۔

عقوبہؓ روز کی عورت۔ صحنہ عورتوں۔

عظیم ہے وہ روز۔ چنانچہ یہ وہی انہوں۔

آخر میں ایسا تو سرور ہوا۔ محمدؐ کو میرا بھی نہ چکا۔ صحنہ نے ابراہیمؑ کے اسامہ کے اہل محلہ

میں اس کا یہاں ڈال دیا۔ وہ فرشتے سے جرات کی شکل میں آئے تھے۔ یہ صحنہ نے ابراہیمؑ کے

اسامہ کے پاس آئے اور سلام کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی جواب میں سلام کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کیا کہ

یہ اہل تو بھی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا۔ فرشتوں نے جہ سلام کیا تھا حضرت ابن۔ محمدؐ کا جواب اس سے

بہتر اور اس نے یہ عرض کرنا شروع کیا کہ میں نے یہاں سے جہ سلام کیا تھا کہ اس کی بیوی اور اہل

اب۔ صحنہ نے اس کی بھی یہی ہے۔

وَرَزَقْنِيكَ يَحْيٰى فَبِحَيْثُو رَزَقْنِيْكَ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اب نہیں سلام کیا جاتے تو اب میں اس سے بہتر سلام کروا دیتا ہوں

جواب لیا کہ۔ (رحمت، ۸۹)

پھر حضرت۔ ہر روز کلمہ میں کہتے اور طہارت کی یہ دعا پڑھتے اور ان کے ساتھ رکھ دیا۔

پھر وہ فرشتے تھے۔ افرشتے کلمہ پڑھتے تھے۔ ان کے انہوں نے چوکیں رکھا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے

فرشتوں سے فرمایا کہ تم کھائے کھاؤ نہیں۔ پھر جب انہوں نے۔ کھانا کھانے کی طرف مائل

نہیں ہیں اس لئے اسے اصرار کر رہے ہیں تو انہوں نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا کہ نہیں یہ

نہ۔ جن کو نہیں۔ اس زمانے میں جب کوئی دشمن کسی کے پاس آتا تو اس کے پاس رکھا نہیں کھانا

تو انہوں نے کلمہ پڑھنا شروع کیا۔ اس کی وجہ سے۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی بیعت

کا تذکرہ کر کے معزز مہمانوں سے اپنا کلمہ پڑھوا دیا۔ وہ ہوس ہوس کر آپ کے دشمن نہیں بلکہ اللہ کے پیچھے

ہونے فرشتے ہیں اور جو طہارت کی ہدایت کے لئے آئے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام

کو اپنی کلمہ کی (حضرت ابراہیمؑ) کی بیعت سے دی جو عام دعا۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی بیعت

پاس کی کلمہ کی بیعت سے تھی۔ انہوں نے بیعت سے پہلے کہہ دیا تھا کہ کلمہ کہہ کر آپ

میرے پاس پہنچے ہو کہ میں تو ہر گز روز کی اور کلمہ ہوں اور میرے تو ہر گز ہر گز ہیں۔

حضرت مبارک کی عمر اس وقت نوے سال تھی اور ان کے کوئی بچہ نہیں ہوا تھا۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ قوم ان کے کاموں سے تجب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑی بڑی درجہ کی شان والا ہے۔ اس کی نعمت سے بشارت آئے۔ یہ یہ ۲۰۱۶ء کی حراج ہوگا۔ آپ نے رب نے اسے قلم کیا ہے اور ان کی قلموں ۱۰۰ اور ۲۰ کے طور پر ہے۔ (طبری ۱۹۶۰ء/۹۲)

## قوم لوط کی ہلاکت

۳۱-۳۰ قَالِ قَوْمِ لَطْمُتُكُمْ فِتْنًا أَلَسْتُمْ بِأَعْيُنٍ فَانظُرُوا أَلَيْسَ إِنَّ قَوْمِ  
فَجِدْمِينَ ۚ يَذْكُرُونَ عَلَىٰ عَمَلِكُمْ عَذَابَ فِيهِ يَصِفُونَ ۚ فَسَوْفَ مَنَّا يَعْصُونَ  
وَأَمَّا لَلْغَافِلِينَ ۚ فَاسْرِعْنَا عَنْكَ إِنَّا كُنَّا فِيهَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۚ  
فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَشَرٍ مِنَ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۚ وَوَجَدْنَاهُمْ آيَةً  
لِّلَّذِينَ يَخَالِفُونَ عِزًّا رَبًّا ذُرِّيَّتَهُ ۚ

ایرا تیم (طی و نظم) اسے کہی اسے فرشتہ ایرا تیم (ایرا تیم) ہے۔ انہوں نے  
کہ کہ ہم دیکھ کر کہ قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ہم ان پرانی کے پھر  
برسائیں جو آپ کے رب کی طرف سے ہیں جو کہ ہے کہ ان کے ان کے لئے  
۲۰۱۶ء ہو چکے ہیں ان کے ایمانداروں کے تھے۔ ان کے ان کے ان کے ان کے  
اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا جو کہ ہے یہی ہے ان کے ان کے ان کے ان کے  
لئے ہوا۔ ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے

حفظ لکم تمہارا رسول تمہارا مقصد تمہارا لہ تمہاری حقیقت۔ حق محفوظ۔

حجراتہ۔ قمر انظر الی۔ واحد حجراتہ۔

فَسَوْفَ مَنَّا انکان کی ہوتی۔ تم لوگ سے ام طواہل۔

تشریح: حضرت ایرا تیم علیہ السلام نے فرشتوں سے جو یہ کہہ دیا یہ ان کے ان کے ان کے ان کے  
انہوں نے جواب دیا کہ انہیں قوم لوط علیہ السلام کی قوم نے ان کا دیکھا وہ ان کے ان کے ان کے  
یہ ہو گیا ہے۔ یہ ان کے پھر ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے  
تو ان سے علم سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا کہ ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے









وسیت کرتے۔ اسے جن لکڑیوں پر سہاڑتے ہیں۔ جو آپ ان سے نہ بھیجے  
لیجئے۔ آپ پر اس نے ایمان نہ لائے گا کہہ ان میں سے جو آپ کو نصیحت  
کرتے رہیں۔ یقیناً یہ نصیحت ایمان والوں کو ملے گی۔  
مہذون بچائے اسلے یاد رکھتے رہتے۔ چھٹے۔ جسے اسم غافل۔  
غلام غلامت لپا ہو۔ لوفتے اسم غافل۔

تشریح: ہر سوچ قدرت الہیہ میں اس کے ہم نے اپنی قدرت سے آگاہ نہ کیا۔ اور غفلت  
نہ کیا اور اس کو کھٹک دو اور بلیک سٹون کے ذکر کر رکھا ہے۔ اسی طرح ہم نے زمین کو نصیحت دیا ہے۔ چھوڑ  
دو۔ ہے تاکہ لوگ اس پر سکون و اطمینان سے رہ سکیں اور غرض و غارتگری نہ کریں۔ ہم نے قمار کھاتی  
کو جوڑے جوڑے بیچ رکھے۔ جیسے دن و رات، کچا شیریں صومقہ و چاند، خشکی و ترسی، درجہ ا  
و باران، بلند و پست، خم بصورت و بد بصورت، ایمان و کفر، نیک و بد، حق و باطل، ایمان و کفر، ایمان و کفر  
ملک کے حیات و کائنات، نباتات کے بھی جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور جان و مال سے  
کامل لائق نہ ہو۔ اور یہ دیکھا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اپنے شریک  
سور میں اس پر غور کرو۔ ہر وقت اسی کے حکام کی تعمیل میں گئے۔ اور ان سے سوا کسی اور سمجھو۔  
تھم ان کے مشرکین مد میں تو نصیب ہر قسم کے سب سے صرف حاکم آقا و رب ہے۔ وہی ہے۔

سب سے بعد ان کے بعد سب سے پہلے۔ علم و عقلی، اپنے و کفر و ایمان، یہ عبادت جو آپ و مال  
اور جانوں کے لیے ہیں اور ان کی بھی بات نہیں۔ ان کے پہلے آقا و رب ہر قسم کے کفر و کفر سے بھی اپنے اپنے کو  
نے رسولوں کو سنا کر اور جنہوں نے کافروں کا پکڑنا سفارہ دیا اور اسی طرح چاہا اور اس سے جیسے یہ آقا و رب  
ایک دوسرے کو نصیحت کرتے جاتے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شی اور جنہوں میں سب یکساں ہیں اور اس سے  
ہر بات پہلے انوں کے من سے آتی اس امر کی ایمان سے ملتی ہے۔ جو آپ ان کی سنت و باتوں پر نہ  
ہے بلکہ ان کو عقل و عقل سے غور ہے اور ان کو نصیحت کرتے رہے۔ ان لوگوں نے انوں میں سے جن  
قبولیت کا ادا ہے۔ وہ ایک نایاب دن اور رات پر آجائیں گے۔ (ان کی ۴۷، ۴۸، ۴۹)

## جنس اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ إِلَّا لِيَعْبُدَنِ ۚ إِنَّكَ تَرِيدُ وَلَدًا مُّغْلَقًا

[illegible]

ہم نے انہیں اور انسا لوں کو ہر دستہ کی لئے پیغام دیا ہے کہ تم لوگ اپنی مرضی کے مطابق چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مرزوق دینے والا، قوت والا اور مضبوط ہے۔ جس بین محمدوں نے غلط کیا ہے انہیں بھی خدا پر کیا ان سے مانگیوں کے لئے ان کا حصہ ہے۔ سو یہ بھی ہے جلدی طالب نہ رہیں۔ جس دشمن کے لئے اس کی اپنی خیریت ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے جنوں اور انہوں کو اپنی کسی ضرورت کے لئے پیدا نہیں کیا۔ یہ میں نے ان کے لئے ہے۔ ان کو اپنی ذات کی وساحت اور استعداد کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ وہ میرے عبودیت میں ہوں اور میری اور مجھے پیچھ لیں۔ صحیحین کی ایسی روایات ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ: ہر بچہ فطرتاً ہی پیدا ہوتا ہے مجھ کے ماں باپ اس کو بیروی و بیہوشائی یا نبیوں جالیختے ہیں جسے جانوروں کا چھچھوٹا منام پیدا ہوتا ہے یا تم نے کسی بچہ کو اپنے گاناں گانے نہ پیدا ہوتا لکھا ہے۔ پھر میں نے یہ آیت قرآن کریم میں

فَطَرْتُ مِنْ نَفْسِي فَطْرَ النَّاسِ عَلَيْهِمْ لَا تَبْدِيلَ لِمَا يَخْلُقُ بِهِ

اللہ کی اہلی ہوئی تھرت پر (کالم: ۱۰) جس پر اللہ نے نوح کو پیدا کیا  
 سے۔ اللہ کی جائی ہوئی (تھرت) میں نوح کی تعمیر تھرت کی۔ (۱۰: ۱۰)

[illegible]

پھر فرمایا کہ میں ایسا مالک و قاضی بن گیا کہ اپنے غلاموں سے مجھ کو تم میرے لئے کا توڑا۔



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### سورۃ الطور

وجہ تسمیہ: اس سورت کی ابتدا اللہ الطور سے ہوئی ہے جس سے ماحول پیدا ہوا ہے۔ اس سے یہ سورت بھی نام سے مشہور ہوئی۔

تعارف: اس میں ۲۸ کو ح ۲۸ آیت ہے ۳۱۴ کلمات اور ۵۰۰۰ حروف ہیں۔ قرطبی نے کہا کہ مجہور علماء کے نزدیک یہ سورت مکہ ہے یعنی یہ سورت ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہوئی۔ موطا امام مالک میں جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ سے زیادہ خوش آواز اور آپ سے زیادہ دلچسپ قراءت والا کسی نے کسی کو نہیں سنا۔

اس سورت میں توحید و رسالت، جنت و جہنم، نبی اور رسالت کے احکام کی شہادت اور بدعتی ناکہ و نہایت کا اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(مصابیہ الرحمن، ۲۳، ص ۱۱۲، ابن کثیر ۲۳۸، ۱۸۶)

### مضامین کا خلاصہ

- رواج: ۱۔ کفار کا انجذاب ۲۔ جنت کی نعمتوں پر اہل جنت کا انکسار ۳۔ ایمان نہ کرنے سے۔  
تاریخ: ۱۔ مغربین کی یہ عقل مند اور عباد کا بیان ہے۔

### کفار کا انجام بد

۱۹۰: ۱ رَٰطُورٌ ۚ وَكَتَبَ فَنُطُورٌ ۚ فِی ذٰلِکَ فَتَنُورٌ ۚ وَٱلْبَیْطِ  
الْمُتَنُورِ ۚ وَٱلْشَّقِی ۚ الْمُرُورِ ۚ وَٱلْبَیْطِ ۚ فَتَنُورٌ ۚ إِنَّ عَذَابَ

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۖ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ۖ يَوْمَ تَنفُذُ السَّمَاءُ مَوْدًا ۖ وَ  
تَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۖ قَوْلٌ يَوْمَئِذٍ لِمَنكَذِبِينَ ۖ الَّذِينَ هُمْ  
فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۖ يَوْمَ يَدْعُونَ إِلَى تَارِكِهِمْ دَعَا ۖ هَذَا  
النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تَكْذِبُونَ ۖ أَفَتَسْعَرُ هَذَا آتَمَرٌ أَنْتُمْ لَا  
تُبْصِرُونَ ۖ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ  
إِنَّمَا تُحْذَرُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ

قسم ہے (کو) طور کی اور کبھی ہوئی کتاب کی (جو) کشادہ و اوراق میں ہے،  
اور قسم ہے آباد و گھر کی اور اونچی چھت (آسمان) کی اور اٹھتے ہوئے سندر  
کی، بیشک میرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ اس کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔  
اُس دن آسمان لرزے گئے گا اور پہاڑ چلنے لگیں گے، سو اس دن جھٹانے  
والوں کے لئے خرابی ہے جو باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں، یہ وہ دن ہوگا  
جس دن دیکھ دے کر اُن کو جہنم کی آگ کی طرف لایا جائے گا۔ یہی وہ  
دوزخ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ تو کیا یہ سحر ہے یا تمہیں نظر ہی نہیں آتا۔  
اس دوزخ میں داخل ہو جاؤ اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لئے برابر  
ہے تمہیں صرف تمہارے افعال کا بدلہ مل رہا ہے۔

زق: کاغذ، ہار یک جملی، ورق۔ جمع زقوف۔

منشور: کھلا ہوا، پھیلا ہوا۔ نشور سے اسم مفعول۔

مغمور: آباد، دو گھر مراد ہے جو ساتویں آسمان پر ہے اور ہر وقت فرشتوں سے آباد رہتا ہے، یعنی

فرشتوں کا کعبہ۔ عمارت سے اسم مفعول۔

سقف: چھت، آسمان۔ جمع سقفوف۔

منشور: ٹنگ کیا ہوا، بھڑکا ہوا، لہریز۔ منشور و مشور سے اسم فاعل۔

نشور: دوزخ ہے، دو گھر قرأتی ہے، دو پھنکی ہے۔ نور سے مضارع۔

خوض: جھکڑا کرنا، ہاتھی نانا۔ مصدر ہے۔

تشریح: ۱۔ والطور: عربی زبان میں طور ایسے پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر درخت اُگتے ہوں۔









ہوگا کہ ہم ان کو یہ کہہ کر اٹھتے اور خود چلے جاتے ہیں کہ ۔۔۔  
 انہوں نے جس کے ساتھ ہم شراب پیٹ کر لی کے جس میں نہ ہے ہودہ  
 کوئی ہوئی اور نہ گنہ اور ان کے اور تو رخصت گزار کے پھر ہے ہوں گے  
 کو یہ کہہ دھڑکتے سے رکھے ہوئے مہتی ہیں اور ایک دوسرے کی طرف  
 متوجہ ہو کر بات چیت کر رہے تھے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر  
 میں ڈال رہے تھے۔ سارا نے دم پر ہذا صدمہ کیا اور ہمیں گم ہوا  
 کے خطاب سے پہچانے۔ ہم اس سے پہلے اس سے انہیں مانگ کر لے گئے۔  
 بے شک وہ بڑا گھنا اور مہربان ہے۔

لنفسہ ہم نے ان کو کھانا دیا۔ ہمارے زکوٰۃ پر پا۔ اللہ تعالیٰ

رحمیں کہہ دے۔ چنانچہ مجھ کو۔ دفعی سے صاف سے یہ معنی مہربان

مکمل ہوا۔ پھر وہ چھوڑ کر گئے۔ اور ہمیں

فہم غفلت سے لے گئے۔ منعانی سے ہم قائل

مستور۔ گرم ہوا تو تیز ہوا۔ جمع معانی

تشریح: جس ماحول کی اولاد میں ان کی حالت میں اپنے والدین کی بیوی نے۔ کی تو یہ ان کے  
 ۔۔۔ باپ کی جہتوں کے لئے ان کو بھی ان کے حلال کے احکام استانی کر کے ان کے ساتھ شامل  
 کر دیے گئے۔ ان کے خاندان اپنے زکوٰۃ پر ہیں تاکہ ان بزرگوں کی آنکھیں اپنی اور  
 کو اپنے پاس رکھ کر شہری میں اور انہیں اپنے والدین کے پاس رکھ کر شہر رہے۔ اور ہم ان  
 جنت کے حلال میں ڈرا بھی گئی نہیں کریں گے۔ حتیٰ یہ نہیں ہوگا کہ ۔۔۔ باپ کی جہتوں کو کر کے  
 ان کی وار کے حساب میں جمع کر دیں اور ان طرح دونوں کے ورے ہوا ہو جائیں ہذا اور ان  
 کے متعلق سے زیادہ سے ان کے ۔۔۔ باپ کے ہذا اور ہذا کے گھر

ہم ان اسی جنت کی حق میں وقتاً فوقتاً قوت دے رہے تھے۔ ان کو ان کی پسند کے  
 ہر قسم کے پھل اور گوشت دے گئے۔ جس چیز کو ان کو چاہے گا اور ان کو پسند ہوگی۔ اور اگر وہ ہودہ  
 ہوگی۔ اور جنت کی نعمتوں اور ان سے اس قدر ہمارے ہوں گے کہ ان کے ہوا پر ایک ہمارے  
 سے شراب ہمارے ہوں گے۔ اور ان کی جہتوں کو نہیں لے۔ اس لیے ہم انہیں جس کو ان سے ہودہ بات نہ

موتی چھینے دیا تھی شراب میں بدست وک ہے ہو، دھولی اور منہ کے کام کرتے ہیں۔ ان کی خدمت سے کہنے کے پاس ایسے لڑکے حاضر ہیں گے جو خاص اچھے کے لئے ہوں گے تو کیا کہ دو ہفتہ سے رہے ہوئے موتی ہیں۔ اہل ہنر ایک دور سے ان کی طرف منسوب ہو کر شیشہ دینوی اعمال و واقعات پر چمکے گئے اور کھنکھ گئے کہ ہم اس سے پہلے دھولی کیلے ہمیں اپنے گھروں میں رہے ہوئے ڈرامے نے تھے کہ چمکے ہمارا انجیا کرنا ہوگا۔ اور ہم پر کیا نذر ہے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا کہ ہمیں دور سے طراب سے محفوظ رکھا جس سے ہم ادا کرتے تھے اور جنت کی راحتوں سے نواز ہو رہے تھے۔ ہمیں بھی اس کی دعا میں مانگا کرتے تھے۔ اس نے ہماری دعائیں قبول کیں۔ واقعی وہاں

نکس و مرہاں ہے۔ (منبری ۵۵-۵۸) (۵)

## منکرین کی بے عقلی

۴۴۹  
فَلَا يَزَالُ أَتَىٰ لِي الْمُنَافِقُ وَكَيْفَ يُجَابِئُهُ وَقَدْ أَلَمْتُ لَهُمْ أَزْوَاجًا  
يَقُولُونَ لَهُ يَسْرُورًا يَخْشَىٰ رَبَّهُ أَلَمْ نَكُنْ مِنْ قَبْلُ مَرْتَضِينَ فَبُذِلُوا  
مَعَكُم مِّنَ السَّعَةِ وَيُخَيَّبُونَ أَلَمْ نَكُنْ مِّنْ قَبْلُ مَرْتَضِينَ فَبُذِلُوا  
فَوَلَّوْا مَا خَوْفٌ أَلَمْ يَكُنْ مِّنْ قَبْلُ مَرْتَضِينَ فَبُذِلُوا  
يَحْتَرِثُ وَيُثْبِتُ زَيْنَ كَانُوا صِدْقِينَ

سو آپ نصیحت کرنے سے بے خوف آپ اپنے رب سے فطرت سے نہ کاتے  
جیسا کہ ان کے ایمان کا قرینہ ہے یہ وہ ہیں اللہ علیٰ حدیث و حدیث مر  
ہیں اور ہم ان سے بے خبر ہیں موت نے حادثے کا شکار کر رہے ہیں۔  
آپ نے اپنے لئے قرینہ رکھا کہ وہ بھی بھی تھے وہ نہ خود بخود کہنے والوں  
میں سے ہوں یا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں۔ یہ بڑے بڑے ہیں یہ وہ  
کہتے ہیں کہ وہ ہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ (قرآن) نور  
گھڑا ہے بلکہ یہ لوگ یمن بنی نہیں دیکھتے۔ آری یہ لوگ اچھے ہیں تو ان  
کو چمکے کہ یہ بھی اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

نور نفع ہم نفع کریں گے۔ نور نفع سے مفارغ۔

احلامہم: ان کے خواب، ان کی عقلیں۔ واحد حملہ و حملہ۔

لفولہ: اس نے اس کو گھڑ لیا، اس نے اس کو بنالیا۔ لفظی سے ماضی۔

تشریح: آپ تو ان مگرین و مکذبین کو نصیحت کرتے رہے خواہ یہ آپ کو کچھ بھی کہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں نہ کوئی جن آکر آپ کو کچھ بتاتا ہو، اور نہ آپ بخون ہیں۔ مشرکین کہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں جن کے حقائق ہم عادی موت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جس طرح دنیا میں شاعر آئے اور اپنی زندگی گزار کر چلے گئے اسی طرح یہ بھی اپنی زندگی گزار کر چلے جائیں گے، آپ ان کو کہہ دیجئے کہ تم لوگ اظہار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ اظہار کرتا ہوں کہ تمہارے کفر و انکار کی سزا تمہیں کب ملتی ہے۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ جو کچھ میں کہتا ہوں وہی حق اذ اللہ کا دین ہے اور اللہ کا دین غالب ہو کر رہتا ہے۔ یہ مگرین خلاف فطرت اور خلاف عقل باتیں کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہ کاہن ہے حالانکہ کاہن تو بزرگ اور دقیق انشعروں کا ہے۔ کبھی آپ کو بخون کہتے ہیں اور بخون تو بے عقل اور غیور الخواص ہوتا ہے۔ اس کے کلام میں نہ وزن ہوتا ہے نہ بلاغت، اور نہ عقل، کبھی یہ آپ کو شاعر کہتے ہیں۔ اور شاعر وہ ہوتا ہے جس کا کلام بلیغ موزوں اور عقل کا حامل ہوتا ہے۔ قریش کے لوگ جو بڑے عقلمند کہے جاتے ہیں، ان کو تو دانہ اور پاگل میں بھی امتیاز نہیں اور نہ یہ حق و باطل میں تمیز کر سکتے ہیں بلکہ یہ کبھی عقلمند ہیں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو ایسی باتوں کی تعلیم دے رہی ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی سرکش کہ خدا و عداوت میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

یہ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ اس قرآن کو آپ نے خود بنالیا ہے حالانکہ یہ خوب جانتے ہیں کہ یہ کسی بشر کا کلام نہیں۔ اس بارے میں ان کو ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ لیکن چونکہ ان کو ایمان نہیں لانا اس لئے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ اگر یہ مشرکین ہی پر اصرار کرتے رہیں کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ آپ نے خود گھڑ لیا ہے تو ان کو چاہئے کہ یہ بھی اس سمیع فصیح و بلیغ اور قیہ کی خبریں دینے والا کلام بنالائیں اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں کیونکہ یہ بھی عرب ہیں اور بڑے فصیح و بلیغ قادر الکلام اور مایہ ناز شاعر ہیں۔

## قدرت کاملہ کا اظہار

۳۵-۳۴: اَمْ خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمْ الْخَلِقُونَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَمَرُوا عَمَلَهُمْ خَيْرًا مِنْ رَبِّكَ  
هَمَّ: تَصَيُّطُورُونَ أَمْ لَهُمْ سُلْمٌ يَسْتَقِيمُونَ فَيُؤَيِّدُ قِيَامَهُ  
مُتَّعُهُمْ يَسْتَبِينَ فَيُؤَيِّدُ قِيَامَهُ لَكُمُ الْيَمِينُ وَهُوَ  
أَمْ تَسْتَلْظِمُونَ تَهْمًا مِنْ مَعْرُومٍ مُتَّقِمُونَ أَمْ جَعَلْتُمْ  
الْعِيبَةَ قَهْرًا يَكْتُمُونَ أَمْ يَكْفُرُونَ كَيْدًا ذَالِكُمْ كَفَرُوا هُمْ  
الْمُؤَيِّدُونَ أَمْ لَهُمْ رُكْنٌ تَجْرَأُونَ بِهِ عَلَى اللَّهِ لَا يَسْتَرْكَبُونَ

کیونکہ حق کے بل پر غواہ ایسا کہے یہ خود حاق ہیں یا نہیں نے  
ہی آسمانوں اور زمین کو یہ کیا ہے؟ جہاں جہاں نہیں ہیں، کھٹے نامان  
کے پاس سے۔ جب کہے کہ نے ہیں یا ان خرموں کے وار لے ہیں؟  
ایمان کے یا ان حق کی بھی ہے جس کے چاند نہ ماناں یا تمہیں ہی آتے  
ہیں۔ ان میں سے کوئی آتا ہے وہ جو ہے نہ وہاں سے، اصل حق ہے۔  
کیا نہ کے لئے قرینوں و تمہا۔ نے جیتے ہیں یا کیا یہ ان سے کچھ  
معدوم طلب کرنے ہیں کہ وہ ان کے جو ہے سے وہ ہے جو ہے۔ یہ  
کے یہیں غیب کا حق سے نہ سے بھیجے جائے ہیں یا یہ ان چلایا کرتے  
ہیں۔ یہ کہ قرینوں کی اپنی چوں میں آئے ہیں۔ یہ نہ سے ان  
کا کوئی اور معبود ہے۔ میں نے تمہیں بتائے ہے وہ ہے۔

تَصَيُّطُورُونَ: ادا و نہ۔ حاتمہ کمران۔ نعل کا سینہ ہے۔

سُلْمٌ: سُرْمی، ذریعہ۔ حق۔ لاف۔

مَعْرُومٌ: جو مان نہ ہو، عورت سے مصداق، نعل منع معاد۔

مُتَّقِمُونَ: اُن کے لئے جو ہے، یا نعل نعل و متقائم یہ اسماعیل،

تشریح: یہ یہ لوگ حاق سے ہیں تو، غواہ اور سے ہیں تو ان سے حاق ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ  
دووں باتیں نہیں جانتے ان کو حاق اللہ کو ہے۔ اسی نے ان کو ان وقت پیدا کیا جب یہ جہاں  
تھے۔ یہاں وہ ان کو ان کے پیدا کیا۔ یہ ان کو ان کی۔ یہ ان کو ان کی۔ یہ ان کو ان کی۔  
جائے ہیں۔ ان کے ان کی اور یہ ان کے ان کے۔ ان کے میں وہاں میں ہے۔ یہ وہاں ہے۔

ہیں کہ خود ان کا اور تمام مخلوق کا خالق اللہ تعالیٰ ہے پھر بھی یہ اپنے جہل کی بنا پر اپنی بے یقینی سے باز نہیں آتے۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان کے پاس آپ کی نعمتوں اور نعمتوں کے خزانے ہیں جن میں نبوت بھی شامل ہے کہ جس کو چاہیں نبوت و رسالت دے دیں یا یہ لوگ جملہ نبوت کے حکمران ہیں کہ یہ لوگ جس کو رسول بنائے کی اجازت دیں اسی کو رسول بنا دیا جائے۔ پھر یہ آپ کی نبوت کا انکار کیوں کرتے ہیں حقیقت میں مالک متصرف تو صرف اللہ تعالیٰ عزوجل ہی ہے، وہ قادر مطلق ہے جو چاہے کرے، کیا ان کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جس پر چڑھ کر یہ لوگ آسمان کی باتیں سن لیں اور پھر یہ دعویٰ کریں کہ ہمارے پاس بھی آسمانی وحی آتی ہے جس سے ظاہر ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ اگر کوئی ایسی جرأت کرتا ہے تو اس کو پھینک دے کہ وہ کوئی واضح دلیل لے کر آئے اور بات کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نہیں (العیاذ باللہ) بلکہ فلاں شخص کو رسول بنا دیا گیا ہے۔

پھر فرمایا کہ یہ بھی ان کی بڑی بھاری غلطی ہے کہ یہ فرشتوں کو اللہ کی باتیں کہتے ہیں۔ کیا خوب تقسیم ہے گناہیں لئے تو لڑکے پسند کریں اور اللہ کے لئے لوگیاں جو بڑ کریں۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی توحید اور آپ کی رسالت و اہل سے ثابت ہو چکی ہے پھر بھی یہ لوگ آپ کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے تو کیا آپ اپنی تبلیغ پر ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہیں جو ان پر بھاری پڑ رہا ہے یا ان کے پاس علم غیب ہے جس کو یہ لوگ کھد کر اپنے پاس محفوظ کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ زمین و آسمان کی تمام مخلوق میں سے کوئی بھی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ۹۰ اللہ کے رسول کے ساتھ بکھریاں کر رہے ہیں ان کی عقلی سازشیں یہی نکال کر رہی ہیں۔ یاد رکھو یہ دعوے باز خود ہی اس برائی کا شکار ہوں گے۔ غرض یہ سب حقائق اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے و اس کا کوئی شریک نہیں، وہ قادر مطلق اور خالق کائنات ہے، اگر ان کو اب بھی تسلیم نہیں تو بتائیں کہ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے۔ ہرگز نہیں، اللہ کی ذات ان چیزوں سے پاک و مبرا ہے جن کو یہ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ۱۸۳-۱۸۵/۸)

## منکرین کی ضد اور عناد

۳۹-۴۰ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۝ فَذَرْنَهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝ يَوْمَ لَا

يُخَوِّفُ عَنْهُمْ كَيْدَ شَيْئَانَا وَلَا هُمْ يَنْهَوُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنْ يَلْقَئِ  
ظُلُمًا عَظِيمًا يَأْوِنُوا إِلَيْكَ وَيَكُنُّ آلُكَ لِلظَّالِمِينَ ﴿٦١﴾ وَأَعِزِّ  
يُخَوِّفُ وَيُنْصِتُ إِلَى مَا يُهْمُّكَ وَيُنْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْ غُلُومٍ  
وَمَنْ تُبْتَغَى فَيُعْطَ دَارًا نَارًا أَوْ دَارًا نَارًا

اگر یہ لوگ آسمان سے نالی نکل کر اترنا ہو تو کچھ نہیں بھول کر رہیں گے کہ یہ تو  
بدستِ ہول ہے سو آپ ان لوگوں کے حال پر بھروسہ نہ کیجئے یہاں تک کہ انکے اس  
دن سے سابقہ نہ رہے۔ جس میں ان کے ہوئے اڑ جائیں گے۔ اس دن ان کی  
چالوں ان کے کچھ کام نہ آئے گی اور ان کو کبھی سے نہ پہنچے گی۔ یہاں  
ظلموں کے لئے اس سے علاوہ اور بھی مذاہب ہیں جن ان میں سے اکابر  
کو معذور نہیں۔ آپ اپنے رب کے حکم کے انشاء میں میرے کام لیجئے۔  
آپ کو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور سونے یا کھس سے اٹھنے وقت  
اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے اور اسے کبھی ستاروں کو ڈوبنے سے  
دقت بھی نہ ہونے کی تسبیح کرتے رہیے۔

مکھنڈا ایک نورانی اسم نہیں۔

مرکزِ فکر ہے۔ دھماکہ، گھبراہلی۔ رنجش سے کام نہ لیں۔

ظلمتوں وہ بے روشی کے جا رہی تھیں، ان کے روش و زبانیں گے۔ پہلے صحنی میں اطمینان سے اور  
دوسرے صحنی میں صحنی سے مضامین نہیں۔

تشریح: یہ شریعتی و فطری اصولی امر ہے اور ہر امر میں اس قدر ہرگز نہیں کہ اللہ نے  
مذاہب کو محسوس کر لیا ہے بعد میں ان کو ایمان کی توفیق نہ ہوئی۔ ان کی طبیعت تو یہ ہے کہ اگر یہ نہیں  
کہ آسمان کا کوئی ظلم و انصاف کہ مذاہب میں ان کے سروں پر کمرہ یا بے توفیق نہیں لیکن انہیں آئے گا۔  
اور اس سے کہہ رہی ہے کہ یہ سونے کا نور نہیں بلکہ ایک گھبراہلی ہے جو پانی ہر سامنے آ رہا ہے۔ جسے  
"سری جلال شاہ" ہے

وَكُوْنُوا عَلَيْهِمْ بِآيَاتِنَا فَظَلُّوا فَيُؤْمِنُوا وَيُؤْمِنُوا  
لَقَالُوا إِنَّمَا سُودَاتٌ أَعْصَاؤُنَا بَلْ عَنَّا قَوْمٌ يَمُوتُونَ ﴿٦٢﴾

شر بہان کے لئے آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیا اور آپ اپنی زبان پر  
جائیں جب بھی چاہیں کہ انہوں نے آپ کو نہیں مانگا۔ (الحجر ۵۱-۵۲)

لیکن ان معاندین کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے یہ چند روز اور باقی جائیں۔ آخر جب  
قیامت کا دن آئے گا تو قرآن کی نکتہ سے ان کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے کوئی مکاری وہاں  
کام نہ لے گی۔ آج جن معبودوں کو یہ پکارتے ہیں اور اپنا مذہب سمجھتے ہیں ان پر لوگ ان سب  
کے منہ کھتے رہ جائیں گے اور کوئی ان کی ذرا بھی بات نہ کرے گا۔ یہی نہیں کہ انہیں صرف قیامت کے  
دن عذاب ہوگا اور یہ دنیا میں اطمینان و آرام سے زندگی گزاریں بلکہ ان کے لئے دین میں بھی  
عذاب ہو رہے جو ان پر آنے لگے گا لیکن ان کو وہ نہیں جانتے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے  
وَسَيُذَذِّرُهُمُ مِنَ الْعَذَابِ الْأُولَىٰ ذُقُوا الْعَذَابَ الْأُولَىٰ  
لَعَنَّاكُمْ يُوسُفُونَ ﴿٥١﴾

مگر انہیں آخرت کے بڑے عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب دے دوں  
یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یہ دنیا کی ہی۔ (الحجر ۵۱-۵۲)

یہ فرمایا کہ تو اپنے من میں مانگوں سے شکایت نہ کرو۔ میں نے یہ منہ  
اپنے رب کے عذاب کا انتقام لیجئے جو بہت جلد آپ کے وارن کے درمیان فیصلہ دے گا کہ آپ کو من  
معاندین کی طرف سے ذرا بھی نقصان نہ پہنچے گا۔ بلکہ آپ کو دینی آنکھوں کے سامنے اللہ کی  
تعامت میں جیسا آپ کو جس ہر وقت اپنے رب کی قیادت میں کر کے رہے، غامض ہو، پر جب آپ  
مرا انہیں انکار کے لئے کھڑے ہوں یہ بھی منہ سے فخر و کبر پلٹے جائیں اور جہنم کے وقت اور جس  
کے وقت جب ستارے غائب ہوتے ہیں۔ (حکاتی ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴،

# درس سیرت

سید عزیز الرحمن

مقدمہ مولانا زاہد الراشدی

ہمارے فاضل دوست مولانا سید عزیز الرحمن نے زین نظر کتاب میں یہ کتاب جو کہ  
علی اللہ علیہ وسلم کے عملی پیروی کو اجاگر کیا ہے اور نہ ہی عمل اور سچائی زندگی کے تعلق  
کے لئے سچی آموزہ و تقاضات اور ارشادات کا انتخاب پیش کیا ہے۔

پیش خفہ: ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری

تسلسلے کے ساتھ پاک کے بہ کراں سند و مشغولہ زندگی جو کہ قرآن میں  
ہماری بہت درمندانہ و فی کمال کرپیش کرنا ہے۔ اس کتاب سے درمیانہ و  
مستحقان زندگی کی ایک پختہ پختہ تصویر کا ہمارے سامنے ملنے لگتی ہے۔

تعارف: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشتی

یہ پچاس خفہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ آخر ہر دن ایک درس پڑھا جو نے ادارہ پر  
نور کیا جائے تو پڑھنے والے کی فہم و عمل کی ترقی رہے۔ اس میں جو چاہیے  
صفحہ: ۲۷۰ قیمت: ۴۰ روپے

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز